NAQLIYAT E HAZRAT BANDAGI MIYAN ABDUR RASHEED RZ | TRANSLATED AND EXPLICATED

TAUZIHAAT توضیحات

TYPED/GRAPHICS:

FAQUEER SYED SAYEEDUL HAQ

SHAHEEN TASHREEFULLAHI

BY

FAZILUL ASAR ASAD-UL-ULOMAHAZRAT MIYAN ABU SAYEED SYED MAHMOOD RH

حصۂ توضیحات

از

فاضل العصر اسعد العلماء حضرت فقیر ابو سعید سید محمود تشریف اللّٰہی

نعت در شانِ مہدیٔ موعود علیہ السلام

مِنْ خَاتِمِ الْوِلَايَةِ ضَوْءُ الْهُدٰى انيس
صَارَالْقُلُوبُ تَلْمَعُ كَالشَّمْسِ وَالْقَمَرْ
لَمَّا رَاَى الْكِرَامُ اِلٰى نُوْرِ وَجْهِهٖ
قَالُوا ثِنِىً مُحَمَّدُ الْمُصْطَفٰى ظَهَرْ

اُستاذنا علامتہ العصر مولانا محمد سعادت اللہ خاں ہوشؔ مندوزی سابق پرنسپل دارالعلوم کالج بلدہ حیدرآباد دکن

ترجمہ:- خاتم الولایت کے ذریعہ ہدایت کی روشنی پھیلی قلوب شمس و قمر کی طرح منور ہوگئے صاحبِ حال اُن کے رخِ انور کو دیکھ کر کہنے لگے کہ محمد مصطفیٰؐ نے دوبارہ ظہور پایا ہے۔

منظوم تاریخ

از

خان علامہ مولانا محمد سعادۃ اللہ خاں صاحب ہوشؔ مندوزی

اسعدِ علماء نے لکھی شرح نقول و مرویات

ہے جو باعثِ شرح الصدر نام ہے جس کا توضیحات

اچھی نیت اچھے کام اَلاعمال بالنیات

ہوشؔ نے یوں تاریخ کہی انجم گوہر توضیحات

1950 عیسوی

فہرستِ مضامینِ حصۂ توضیحات

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نعت در شانِ مہدیٔ موعود علیہ السلام		جو اُمور تواتر سے ثابت ہوں اُن سے قطعی و یقینی علم حاصل ہوتا ہے جن کا انکار نقل و عقل کے خلاف ہے	
لمعات (تمہید)		ابنِ خلدون نے احادیثِ بعثتِ مہدیٔ موعودؑ سے جو اختلاف کیا اُصولِ محدثین کے خلاف ہے	
لمعۂ اول حمد وصلوٰۃ		احادیثِ متواترہ میں راویوں کے ضعف و قوت سے بحث کی ضرورت نہیں ہے	
لمعۂ دوم بعثتِ مہدیٔ موعود		یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ خلفائے بنی عباس کے زمانہ احادیثِ مہدیٔ موعودؑ پر پروپگنڈے کے لیے وضع ہوئی ہیں	
خلیفۃ اللہ کی بعثت صرف منشاء و مصلحتِ خدائے تعالیٰ پر منحصر ہے		لمعۂ سوم	
وحی "الہام" و کشف کا فرق		بخاری و مسلم میں مہدیٔ موعودؑ کا ذکر نہ ہونا	
وحی اور اس کے اقسام کی توضیح		امام بخاریؒ کا زمانہ اور اُن کی مشکلات	
وہ احادیث جن میں مہدی علیہ السلام کی بعثت کا ذکر ہے۔		اُصولِ حدیث کے تحت صحیح بخاری کی حدیث پر بحث	
مہدیٔ موعودؑ آلِ رسول ﷺ سے ہوں گے		صحیح بخاری کو اصح الکتب کہنے کا مطلب	
مہدیٔ موعودؑ اور اُن کے والد کا نام حضرت رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے والد کا نام پر ہو گا		علمِ دین کا انحصار صرف بخاری و مسلم پر نہیں ہے	
قیامت اُس وقت تک نہ ہو گی جب تک کہ مہدیٔ موعودؑ کی بعثت نہ ہو جائے		مسائلِ حنفیہ کی بنیاد جن احادیث پر ہے اُن میں کی اکثر احادیث بخاری و مسلم میں موجود نہیں ہیں	
مہدیٔ موعودؑ وسطِ امتِ محمدیہ میں ظہور پائیں گے		بخاری و مسلم اور موطا امام مالک میں مناسبت	
مہدیٔ موعودؑ خلیفۃ اللہ ہیں اور اُن کی بیعت فرض ہے مہدیٔ موعودؑ معصوم عن الخطا ہوں گے		امام بخاری نے چھ لاکھ صحیح حدیثیں نکالی جن میں سے احادیثِ صحیحہ کا کثیر حصہ صحیح بخاری میں درج نہیں ہوا ہے	
مہدیٔ موعودؑ آنحضرتؐ کے نقشِ قدم پر چلیں گے			
مہدیٔ موعودؑ اور مجتہد کا فرق			
جب مہدیٔ موعودؑ کی بعثت ہو گی تو آپؑ سے قبل کے مجتہدین کے تمام مذاہب کی تقلید بالعمل باطل ہو جائے گی			
مہدیٔ موعودؑ کی بعثت کے مسئلہ میں جتنی کثیر احادیث وارد ہوئی ہیں اتنی کثرت کسی اور مسئلہ کے متعلق نہیں پائی جاتی۔			

احادیثِ بعثتِ مہدیٔ موعودؑ کو اکابر علمائے اہلِ سنت نے متواتر المعنی تسلیم کیا ہے

لمعۂ چہارم

مہدیؑ و عیسیٰؑ ایک زمانہ میں نہ ہونے کی بحث

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وقتِ واحد میں دو خلیفے بیعت لیں تو ایک کو قتل کر ڈالو

امام نوویؒ نے بیان کیا کہ ایک زمانے میں دو خلیفے جمع نہ ہونے کے بارے میں سلف نے اجماع کیا ہے

بخاری و مسلم کی بعض روایتوں میں جیشؔ، امیرؔ امامؔ وغیرہ الفاظ سے بعض لوگوں نے مہدیٔ موعودؑ جو مراد لی ہے صحیح نہیں ہے

علامہ قاضی منتخب الدین جونیریؒ نے ثبتِ مہدیتِ امامنا علیہ السلام پر "مخزن الدلایل" ایک کتاب عربی زبان میں لکھی ہے جس میں عیسیٰؑ و مہدیؑ ایک زمانہ میں ہونے کے خیال کو دلائلِ قطعیہ سے باطل قرار دیا ہے

جب یہ بات تسلیم ہے کہ بخاری و مسلم میں مہدیؑ کا ذکر نہیں ہے تو پھر صحیح بخاری و مسلم میں جیشؔ، امیرؔ، امامؔ وغیرہ الفاظ جن حدیثوں میں آئے ہیں اُن سے مہدیٔ موعودؑ مراد نہیں لی جاسکتی بلکہ اُس سے کوئی اور شخص مراد ہو گا۔

علامہ تفتازانیؒ نے شرح مقاصد میں تحریر فرمایا ہے کہ عیسیٰؑ کا مہدیؑ کی اقتداء کرنا یا مہدیؑ کا عیسیٰؑ کی اقتداء کرنا ایک لایعنی بے اصل بات ہے جس کی کوئی سند نہیں۔ عیسیٰؑ و مہدیؑ ایک زمانہ میں ہونے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے

لمعۂ پنجم

قرآنِ مجید میں لفظِ مہدیؑ کا ذکر کیوں نہیں ہے

ایک شخص کی بعثت کا ذکر قرآن میں پایا جاتا ہے

احادیثِ بعثتِ مہدیٔ موعودؑ اِن آیات ہی کی تفسیر ہیں

قرآن میں جس شخص کی بعثت کا ذکر ہے حضرت رسول اللہ ﷺ نے اُس کو لفظِ "مہدیؑ" سے مخاطب فرمایا ہے

لمعۂ ششم

بخاری و مسلم میں بعثتِ مہدیٔ موعودؑ کی حادیث نہ ہونے کے باوجود علمائے اکابر اہلِ سنت نے مسئلہ مہدیٔ موعودؑ کو داخلِ اعتقاد بات قرار دیا اور عقاید کی کتابوں میں اس کا ذکر ضرور کیا ہے

نویں دسویں صدی ہجری کے حالات ضرورتِ بعثت جو لوگ امامناؑ کی تصدیق سے مشرف ہوئے اُنھوں نے آپؑ کی صداقت کو اِسی معیار پر پایا جن اُصولِ معیار پر انبیاء کی صداقت کو ثابت کیا جاسکتا ہے

اپنے پرائے سب آپؑ کے تقدس مآب خلاق و عادات کے معترف رہے ہیں

عبادات کی تین قسم ہیں، جسمانی، مالی، قلبی، فقہانے جسمانی و مالی عبادات کے مسائل کی خوب موشگافی کی ہے لیکن قلبی عبادات کا اِس میں کوئی ذکر نہیں

رائے دلپت اور سلطان حسین شرقی کی جنگ میں امامناؑ کی شرکت اور غیر معمولی قوت کا ظہور رائے دلپت کے قلب پر اُس بت کی تصویر نظر آئی جس کی وہ پوجا کرتا تھا۔

دماغ مقامِ تصور ہے دل مقامِ تصدیق

امامناؑ پر جذبۂ حقانی نمودار ہو گیا اور یہ بارہ سال رہا ہے۔ سات سال ایسے گزرے کہ کچھ کھایا نہ پیا۔

عدم تعدی کے بارے میں مشہور و معروف علمائے معقول کے شواہد

جذبہ کے عالم میں بھی کوئی خلافِ شرع فعل تو کیا صادر ہوتا نماز تک قضا نہ ہونے پائی۔

امامناؑ نے طریقت و معرفت کی تعلیم اس نہج پر دی کہ کسی حال اور کسی مقام میں بھی شرک نہ ہونے پائے۔ اور آدابِ شریعت کی پابندی لازم قرار دے کر دھوکہ اور فریب کے راستے بند کر دیے، اقرب الطریق یعنی نزدیک کے راستہ کی توضیح

مختصر حالات و خلاصۂ احکام

مسلمانوں کا کوئی فرقہ اکابرِ اہلِ سنت کا اتنا موافق نہ مل سکے گا جتنا مہدویہ کا مسلک ہے

میت کی زیارت چوتھے دن جو کی جاتی ہے اُس کے متعلق احادیث

ہماری حقانیت و کتاب و سنت کی موافقت کو عمیق انتہائی محتاط نظر سے جانچنے کی ضرورت ہے

عموماً دھوکہ یہ ہوتا ہے کہ حنفیہ ہی اہلِ سنت ہیں حالانکہ چاروں ائمہؒ اہلِ سنت میں داخل ہیں

موافقتِ اہلِ سنت کی توضیح

امامناؑ کا دعویٰ کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ ﷺ کی موافقت پر تھا

حضرت سید محمدؒ جونپوری کی ذات "مہدیٔ موعودؑ" مسلم ہونے کی وجہ ہم اُنھیں عقائد کے پابند ہیں جو مہدیٔ موعودؑ کی نسبت ہونے چاہیں

مہدویوں نے حدیث فقہ و کلام کی کتابیں علٰحدہ مرتب نہیں کی ہیں۔ اِن کا استدلال اُن کتابوں سے ہوتا ہے جو اکابرِ اہلِ سنت نے مرتب کیں اور اِن میں معتبر و مسلم رہی ہیں

آمدِ مہدیؑ کے بارے میں جو لوگ معترض ہیں اُن میں کے اکثر کا ماخذ، ابنِ خلدون کے خیالات ہیں اور مذہبِ مہدویہ پر جو لوگ اعتراض کی جسارت کرتے ہیں اِس کی وجہ زیادہ تر "ہدیہ مہدویہ" مولفۂ زماں خاں شاہجہانپوری یا اِس سے استفادہ کی ہوئی کتابوں کا مطالعہ ہے

مولفِ ہدیہ مہدویہ کے واقعہ قتل سے دو سال قبل ہی ہدیۂ مہدویہ کے جوابات نکل چکے تھے

کلامِ خصم کی بنا پر بغیر تحقیق کسی جماعت کو یا کسی فرد کو موردِ الزام نہیں کیا جا سکتا

استدلال کا ایک اصول یہ ہے کہ فریقِ مقابل کے مسلمات سے اپنا ثبوت مہیا کیا جائے۔ اِس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اِس کے تمام مسلمات ہمارے مسلمات ہو جائیں۔ قرآن و حدیث و اولیائے کرام سے جو بھی استفادہ کرے گا اُس کا کلام مذہبِ مہدویہ سے زیادہ تر موافق پایا جائے گا

نفس کے مطالبات کی توضیح

لا رھبانیۃ فی الاسلام کی صحیح اتباع کیساتھ انبیاء، صحابہؓ و کاملین کی زندگی جلایۃ رکرنے کا طریقہ تعلیمات امامناؑ سے معلوم ہو سکتا ہے

توضیح روایت (1)، (2)، (265) دربیانِ صحت

نقلیات، مبارکہ:-

اُصولِ حدیث و اُصولِ رجال کی بحث

جو روایات محض راویوں کے غیر ثقہ یا تفرد کی وجہ محدثین کے پاس قابلِ استناد قرار نہ دی گئی ہوں اور ضعیف ہونے کی وجہ استخراجِ مسائل میں اُن کو ناقابلِ استفادہ قرار دیا گیا ہو اور حقیقتہً وہ روایات صحیح ہیں تو مہدیٔ موعود کی بعثت کے بعد ان روایات کی صحت کی تصدیق یقیناً ممکن ہے

توضیح روایات دربیانِ ثبوتِ مہدیت

تفسیر آیۂ شریفہ "اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ" بعثتِ مہدیٔ موعودؑ کا مہتم بالشان مسلہؑ قرآن میں مذکور نہ ہونا صحیح نہیں ہے

اِن احادیث کی تطبیق بالقرآن سے یہ معلوم کرنا آسان ہو جاتا کہ وہ احادیث کن آیات کی تفسیر واقع ہوئی ہیں

آیت مذکورہ کی تفسیر میں "مَنْ" کی ذات خاص خلیفۃ اللہ سے متعلق ہے

"مَنْ" اور اس کے متعلقہ ضمائر

"مَنْ" کا صاحبِ بینہ ہونا

آیات و بینات کا استعمال قرآنِ مجید میں صرف اُن اُمور سے متعلق ہوا ہے جو طاقتِ بشری سے خارج ہوں عام ازیں کہ وہ اُمور انبیاء کی نبوت پر دال ہوں یا خاص قدتِ الٰہیہ پر دال ہوں

جنگِ بدر کا واقعہ

(اختتامِ مضمونِ تمہید)

توضیحات

ولایت کے متعلق دیگر علماء کے اقوال

مولفِ ہدیۂ مہدویہ کی غلط بیانی

"بینہ" سے مراد اتباعِ ولایتِ مصطفیٰ ﷺ ہے

امامناعلیہ السلام کا صاحبِ ولایت ہونا ان لوگوں نے بھی تسلیم کیا ہے جنھوں نے آپؑ کے دعوئے مہدیت کی تصدیق نہیں کی

قولاً، فعلاً، حالاً بے خطا اتباع صرف خلیفۃ اللہ سے ممکن ہے

"یَتْلُوْہ" کی ضمیر کی تخصیص

"اُولٰئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ" کی تفسیر

اِس سے "مَنْ" کی ذات داخلِ ایمانیات قرار پاتی ہے اور اُمتِ رسولؐ میں بجز حضرت عیسیٰ و مہدیٔ موعود علیہما السلام کے کوئی فرد ایسا نہیں جس پر ایمان لانا فرض ہو

"وَمَنْ یَّکْفُرْبِہٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدَّۃ" کی تفسیر

اِس سے "مَنْ" کا انکار کفر اور اُس کی تعزیر دوزخ ثابت ہوتی ہے

جب اس کا انکار کفر ہے تو وہ خلیفۃ اللہ ہی ہو سکتا ہے

"فَلَا تَکُ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْہُ" کی تفسیر

"اِنَّہُ الْحَقُ مِنْ رَّبِکَ" اور "اَکْثَرَ النَّاسِ لَایُؤْمِنُوْنَ" صاف دلالت کر رہے ہیں کہ اِس "مَنْ" سے خلیفۃ اللہ "وَ مفْتَرِضَ الطَّاعَۃَ وَالْاِیْمَانْ" فرد مراد ہے

توضیح روایت (9)،(280)

امامناؑ نے فرمایا "بندہ کو روزنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاواسطہ تعلیم ہوا کرتی ہے"

وحی بالتوسط و بلاتوسط کی توضیح

امامناؑ کو وہبی علم حاصل تھا۔

معرفتِ ذات و صفات نورِ ولایت کے بغیر ممکن نہیں اس لیے ہر نبی کو پہلے ولایت حاصل ہوتی ہے۔

"وَلٰکِنَّ جَعَلْنَاہُ نُوْراً" آئیہ شریفہ کی تفسیر حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ نے جو تحریر فرمائی ہے ولایتِ مصطفیٰؐ کی توضیح جو حضرت موصفؒ نے بیان فرمائی ہے۔

سات سال کی عمر میں کلام اللہ حفظ فرمایا بارہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ تمام علماء نے "اسد العلماء" کا خطاب دیا

آپؑ کے استاد سے جو عقدے حل نہ ہو سکتے تھے آپؑ نے حل فرمادیے۔ اور اکثر ایک ہی جواب میں مطلب ادا ہو جاتا تھا

حضرت خواجہ خضر کا امامناؑ کو امانت سپرد کرنے کا اہم واقعہ

امامناؑ کا اپنے استاد کے علم پر فوقیت رکھنا حیرت کی بات نہیں داؤد و سلیمان علیہما السلام کا ایک مقدمہ میں اہم فیصلہ بارہ سالہ عمر کے اندر اندر علم کسبی سے جو تعلق رہا وہ صرف اظہارِ اعجاز کے لیے تھا

توضیح روایت (10)

"ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ" کی تفسیر

مولف ہدیۂ مہدویہ کا اعتراض و جواب

لفظ "فارقلیط" کی تحقیق

اسلام۔ ایمان۔ احسان کی توضیح

توضیح روایت (11)

امامناؑ کا منجانب اللہ بعض امورِ مغیبہ پر آگاہ رہنا

مولفِ ہدیۂ مہدویہ کا اعتراض و جواب

علمِ غیب کی تعریف و توضیح آیات و احادیث کی روشنی میں

توضیح روایت (12)

ولاتِ باسعادت کا اہم واقعہ کہ جب تک کپڑے نہ پہنائے گئے آپؑ نے شرمگاہ پر دونوں ہاتھ رکھ لیتے تھے

امامناؑ کی تسمیہ خوانی کا اہم واقعہ

شاہ دانیلؒ کے مدرسہ میں تعلیم پانا

توضیح روایات دربیانِ معجزات

نشانی یا دلیل طلب کرنا انسان کی فطری خصوصیت ہے

خلیفۃ اللہ ایسی نشانیاں دِکھاتا ہے جو قدرتِ بشری سے خارج ہوں

معجزہ۔ کرامت۔ اور سحر کا فرق

امامناعلیہ السلام کے بعض اخبارِ مغیبہ جن کو آپؑ نے بطورِ تحدی و حجتِ مہدیت بیان فرمایا

توضیح روایات دربیانِ پسخوردہ

حضرت رسول اللہ ﷺ کا پسخوردہ اور اُس کی تاثیر

پسخوردہ کی تاثیر محض صالحیت و لطفِ الٰہی سے پیدا ہوتی ہے

حضرت بندگی میاں شاہِ نعمتؒ کا واقعہ

دائرہ میں کتا رہنے پر مولفِ ہدیۂ مہدویہ کا اعتراض اور اُس کا جواب

توضیح روایات دربیانِ انکارِ مہدیؑ

نکارِ مہدیؑ کفر ہونے کے وجوہ

اِس کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی آدمی کو کافر کہتے پھریں

قلت و کثرت قابلِ لحاظ نہیں، احکامِ شرع قابلِ لحاظ ہیں

مخالفین کی صحبت سے بچنے کی ہدایات

امام مہدیؑ کا ظہور ہو تو فقہا و علماء ہی دشمن ہونے کی پیشگوئی

توضیح روایات دربیانِ عشق

عشق کی ایک اہم نوعیت کی توضیح

خاتمینؑ کی خصوصیت یہ ہے کہ حبِ ذاتی اور عشقِ حقیقی کے اکمل مظاہر ہیں

مہدیٔ موعودؑ اور اُن کے والدِ ماجد کے نام کے بارے میں علماء کا سوال امامنا علیہ السلام کا جواب مولفِ ہدیۂ مہدویہ کا اعتراض اور اُس کا جواب

عبداللہ کی توضیح

توضیح روایات (26)،(27)

امامناعلیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں حق کی تاثیر ہر روز ترقی پا رہی تھی

امامناؑ کی صحبت میں بعض ہستیاں وہبی عشق سے بھی سرفراز تھیں

اس کی پیشگوئی حدیثِ شریف میں بھی ہے

عشق و محبتِ الٰہی فی الحقیقت بدنِ اسلام کی روح ہے امامناعلیہ السلام کی تعلیمات، بے روح علمیت کے خلاف ایک جہادِ عظیم ہیں

بیعت شیخ بھی ضروریاتِ عشق میں داخل ہے

دورِ نبوت میں بھی بیعت کا عمل تھا دورِ ولایت میں بھی جاری ہے

آیات و احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ جب صالحین و راشدین کا وجود ختم ہو جائے گا تو وہی قیامت کو وقوع کا وقت ہو گا

فرایضِ ولایت

امامناؑ کے احکام، احکامِ شرعیہ کے مماثل ہیں

جن مسائل کو ائمہِ مجتہدینؒ نے مستحب قرار دیا ہو اُن کو فرض قرار دینے سے نسخ لازم نہیں آتا

شریعت و طریقت کی توضیح

ظاہر و باطن کے مسائل کی حقیقت

توضیح روایات دربیانِ طلبِ دیدارِ خدا

اللہ تعالیٰ کے وجود اور اُس کی وحدانیت پر ایمان و اعتقاد کے بعد اُس کی طلب پیدا ہونا فطری لازمہ ہے

جذبۂ طلب کا صحیح یا غلط استعمال

دنیا میں کوئی خدا کا منکر نہیں اصطلاحات و تصوارت کا فرق ہے

"كُنْتُ نَبِيًّا وَاٰدَمَ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ" حدیثِ شریف کی تشریح

خاتمِ ولایتِ محمدیہؐ کہنے کا مطلب

نفوس ناطقہ کے لحاظ سے صفتِ عشق کی توضیح

توضیح روایات دربیانِ ترغیبِ عشق

عشقِ کسبی اور وہبی کا فرق

اللہ تعالیٰ کا دیدار چشمِ سر یا چشمِ دل یا خواب ہونا مسلماتِ اہلِ سنت میں داخل ہے

مسئلہ دیدارِ خدا سے متعلق ایک آئیہ شریفہ پر نہایت بادلیل بحث

شرعی ضابطہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس امر کا حکم دے اور جس امر سے منع کرے اور اس کی خلاف ورزی کی سزا دوزخ قرار دے تو اُس کی اتباع اور امر ممنوع کو ترک کرنا فرض ہو گا

دیدار سے متعلق آیتِ قرآن کے لفظِ "لقاء" کی تحقیق

متقدمین، متکلمین کے طرزِ استدلال کی خصوصیت

رویتِ باری تعالیٰ کے بارے میں مادی جسم کی رویت کی شرائط ولوازم کے اُصول پر بحث کرنا غلطی ہے

جو حکم قرآن وحدیثِ متواتر سے ثابت ہو اس پر ایمان لانا فرض ہے خواہ ہماری عقل اِس کو سمجھنے سے قاصر ہو

آیتِ قرآنِ مجید جس میں "دیدار" کی آرزو نہ کرنے والے کا ٹھکانہ دوزخ قرار دیا گیا ہے

فرمانِ امامناعلیہ السلام میں بینائی کی تشریح

رویتِ مطلقہ ورویتِ مقیدہ کی توضیح

توضیح دربیانِ رموزِ حقیقت

آنچہ دربیان می آید ہمہ شریعت است۔ طریقت دربیان نمی آید"۔ کی تشریح

"ولایت" بھی اللہ تعالیٰ کی ذات کی ایک خصوصیت ہے

ولایت کی حقیقت بیان میں نہ آسکنا اور ہے دیدارِ الٰہی وسیر ولایت اور

بعض لوگ صرف ظاہری عبادات ومعاملات کی حد تک مظاہرۂ محبت واطاعت پر اکتفا کرتے ہیں اور بعض کے جذباتی عنصر میں اتنا انقلاب پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اِن حدود سے اوپر ترقی چاہتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے وجود کا تصور جتنا زیادہ قریب الصفت ہو گا اقرارِ توحید کی منازل میں اُس کا مقام آگے ہو گا

طلبِ دیدارِ خدا کی فرضیت اور مولفِ ہدیۂ مہدویہ کے اعتراضات کی بحث

ائمہ مجتہدینؒ صرف عبادات ومعاملات کے مسائل کی کاوشوں میں منہمک رہے۔ عشق ومحبتِ الٰہی کے لوازم سے متعلق رکھنے والے مسائل میں اُنھوں نے موشگافی نہیں کی

بعض آیاتِ قرآن میں دنیا کی مذمت اور دوزخ کی سزا کا بیان

"ترکِ دنیا" اور "توکل" کے مسائل کا فرق

"حیاتِ دنیا" اور "متاعِ حیاتِ دنیا" سے متعلق امامناعلیہ السلام کا فرمان

"متاعِ حیاتِ دنیا" کی توضیح

دنیا میں منہمک ومشغول ہونا منع ہے صاحبِ زن وفرزند ہونا منع نہیں۔

"رہبانیت" اور تعلیماتِ امامناعلیہ السلام کا فرق

"لِلْفُقَرَاءُ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ" کا فرق

اصحابِ صفہؓ کی اہم خصوصیات

"اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ" کا مطلب

"لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ" کی تفسیر

فقرِ اضطراری واختیاری کا فرق

مومن کے لیے کسب ممنوع نہیں ہے

"تَعَفُّفْ" یعنی استغناء سوال سے بچنے کی خصوصیت

سوال حرام ہونے کی توضیح

توضیح دربیانِ ترکِ دنیا

"رُہبَانِیَة" کا ترجمہ "ترکِ دنیا" کرنا غلط اور اصول اسلام کے مغائر ہے

قرآنِ مجید میں لفظِ "دنیا" کے استعمال کی خصوصیت

احادیث میں "ترکِ دنیا" کے لفظ اور اُس کی فضیلت پائی جاتی ہے

"ربہانیتہ" اور "زہد" کے فرق کی توضیح

"زُہَدْ فِی الدُّنْیَا" اور "ترکِ دنیا" بالکل ہم معنی ہیں

ترکِ دنیا کی ظاہرہ صورت، ترکِ محبتِ متاعِ حیاتِ دنیا ہے اور اِس کی باطنی صورت، ترکِ ہستی و خودی

حیاتِ دنیا کی توضیح

ترکِ شرک کا کمال یہ ہے کہ ترکِ خودی بھی ہو جائے

حیاتِ طیبہ کی توضیح

اضطراری موت اور اختیاری موت کا فرق

ترکِ خودی سے دیدارِ خدا نصیب ہو سکتا ہے

آیتِ قرآن کے لفظ "عَمَلِ صَالح" کی تفسیر

طریقۂ مہدویہ کے لحاظ سے ایک اور نوعیت کی توضیح

ترکِ دنیا سے متعلق مولفِ ہدیۂ مہدویہ کے اعتراضات اور اُس کے جواب

توضیحِ روایات دربیان ذکر اللہ

جن آیات میں "ذکر اللہ" کا بیان ہے اس پر بعض لوگوں نے جو تاویل کی ہے اُس پر تنقید

بعض آیات جن میں معرفتِ توحید پر زور دیا گیا ہے قرآنِ مجید کے مضامین بھی آیاتِ الٰہی ہیں

بعض آیات جن میں ذکرِ اسمِ الٰہی کی ہدایات ہیں

امامناؑ کی بعثت کا مقصد عشق و محبتِ الٰہی کی تعلیم ہے اِس لیے آپؑ کی تعلیمات کا موضوع طلبِ دیدارِ خدا ہے اور طلب کا لازمہ ذکر و توجہ بھی ہے

تعرفھم بسیماھو کی تفسیر

کسی فقیر کو پہچاننا ہر شخص کے بس کی بات نہیں

"اَللّٰہُ غَنِیٌ اَنْتُمُ الْفُقِیرا" اور لِلْفُقَرَاءِ الَّذِیْنَ اَحْصَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کا فرق

امامناؑ نے ترکِ محبتِ متاعِ حیاتِ دنیا کی ہی تعلیم پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ یہ بھی کہ مومن آخرت کے ثواب پر بھی نظر نہ رکھے

حصولِ دیدارِ خدا ہی عین جنت ہے

مہدویت کا مرکز صرف خدائے تعالیٰ کی ذات ہے

"سُلْطَانُ اللَّیْلُ، سُلْطَانُ النَّہَارُ" کی توضیح

حضرت سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ کا حکم تعلیماتِ امامناؑ کے خلاف نہیں ہو سکتا

ذکرِ "لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے بعض مراتب کا بیان

ذکرِ "لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کی تاثیر

مراقبہ و مشاہدہ

ذکرِ خفی، تمام اذکارِ مراتبی میں افضل ترین ہے اس لیے فقرائے مہدویہ میں اورادِ وظایف اور "تسبیح" کے دانوں یا انگلیوں کی گنتی پر عمل نہیں رہا ہے

ذکرِ پاسِ انفاس کی توضیح جو حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے بیان فرمائی ہے

ذکرِ خفی میں بجز ذاتِ باری تعالیٰ کے کوئی اور تعلق نہیں ہو سکتا لیکن "اوراد" و "وظایف" میں غیر اللہ کا تعلق ہو سکتا ہے

"لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کی توضیح جو حضرت مہدی علیہ السلام نے بیان فرمائی

ذکرِ الٰہی اور عبادات میں خیالِ ماسوی اللہ کا شمہ برابر بھی دخل باعثِ خلل تصور کیا جائے

ترکِ خیالِ ماسوی اللہ کے متعلق ایک اہم روایت

بعض لوگوں نے "ذکر" سے مراد نماز جو بیان کی ہے اُس کی حقیقت آیات و احادیث کی روشنی میں۔

آیتِ قرآن سے "ذکر" کی فرضیت کا ثبوت "نماز" اور "ذکر" کا فرق

"ذکر اللہ" سے غفلت موجبِ عتاب وعذاب ہے تو اُس کی فرضیت کو تسلیم کرنا اُصولِ شرعیہ میں داخل ہے

قرآن کے الفاظ میں "اُلُوالْاَلْبَابُ" کی خصوصیت جو بیان ہوئی ہے مہدویہ جماعت میں اُس کی مطابقت پائی جاتی ہے

عالیت وعزیمت اور رخصت کا فرق

حضرت بندگی ملک الہٰدادؒ کی انتہائے احتیاطِ تقویٰ کا ایک واقعہ

حلال طیب کی شرط کی حفاظت کے متعلق ایک اہم روایت

تعلیمِ توکل میں سوال سے بچنے کی زیادہ اہمیت پائی جاتی ہے

سفر خراسان میں امامنا علیہ السلام کی مناجات آپؑ نے صرف سوال ہی کو توکل کے منافی نہیں قرار دیا بلکہ صوتِ سوال سے بھی صریح طور پر منع فرمایا ہے

بعض روایات جن سے توکل کی خصوصیات ظاہر ہوتی ہیں

حضرت بی بی الہٰدادی رضی اللہ عنہا وفات پائیں تو اُن کی دامنی سے سونے کا ایک تنکہ نکلا۔ امامناؑ نے فرمایا گرم کرکے اُن کی پیشانی پر داغ دو

آیت وحدیث میں بھی داغ دیے جانے کا ذکر ہے

جو لوگ لاہوتی مقام پر ہوتے ہیں بغیر حلال طیب کسی اور طریقہ وتدبیر کی غذا کو اپنے لیے حرام سمجھتے ہیں

توکل کے باب میں امامناؑ کی تعلیمات میں رخصت کی حد رکھنے والے احکام بھی موجود ہیں

حضرت سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ نے "رسا یندۂ خدا دو وقت کردہ بخورید" جو حکم فرمایا وہ حکمِ مہدیؑ کے تحت ہے

حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجی رضی اللہ عنہٗ کے عمل سے توکل کی ایک اور اعلیٰ مثال کا علم ہوتا ہے

بعض روایات سے کاسبین کے گھر پر دعوت میں جانے کا حکم بھی پایا جاتا ہے

توضیح روایات دربیانِ توکل

آیات سے استدلال

توکل کو ایمان کی شرط قرار دیا گیا ہے اِس لیے ہر مومن پر توکل فرض ہو جاتا ہے خواہ یہ کتنا ہی کم درجہ کا ہو

رازقِ حقیقی کا بیان۔

توکل کا انتہائی مرتبہ یہ ہے کہ تمام ذاتی کاروبار کو خدا پر سونپ دے

آنحضرت ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں توکل کی خصوصیت

حلال اور حلال طیب کا نازک فرق جو امامناؑ نے بیان فرمایا

اللہ تعالیٰ نے حلال چیزیں امتحان کے لیے پیدا کی ہیں

کسب وتجارت کی خصوصیت کیا ہونی چاہیے امامناؑ نے بیان فرمائی ہے

ہر انسان اپنے حدود وصلاحیت رسے آگے خدا پر بھروسہ کرنے پر مجبور ہے

روٹی کا مقصد بقائے صحت وتوانائی ہے صحت و توانائی کا مقصد ذکر و عبادتِ الٰہی ہے تاکہ باطن کھل جائے

ایک فرمانِ امامناؑ سے توکل کے اعلیٰ ترین مفہوم کا علم ہوتا ہے

رزق کی نسبت سے خدا پر بھروسہ کرنا بھی ایک گونہ غیر اللہ سے وابستگی کا حکم رکھتا ہے

فقرائے مہدویہ کی خدمت میں کوئی چیز پیش کی جاتی ہے تو اللہ کی طرف منسوب کرنے کی نیت سے "اللہ دیا" کہا جاتا ہے۔ اس کی توضیح آیاتِ قرآنِ مجید کی روشنی میں

توضیح روایات دربیانِ صحبتِ صادقاں

آئیہ شریفہ "كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ" کی تفسیر

"اتقوا اللہ" کی تفسیر

جس طرح تقویٰ ہر مومن پر فرض ولازم ہے۔ اُسی طرح صحبتِ صادقاں بھی فرض ہے

ایک روایت جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ فقر و توکل زہد و تقویٰ کو مہدویوں کے شعار کی حیثیت سے کس قدر شہرت ہو چکی تھی

فقراء کے لیے بھائی بیٹے وغیرہ قریبی قرابتداروں کی کمائی سے استفادہ بھی منافی توکل قرار دیا گیا

ایک روایت کی توضیح جو حضرت امامناؑ نے ایک دفعہ روٹی ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا کہ "بندہ اور خدا کے درمیان یہی پردہ ہے"

زندگی کا مقصد صرف روٹی نہیں قرار دیا جا سکتا

ہر تخلیق و ایجاد کا ایک مقصد ہوتا ہے غور کرنا چاہیے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے

حق تو یہ ہے کہ اگر ہجرت کی تعلیم اور اُس کی اہمیت تعلیماتِ امامناؑ میں موجود نہ ہوتی تو یقیناً دعویٰ مہدیت کی صداقت متاثر ہو جاتی

امامناؑ نے اپنی صحبت سے مستفید ہونے والوں کی نسبت فرمایا جو شخص صبح میں ہجرت کر کے دائرہ میں آچکا ہو وہ اُس شخص کا مرشد ہے جو شام میں آئے

آئیہ شریفہ " لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ " کی تفسیر

یہاں مولفِ ہدیۂ مہدویہ کا اعتراض کہ اِس تفسیر مہدیؑ اور اُن کے صحابی سید خوندمیرؓ کی قرآن فہمی معلوم ہوتی ہے

اِس کا تحقیقی اور مسکت جواب

نازک تفہیم کو قرآن فہمی کے خلاف کہنا خود معترض کے مقامِ علم کا مظہر ہے

آیتِ قرآن میں ترکِ ہجرت کی سزا دوزخ قرار دی گئی ہے اِس لیے ہجرت از روئے اُصول فرض ہے

ہجرتِ ظاہری و باطنی کا فرق

حضرت سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ کے حکم کی توضیح

آئیہ شریفہ " لَنْ تَرَانِي " کی تفسیر و تحقیق

بُری صحبت کا اثر مومن کے ایمان کو بھی متاثر کر سکتا ہے

فقراء کی خصوصیت اور بعیت کی اہمیت

مرشد کی صحبت کے گیارہ آداب اور اُن پر آیتِ قرآنِ مجید سے استدلال

توضیح روایات دربیانِ ہجرت

ہجرت کے بارے میں قرآن و حدیث سے استدلال

ہجرت و اخراج کا فرق

مولفِ ہدیۂ مہدویہ کے اعتراضات اور اُس کے جواب

آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کی ہجرت

" لاهجرة بعد الفتح " کی تحقیق

علم اور عالم کے فضائل میں آیات و احادیث

تعلیماتِ امامناؑ میں علم کی اجازت و ممانعت دونوں پائی جاتی ہیں اس مسئلہ کی تحقیق

علم کی لغوی و اصطلاحی بحث

اُمی مہدوی غیر مہدوی عالم پر کسطرح غالب آتے تھے

علمِ دین کی خصوصیت اور صوفیہ و محققین کی اُس بارے میں تشریح

امامناؑ کی صحبت کی اہمیت اور اس کا اثر

ممانعتِ تحصیلِ علم یا مطالعۂ کتاب کی حقیقت

امامناؑ نے علومِ شرعیہ کی تحصیل سے بھی منع نہیں فرمایا

بعض اہم روایات کی توضیح

ایک روایت پر مولفِ ہدیۂ مہدویہ کی غلط فہمی کا ثبوت

اُن روایات کا بیان جن میں ضرورتِ علم پر زور دیا گیا ہے

جن صحابہؓ کو امامناؑ نے پہلے مطالعۂ کتب سے منع فرمایا تھا بعد میں خود آپؑ نے اجازت مرحمت فرمائی

فقرائے مہاجرین کا "ترکہ "اُن کے ایسے ورثاء کو نہیں دیا گیا جنھوں نے ہجرت نہ کی

اِس پر یہ خیال کرنا غلط ہے کہ مہدویوں کے پاس آیتِ مواریث کے مطابق " متروکہ " تقسیم نہیں کیا جاتا

ناسخ و منسوخ کے بارے میں مہدویوں کا نقطۂ نظر

تقسیمِ ترکہ کے بارے میں جو روایات زیرِ بحث ہیں وہ آیتِ قرآنِ مجید کے بالکل مطابق ہیں

آنحضرت ﷺ کے بلغِ قدک کا مشہور واقعہ

ہجرتِ ظاہری ہو یا باطنی ہر صورت میں کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہؐ کے خلاف کوئی حیثیت مذہبِ مہدویہ میں موجود ہی نہیں ہے

توضیح روایات دربیانِ علمِ خواندن

بیان ہوئی ہیں

اِس پر ہدیۂ مہدویہ کا اعتراض اور اس کا جواب آیتِ قرآنِ مجید کی روشنی میں

" فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ" آیتِ قرآن کی تفسیر اور حدیثِ زیرِ بحث کی تطبیق

نہ صرف حضرت مہدی علیہ السلام ہی موعودِ خدا و رسولؐ ہیں بلکہ آپؑ کی قوم بھی موعودِ خدا و رسولؐ ہے

سیر انبیاء کی بشارات کی تحقیق

"توضیح روایات دربیان " قاتلوا و قتلوا"

سلسلۂ روایات جس سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے قتال اور بدلۂ ذات ہونے کی روایت سے کتنے جلیل القدر صحابہؓ کا بحیثیتِ راوی تعلق رہا ہے

پہلی دفعہ جب حاضر ہوئے تو بندگی میاں پر مکاشفات ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے سرِ مبارک کی قربانی مع ایک صد سر کے قبول فرمائی

آیت " قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا " پر اور حاملِ بارِ امانت پر امامناؑ کا اہم بیان

علمِ لدنی کی تحصیل کے لیے رہبر کے احکام و ہدایات کی پابندی اور اُس کے بتلائے ہوئے مشاغل میں انہماک لازم و ضروری ہوتا ہے

توضیح روایات دربیانِ فضائل صحابہؓ

سوانح صحابہ مہدیٔ موعودؑ میں رضا و تسلیم، صبر و توکل اور فنا و نیستی کی اعلیٰ مثالیں پائی جاتی ہیں

حضرت سید خوندمیرؓ کا فرمان کہ دوسروں پر اپنی فضیلت جتلانا ہستی کی صفت ہے جو تعلیماتِ امامناؑ کے بالکل مغائر ہے

سیدین کی خصوصیت کی ایک اہم روایت

سیر نبوت و سیر ولایت کے فرق کی توضیح

بعض دیگر صحابہؓ کو سیر انبیاء کی بشارات

ایک حدیثِ شریف جس میں قومِ مہدیٔ موعودؑ کی خصوصیات شرط و مشروط اور آیت و حجت کا استدلالی فرق

اتمامِ حجتہ تک دعویٰ مہدیت کے مشتبہ رہنے کا شبہ غلط ہے

قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک اہم واقعہ

آیت "فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ" کی عمومیت و خصوصیت کی بحث

اسبابِ جنگ و مختصر حالات

واقعاتِ جنگ اور ہم عصر مورخین

اسبابِ جنگ کے بارے میں بعض صحابہؓ کا اختلاف

یا مشورہ یعنی بعض صحابہؓ کے کتبات (تحریرات) جو بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی تیاریِ جنگ کے خلاف مشہور ہیں اُن کی تحقیقی بحث

یہ اختلاف ویسا نہ تھا جیسا کہ صحابہؓ نبوت میں پایا جاتا ہے اور جس طرح وہاں کسی کے متعلق عقیدت کی ذراسی کمی خسارۂ ایمان و آخرت کا باعث ہو سکتی ہے یہاں بھی دل میں شبہ اور دامنِ خیال پر دبہہ نہ آنا چاہیے

حضرت بندگی میاں شاہِ نعمتؓ کے ذریعہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حاملِ بارِ امانت کون ہے معلوم کرنا چاہا۔ امامناؑ کا جواب

اِس روایت پر ایک غلط استدلال کا ازالہ

بدلۂ ذات ہونے کی بشارات مہدی علیہ السلام نے بحکمِ خدائے تعالیٰ بیان فرمائی ہیں

یہ ثابت ہے کہ خبرِ شہادت کا علم حضرت سید خوندمیرؓ کے سوائے دوسرے صحابہؓ کو بھی تھا۔ اِس لیے یہ خبرِ واحد نہیں بلکہ خبرِ مشہور و قطعی الصدور و قطعی الدلالت کی شان رکھتی ہے

خبرِ قتال حجتِ مہدیؑ ہونے کی بحث

پہلی جنگ اِس خصوصیت کی مقتضی تھی کہ امراء و روساء شریک نہ ہونے پائیں۔

دوسری جنگ اس امر کی مقتضی تھی کہ صحابہؓ سے شریک نہ ہوں

متقدمین و متاخرینِ مہدویہ نے بلا اختلاف برِ قتال کو بلا حجت مہدیت تسلیم کیا ہے

وہ خبر مشہور و قطعی الصدور و قطعی الدلالت جو امامناؑ نے بیان فرمائی پوری پوری صادق آئی خبرِ متواتر کا حکم رکھتی ہے جس کی قطعیت کا انکار نقلاً، عقلاً جائز نہیں

توضیح روایات در بیانِ امتناعِ تاویل و تحویل

مولفِ ہدیۂ مہدویہ کا اعتراض اور اِس کا جواب

عباتِ قرآنی میں بعض جگہ تاویل درست ہونے کا دعویٰ غلط ہے

"محکم" و "متشابہ" کی لغوی و اصطلاحی تحقیق

"محکم" و "متشابہ" کے بارے میں چند احادیثِ شریفہ کا بیان

"محکم" و "متشابہ" کے بارے میں فقہاء کا مسلک

راسخین کے بارے میں فقہا کے اختلاف کی تطبیق

جس طرح قرآن میں محکمات و متشابہات ہیں اسی طرح احادیث و نقلیاتِ مبارکہ میں بھی ہیں

کُل نقلیات کو محکم کہنے کی تحقیق

صحابہؓ کا باہم اخلاص اور بندگی میاںؓ کا شرفِ بیانِ قرآن

بندگی میاںؓ کا بیانِ قرآن وہی ہوتا تھا جو حضرت امامناؑ سے سنا اور سمجھا ہو

کتباتِ اختلاف کا وقوع مقدر اور منشاء خداوندی کے مطابق تھا

اِن کتبات کا تعلق خبرِ قتال سے نہیں ہے بلکہ اسباب و موقع و محل سے متعلق ہے جس کو مشورہ سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے

کتبات میں جو امورِ معترضہ ہیں اُن کی تحقیق اور بندگی میاںؓ کے موقف کی حقیقت

وقوعِ جنگ کے کچھ عرصہ بعد جن حضراتؓ نے کتبات روانہ کیے تھے بندگی میاںؓ کے حق بجانب ہونے کو تسلیم کر لیا ہے

یہ اختلاف، اختلاف امنی رحمة حدیثِ شریف کے مصداق رحمت ثابت ہوا۔ اور خود اصحابؓ کتبہ نے اِس اختلاف کو باقی نہ رکھا جس کی وجہ گروہِ مہدیٔ موعودؑ خطرہ میں مبتلا ہونے سے بچ گئی

راسخ فی العلم سے مراد مہدویہ نقطۂ نظر سے متاخرینِ مہدویہ میں محکم و متشابہ کے بارے میں جو مباحث ہوئے اُس کی تحقیق متشابہات کے بارے میں حضرت مہدی علیہ السلام نے رہبری فرمائی ہے "یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ" کی تفسیر "ورائے ترکِ دنیا ایمان نیست" میں لفظِ ایمان بنائے بحث تھا۔ دوسرے فرمان سے اِس کی ایسی توضیح کہ اختلاف مرتفع ہو جاتا ہے ایمان کامل یا ناقص کی حیثیت سے بحث کی جائے تو از روئے اُصول اِس پر متشابہات کا اطلاق ہی نہیں ہو سکتا البتہ مہمل کی قسم میں داخل کیا جا سکتا ہے مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے بلالحاظ خصوصیتِ عباتِ قرآنی میں تاویل درست ہونے کا دعویٰ جو کیا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ تاویل کا لفظ متشابہات کے لیے متعارف ہے۔ جس پر قرآنِ مجید بھی شاہد اور مانع ہے ☆☆☆☆☆			

☆☆☆☆☆

لمعات

سب تعریفیں اُس پاک ذات کے لیے ہیں جو کائنات کی خالق ہے۔ کبریائی اُسی قادرِ مطلق کے لیے سزاوار ہے جس کی شان یہ ہے کہ :-
" مَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ ؕ (سورة الاعراف۔186) " اللہ جسے ہدایت فرمائے کوئی اُس کو گمراہ کر نہیں سکتا اور جسے گمراہ کر دے کوئی اُس کو ہدایت کی راہ پر لا نہیں سکتا۔

درود و سلام نازل ہوں خاتمین علیہما السلام پر جن کے ذریعہ دینِ اسلام اِس درجہ مکمل کر دیا جا چکا کہ قیامت تک پیدا ہونے والی انسانی نسلیں اِس ایک نظامِ دین سے مستفید ہو سکیں۔ معاش و معاد اور وصال الیٰ المحبوب کی بلند تر خصوصیات کے حامل بن سکیں تا کہ "اشرف المخلوقات" کا خطاب اپنے مفہوم تام کے ساتھ صادق آ سکے۔

مخلوقات میں ملائکہ بھی ہیں اِس لیے اِس کا مفہوم اُسی وقت مکمل ہو سکتا ہے جب کہ انسانیت، ملائکہ کی لطافت اور اُن کے شرفِ قربِ الٰہی پر اشرف ہو۔!!!

درود و سلام نازل ہوں اُن تمام صحابۂ نبوت و ولایت پر جنھوں نے خاتمین علیہما السلام کی صحبت اور نظرِ کیمیاء اثر کے طفیل، تعلیمِ دین کی اِس درجہ پیروی کی کہ خدائے تعالیٰ اور حضرات خاتمین علیہما السلام نے ہدایت کے روشن ستارے، مسلماتِ تام، فنائے تام وغیرہ اعلیٰ بشارتوں سے اُن کو سرفراز فرمایا۔ اور اُمت کے لیے اُن کے اتباع کو اِتباعِ خاتمینؑ قرار دیا۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہٗ۔ واضح ہو کہ اکثر مخلصین کی خواہش تھی کہ "نقلیات" کی کتاب "مع شرح" چھپوائی جائے۔ مکمل شرح کی صورت میں طباعت کا انتظام موجودہ نازک حالات کی وجہ دشوار تھا۔ اِس لیے فی الوقت چند خاص مقامات کے توضیحی مضامین پر اِکتفا کیا گیا ہے۔ کیونکہ اِس وقت نفسِ کتاب کی طباعت ہماری نظر میں مقدم تھی۔ بقیہ مکمل شرح کی طباعت کی کوشش بھی کی جائے گی۔

بتوفیق اللہ تعالیٰ و عونہٖ الحمیم۔

حِصَّۂ تَوضِیحَاتْ

ROMAN

HISSA-E-TAUZIHAAT

By

Fazilul-Asar As'adul-Ulama Hazrat Faqeer

ABU SAYEED SYED MAHMOOD Tashreefullahi, RH

LAMA'AT

Sab Ta'reefein Uss Paak Zaat Ke Liye Hain Jo Kaenaat Ki Khaliq hai. Kibriyaee Usee Qadir-e-Mutlaq Ke liye Sazawaar hai Jiss Ki Shaan Yeh Hai Ke, " مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط(سورۃ الاعراف۔186) "

Allah Jise Hidayat Farmaey Koi Uss Ko Gumrah Kar Nahin Sakta Aor Jise Gumrah Karde Koi Uss Ko Hidayat Ki Rah Par Laa Nahin Sakta.

Darood Wa Salam Nazil Hon Khatimain Alaihimassalam Par Jin Ke Zarye Deen-e-Islam Iss Darje Mukammil Kardiya Jachuka Ke Qiyamat Tak Paida Hone Wali Insani Naslein Iss Aik Nizam-e-Deen Se Mustafeed Hosakeingein. Mua'sh Wa Muaad Aor Wisaal Ilalmahboob Ki Baland Tar Khususiyaat Ke Hamil Ban Sakein Ta ke "Ashraful-Maqlooqaat" Ka Khitaab Apne Mafhoom-e-Taam Ke Sath Sadiq Aasake.

Makhlookhaat Mein Malaaeka Bhi Hain Iss Liye Iss Ka Mafhoom Usee Waqt Mukammil Ho Sakta Hai Jab Ke Insaaniyat, Malaaeka Ki Latafat Aor Unn Ki Sharf-e-Qurb-e-Ilaahi Par Ashraf Ho!!!

Drood Wa Salam Nazil Hon Unn Tamaam Sahab-e-Naboowat Wa Vilayat Par Jinhuin ne Khati-main Alaihimassalam Ki Sohbat Aor Nazr-e-Kimiyaa-Asar Ke Tufail, Taaleem-e-Deen Ki Iss Darja Pairwee Ki Ke Khuda-e-Taala Aor Hazraat-e-Khati-main Alaihimassalam Ne Hidayat Ke Roshan Sitare, Musalmanaan-e-Taam, Fana-e-Taam Wagairah Aalaa Basharataun Se Unn Ko Sarfaraz Farmaya aor Ummat Ke Liye Unn Ke Ittebaa Ko Ittebaa-e-Khatimain Qaraar Diya. Razi Allahu Anhum Wa Rizwaan Allahu Anhum.

Wazeh Ho Ke Aksar Mukhliseen Ki Khawhish Thi Ke "Naqliyat" Ki Kitab "Mae Sharah" Chapwaee Jae. Mukammil Sharah Ki Soorat Mein Taba'at Ka Intezam Maujoodah Nazuk Haalaat Ki Wajhe Dushwaar Tha. Iss Liye Fil Waqt Chand Khaas Maqamaat Ki Tauzihee Mazameen Par Iktefa Kiya Gaya Hai. Kuinke Is Waqt Nafs-s-Kitab Ki Taba'at Hamri Nazar mein Muqaddam Thi. Aaendah Mukammal Sharah Ki Taba'at Ki Koshish Bhi Ki Jaegi. Bataufeeqi Allahu Taala Wa Awnahil Hameem.

☆☆☆☆☆

حِصّۂ تَوضِیحَاتْ

ENGLISH

HISSA-E-TAUZIHAAT (EXPLICATIONS)

By

Fazilul-Asar As'adul-Ulama Hazrat Faqeer

ABU SAYEED SYED MAHMOOD Tashreefullahi, RH

GLIMPSES

All praises to the Immaculate Zath, Who is the Creator of the Universe. Magnificence is for the Absolute Omnipotent Whose glory is "None can misguide one whom Allah guides and none can guide one whom Allah sends astray." Salutations and blessings may descend on the Seals (Prophet Muhammad SAWS & Mahdi-e-Mau'ood AHS) through whom the religion of Islam has been perfected to such an extent that the human generations to be born till the Day of Resurrection can benefit from this one system, and become the bearers of the life and the life to come and their reaching the highest positions of meeting with their Beloved (Allah), so that the title of Ashraf-al-Makhlooqaat (The Most Eminent of the Created things) comes alive in its perfection. Allah's Creation also includes the Angels. Hence, its meaning will be perfect only when humanity acquires the Angels subtlety and their eminence of the proximity to Allah.

Salutations and blessings on the Companions of both the Prophethood and the Sainthood who followed the teachings of religion in the companionship and presence of the Seals (Khatimain AHS) in such a degree of excellence that the Seals (AHS) showered their blessings and good tidings like the

Musalmanan-e-Taam, Fana-e-Taam, etc., and they decreed the emulation of the Companions as the emulation of the Seals AHS themselves for the Ummah. Allah may be pleased with them all. Be it known that many of our sincere (well-wishers) wanted that the book of the Naqliyat (Parables) should be published with Tauzihaat (Explications). In the event of complete Explications, the work of printing would have been very difficult in the present tricky circumstances. Hence, for the time being, we thought it would be enough to explicate at some particular places, because the publication of the book was a priority in our opinion. Later on, efforts will be made to publish the complete Explications, Allah Willing.

☆☆☆☆☆

بعثتِ مہدیٔ موعودؑ

یہ ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ ہر شخص اپنی جدوجہد سے نبی و خلیفۃ اللہ نہیں بن سکتا۔ خدائے تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اُس منصب کے لیے منتخب فرمالیتا ہے۔ اور ابتداء ہی سے اُس کو ایسی استعداد و صلاحیت عطا کر دی جاتی ہے کہ وہ اِس بارِ نبوت و خلافت کا حامل بن سکے اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے اِستفاضہ کر سکے۔ اِسی لیے خلیفۃ اللہ کی پیدائش کے وقت ہی سے مافوق العادت اُمور کا اظہار ہونے لگتا ہے جن کو علمائے کرام "علاماتِ ارہاصیہ" کہتے ہیں۔ پس جس طرح نوعِ انسان میں مختلف قسم کی اِستعداد رکھنے والے اصناف پائے جاتے ہیں مثلاً ادیب، شاعر، فلسفی، مہندس وغیرہ اِسی طرح خلفائے الٰہی بھی ایک صنف ہے اور نوعِ انسانی کی اِس بلند پایہ صنف کو چند ایسی خصوصیات و لوازم عطا کر دیئے جاتے ہیں کہ اُس کو دوسرے اصنافِ انسانی سے ممتاز بنادیں۔

اِس مقدس صنف کی ایک اہم خصوصیت "اِستفاضہ و اِفاضہ" ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے فیضان حاصل کرنا اور اُس کو عام انسانوں تک پہنچانا۔ یہ "وہبی علم" کہلاتا ہے۔ وہبی علم کے تین ذرائع ہیں۔ وحیؔ۔ الہامؔ۔ کشفؔ پھر "وحی" کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک "وحیِ توسط" جو مخصوص فرشتے کے ذریعہ بھیجی جاتی ہے۔ دوسری "وحیِ بلاتوسط" جس میں کسی ذریعہ کے بغیر خود ذاتِ باری تعالیٰ سے علم حاصل ہوتا ہے۔ وحی ایک قطعی و یقینی امر ہے اِس لیے وحی کو جس طرح خود "موحیٰ الیہ" (نبی یا خلیفۃ اللہ) کے لیے قطعی اور یقینی قرار دیا گیا ہے۔ اِسی طرح دوسروں کے لیے بھی یقینی و قطعی اور قابلِ حجت و عمل قرار دیا گیا ہے۔ اِس کے برخلاف الہامؔ و کشفؔ صرف اُسی کے لیے حجت ہے جس پر وہ ظاہر ہو اور دوسروں کے لیے ظنی قرار دیا گیا ہے۔

من رئی الهلال فعليه الصوم

اِس مختصر توضیح سے ظاہر ہے کہ خلیفۃ اللہ کا "صاحبِ وحی" ہونا اُس کی ایک اہم خصوصیت ہے اور جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں تو بدرجۂ اولیٰ صاحبِ وحی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿3﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿4﴾ (سورة النجم 53)

ترجمہ:-(حضرت محمد ﷺ) جو بولتے ہیں اپنی طرف سے نہیں بولتے بلکہ وہی بولتے ہیں جو اُن کو وحی کی جاتی ہے۔

اِس آئیہ کریمہ میں "وَمَا يَنْطِقُ" کے الفاظ عمومیتِ تامہ کا مفہوم رکھتے ہیں اِس لیے آنحضرت ﷺ کا ہر قول وحی ہے خواہ وہ آیاتِ قرآنی ہوں یا احادیثِ شریفہ، جن کی سند حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف صحیح ہو۔

اِسی لیے علماء نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے متعلق وحی کی دو قسمیں قرار دی ہیں وحیِ متلو"و" وحیِ غیر متلو وحیِ متلو میں جو الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم کر دیے جاتے ہیں اُن کی پابندی و حفاظت لازم ہوتی ہے اور اِس کو کلام اللہ یا آیاتِ قرآنی کہا جاتا ہے۔ اور وحیِ غیر متلو میں ایسی پابندی نہیں ہوتی بلکہ رسولؐ، منشائے الٰہی کی توضیح اپنے الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ گویا احادیثِ شریفہ آیاتِ کلام اللہ کی صحیح تفسیر اور تعمیلِ قوانینِ قرآنی کی تعلیم کا فائدہ دیتی ہیں۔ حاصلِ کلام یہ کہ جب آپؐ صاحبِ وحی ہیں اور آپؐ کا ہر قول تعلیمِ خداوندی پر مبنی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کے بارے میں جو کچھ احادیثِ صحیحہ بصوتِ اخبارِ مغیبہ موجود ہیں وہ من جانب اللہ ہیں۔ اِس لیے انکارِ مہدی کو کفر قرار دیا گیا ہے کیونکہ آیاتِ الٰہی اور احادیثِ رسولؐ کا انکار لازم آتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے مہدیٔ موعودؑ کی ضرورتِ بعثت سے متعلق کئی طریقوں سے اہمیت و تفصیل کے ساتھ خبریں دی ہیں۔ طبقۂ انبیاء میں کسی نبی کے بارے میں پیشینگوئی کی ایسی نظیر نہیں ملتی۔ چنانچہ دار قطنی، طبرانی، ابو نعیم حاکم وغیرہ محدثین نے ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ:-

حدیث:- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لا یذھب الدنیا حتیٰ یبعث اللہ تعالیٰ رجلاً من اھلِ بیتی یواطی اسمہٗ اسمی و اسم ابیہٖ اسم ابی -- الخ

ترجمہ:- حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہو گی جب تک کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو مبعوث نہ کرے جو میرے اہلِ بیت سے ہو گا اُس کا نام میرے نام کے اور اُس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے جیسا ہو گا۔۔۔ الخ

ترجمہ:- حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہو گی جب تک کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو مبعوث نہ کرے جو میرے اہلِ بیت سے ہو گا اُس کا نام میرے نام کے اور اُس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے جیسا ہو گا۔ ۔الخ

امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں ابو سعید حذریؓ سے روایت کی ہے کہ:-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لا تقوم الساعۃ حتیٰ یملک رجل من اھل بیتی۔۔۔الخ

ترجمہ:- حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اُس وقت تک نہ ہو گی جب تک کہ میرے اہلِ بیت سے ایک شخص مالک ہو جائے۔۔۔ الخ اور ابو داؤدؒ نے بھی اِسی طرح کی ایک روایت کی ہے:-

عن زرین عبداللہ عن النبی ﷺ قال لولم یبق من الدنیا الایوم واحد لطول اللہ ذٰلک الیوم حتیٰ یلبعث رجلا من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی۔

ترجمہ:- حضرت زرین بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر بالفرض دنیا ختم ہونے کو ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اُس ایک دن کو اتنا طویل فرمادے گا کہ میرے اہلِ بیت سے ایک شخص مبعوث ہو جائے جس کا نام میرے نام کے اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مشابہہ ہو گا۔ اِس حدیثِ شریفہ میں خصوصاً "لطول اللہ ذالک الیوم" کے الفاظ ضرورتِ بعثت کی قطعیت کو ثابت کر رہے ہیں۔ اِس کے علاوہ ایسی احادیث بھی ملتی ہیں جن سے زمانۂ بعثت کا بھی علم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مسندِ امام احمد بن حنبلؒ میں عبد اللہؓ ابنِ عباسؓ سے کنز العمال میں حضرت علیؓ سے اور مشکوٰۃ میں باختلاف الفاظ یہ روایت مروی ہے:-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن تھلک امۃ انا فی اولھا و عیسیٰ ابن مریم فی اٰخرھا والمھدی فی وسطھا۔

ترجمہ:- حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت ہر گز ہلاک نہ ہو گی (کیونکہ) میں اُس کے شروع میں ہوں اور عیسیٰ آخر میں اور مہدیؑ درمیان میں ہیں۔

اِس روایت سے نہ صرف زمانۂ بعثت ظاہر ہوتا ہے بلکہ مہدی علیہ السلام کا حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرح دافعِ ہلاکتِ اُمت ہونا بھی ثابت ہو رہا ہے۔اِس کے علاوہ ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن سے مہدی علیہ السلام کا خلیفۃ اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ " العرف الوردی فی اخبار المہدی " میں ابنِ ماجہ اور حاکم اور ابو نعم کے حوالے سے حضرت ثوبانؓ کی جو روایت لکھی گئی ہے یہ الفاظ بھی ہیں:-

ثم یجیء خلیفتہ اللہ المہدی فاذاسمعتم بہ فاتوہ فبا یعوہ ولو حبوا علی الثلج فانہ خلیفتہ اللہ المہدی

ترجمہ:- پھر اللہ کا خلیفہ مہدیؑ آئے گا پس جب تم اُس کی خبر سنو تو اُس کے پاس جاؤ اور اُس کی بیعت کرو اگرچہ کہ تمھیں برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے کیونکہ مہدی اللہ کا خلیفہ ہے۔

اِس حدیثِ شریفہ سے ثابت ہے کہ مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ ہیں اور اُن کی بیعت فرض ہے کیونکہ " فبایعوہ " کا مستفاد یہی ہے اور " لوحبوا علی الثلج " کے الفاظ تاکیدِ اکید اور " فانہ خلیفۃ اللہ " کے الفاظ توجیہہِ فرضیت پر دلالت کر رہے ہیں۔اِس کے علاوہ ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن سے حضرت مہدی علیہ السلام کا معصوم عن الخطا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ "اکابرِ سلفِ صالحینِ اہلِ سنت" نے اِس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

اَلْمَہْدِیُ مِنِّی یَقْفُوْا اَثَرِی وَلَا یُخْطِیُ۔ترجمہ:- مہدی میری اولاد سے ہو گا میرے نقشِ قدم پر چلے گا خطا نہ کرے گا۔

شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی نے فتوحاتِ مکیہ کے باب(366) میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

مانص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امامہ من ائمۃ الدین یکون بعدہٗ یرثہ و یقفوا اثرہ و لایخطی الاالمہدی خاصۃً فقد شہد بعصمتہ کما شہدالدلیل العقلی بعصمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم۔

ترجمہ:- رسول اللہ ﷺ نے کسی امام کی نسبت یہ نہیں فرمایا کہ وہ میرے بعد وارث ہو گا اور میرے نقشِ قدم پر چلے گا اور

خطا نہیں کرے گا۔ خاص مہدی کے بارے میں فرمایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ نے مہدی اور احکام مہدی کی عصمت کے بارے میں اِسی طرح شہادت دی ہے جس طرح کہ خود آنحضرت ﷺ کی عصمت پر دلیلِ قطعی شاہد ہے۔

علامہ طحطاوی نے حاشیہ دارالمختار میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

المهدی لیس منتهد اذاالمجتهد یحکم بالقیاس وهویحرم علیه القیاس لان المجتهد یخطی وهو لایخطی قط نانه معصوم فی احکامه بشهادة النبیؐ وهو مبنی علی عدم جواز الاجتهاد فی حق الا نبیاء۔

ترجمہ:- مہدیؑ مجتہد نہیں ہیں کیونکہ مجتہد کے احکام قیاسی ہوتے ہیں۔ اور مہدیؑ کے لیے قیاس حرام ہے۔ اِس لیے کہ مجتہد خطا کرتا ہے اور مہدیؑ سے ہرگز خطا نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنے احکام میں معصوم ہے۔ جس کی شہادت رسول اللہ ﷺ نے بھی دی ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کی یہ شہادت اِس امر پر مبنی ہے کہ انبیاء و خلفائے الٰہی کے لیے اِجتہاد جائز نہیں۔

امام عبدالوہاب شعرانیؒ نے چشمہ پر ایک درخت کا نقشہ کھینچتے ہوئے شریعت اور احکام کی تصویر اِن الفاظ میں بیان کی ہے۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کو معصوم عن الخطا ثابت کیا ہے۔

فانظر یا اخی الی العین التی فی اصفل الشجرة و الی الفروع والاغصان و الثمار تجدها کلها متفرعة من عین الشریعة فالفروع الکبار مثال اقوال ائمة المذهب والفروع الصخار مثال اقوال اکابر المقلدین والاغصان المتفرعة عن جوانب الفروع مثال اقوال طلبة هولاءالمقلدین والنقط الحمرة التی فی اعالی الا غصان اصغار مثال المسایل المستخرجة من اقوال العلماء فی کل دور من ادوار الزمان الٰی ان یخرج المهدی علیه السلام فیطیسل فی عصره التقلید بالعمل بقول من قبله من المذاهب کما صرح به اهل الکشف و یلیهم الحکم بشریعة محمد صلی الله علیه و سلم بحکم المطابقة بحیث لوکان رسول الله صلی الله علیه وسلم موجوداً لاقرہٗ علی جمیع احکامهٖ کما اشار الیه فی حدیث ذکر المهدی بقوله یقفوا اثری ولا یخطی۔(المیزان جلد (1) فصل (29))

ترجمہ:- اے بھائی اِس چشمہ کو دیکھو جو درخت کے نیچے ہے اور اُن پھاٹوں، شاخوں اور پھلوں کو بھی دیکھو جو سب کے سب

اِسی چشمہِ شریعت سے بہرور ہیں۔ بڑے بڑے پھاٹے ائمہ مذاہب (اربعہ) کے اقوال کی مثال ہیں اور چھوٹی چھوٹی ڈالیاں، اکابرِ مقلدین کے اقوال کی مثال ہیں جو ڈالیاں شاخ در شاخ ہیں وہ اُنھیں مقلدین کے تلامذہ کے اقوال کی مثال ہیں اور چھوٹی چھوٹی ڈالیوں پر سرخ نقاط جو دکھائے گئے ہیں اقوالِ علماء کے اُن مسائلِ مستخرجہ کی مثال ہیں جو خروجِ مہدی علیہ السلام تک ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں اور (جب مہدی علیہ السلام کی بعثت ہو جائے گی تو) مہدی علیہ السلام کے زمانے میں اُن سے پہلے کے سارے مذاہب کی تقلید بالعمل باطل ہو جائے گی جیسا کہ اربابِ کشف نے اِس کی تصریح کر دی ہے اور مہدی علیہ السلام ایسے احکام بیان کریں گے جو شریعتِ محمد ﷺ کے بالکل مطابق ہوں گے۔ اِس طرح کہ اگر رسول اللہ ﷺ بھی موجود ہوں تو مہدی علیہ السلام کے تمام احکام (کی صداقت) کا اقرار کریں گے۔ جیسا کہ اِس بات کا اِشارہ ذکرِ مہدیؑ کی حدیث میں بھی پایا جاتا ہے کہ وہ میرے نقشِ قدم پر چلے گا خطا نہیں کرے گا۔

غرض حضرت مہدی علیہ السلام سے متعلق جتنی احادیثِ کثیرہ موجود ہیں اتنی کثرت کسی دوسرے مسائل کے بارے میں کم ملے گی۔ برزنجی نے "اشاعه فی اشراط الساعه" میں لکھا ہے کہ:-

واعلم ان الاحاديث الواردة فيه على اختلاف روايا تها لا تكاد تنحصر و لوتصفرفنا لتفصيلها لطال الكتاب و خرج عن موضوعها۔

ترجمہ:- واضح ہو کہ مہدی علیہ السلام سے متعلق مختلف احادیث اِتنی کثیر وارد ہوئی ہیں کہ اُن کا حصر نہیں کیا جا سکتا اگر ہم اِس کی تفصیل کریں تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ اور یہ اِس کا موضوع بھی نہیں۔

جب علمائے حدیث و اصول نے احادیث کی اتنی کثرت دیکھی اور سب حدیثوں کو "بعثتِ مہدی" کے بارے میں متفق پایا تو اُنھوں نے مسئلہ مہدیت کو تواترِ معنوی کے درجہ میں داخل کر لیا چنانچہ علامہ قاضی منتخب الدین جونیریؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

واما ما اختارہٗ السلف واتفقوا فی شانه فقد ذكر فی القرطبی و قد تواترت الاخبار واستفاضت بكثرة رواتها عن النبی صلی اللہ علیه و سلم فی لمهدی۔ (مخزن الدلایل)

ترجمہ:- بہر حال سلف نے جو اختیار کیا اور مہدی علیہ السلام کے بارے میں جو اتفاق کیا ہے وہ قرطبی میں مذکور ہے۔ مہدی علیہ السلام سے متعلق جو حدیثیں ہیں اپنے راویوں کی کثرت کی وجہ تواتر کے درجے کو پہنچ گئی ہیں۔

شیخ ابنِ حجر ہشیمی نے "القول ا لمختصر" میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

قال بعض ائمة الحفاظ ان كون المهدى من ذرية عليه السلام تواترت عنه عليه السلام۔

ترجمہ:- بعض حفاظ ائمہِ حدیث نے فرمایا ہے کہ مہدیؑ کا آلِ رسول علیہ السلام سے ہونا حضرت رسول علیہ السلام سے تواتراً مروی ہے۔

شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی نے "لمعاتِ شرح مشکوٰۃ" کے باب الساعۃ میں لکھا ہے کہ:-

قدوردت فيه الاحاديث كثيرة متواترالمعنى۔

ترجمہ:- مہدی علیہ السلام کے بارے میں متواتر المعنی کثیر احادیث وارد ہیں۔

نیز لکھتے ہیں کہ:-

قذنظاهرت الاحاديث البالغة حد المتواتر معنافى كون المهدى من اهل بيت من ولد فاطمة۔

ترجمہ:- مہدی علیہ السلام اہلِ بیت رسول علیہ السلام اولادِ فاطمہ سے ہونے کہ احادیث تواترِ معنوی کی حد تک پہنچ گئی ہیں۔

بحر العلوم عبدالعلی ملک العلماء نے "اشراط الساعة" میں لکھا ہے کہ:-

احاديثے كه دال اند برخروجِ امام مهدى كثير اند كه مبلغ آں بتواتر رسيده۔

ترجمہ:- مہدیؑ کی بعثت پر دلالت کرنے والی حدیثیں اتنی کثیر ہیں کہ تواترِ معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں۔

اکابر اہلِ سنت و علماء حدیث و اُصول کے ایسے بہت سارے اقوال ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مہدی علیہ السلام کی بعثت کی احادیث تواتر معنوی ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے کیونکہ سب احادیث آمدِ مہدیؑ کے بارے میں ایک زبان ہیں۔ البتہ اختلاف ہے

تو آثار و علامات میں ہے۔

نیز یہ امر بھی ذہن نشین ہونا چاہیے کہ جو اُمور تواتر کے درجے میں ہوں اُن سے قطعی و یقینی علم حاصل ہوتا ہے۔ جن کا انکار نقل و عقل کے خلاف ہے۔ محدث علامہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے "شرح نخبته الفكر" میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

وھٰذا کون المتواتر مفید العلم الیقین وھوالمعتمد لان خبرالمتواتر یفید العلم الضروری وھوالذی اضطرالانسان الیه بحیث لایمکنه دفعه۔

ترجمہ:- کیونکہ خبرِ متواتر علمِ ضروری کا ایسا فائدہ دیتی ہے کہ جس کو ماننے پر ہر آدمی مجبور ہوتا ہے حتیٰ کہ اُس کا رد کرنا ممکن نہیں۔

اور اُصولِ فقہ کی معتبر کتاب "اصول الشاشی" میں لکھا ہے کہ:-

ثم امتواتر یوجب العلم القطعی ویکون رده کفرا۔

ترجمہ:- حدیثِ متواتر سے علمِ قطعی واجب ہوتا ہے اور اُس کا رد کرنا کفر ہے۔

ہم نے مختصراً جن اُمور کی توضیح کی ہے اُس سے ناظرینِ کرام اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ کیسی مہتم بالشان پیشگوئی ہے جس طرح قیامت وغیرہ پیشگوئیوں پر اعتقاد لازم ہے اِسی طرح بعثتِ مہدی علیہ السلام کی پیشگوئی بھی ناقابلِ انکار ہے اور حق تو یہ ہے کہ سلفِ صالحینِ اہلِ سنت کا پیرو ایسی مستند و مستحکم پیشگوئی سے ہرگز روگردانی نہیں کرسکتا۔

ابنِ خلدون نے "محئی مہدیؑ" کے بارے میں جو اختلاف کیا ہے یہ مسلماتِ اہلِ سنت کے صریح مغائر ہے اور اُس نے جن روایات پر جرح کی ہے اُس کی تعدیل بھی کی جاتی رہی ہے۔ حال میں ہی ایک کتاب "ابرازالوہم المکنون من کلامِ ابنِ خلدون" دمشق شام سے شائع ہوئی ہے جس میں ابنِ خلدون کے اوہامِ باطلہ کو رد کردیا گیا ہے۔ یہاں اِس کی توضیح طوالت کا باعث ہوگی۔ اور مناظر احسن گیلانی صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ نے "مکاتیب امامِ غزالی" کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ:-

"اس قسم کا مغالطہ جس سے ابنِ خلدون نے مسلمانوں کے "نظریہ مہدویت" کو مضمحل کرنے میں کام لیا تھا ابنِ خلدون نے اپنی تاریخ کے مقدمہ میں اِس کا تذکرہ کرکے آئندہ مہدی علیہ السلام کی شکل میں مسلمانوں کو ایک نجات دہندہ ملے گا اِس خیال کو اُس نے غیر عقلی عقیدہ قرار دیا ہے۔ وجہ یہ بیان کی ہے کہ قوموں کا حال بھی افراد کا ہے بچپن، جوانی، بڑھاپا

کے دور سے جیسے افراد گذرتے ہیں قوموں کو بھی اُن ہی ادوار سے گذرنا پڑتا ہے۔ مسلمان جوانی کے بعد پیرانہ سالی کے حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ اب دوبارہ اُن کی نئی زندگی کی اُمید ایسی ہوئی جیسے کسی بوڑھے آدمی کے متعلق جوان ہونے کی خوش خیالی میں کوئی مبتلا ہو۔ لیکن ابنِ خلدون نے یہ نہیں سوچا کہ اِسلام اور اُمتِ اسلامیہ کا تعلق کسی خاص نسل یا خون یا وطن کے باشندوں سے نہیں ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک قوم مثلاً عرب یا ترک اپنے ادوار ختم کر چکی ہوں لیکن کوئی دوسری تازہ دم قوم مسلمان ہو کر اِسلام کو پھر تر و تازگی بخش سکتی ہے۔ تیرہ سو سال سے اِس کا تجربہ ہو رہا ہے۔ اور ہوتا رہے گا اور اِسی سے ابنِ خلدون نے جو اعتراضات کیے ہیں اُس کی بھی محدثانہ حیثیت سے کوئی وقعت نہیں ہے اور مہدیؑ کا عقیدہ اہلِ سنت والجماعت کا ایک مسلمہ عقیدہ ہے۔ (مکاتیبِ امام غزالی صفحہ (23) مطبوعہ کراچی (پاکستان)۔

فی الواقع ابنِ خلدون کی جرح خلافِ اُصول ہے کیونکہ تواتر کی صورت میں راویوں کے ضعف و قوت سے بحث نہیں کی جاتی۔

محدث علامہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی شرح بخاری نے "شرح نخبتہ الفکر" میں تحریری فرمایا ہے کہ:-

والمتواتر لا یبحث عن رجاله بل یجب العمل به من غیر بحث لا یحابه الیقین و ان ورد عن الفساق بل عن الکفرة (ماخوذ از ابراز الوہم المکنون)

ترجمہ:- خبرِ متواتر کی شان یہ ہے کہ اِس کے راویوں سے بحث نہیں کی جاتی بلکہ اِس پر بغیر بحث کے عمل کرنا واجب ہے کیونکہ خبرِ متواتر جب یقین ہوتی ہے اگرچہ وہ روایت فاسقوں بلکہ کافروں سے ہوتی ہو۔

اِس کے علاوہ سلفِ صالحینِ اہلِ سنت و اکابرِ علماء حدیث و اُصول کے مقابلہ میں ایک مورخ کے ذاتی خیالات کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔

نیز یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ خلفائے بنی عباسؓ کے زمانے میں اِس قسم کی احادیث پروپگنڈے کے لئے وضع کرلی گئی ہیں۔ یہ بات اُصول منقول کے خلاف ہے اور غیر معقول۔ کیونکہ اِن روایات سے صاف ظاہر ہے کہ راویوں کے زمانے اور ظہورِ مہدیؑ کے زمانے میں صدیوں کا فاصلہ ہے۔ پس جن لوگوں نے اپنی ذاتی ضروریات و مصالح کے لیے بعثتِ مہدیؑ کی روایات وضع کرلی

ہوں، اُن کو ایسی روایات کے وضع کرنے سے اُن کی ضروریات و مصلحتوں میں کیا فائدہ پہنچ سکتا تھا جن کا وقوع صدیوں بعد ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆

BAYSAT-E-MAHDI-E-MAU'OOD AHS ROMAN

Yeh na qabil-e-inkar haqeeqat hai ke har shakhs apni jidojahad se Nabi wa Khalifatullah nahin ban sakta. Khuda-e-Ta'aala jiss ko chahta hai uss Mansab ke liey Muntakhab farma leta hai. Aor Ibteda' hi se uss ko aisi Istedad wa salahiyat ata kardi jati hai ke woh iss Baar-e-Nabuwat wa Khilafat ka hamil ban sake aor Allahu-Ta'aala ki Zaat se Istefaza kar sake. Isee liye Khalifatullah ki Paidaesh ke waqt he se Mafauqul Aadaat Umoor ka izhaar hone lagta hai jin ko Ulama-e-Kiram "Alaamaat-e-Arhasiya" kahte hain. Pas jiss tarha Nau-e-Insaan mein mukhtalif qism ki istedaad rakhne wale asnaaf paye jate hain maslan Adeeb, Shaer, Falsafi, Muhandis wagaera Isee tarha Khulafa-e-Ilahi bhi aik Sinf hai aor Nau-e-Insani ki iss baland paya Sinf ko chand aisee khususiyaat wa lawazim ata kar diye jate hain ke uss ko dosre Asnaaf-e-Insaani se Mumtaaz Banadein.

Iss Muqaddas Sinf ki aik ahem khususiyat " Istefaza Wa Ifaza" hoti hai yani Allahu Ta'aala se Faizaan hasil karna Aor uss ko aam insanaun tak pahunchana. Yeh "Wahabi Ilm" Kahlata hai. "Wahabi Ilm" ke teen Zaraey hain. Wahi-Ilham-Kashf, phir Wahi ki bhi do qismein hain. Aik "Wahi-e-Tawassut" jo makhsoos Farishte ke Zariey Bhaiji jati hai. Dosri "Wahi-e-Bila Tawassut" jiss mein kisi Zariey ke Baghair khud Zaat-e-Bari-e-Ta'aala se Ilm hasil hota hai. Wahi aik Qataee Wa Yaqeeni Amr hai. Iss liye Wahi ko jiss tarha khud "Muha Ilaih" (Nabi Ya Khalifatullah) ke liye Qataee aur Yaqeeni qaraar diya gaya hai. Isee tarha dosraun ke Liye bhi Yaqeeni Wa Qataee aor Qabil-e-Hujjat Wa Amal Qaraar diya

gaya hai. Iss ke bar khilaf Ilhaam Wa Kashf sirf usee ke liye hujjat hai jiss par woh zahir ho Aor dosraun ke Liye Zinni qaraar diya gaya hai.

Man Raeel-Hilali-Faliya-Assaum.

Iss mukhtesar Tauzeeh se zahir hai ke Khalifatullah ka "Sahib-e-Wahi" hona uss ki aik ahem Khususiyat hai aor jab Hazrat Muhammad Mustufa SAWS Khatim-ul-Ambiyaa hain to ba Darja-e-Oola Sahib-e-Wahi hain.

Chunache Allahu-Ta'aala farmata hai:-

وَمَايَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿3﴾ اِنْ هُوَاِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى ﴿4﴾ (سورة النجم-53)

Translation: (Hazrat Muhammad SAWS jo Bolte Hain apni taraf se nahin Bolte balke wahi Bolte hain jo unn ko Wahi ki jati hai.

Iss Aaya-e-Karima mein "وَمَايَنْطِقُ" ke alfaaz Omoomiyat-e-Ta'mma Ka mafhoom rakhte hain iss liye Aan Hazrat SAWS ka har Qaul Wahi hai khaw who Aayaat-e-Qurani hon ya Ahaadis-e-Shareefa, jinn ki sanad Hazrat Rasoolullah SAWS ki taraf sahih ho.

Isee liya Ulama' ne Hazrat Muhammad Mustufa SAWS ke mutaleq Wahi ki do Qismein qaraar di hain "وحيِ متلو" و "وحيِ غيرمتلو" Wahi-e-Matlu mein jo alfaaz Allahu-Ta'aala ki taraf se maloom kar Diye jate hain unn ki pabandi wa Wazahat lazim hoti hai aor iss ko Kalamullah Ya Aayaat-e-Qurani kaha jata hai. Aor "Wahi-e-Gair Matlu" mein aisee pabandi nahin hoti balke Rasool SAWS, Mansha-e-Ilahi ki Tauzeeh apne Alfaaz mein bayan karta hai.
Goya Ahadees-e-Sharifa, Aayaat-e-Kalamullah ki sahih tafseer aor ta'meel-e-qawaneen-e-Qurani Ki taleem ka faeda deti hain. Hasil-e-Kalam yeh ke jab Aap SAWS Sahib-e-Wahi hain aor Aap SAWS ka har Qaul Taleem-e-Khudawandi par mabni hai to saaf zahir hai ke Hazrat Mahdi AHS ki Baesat ke bare mein jo kuch Ahaadees-e-Sahiyah ba-soorat-e-Akhbaar-e-Mughiba maujood hain Woh min janib Allah hain. Iss liye

Inkar-e-Mahdi AHS ko Kufr qaraar diya gaya hai Kuin ke Aayaat-e-Ilahi aor Ahaadees-e-Rasool SAWS ka Inkaar lazim aata hai.

Aan Hazrat SAWS ne Mahdi-e-Mau'ood AHS ki Zaroot-e-baisat se Muta'liq kaee Tariqaun se ahmiyat wa tafseel ke saath Khabren di hain. Tabqa-e-Ambiyaa mein kisi Nabi ke bare mein Paishingoee ki aisee Nazeer nahin milti. Chunache Dar Qatni, Tibrani, Abu Naem Haakim Waghaera Muhaddiseen ne Ibn Masood RZ se Riwayat ki hai ke:-

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم لا يذهب الدنيا حتىٰ يبعث الله تعالىٰ رجلاً من اهل بيتى يواطى اسمه اسمى و اسم ابيه اسم ابى -- الخ-

TRANSLATION: Hazrat Rasoolullah SAWS ne Farmaya ke duniya khatm na hogi jab tak ke Allahu Ta'aala aik aise shakhs ko Maboos na kare jo meri Ahl-e-Bait se hoga uss ka Naam mere naam ke aor uss ke baap ka Naam mere baap ke Naam ke jaisa hoga……

Aor Abu Dawood RH ne bhi Isee tarha ki aik Riwayat ki hai:

عن زرين عبدالله عن النبى ﷺ قال لولم يبق من الدنيا الايوم واحد لطول الله ذٰلک اليوم حتىٰ يلبعث رجلا من اهل بيتى يواطى اسمه اسمى و اسم ابيه اسم ابى-

TRANSLATION: Hazrat Zarreen Bin Abdullah RZ Se Marwi Hai Ke Hazrat Rasool Allah SAWS Ne Farmauya Ke Agar Bilfarz Duniya Khat, Hone Ko Aik Hi Din Baqi Rahjae To Allahu Ta'ala Uss Aik Kin Ko Itna Taweel Farmadega Ke Mere Ahl-e-Bait Se Aik Shakhs Maboos Ho Jae Jiss Ka Naam Mere Naam Ke Aur Jiss Ke Walid Ka Naam Mere Walid Ke Naam Ke Mushabeh Hoga. Iss Hadees-e-Shareefa Mein Khusoosan "لطول الله ذالک اليوم" Ke Alfaaz Zaroorat-e-Baisat Ki Qata'iyyat Ko Sabit Kar Rahe Hain.

Iss Ke Ilawa Aisi Aahadees Bhi Milti Hain Jinn Se Zamana-e-Baisat Ka Bhi Ilm Hota Hai. Chunache Musnad-e-Imam Ahmad Bin Hambal RH Mein Abdullah Ibn Abbas RZ Se Kanzal Aamaal Mein Hazrt Ali RZ Se Aur Mishkuat Mein Ba Ikhtelaaf-e-Alfaaz Yeh Riwayat Marwi Hai:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن تھلک امۃ انا فی اولھا و عیسیٰ ابن مریم فی اٰخرھا والمھدی فی وسطھا۔

TRANSLATION: Hazrat Rasoolullah SAWS ne farmaya ke meri Ummat hargiz halak na ho gee (Kuin Ke) mein uss ke shuroo mein huin aor Esa Ibn

Mariyam AHS iss ke aakhir mein aor Mahdi (AHS) darmiyan mein hain.

Iss Riwayat Se Na Sirf Zamana-e-Baysat Zahir Hota Hai Balki Mahi AHS Ka Hazrat Rasool Allah SLS Ki Tarha Daafa-e-Halakat-e-Ummat Hona Bhi Sabit Horaha hai. Iss Ke Alawa Aisee Riwayaat Bhi Milti Hain Jin Se Mahdi AHS Ka Khalifatullah Hona Sabit Hota Hir. Chunache

" العرف الوردی فی اخبار المھدی " **Mein Ibn-e-Majah aur Haakim Aur Abu Nuyam Ke Hawale Se Hazrat Saubaan RZ Ki Jo Riwayat Likhi Gaee Hai Yeh Alfaaz Bhi Hain.**

ثم یجیء خلیفتہ اللہ المھدی فاذا سمعتم بہ فاتوہ فبا یعوہ ولو حبوا علی الثلج فانہ خلیفتہ اللہ المھدی

Translation: Phir Allah ka Khalifah Mahdi AHS Aaega pas jab tum uss ki Khabar suno to jao aor uss ki Bae'yat karo agar che ke tumhein barf par se Raingte huwe jana pade kuin ke Mahdi Khalifatullah hai.

Iss Hadees-e-Sharifa se sabit hai ke Mahdi AHS Khalifatullah hain aor unn ki Bae'yat Farz hai kuinke "فبایعوہ" Ka Mastefaad yahi hai aor لوحبوا علی الثلج ke alfaaz Takeed-e-Akeed aor " فانہ خلیفتہ اللہ " ke alfaaz Taujeeh-e-Farziyat par dalalt kar rahe hain. Iss ke alawa aisee Riwayaat bhi milti hain jin se Hazrat Mahdi AHS ka Ma'soom-Anil-Khata hona sabit hota hai. Chunache اکابرِ سلفِ صالحینِ اہلِ سنت ne iss Hadees se Istedlaal kiya hai ke Hazrat Rasoolullah SAWS ne farmaya:- اَلْمَھْدِیُ مِنِّی یَقْفُوْا اَثَرِی وَلَا یُخْطِیُ۔

Translation: Mahdi meri Awlaad se hoga mere Naqsh-e-Qadam par chale ga khata na karega.

Shaik Akbar Muhiuddin Ibn Arabi Ne Futoohaat-e-Makkiya Ke Baab 366 mein tahreer farmaya hai ke:

مانص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امامہ من ائمۃ الدین یکون بعدہٗ یرثہ و یقفوا اثرہ و لایخطی الاالمہدی خاصۃً فقد شہد بعصمتہ کما شہدالدلیل العقلی بعضمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

Translation: Rasoolullah SAWS ne kisi Imam ki nisbat yeh nahin farmaya ke woh mere baad waris hoga aor mere Naqsh-e-Qadam par chalega aor Khata nahin karega. Khaas Mahdi ke bare mein farmaya hai. Pas Aan Hazrat SAWS ne Mahdi aor Ahkaam-e-Mahdi ki asmat ke bare mein Isee tarha Shahadat dee hai jiss tarha ke khud Aan Hazrat SAWS ki asmat par Daleel-e-Qataee shahid hai.

Allama Tah-taawee ne "Hashiya Daarul Mikhtaar" mein tahreer farmaya hai ke:

المہدی لیس بمجتہد اذا المجتہد یحکم بالقیاس وھو یحرم علیہ القیاس لان المجتہد یخطی وھو لایخطی قط فانہ معصوم فی احکامہ بشہادۃ النبیؐ وھو مبنی علی عدم جواز الاجتہاد فی حق الا نبیاء۔

Translation: Mahdi AHS Mujtehad nahin hein kuin ke Mujtehad ke Ahkaam Qiyaasi hote hain. Aor Mahdi AHS ke liye Qiyaas Haram hai. Iss liye ke Mujtehad khata karta hai aor Mahdi se hargiz khata nahin hoti kuin ke Woh apne ahkaam mein Ma'soom hai. Jiss ki Shahadat Rasoolullah SAWS ne bhi di hai. Aor Aan-Hazrat SAWS ne bhi di hai aor Aan-Hazrat SAWS ki yeh Shahadat iss Amr par mabni hai ke Ambiyaa Wa Khulafa-e-Ilahi ke liye Ijtehaad Ja'ez nahin.

Imam Abdul Wahab Sherani RH ne aik Darakht ka Naqsha Kheenchte huwe Shariyat aor Ahkaam ki tasweer inn mein Bayan ki hai aor Hazrat Mahdi AHS ko Maasoom-Anil-Khata sabit kiya hai.

فانظر یا اخی الی العین التی فی اصفل الشجرۃ والی الفروع والاغصان و الثمار تجدھا کلھا متفرعۃ من عین الشریعۃ فالفروع الکبار مثال اقوال ائمۃ المذھب والفروع الصخار مثال اقوال اکابر المقلدین والاغصان المتفرعۃ عن جوانب الفروع مثال اقوال طلبۃ ھولاءالمقلدین والنقط الحمرۃ التی فی اعالی الا غصان الصغار مثال المسایل المستخرجۃ من اقوال العلماء فی کل دور من ادوار الزمان الٰی ان یخرج المہدی علیہ السلام فیطیسل فی عصرہ التقلید بالعمل بقول من قبلہ من المذاھب کما صرح بہ اھل الکشف ویلیھم الحکم بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحکم المطابقۃ بحیث لوکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

موجوداً لاقرہٗ علی جمیع احکامہٖ کما اشار الیہ فی حدیث ذکر المھدی بقولہ یقفوا اثری ولا یخطی۔((المیزان جلد (1) فصل (29))

Translation: Aey Bhai! iss Chashmeh ko dekho jo darakht ke neeche hai aor unn Phataun, Shakhaun aor Phalaun ko bhi dekho jo sab ke sab isi Chashmeh-e-Shariyat se Bhrawar hain. Bade Phate Imam-e-Mazaahib

(Arbaa) ki Aqwaal ki misaal hain choti-choti Daliyan, Akabir-e-Mukhallideen ke Aqwaal ki misaal hain jo Daliyan, Shakh Dar Shakh hain Woh unhein Mukhallideen ke Talamizah ke Aqwaal ki misaal hain Aor choti-choti Daliyun par Surkhj Nusqat jo dikhae gae hain Aqwaal-e-Ulamaa ke Unn Masa'el-e-Mustakhraja ki Misaal hain jo Khrooj-e-Mahdi AHS tak har zamane mein paye jate hain aor (Jab Mahdi AHS ki Baisat ho jaegi to) Mahdi AHS ke zamane mein unn se pahle ke Sare Mazaahib ki Taqleed Bilamal Baatil Hojaegi jaisa ke Arbaab-e-Kashf ne iss ki tasreeh kardi hai aor Mahdi AHS aise Ahkaam Bayaan kareinge jo Shariyat-e-Muhammad SAWS ke bilkul mutabbiq honge. Iss tarha ke agar Rasoolullah SAWS bhi maujood hon to Mahdi AHS ke tamaam Ahkaamaat (ki sadaqat) ka iqraar kareinge. Jaisa ke iss baat ka Isharah Zikr-e-Mahdi AHS ki Hadees mein bhi paya jata hai ke Woh mere Naqsh-e-Qadam par chale ga Khata nahin karega. Garaz Hazrat Mahdi AHS se mutalliq jitnee Ahaadees-e-Kaseerah maujood hain Utni kasrat doosre Masa'el ke bare mein kam mile-in-gi. Barzanji ne "اشاعہ فی اشراط الساعہ" Mein likha hai ke:-

واعلم ان الاحادیث الواردۃ فیہ علی اختلاف روایاتھا لا تکاد تنحصر و لوتصفرفنا لتفصیلھا لطال الکتاب وخرج عن موضوعھا۔

Translation:- Wazeh ho ke Mahdi AHS se mutalliq mukhtalif Ahaadis itne kaseer warid huwee hain ke un ka hisaab nahin kiya jasakta agar hum iss ki tafseel karein to kitab taweel Hojaegi. Aor yeh iss ka Mauzuin bhi nahin.

:Jab Ulama-e-Hadees wa Usool ne Ahaadees ki itni kasrat dekhi aor sab Hadeesaun ko "Baisat-e-Mahdi" ke bare mein muttafiq paya to unhuin ne

Mas'al-e-Mahdiyat ko Tawatur-e-Ma'navi ke darje mein Dakjhil karliya. Chunache Allama Qazi Muntakhibuddin Jonairi RH ne tahreer farmaya hai ke:-

واما ما اختارہٗ السلف واتفقوا فی شانه فقد ذکر فی القرطبی و قد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرة رواتها عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی لمهدی۔(مخزن الدلایل)

Translation:- Baherhaal salf ne jo ikhtiyaar kiya aor Mahdi AHS ke bare mein Ittefaaq kiya hai Woh Qartabi Mein Mazkoor hai. Mahdi AHS se mutaliq jo Hadeesein hain apne Rawiyuin ki kasrat ki wajhe Tawatur ke darje ko pahunch gaee hain.

Shaikh Ibn-e-Hajar Hashemi ne "القول المختصر" mein tahreer farmaya hai ke:----------قال بعض ائمة الحفاظ ان کون المهدی من ذریة علیه السلام تواترت عنه علیه السلام

Translation:- Ba'az Huffaaz-e-Aemma-e-Hadees ne farmaya hai ke Mahdi AHS ka Aal-e-Rasool AHS se hona Hazrat Rasoolullah AHS se Tawatur-e-Amrawi hai. Shaikh Abdul Haq Muhadis-e-Dahlawi ne "لمعاتِ شرح مشکوٰة" ke Babussa'ata mein likha hai ke:--- قدوردت فیه الاحادیث کثیرة متواترالمعنی۔ **Mahdi AHS ke bare mein Mutawatirul Ma'ani Kaseer Ahadees Warid hain.**

Neez likhte hain ke:

قذنظاهرت الاحادیث البالغة حد المتواتر معنافی کون المهدی من اهل بیت من ولد فاطمة۔

Translation:- Mahdi AHS Ahl-e-Bait-e-Rasool AHS Awlad-e-Fatima se hone ke Ahaadees Tawatur-e-Muaanavi ki had tak Pahunch Gaee hain.

Bahrululoom Abdul Ali Malakul Ulamaa ne "اشراط الساعة" mein likha hai ke

احادیثے که دال اند برخروجِ امام مهدی کثیر اند که مبلغ آں بتواتر رسیده۔

Translation:- Mahdi AHS ki Baisat par dalalat karne wali Hadeesein itni kaseer hain ke Tawatur-e-Maanavi ki had ko pahunch gaee hain.

Akabir-e-Ahl-e-Sunnat wa Ulamaa-e-Hadees wa Usool Ke aise bahut sare aqwaal hain jin se sabit hota hai ke Mahdi AHS ki Baisat ki Ahaadees

Tawatu-e-Maanavi hone par Jamhoor ka Ittefaaq hai kuin ke sab Ahaadees-e-Aamad-e-Mahdi AHS ke bare mein aik zaban hain. Albatta Ikhtelaaf hai to Aasaar wa Alaamaat mein hain.

Neez yeh amr bhi zahen nasheen hona chahiye ke jo Umoor Tawatur ke darje mein hon unn se qataee wa yaqeeni ilm hasil hota hai. Jinn ka Inkaar Naql wa Aql ke khilaf hai. Muhaddis Allama Hafiz Ibn-e-Hajar Asqalaani ne "شرح نخبته الفكر" mein tahreer farmaya hai ke:

وهٰذا كون المتواتر مفيد العلم اليقين وهوالمعتمد لان خبرالمتواتر يفيد العلم الضرورى وهوالذى يضطرالانسان اليه بحيث لايمكنه دفعه۔

Translation: Kuin ke Khabar-e-Mutawatir Ilm-e-Zaroori ka aisa faedah deti hai ke jis ko maan-ne par aadmi majboor hota hai hatta ke uss ka rad karna mumkin nahin. Aor Usool-e-Fiqha ki Mu'tebar Kitab اصول الشاشی **Mein likha hai ke:** ثم امتواتريوجب العلم القطعى ويكون رده كفرا۔

Hadees-e-Mutawatir se Ilm-e-Qataee Wajib Hota hai Aor uss ka rad karna kufr hai.

Hum ne Mukhtesaran jin omoor ki Tauzeeh ki hai uss se Nazireen-e-kiram Andazah karsakte hain ke yeh kaisi Muhtim-bish-Shaan Paisheen Goee hai jiss tarha Qiyamat waghaira Paisheen Goeun par Aeteqaad lazim hai Isee tarha Baisat-e-Mahdi AHS ki Paisheen Goee bhi Naqabil-e-Inkaar hai Aor Haq to yeh hai ke Salf-e-Saliheen-e-Ahle Sunnat ka Pairo aisee Mustanad wa Mustahakam Paisheen Goee se hargiz Roogardaani nahin karsakta.

Ibn Khaldoon ne "محئی مہدیؑ" ke bare mein jo Ikhtelaf kiya hai yeh Musallimaat-e-Ahl-e-Sunnat ke sareeh Mughaer hai Aor uss ne jin Riwayaat par Jirah ki hai uss ki Ta'adeel bhi ki jati rahi hai. Haal mein hi

aik kitab "ابرازالوہم المکنون من کلامِ ابنِ خلدون" Damishq Shaam se Shaey huwee hai jis mein Ibn-e-Khidoon ke Awhaam-e-Batilah ko radd kardiya gaya hai. Yahan iss ki Tauzeeh tawalat ka ba'as hogi. Aor Manazir Ahsan Geelani Sadr Shoba-e-Deeniyaat Jama-e-Osmania ne "مکاتیب امامِ غزالی" ke Muqaddame mein likha hai ke:-

"Iss qism ka Mughaleta jiss se Ibn Khaldoon ne Musalmanaun ke "Nazaria-e-Mahdaviyat" ko Muzmahil karne mein kaam liya tha Ibn Khaldoon ne apni tareeq ke Mukhaddame mein iss ka Tazkerah karke Aaendah Mahdi AHS ki Shakal mein Musalmanuan ko aik Najat Dehidah milega iss khayal ko uss ne Gair Aqlee Aqiidah Qaraar diya hai. Wajhe Yeh Bayan ki hai ke Qaumaun ka haal bhi Afrad ka hai Bachpan, Jawani, Budhapa ke Daur se jaise Afrad guzarte hain Qaumaun ko bhi unn hi Adwaar se Guzarna padta hai. Musalman Jawani Ky Baad Peerana Saali Ke Hudood Mein Dakhil Hocke Hain. Ab Dobarah Unn Ki Naee Zindagi Ki Ummeed Aisi Hoi Jaise Kisi Bodhe Aadmi Ke Mutaliq Jawan Hune Ki Khush Khayali Mein Koi Mubtila Ho. Laikin Ibn Khaldoon Ne Yeh Nahin Sooch Ke Isalm Aur Ummat-e-Islamiya Ka Ta'aluq Kisi Khas Nasl Yah Khoo Yah Watan Ke Bashindaun Se Nahin Hai. Yeh Hosakta Hai Ke Aik Qaum Maslan Arab Yah Turk Apne Adwaar Khatm Karchuki Hon Laikin Koi Dosree Tazahdam Qaum Musalman Ho Kar Islam Ko Phir Tar-o-Tazgee Bakhsh Sakti Hai. Tera Sau Saal (1300) Se Iss Ka Tajraba Horaha Hai. Aur Hota Rahega Aur Isi Se Ibn Khaldoon Ne Jo Aeterazzt Kiey Hain Uss Ki Bhi Muhaddisana Haisiyat Se Koi Waqat Nahin Hai aur Mahdi AHS Ka Aqeedah Ahle Sunnat Wal Jama'at Ka Musallima Aqeedah Hai. (Makatib-e-Imam Ghazali Safha 23 Matbooa Karachi Pakistan).

Filwaqae Ibn Khaldoon Ki Jirah Khilaf-e-Osool Hai Kuinke Tawatu Ki Soorat Mein Rawiyaun Ke Zaif Wa Quwwat Se Bahes Nahin Ki Jati. Muhaddis Allama Hafiz Ibn Hajar Asqalani Sharah BuKhari Ne "Sharah Nkhbatul Fikr" Mein Tahreer Farmaya Hai Ke:-

والمتواتر لا يبحث عن رجاله بل يجب العمل به من غير بحث لا يحابه اليقين و ان ورد عن الفساق بل عن الكفرة (ماخوذ از ابراز الوہم المکنون)

Translation: Khabar-e-Mutawatir ki shaan yeh hai ke iss ke Rawiyaun se bahes nahin ki jati balke iss par bagair bahes ke amal karna Wajib hai kuin ke Khabar-e-Mutawatir jab yaqeen hoti hai agarche ke who Riwayat Fasiqaun balke kafiraun se hoti ho.

Is ke alawa Salf-e-Saliheen-e-Ahle Sunnat wa Akabir-e- Hadees wo Osool ke muqabile mein aik Muarrikh ke Zaati Khayalaat ko tarjeeh nahin di ja sakti.

Neez yeh kahna bhi saheeh nahin hai ke Khulafa-e-Bani Abbas RZ ke zamane mein iss qism ki Ahaadees Propogande ke liye waza karli gaee hain. Yeh baat Osool-e-Manqool ke khilaf hai aor gair Ma'Qool… kuin ke in Riwayaat se saaf zahir hai ke Rawiyaun ke zamane aor Zahoor-e-Mahdi AHS ke zamane sein Sadyaun ka Fasla hai. Pas jin logaun ne apni Zaati Zarooriyaat wa Musaleh ke liye Baisat-e-Mahdi AHS ki Riwayaat Wazaa Karlee hon, unn ko aisee Riwayaat ke Wazaa karne se unn ki zarooriyaat wa Maslehataun mein kiya faedah Pahuch sakta tha jin ka Waqoo sadiyaun ba'ad hone ki khabar di gaee hai.

☆☆☆☆☆

The Advent of Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS

(May Allah Shower him with His Blessings and Grant him Peace)

It is an irrefutable reality that everybody cannot become a Prophet or a Caliph of Allah (Khalifathullah) by his own efforts. Allah Most High selects whom He wishes to elevate to that position and from the beginning itself He bestows on him the qualities and capabilities to bear the burden of the Prophethood or that of the Vice regency and to seek the bounty (Faiz) directly from Allah. Hence, from the time of the birth of the Vice

regent itself, facts beyond the usual habit begin to manifest. The Ulama call it the "Alamat-e-Arhasia". As attributes, like literary, poetic, philosophical, mathematical talents, occur among the human beings, so also the Vice regency of Allah is an attribute. Persons who have to become Vice regents are bestowed with these lofty attributes and particularities, which are loftier than other earthly attributes. An important particularity of this attribute is to acquire the bounty (Faiz) from Allah directly and reach it to the common people. This is called Wahbi Ilm (Divinely Endowed Knowledge). There are three sources of this knowledge:

Wahi, Ilhaam and kashf. Then Wahi is of two kinds: the Wahi that is conveyed through a particular angel and the Wahi in which Divine knowledge is conveyed directly from the Zaath of Allah Most High. Wahi is final and definite. Wahi is not only binding on the person (Prophet or Saint) to whom it is conveyed but it is also final, definite, authoritative and obligatory for others too. On the other hand, Ilham and Kashf are binding on the persons who are inspired; for others it is only a presumption. Fasting is obligatory on him who has seen the Crescent Moon (of Ramazan). This short explanation shows that for a Khalifathullah, being the recipient of Wahi is one of his foremost qualities. Since Prophet Muhammad SAWS is Superior to and the Seal of the Prophets, he is a Recipient of the Wahi in a superior category (Ba-Darja-e-Oola). Allah says, "Nor does he speak of (his own) desire." It is naught save an inspiration that is inspired… 1 In this Quranic Verse, the words, "Wa maa yantiqu", are a perfect generality. Hence, every utterance of Prophet SAWS is Wahi, whether it is the Quranic Verses or the Traditions (Hadis-e-Sharifa), which are authentically attributed to him. It is for this reason that the scholars (ulama) have divided Wahi in relation to the Prophet SAWS into two kinds: Wahi-e-Matlu and Wahi-e-Ghair-Matlu. In Wahi-e-Matlu, it is necessary to preserve and act upon the words conveyed from Allah. They are called the Divine Speech (Kalamullah/Quraan) or the Quranic Verses. In Wahi-e-Ghair-Matlu, there are no such restraints.

Here, the Prophet relates the substance of intention or purport of Allah in his own words. In other words, the Traditions give the benefit of the correct exegesis of and the obedience to the teachings and commandments of the Qur'aan. In short, if you are the recipient of the Wahi, every word of yours is based on the divine teachings. It is, therefore, obvious that all the correct Traditions in respect of the advent of Hazrat Mahdi AHS (May Allah bless him and give him peace), disclosing the unknown knowledge (Akhbar-e-Mughibah) are from Allah. Hence, the disavowal of the Mahdi AHS has been decreed as Kufr because this is tantamount to the disavowal of the Quranic Verses and Prophet's Traditions.

1. **It means unnatural signs. It is a term used for any wonder works wrought on behalf of a prophet or apostle before he assumes the prophetic office.**

Prophet Muhammad SAWS has informed us about the need and importance of the advent of Hazrat Mahdi AHS (May Allah Shower His Blessings on him and Grant him peace) in great detail. Even among the ranks of the Prophets, there is no precedent of such a prediction about any prophet. Various Muhaddiseen (experts in the science of Prophet Muhammad SAWS's Traditions), including Dara Qutni RZ, Tibarani RZ, Abu Nu'aim RZ, Haakim and others, have narrated from Ibn Mas'ood RZ, ,Prophet Muhammad SAWS has said that the world will not come to an end till Allah Most High causes the birth of a person, who will be from among my descendants, his name will be like my name and his father's name will be like my father's name.' Imam Ahmad ibn Hanbal RH has narrated from Abu Sayeed Khidri RZ, Prophet Muhammad SAWS has said that the Day of Resurrection will not come until a person from among my descendants becomes the master (Malik), etc., etc.' Abu Dawood RZ too has similarly narrated, ,Hazrat Zar bin Abdullah RZ has reported that Prophet Muhammad SAWS said, "Suppose only one day remains for the end of the world, Allah Most High will prolong that one day till a person

from among my descendants will be born, his name will be like my name and his father's name will be like my father's name."

In this Tradition the words, Allah will prolong that one day, prove the finality of the need for the advent of Hazrat Mahdi AHS. In addition to this, there are other Traditions, which inform us of the time of the advent of Hazrat Mahdi AHS.

"Prophet Muhammad SAWS has said that the world will not come to an end till Allah Most High causes the birth of a person, who will be from among my descendants, his name will be like my name and his father's name will be like my father's name."

"Imam Ahmad ibn Hanbal RH has narrated from Abu Sayeed Khidri RZ, Prophet Muhammad SAWS has said that the Day of Resurrection will not come until a person from among my descendants becomes the master (Malik), etc., etc."

Abu Dawood RZ too has similarly narrated, Hazrat Zar bin Abdullah RZ has reported that Prophet Muhammad SAWS said, "Suppose only one day remains for the end of the world, Allah Most High will prolong that one day till a person from among my descendants will be born, his name will be like my name and his father's name will be like my father's name."

This narrative is found in the Masnad of Imam Ahmad ibn Hanbal RH quoting Abdullah Ibn Abbas RZ, in Kanzal-Amaal quoting Hazrat Ali RZ and in Mishkat, with a slight difference of words. It says, Prophet Muhammad SAWS has said, "My community (Ummah) will never be destroyed as I am in its beginning, Esa AHS (Jesus) ibn Maryam (Mary) is at its end and Mahdi is in its middle."

In this Tradition the words, Allah will prolong that one day, prove the finality of the need for the advent of Hazrat Mahdi AHS (May Allah Shower His Blessings on him and Grant him peace). In addition to this, there are other Traditions, which inform us of the time of the advent of

Hazrat Mahdi AHS. This narrative is found in the Musnad of Imam Ahmad Ibn Hanbal RH quoting Abdullah RZ Ibn Abbas, in Kanzal-Amaal quoting Hazrat Ali RZ and in Mishkuat, with a slight difference of words. It says, Prophet Muhammad SAWS has said, "My community (Ummah) will never be destroyed as I am in its beginning, Esa AHS (Jesus) Ibn Maryam (Mary) is at its end and Mahdi is in its middle." This Tradition

shows not only the time of the advent of Hazrat Mahdi AHS but also proves that Hazrat Mahdi AHS is the protector of the "Ummah" like the Prophet Muhammad SAWS himself. Further, Traditions, which show that Hazrat Mahdi AHS is the Vice-Regent of Allah Most High (Khalifathullah) too are found. In Al-Urf-al-Wardi fi Akhbaar-il Mahdi the Tradition of

Hazrat Sauban RZ, quoting Ibn Maja, Hakim and Abu Nuyam says, "Then Khalifathullah (Allah's Vice-Regent) will come. When you hear the news of his advent, go to him and swear loyalty to him, even if you have to crawl on ice, because Mahdi is the Vice-Regent of Allah (Khalifathullah)." This Tradition proves that Hazrat Mahdi AHS is the Vice-Regent of Allah (Khalifathullah) and swearing loyalty (Bai'at) to him is Obligatory (Farz), because the words, swear loyalty, are imperative. The words, even if you have to crawl on ice, emphatically enjoin the swearing of loyalty, and, finally, the words, Mahdi is the Vice-Regent of Allah (Khalifathullah), assert the reasons for their being Obligatory. In addition to all this, Traditions, which prove that Hazrat Mahdi AHS is free from erring, are also found. The eminent (scholars) of the yore from among the Ahl-e-Sunnat have argued in favour of Hazrat Mahdi AHS's innocence on the basis of the following Tradition quoting Prophet Muhammad SAWS as saying, Mahdi will be from my descendants, will follow in my footsteps and will not err.' Sheikh-e-Akbar Mohiuddin Ibn Arabi RA writes in his book, Futuhat-e-Makkiah, Chapter 366: "Prophet Muhammad SAWS has not said about any imam that, He will be my inheritor after me, will follow in my footsteps and will not err." He has said (this) particularly about Hazrat Imam Mahdi AHS. Hence, the Prophet SAWS has testified particularly in

respect of Hazrat Mahdi AHS and his commandments in the same manner as the rational arguments testify the innocence of the Prophet SAWS himself. Allamah Tahtawi writes in his book, Hashia Dur-ul-Mukhtar:

المهدی لیس بمجتهد اذا المجتهد یحکم بالقیاس وهو یحرم علیه القیاس لان المجتهد یخطی وهو لایخطی قط فانه معصوم فی احکامه بشهادة النبیؐ وهو مبنی علی عدم جواز الاجتهاد فی حق الا نبیاء۔

"Mahdi is not a religious director (Mujtahid), because the orders of a Mujtahid are based on speculation and speculation is prohibited for Hazrat Mahdi AHS, because the Mujtahid is not free from erring and Mahdi will never err as he is innocent in his orders and the evidence of the Prophet SAWS is based on the dictum that the prophets and the Vice-regents are not allowed speculation (Qiyaas).

Imam Abdul Wahab She'rani, drawing on the example of a tree over a pond pictures the commandments of Shariyat and proving the innocence of Hazrat Mahdi AHS (Allah Shower His Blessings on him and Grant him peace), says:

فانظر یا اخی الی العین التی فی اصفل الشجرة والی الفروع والاغصان والثمار تجدها کلها متفرعة من عین الشریعة فالفروع الکبار مثال اقوال ائمة المذهب والفروع الصخار مثال اقوال اکابر المقلدین والاغصان المتفرعة عن جوانب الفروع مثال اقوال طلبة هولاءالمقلدین والنقط الحمرة التی فی اعالی الا غصان الصغار مثال المسایل المستخرجة من اقوال العلماء فی کل دور من ادوار الزمان الٰی ان یخرج المهدی علیه السلام فیطیسل فی عصره التقلید بالعمل بقول من قبله من المذاهب کما صرح به اهل الکشف ویلیهم الحکم بشریعة محمد صلی اللہ علیه وسلم بحکم المطابقة بحیث لوکان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم موجوداً لاقرہٗ علی جمیع احکامهٖ کما اشار الیه فی حدیث ذکر المهدی بقوله یقفوا اثری ولا یخطی۔((المیزان جلد (1) فصل (29))

Translation:- O brother! See that pond which is under the tree. See also the branches and the fruits, which are all benefited from the same pond of Shariyat. The larger branches are like the sayings of the Imams of the (four) schools of thought and the smaller branches are like the sayings of their great emulators (Muqallideen) and the inter-twined branches are the

sayings of their disciples. The red dots on the smaller branches are the sayings of the (later-day) scholars, and the precepts formulated by them, and they will be in force till the advent of Hazrat Imam Mahdi AHS. But when Hazrat Imam Mahdi AHS comes; the following of the earlier schools of thought (Mazahibs) will become practically null and void, as the people of the kashf (divine inspiration) have explained. Hazrat Imam Mahdi AHS

will explain the Commandments, which will be in perfect conformity of the Shariyat of Prophet Muhammad SAWS in such a manner that if the Prophet SAWS were alive there, he would affirm the truthfulness (sadaqat) of Hazrat Imam Mahdi AHS. An indication of this is available in the Prophet's Tradition, which says, "He will follow in my footsteps and will not err."

In short, the number of Traditions found in respect of Hazrat Mahdi AHS is very large and such a large number of Traditions is not found on any other precept. Barzanji writes in Isha'ah fi Ashrat-issa'ah "اشاعه فی اشراط الساعه".

واعلم ان الاحادیث الواردة فیه علی اختلاف روایاتها لا تکاد تنحصر و لوتصفرفنا لتفصیلها لطال الکتاب وخرج عن موضوعها۔

Be it known that the number of the Traditions about Hazrat Imam Mahdi AHS is so large that it cannot be covered. Were we to go into their detail, the book would become voluminous? Besides, it is not the subject of this book.

When the scholars of Hadees found that the Traditions about Hazrat Imam Mahdi AHS to be so large and also that they were unanimous on this question, they put the concept of Mahdi AHS in the category of constancy and frequency. Allamah Qazi Muntajibuddin Junairy RZ has written, "Be that as it may, the stand the scholars of the yore had taken and the unanimity of their opinion in regard to Hazrat Imam Mahdi AHS has been mentioned in Qurtubi. The Traditions about Mahdi AHS have reached the category of constancy (Tawatur) because of the majority of their reporters

(ravion). Sheikh Ibn Hajar Haitham i RA has written in his book, Al-qaul Al Mukhtesar, "Some of the Hafiz Imams of Hadees (who had committed the Prophet SAWS's Traditions to memory) have said that the Mahdi AHS being from among the descendants of the Prophet Muhammad SAWS has been reported with constancy and frequency. Sheikh Abdul Haq Muhaddis Dahlavi has written in his book, Lam'at Sharah Mishkat, "There are a large number of Traditions in respect of Hazrat Imam Mahdi AHS reaching the category of constancy and frequency. Further, he writes, "The Traditions of Hazrat Mahdi AHS being from the House of the Prophet (Ahl-e-Bait) and from the descendants of Hazrat Fatima RZ have reached the limits of the category of constancy of meaning." Malik-al-Ulama, Bahr-ul-Uloom Abdul Ali RH has written in his book, Ashrat-us-Sa'ah, "The Traditions that prove the advent of Hazrat Imam Mahdi AHS are so large in number that they have reached the limit of the constancy in meaning." The sayings of the eminent Ulama of the Ahl-e-Sunnat and the scholars of Hadees and Usool are many and they prove that there is unanimity among the authorities on the Traditions about the advent of Hazrat Imam Mahdi AHS being in the category of constancy in meaning, because all the Traditions are unanimous on the advent of Hazrat Imam Mahdi AHS and difference, if any, is only in respect of his signs. Further, this point too should be kept in mind that one gets definite and certain knowledge from the facts that are in the category of the constancy and their disavowal violates the intellect (aql). Muhaddis Allamah Hafiz Ibn Hajar Makki RA writes his book, Sharah Nakhbat-il-Fikr.

"Constancy gives the benefit of the knowledge of certainty (Ilm-e-Yaqin) and it is reliable, because the constancy of khabar (Awareness) gives the benefit of necessary knowledge that one is bound to accept it, so much so that it is impossible to reject it." And in the reliable book on the principles of Fiqh, Usool-Ash-Shashi, it is written, "A Tradition with constancy makes definite knowledge obligatory and its rejection is infidelity (kufr)."

The respected readers can judge from the short explanation we have given above how grand is the prediction of the advent of Hazrat Imam Mahdi AHS. As it is obligatory to believe the predictions like those of Doomsday, the belief in the advent of Mahdi AHS too cannot be disavowed. The truth, therefore, is that a follower of the virtuous eminent people of the yore among the Ahl-e-Sunnat can never reject such an authentic and strong prediction. The difference of opinion Ibn Khaldoon has expressed in respect to Hazrat Imam Mahdi AHS is clearly discarded as it is opposed to

the accepted principles of the Ahl-e-Sunnat. The objections he has taken to the traditions have continuously been refuted. Recently a book, Abrazul-Wahm Il-Maknun min Kalami Ibn Khaldoon, has been published from Damascus, Syria, which has refuted all the ill-conceived suspicions of Ibn Khaldoon. Its detailed exposition will prolong this book. Manazir Hasan Gilani, Head of the Department of Religions Studies, Osmania University,

has written in the preface of his book, Makatib-e-Imam Ghazali, "The kind of misunderstanding Ibn Khaldoon has used to weaken the Muslims' concept of Mahdaviyat, he has mentioned in the preface of his History. He has said that the thought that in future the Muslims will get a liberator in the form of Hazrat Imam Mahdi AHS is an irrational (ghair-aqli) belief.

Explaining the reason, he says that the state of the nations too is like that of individuals. As the individual passes through the stages of childhood, youth and old age, the nations too pass-through similar stages. The Muslims have out-lived the stage of youth and have entered the stage of old age. The hope of their achieving a new life is like the optimism of an old man becoming young. But Ibn Khaldoon did not think that Islam and the Muslim Ummah is not confined to the people of any particular generation, blood or homeland. It is possible that a nation like the Arabs or Turks has out-lived its various stages. But a different and fresh set of people can become Muslim and give Islam a new ripeness and freshness. We are passing through this kind of an experience for the last thirteen (now fourteen) centuries. And it may continue. This manifests the

mistaken (thinking) of Ibn Khaldoon. Ibn Khaldoon's objections to the Traditions in the books of Hadees relating to Imam Mahdi AHS have no value from the point of view of the Science of Traditions. And the belief about Mahdi is an accepted belief of the Ahl-e-Sunnat-wal-Jama'at."

In fact, Ibn Khaldoon's examination (Jirah) is against the principles, because in case of Tawatur (constancy or frequency), the question of the strength or weakness of the reporters (Raviuon) is not discussed. The commentator of Bukhari, Allamah Hafiz Ibn Hajar Makki RA has written

in his book, Sharah Nukhbat-ul-Fikr

"The glory of the knowledge of constancy (Khabar-e-Mutawatir) is that their reporters are not discussed. It is obligatory to act according to it (Khabar) without discussion because the Khabar-e-Mutawatir gives certainty, even if sinners or infidels report it or infidels report it."

Further, saying that such traditions were concocted during the period of the Caliphs of Bani Abbas for propaganda too is not correct. Saying this is against the principles and irrational, because it is obvious that there is a gap of centuries between these traditions and the advent of Hazrat Imam Mahdi AHS. How could such traditions help those who are alleged to have concocted them about the advent of Hazrat Imam Mahdi AHS for their personal needs and causes because the advent was to take place centuries later?

☆☆☆☆☆

بخاری و مسلم میں مہدیٔ موعودؑ کا ذکر نہ ہونا

بخاری اور مسلم میں اگر مہدیٔ موعود علیہ السلام سے متعلقہ کوئی حدیث نہیں پائی جاتی ہو تو اِس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کے بعثت مہدیٔ موعودؑ کا مسئلہ ہی صحیح نہیں ہے۔ اِس میں شک نہیں کہ علماء نے بخاری کو اصح الکتب تسلیم کیا ہے لیکن یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ جامع بخاری نے کوئی صحیح حدیث نہیں چھوڑی بلکہ اِس کے بر خلاف اِس میں کی بعض حدیثیں زیرِ بحث ہیں۔

جامع بخاری کا زمانہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے دو سو سال بعد کا ہے۔ آج کی جیسی سہولتیں اُس وقت میسر نہ تھیں۔ ایک ہزار سال قبل کے زمانے پر غور کیا جائے کہ تار نہ ٹیلیفون، ریل نہ ریڈیو، اُونٹوں پر سفر، پیدل سفر، غربت، بے سر و سامانی، کسی ایک جگہ احادیث کا ذخیرہ نہیں۔ پتہ چلا کہ فلاں مقام پر کسی صاحب کے پاس حدیث ہے اُدھر چلے، راوی کی دیانت و صداقت کو آزمایا۔ بات دل کو لگی تو اُس کی بیان کی ہوئی حدیث لے لی ورنہ چھوڑ دی۔

یہ تو اسباب کی مشکلات ہیں پھر اختلافات کی مشکلات الگ تھیں اور زیادہ تر احادیث زبانوں پر تھیں کیوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا جو فرمان سن لیتے اور جو عمل دیکھ لیتے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے پاس بطور سند محفوظ رہتا تھا اور بحیثیتِ احادیث بعد کے لوگ اِس سے استفادہ کرتے رہے۔

اِس میں شک نہیں کہ صاحبِ بخاری شریف نے بہت محنت اُٹھائی اور حتی الامکان صحیح احادیث جمع کرنے کی کوشش کی۔ اِس کے باوجود آخر بشر تھے۔ خطا و نسیان اور استخراجِ نتائج کی لغزش سے بری نہ تھے۔ صحابی یا تابعی بھی نہ تھے مقدور بھر راویوں کو جانچ کر روایت لے لیا کرتے تھے۔ علماء نے اُن کی کتاب کو اصح الکتب تسلیم تو کیا لیکن یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ اُنھوں نے کوئی صحیح حدیث نہیں چھوڑی اور یہ دعویٰ بھی نہیں کیا جاسکتا کہ اِس کتاب میں جمع کی ہوئی کوئی حدیث ایسی نہیں جس میں کلام ہو۔

ہم یہاں اُصولِ حدیث کی ایک بحث کا ذکر کرتے ہیں جو راویوں کی تعداد کے لحاظ سے حدیث کے اقسام معین کرنے کے بارے میں کی گئی ہے۔ اِس بحث کے ضمن میں بخاری شریف بھی زیرِ بحث آگئی ہے اِس سے معلوم ہو جائے گا کہ "اصح الکتب" کہنے

کا مطلب فی الحقیقت کیا ہے۔

احمد بن علی الملقب بہ شہاب الدین مکی جو ابنِ حجر کے لقب سے بھی مشہور تھے جن کے بارے میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ "ریاست فی الحدیث آپ پر ختم ہو چکی آپ کے جیسا کوئی حافظِ حدیث آپ کے زمانہ میں تھا اور نہ بعد پیدا ہوا۔ اُن کی تصانیف میں ایک کتاب "نخبتہ الفکر" آج بھی داخلِ نصاب ہے، اِس میں حدیثِ عزیز کی تعریف اور اُس سے متعلق جو بحث کی گئی ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

ایسی حدیث جس کے راوی کسی مرتبہ میں بھی دو سے کم نہ ہوں اور حدیثِ تواتر و حدیثِ مشہور کی شرایط اِس میں نہ پائی جاتی ہوں تو اُس کو "عزیز" کہتے ہیں، حاکم و جبائی نے صحتِ حدیث کے لیے یہ شرط قرار دی ہے کہ اس کے راوی دو سے کم نہ ہوں۔ اور قاضی ابو بکر نے اس کو شرط بخاری کہا ہے۔ یعنی امام بخاری نے کوئی ایسی حدیث جمع ہی نہیں کی جس میں یہ شرط نہ پائی جائے۔ قاضی صاحب کا یہ دعویٰ غلط ہے کیوں کہ بخاری شریف میں حدیث "الاعمال بلنیات" ج و موجود ہے اُس کو حضرت عمرؓ نے حضرت علقمہؒ سے روایت کیا ہے اور اُن کے ساتھ کوئی دوسرا راوی شریک نہیں۔

قاضی صاحب کی طرف سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ حدیث جمعہ کے خطبہ میں پڑھ کر سنائی ہے۔ جس کو سینکڑوں نے سنا کسی نے اعتراض نہ کیا۔ اِس لحاظ سے سب کی مسلمہ حدیث ہو چکی۔

یہ جواب قابلِ تسلیم نہیں کیوں کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ صحابہؓ نے حضرت عمرؓ سے یہ حدیث خطبہ میں سنی اور خاموش رہے لیکن اُن کے سکوت سے یہ کیسے ثابت کیا جا سکے گا کہ اُنھوں نے یہ حدیث حضرت عمرؓ کے سوائے کسی اور سے بھی سنی تھی۔ دراں حالانکہ اس کا ثبوت ہی موجود نہیں ہے کہ حضرت علقمہؒ سے محمد بن ابراہیمؒ کے سوائے کسی اور نے بھی سنا ہو۔ ولو بالفرض اِس حدیث کے بارے میں عدم تفرد تسلیم کر لیا جائے تو بھی یہ ثابت کرنا مشکل ہے کہ بخاری نے اپنی "صحیح" میں اس شرط کی پوری پوری پابندی کی ہے۔ اور کوئی ایسی حدیث جمع نہیں کی جس کے راوی کسی مرتبہ میں بھی دو سے کم ہوں۔

اِس کے بر خلاف ابنِ جبان کہتے ہیں کہ روایت دو کس از دو کس کا وجود ہی نہیں ہے ہم ابنِ جیان کے اس قول سے بھی متفق نہیں ہیں۔ البتہ اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ ابتداء سے آخر تک اسناد کے کسی مرتبہ میں بھی راویوں کی تعداد دو سے بڑھے نہ گھٹے تو ایسی نوعیت کا پایا جانا ایک حد تک مشکل تسلیم کیا جا سکتا ہے لیکن "حدیثِ عزیز" کی جو تعریف جمہور نے کی ہے جو اوپر بیان ہو چکی اس میں صرف دو سے کمی کی نفی کی گئی ہے۔ زیادتی کی نفی نہیں کی گئی۔ اِس لحاظ سے ایسی احادیث جن کے راوی کسی مرتب میں بھی دو سے کم نہ ہوں یعنے کہیں دو اور کہیں دو سے زیادہ ہوں تو ایسی حدیث کو "عزیز" کہیں گے۔ اور ایسی کئی حدیثیں پائی جاتی ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی کی اِس بحث سے ظاہر ہے کہ صحیح بخاری میں "عزیز" سے کم درجہ کی حدیث "غریب" بھی موجود ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ "اصح الکتب" کا یہ مطلب ہے کہ صاحبِ بخاری نے زیادہ تر صحیح احادیث جمع کی ہیں۔ لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اُنھوں نے کوئی صحیح حدیث نہیں چھوڑی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآنِ مجید کے بعد علمِ دین کا دار و مدار کیا سرف صحیحین پر ہے؟ دوسری حدیث کی بڑی بڑی کتابیں نا قابلِ استفادپ ہیں؟ یا جو اور جتنے مسائل صحیحین میں پائے جاتے ہیں وہی قابلِ تسلیم ہیں اور دوسری حدیث کی کتابوں میں جو مذکور ہیں قابلِ لحاظ نہیں؟

جب ان دونوں باتوں کا انحصار صحیحین پر نہیں ہے اور یہ دعویٰ بھی نہیں کیا جا سکتا کہ صاحبِ بخاری سے کوئی صحیح حدیث نہیں چھوٹی تو پھر یہ سوال کس حد تک درست ہو سکتا ہے کہ بعثتِ مہدیٔ موعودؑ دین کا اہم مسئلہ تھا تو صحیحین میں اِس کے متعلق کوئی حدیث کیوں نہیں ہے؟ حالانکہ مسائلِ حنفیہ کی بنیاد جن احادیث پر ہے اُن میں کی اکثر احادیث بخاری و مسلم میں موجود نہیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بخاری و مسلم "موطا" امام مالک کی ترقی یافتہ صورتیں ہیں۔ اور "موطا" مسائل عبارات کی حد تک مخصوص ہے۔ اِسی لیے بخاری و مسلم شریف میں بھی وہی مسائل پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ ابنِ حجر عسقلانی نے خود صاحبِ بخاری کا قول نقل کیا ہے کہ:- و قال ابو علی الغسانی روی عنه رای البخاری انه قال خرجت الصحیح من ستمائة

الف حدیث وردی الاسماعیلی عنه قال اخرج فی هذٰالکتاب الاصحیی و ما ترکت من الصحیح اکثر قال الاسماعیلی لا نه لواخرج کل صحیح عنده لجمع فی الباب الواحد حدیث جماعة من الصحابة و لذکر طریق کل واحد منهم اذا صحت فیصیر کتاباً باکبیراً جداد مقدمه فتح الباری شرح صحیح البخاری مولفة امام بن حجر عسقلانی ۔6

و قال ابواحمد ابن عدی سمعت الحسن بن الحسین البزازیقول سمعت ابراهیم بن معقل انسفی یقول سمعت البخاری یقول ما ادخلت فی کتاب الجامع الاماصح و ترکت من الصحیح حتٰی لا یطول (مقدمه فتح الباری)

ترجمہ:- ابو علی غسانی نے کہا بیان کیا ان سے صاحبِ صحیح بخاری نے کہ "میں نے چھ لاکھ صحیح حدیثیں نکالی ہیں" اور اسماعیلی نے اُن سے رویت کیا ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ "میں نے اس کتاب (بخاری) میں صرف صحیح حدیثیں جمع کی ہیں۔ اور جن صحیح حدیثوں کو میں نے چھوڑ دیا ہے بہت ہیں،" نیز اسماعیلی نے سبب بیان کیا کہ "اگر ہر وہ حدیث جو اُن کے پاس صحیح ہو درج کی جاتی تو ہر باب میں صحابہؓ کی ایک جماعت کی حدیثیں جمع ہو جاتیں اور اُن کی صحت معلوم کرنے کے لئے ہر صحابیؓ کے طرق و سلسلے بیان کیے جاتے جس کی وجہ کتاب بہت بڑی ہو جاتی۔

اور ابو احمد بن عدی نے کہا کہ میں نے حسن ابن حسین بزاز سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابراہیم بن معقل النفی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے بخاری کو کہتے ہوئے سنا کہ "میں نے کتاب جامع (صحیح بخاری) میں صرف صحیح حدیثیں جمع کی ہیں اور میں نے کئی صحیح حدیثیں چھوڑ دی ہیں تا کہ (کتاب) طویل نہ ہو جائے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ دینِ اسلام کا انحصار صحیحین پر نہیں ہے۔ اِسی لیے اکابرِ اہلِ سنت نے مسئلہ مہدیت کا ذکر صحیحین میں نہ ہونے کے باوجود، محی مہدیٔ موعودؑ کو داخلِ اعتقادیات قرار دیا اور عقاید کی کتابوں میں اِس مسئلہ کا ذکر ضرور کیا ہے کیونکہ بڑے بڑے جامعینِ حدیث وائمہ وحفاظ نے مسئلہ مہدیت سے متعلق روایات جمع کی ہیں۔ اور علماء و نقادنِ سلف نے اِس مسئلہ کو ضروریاتِ دین میں شمار کیا ہے جس کی وجہ آمدِ مہدی کی اتنی شہرت ہو چکی کہ غالباً مسلمانوں کا کوئی فرقہ اِس سے ناواقف

نہ رہا۔

Roman: Bukhari wo Muslim mein Mahdi-e-Mau'ood ka zikr na hona

Bukhari aor Muslim mein agar Mahdi-e-mau'ood AHS se mutaliqa koi Hadees nahin paee jati ho to iss ke yeh maney nahin hosakte ke Baisat-e-Mahdi Mau'ood AHS ka mas'ala hi sahih nahin hai. Iss mein shak nahin ke ulama ne Bukhari ko "Asahha-al-Kutub" tasleem kiya hai laikin yeh dawa nahin kiya jasakta ke jamae Bukhari ne koi Sahih Hadees nahin chodi balke is ke bar-khilaf is mein ki baaz Hadeesein zair-e-bahes hain.

Jama-e-Bukhari ka zamana Hazrat Rasullulah SAWS ke do-sau (200) saal baad ka hai. Aaj ki jaisi sahulatein uss waqt muyassir na thein. Aik hazar saal qabl ky zamane par gaur kiya jaey ke Tar na Telephone,Rail na Radio, Oontaun par Safar, Ghurbat, besaro-samani. Kisi aik jage Ahadees ka zakhira nahin. Pata chala ke fulan maqam par kisi sahib ke pas Hadees hai udhar hi chale. Rawi ki diyanat wa Sadaqat ko aazmaya, baat dil ko lagi to uss ki bayan ki huwi Hadees laylee warna chod-di. Yeh to asbaab ki mushkil hain phir ikhtelafaat ki mushkilaat alag thein aur ziyada tar Ahaadees zabanaun par thein kuinke Hazrat Rasoollulah SAWS ka jo farman sunlete aor jo amal dikhlete who Sahaba Razi Allahu Anhuma Ajmaeen ke pass bataur-e-sanad rahta tha aor bahaisiyate-e-Ahaadees baad ke log iss se istefadah karte rahe.

Iss mein shak nahik ke Sahib-e-Bukhari Shareef ne bahut mehnat uthaee aor hattal imkaan sahih Ahadees jama karne ki koshish ki. Is ke bawajood Aakhir bashar the khata-wa-nisyan aor istekhrj-e-natayag ki laghzish se bari na the. Sahabi ya taabaee bhi na the, maqdoor bhar rawiyaun ko jaanch kar Riwayat leliya karte the. Ulama ne unn ki kitab ko "Asahh-al-kutub" tasleem to kiya laikin yeh dawa nahin kiya jasakta ke unhuin ne

koi sahi Hadees nahin chodi aor yeh dawa bhi nahin kiya jasakta ke is kitab mein jama ki huwi koi Hadees aisi nahin jis mein kalam ho.

Hum yahan Osool-e-Hadees ki aik bahes ka zikr karte hain jo rawiyaun ki tedaad ke lehaaz se Hadees ke aqsaam muayyan karne ke bare mein ki gaee hai. Iss bahes ke ziman mein "Bukhari Shareef " bhi zair-e-bahes aagaee hai. Is se maloom hojaega ke "Asahh-al-kutub" kahne ka matlab filhaqeeqat kiya hai.

Ahmad Bin Ali al-Muqalab bah Shahab Uddin makki jo Ibn-e-Hajar kay laqab se mash-hoor the jinn ke-bare mein Allama Jalal Uddin Siwti RA ne likha hai ke "Riyasat fil Hadees" aap par ho chuki. Aap ke jaisa koi Hafiz-e-Hadees aap ke zamane mein tha aor na paida huwa. Unn ki tasaaneef mein aik kitab "Nakhbatul-Fikr" aaj bhi dakhil-e-nisaab hai. Is mein Hadees-e-Azeez ki taareef aur uss se mutaliq jo bahes ki gaee hai uss ka khulasa yeh hai ke:-

"Aisee Hasees jiss ke Rawi kisi martabe mein bhi do (2) se kam na hon aor Hadees-e-Tawatur wa Hadees-e-Mash-hoor ki sharaayat us mein na paee jati hon to iss ko "Azeez" kahte hain. Hakim wa Jabaee ne Sahet-e-Hadees ke liye yeh sharayat qarar di hai ke iss ke rawi do se kam na hon. Aor Qazi Abu Bakar ne iss ko shart-e-Bukhari kaha hai. Ya'ni Imam Bukhari ne koi aisee Hadees jamaa hi nahin ki jiss mein shart na paee jaey.

Qazi Sahib ka yeh dawa galat hai kuinke Bukhari Shareef mein Hadees "Al-aamaalu Binniyaat", jo maujood hai is-ki Hazrat Omar RZ ne Hazrat Alqama se Riwayat kiya hai aor unn ke saath koi dosra rawi sahreek nahin.

Qazi Sahib ki taraf se yeh jawab diya jata hai ke Hazrat Omar RZ ne yeh Hadees Jumma ke Khutbe mein padhkar sunaee hai. juss ko sainkdraun ne suna kisi ne aiteraaz na kiya. Iss lehaaz se yeh sab ki musallima Hadees hochuki .

Yeh jawab qabil-e-tasleem nahin kuin-ke agar yeh maan bhi liya jaey ke Sahaba RZ ne Hazrat Omar RZ se yeh Hadees Khutbe mein suni aor khamosh rahe. Laikin unn ke is sukoot se yeh kaise sabit kiya jasakega ke unhuin ne yeh Hadees Hazrat Omar RZ ke siwae kisi aur se bhi suni thee. Daran-halyeke iss ka sabot hi maujood nahin hai ke Hazrat Alqama RZ se Muhammad Bin Ibrahim RZ ke siwae kisi aur se bhi suna ho.

Walao-bilfarz is Hadees ke bare mein adm-e-tafarrud tasleem karliya jae to bhi yeh sabit karna mushkil hai ke Bukhari ne apni "Sahih" mein iss shart ki poori pabandi ki hai. Aor koi aisi Hadees jamaa nahin ki jis ke rawi kisi martabe mein bhi do se kam hon.

Iss ke barkhilaf Ibn-e-Hayan RA kahte hain ke Riwayat do kas az do kas ka wajood hi nahin hai. Hum Ibn e Hayan RA ke is Qaol se bhi muttafiq nahin hain. Agar is ka yeh matlab hai ke ibteda se aakhir tak asnad ke kisi martabe mein bhi rawi ki tedaad do se badhe na gahte to aisee nauiyat ka paia jana aik had tak mishkil tasleem kiya jasakta hai laikin "Hadees-e-Azeez" ki taareef jamhoor ne ki hai jw ooper bayan hochuki. Iss mein sirf do se kami ki nafi ki gaee hai. Ziyadati ki nafi ki gaee. Iss lehaaz se aisee Ahadees jin ke rawi kisi martabe mein bhi do se kam na hon yane kahin do awr kahin do se ziyada hon to aisi Hadees to "Azeez" kaheinge. Aor aise kaee Hadeesein paee jati hain.

Allama Hajar asqlani ki is bahes se zahir hai ke Sahih Bukhari mein "Azeez" se kam darje ki Hadees "Gareeb" bhi maujood hai. Is se maloom huwa ke "Asahh-al-Kutub" ka yeh matlab hai ke Sahib-e-Bukhari ne ziyadatar Sahih Ahadees jama' ki hain. Laikin is ka yeh matlab nahin ke unhun-ne koi sahih Hadees nahi chodi.

Ab dekhna yeh hai ke Qur'aan-e-Majeed ke baad Ilm-e-Deen ka darwo-madar kiya sirf "Sahiheen" par hai? Dosri Hadees ki badi kitabein naa-qabil-e-istefadah hain? Ya jo aor jitney masa'el "Sahiheen" mein paey jati hain qabil-e-tasleem hain aor dosri Hadees ki kitabaun mein jo mazkoor hain qabil-e-lehaaz nahin?

Jab in dono bataun ka inhesaar "Sahiheen" par nahin hai aor yeh dawa bhi nahin kiya jasakta ke Sahih-e-Bukhari se koi sahih Hadees nahin chooti to phir yeh swal kis-hud-tak durust hosakta hai ke Baisat-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS, Deen ka ahem mas'ala tha to "Sahiheen" mein is ke mutaleq koi Hadees kuin nahin hai? Halanke Masa'el-e-Hanafiyah ki bunyaad jin Ahadees par hai unn mein ki aksar Bukhari wa Muslim mein maujood hi nahin hain.

Haqeeqat yeh hai ke Bukhari wa Muslim "Mauta" Imam Malik ki taraqqi yafta sooratein hain. Aor "Mauta" Masael-e-Ibadaat ki had tak makhsoos hai. Isi liye Bukhari wa Muslim Shareef mein bhi wahi masael paey jate hain. Is ke alawah Ibn-e-Hajar Asqalani RA ne khud Sahib-e-Bukhari ka qawl naql kiya hai ke:

وقال ابو علی الغسانی روی عنه رای البخاری انه قال خرجت الصحیح من ستمائة الف حدیث وروی الاسماعیلی عنه قال لم اخرج فی ھٰذالکتاب الاصحیی و ما ترکت من الصحیح اکثر قال الاسماعیلی لانه لو اخرج کل صحیح عندہٗ لجمع فی الباب الواحد حدیث جماعة من الصحابة و لذکر طریق کل واحد منهم اذا صحت فیصیر کتاباً کبیراً جداً ۔ (مقدمه فتح الباری شرح صحیح البخاری مولفه امام بن حجر عسقلانی 6)

و قال ابو احمد بن عدی سمعت الحسن بن الحسین البزاز یقول سمعت ابراهیم بن معقل النسفی یقول سمعت البخاری یقول ما ادخلت فی کتاب الجامع الاماصح و ترکت من الصحیح حتی لا یطول۔(مقدمه فتح الباری 6)

Translation: Abu Ali Gasani ne kaha vayan kiya unn se (Sahib-e-Bukhari ne) ke mein ne che-lakh Sahih Hadeesein nkali hain, aor Ismaeli ne iss se riwayat kiya hai ke unhun ne kaha ke "mein ne iss kitab (Sahih Bukhari) mein sirf Sahih Hadeesein jamaa ki hain aor jin sahih hadeesaun ko mein ne chod-diya hai bahut hain." Neez Ismaeli ne sabab bayan kiya ke "agar har woh hadees jo un ke pass sahih ho darj ki jati to har baab mein Sahaba RZ ki aik jamaat ki Hadeesein jama' hojatein aor un ki sahet maloom karne ke liye har Sahabi RZ ke tareeq wa silsiley bayan kiye jate jiss ki wajhe kitab bahut badi hojati."

Aor Abu Ahmad Bin Adee ne kaha ke mein ne Hasan Ibn-e-Husain Bazaz se suna who kahte the mein ne Ibraheem Bin Muaqil annasfi se suna kahte the ke Bukhari RA ko kahte huwe suna ke "Mein ne kitab Jama-e-Sahih

Bukhari mein sirf sahih Hadeesein jama' ki hain aor mein ne kaee sahih Hadeesein chod-di hain take (kitab) taweel na ho jaye?

Is se zahir hai ke Deen-e-Islam ka inhesar sirf "Sahiheen" par nahin hai. Isi liye Akabir-e-Ahl-e-Sunnat ne Masael-e-Mahdiyat ka zikr "Sahiheen" mein na honey ke bawajood bhi Mahdi-e-Mau'ood AHS ko dakhil-e-Aeteqadaat qaraar diya aor aqaaed ki kitabaun mein iss mas'alay ka zikr kiya hai. kuike bade-bade Jama-een-e-Hadees wa Aeimma wa Huffaaz ne mas'ala-e-Mahdiyat se mutaliq riwayaat jamaa ki hain. Aor uloma wo naqidaan-e-salf ne iss mas'ale ko zarooriyat-e-deen mein shumar kiya hai. Jiss ki wajhe Aamad-e-Mahdi-e-Mau'ood ki itne shohrat hochuki ke galeban musalmanaun ka koi firqa iss se naa-waqif na raha.

Absence of Mahdi's mention in Bukhari and Muslim

If there is no Tradition about Mahdi-e-Mau'ood AHS in Bukhari and Muslim, it does not mean that there is no precept of the advent of Hazrat Imam Mahdi AHS at all. No doubt the scholars have decreed Bukhari as the most correct book (Asahh-al-Kutub), but it cannot be claimed that the compiler of Bukhari has not omitted any correct Tradition in his compilation. Contrary to this, many of the Traditions in it are disputed. The period of the compiler of Bukhari comes two hundred (200) years after Prophet Muhammad SAWS. Today's facilities were not available then. Consider the situation a thousand years ago: There was no telegraph or telephone, no railway trains or radio. People used to travel on foot or on camels in alien lands without belongings. The treasure of Traditions was not available at any one place. When it became known that a tradition was available with someone at some place, the compiler went to that place, examined the veracity and honesty of the person concerned. He accepted the Tradition if he found merit in it. Otherwise, he rejected it. These were the difficulties of discovering the sources. The difficulties of the controversies were in addition to them. Most of the Traditions were in people's memories or on tongues/by heart because whatever the

Companions heard or saw being practised was preserved as an authority/ Sanad, and a people of a later period benefited from it. There is no doubt that the compiler of Bukhari has taken great pains and left no stone unturned in collecting the correct "Traditions" as far as was possible. But he too was a human being and he was not free of erring and infirmities in drawing conclusions. He was not a Companion or the Companion of the Companions. He would examine the reporters and accept the Traditions. Although the scholars have accepted it as the most correct book, it cannot be claimed that he did not omit any correct Tradition; nor can it be claimed that none of the collected Traditions is beyond question. We mention here a discussion regarding the classification of Traditions on the basis of the number of the reporters (Rawiyuin). Bukhari too has come under this discussion. This would show what really the term, Asahh-al-Kutub (the most correct book), means. Ahmad bin Ali alias Shihabuddin Makki was also known as Ibn Hajar. About him, Allamah Jalaluddin As-Siyuti has written:

"He had the full sway over the (dominion of) the Hadees. There was no person who had memorized Hadees as he had done in his time. No such person was born after him." One of his books, Nukhbat-ul-Fikr, is included in the syllabus even today. The following is a short account of the discussion about Hadeesul-Aziz and its definition: "A Hadees-e-Aziz is one whose reporters are not less than two of any category and the conditions related to the Hadeese-Tawatur and Hadees-e-Mash-hoor too are not found in it. Hakim RA and Jabbai RA have laid down the criterion for the correctness of the hadees that its reporters should not be less than two. Qazi Abu Bakr RA has called this as the condition of Bukhari; in other words this means that Imam Bukhari RA has not included in his book any Tradition, which does not fulfill this condition.

This claim of the Qazi Sahib is wrong, because the Hadees, "Deeds are from intentions" is included in Bukhari Sharif. Hazrat Umar RZ has quoted it from Hazrat Alqamah RZ and no other reporter reported it. The

supporters of the Qazi Sahib contend that Hazrat Umar RZ had recited this Tradition in his sermon during Friday prayers. Hundreds heard him and none objected to it. Hence, they are deemed to have accepted this Hadees. This contention is not acceptable because, even if it is accepted that all the companions of Prophet Muhammad SAWS had heard it during a Friday sermon and kept quiet, how can it be proved that they had also heard this Hadees from somebody other than Hazrat Umar RZ, despite the fact that there is no proof that anybody other than Muhammad bin Ibrahim had heard it from Hazrat Alqamah RZ. And, if for the sake of argument, it is accepted that only a single person had not reported (Adm-e-Tafarrud) that Tradition, it is difficult to prove that Imam Bukhari RA has strictly followed the principle of at least two reporters, and has not included in his Hadees compilation any Tradition not reported by less than two reporters. Contrary to this, Ibn Hayan says that a Tradition of two persons (that is, reported by) two persons does not exist. We do not agree with this contention of Ibn Hayan. But if it means that from the beginning to the end, in any stage of authentication, the number of the reporters is neither less nor more than two, then one can accept to a certain extent that it is difficult to find a Hadees of that nature. But in the definition of Hadees-e-Aziz, given by consensus and mentioned above, the number of less than two reporters is denied. From this point of view, the Hadees-e-Aziz is one, which has not less than two reporters at one stage or more than two at other stages. And there are many such Traditions.

It is obvious from the above discussion of Ibn Hajar Asqalani RA that a Tradition of a lesser grade than the Hadees-e-Aziz, that is, the Hadees-e-Ghareeb, too is found in Sahih Bukhari. This shows that the meaning of Asahh-al-Kutub is that the compiler of Bukhari has collected largely the correct Traditions. But it does not mean that he has not omitted any correct Tradition in his compilation. What we have to see now is, does the religious knowledge depend entirely on the Sahiheen (the six Books of Hadees) after the Qur'aan? Are the other big books of Hadees incapable of

being benefited from? Whether only those precepts, which are found in the Sahiheen alone, are to be accepted? And are the precepts, found in other books of Hadees, to be neglected or ignored? When both of these do not depend on the Sahiheen and when a claim too cannot be made that the compiler of Bukhari has not omitted any correct Tradition, how can the question arise as to why there was no Tradition about Hazrat Imam Mahdi AHS in Bukhari if the question of the advent of Hazrat Imam Mahdi AHS was so important, although the Hanafiah precepts depend upon the Traditions in the Sahiheen. Most of these Traditions are not found in Bukhari and Muslim.

The truth, however, is that Bukhari and Muslim are the developed form of Mauta of Imam Malik RA, and Mauta is confined to the precepts of the worship. Therefore, the same precepts are found in Bukhari and Muslim. Further, Ibn Hajar Asqalani RA has quoted the compiler of Bukhari as saying, "Bu-Ali-Ghasani RA has said that the compiler of Sahih Bukhari told him, I had collected six hundred thousand Traditions." And Ismaili has quoted him as saying, "I have collected only the correct Traditions in Sahih Bukhari and the Sahih Traditions I have omitted are many." Further, Ismaili has explained the reasons (why many Traditions were omitted), "If he had included every Sahih Tradition, he had, in his book, a large number of Traditions of a large group of the Companions of Prophet

SAWS would have been reported in every chapter and to ensure the veracity of every companion, his identity and chains of reporters had to be reported. All this would have been made the book voluminous and bulky." And Abu Ahmad bin Adi has said that he had heard from Hasan bin Husain Bazaz, who told him that he had heard from Ma'qal-an-Nasfi, who said he had heard (Imam) Bukhari as saying, "I have included in Jamae' (Sahih Bukhari) only Sahih Traditions and I have omitted many Sahih Traditions, so that the book would not become voluminous." This shows that the religion of Islam does not entirely depend on the Sahiheen. Hence, the great (leading Ulama-e-Akabereen) of the Ahl-e-Sunnat have

included Hazrat Imam Mahdi AHS in the beliefs, despite the fact that the precept of Mahdaviyat was not mentioned in the Sahiheen. They have also mentioned it in the books of beliefs (Etaqadiyat), because eminent compilers and imams of Hadees and those who had memorized the Traditions had collected the Riwayat/Parables about the precept of Mahdi-e-Mau'ood. The scholars and the critics/Naqqadan of the yore/past counted this precept as one of the essentials of the religion. Because of this, the precept Advent of Mahdi-e-Mau'ood became so widely known that none of the various sects was unaware of it.

☆☆☆☆☆

مہدی و عیسیٰ علیہما السلام ایک زمانہ میں نہ ہونے کی بحث

عام طور پر مسلمان، مہدیٔ موعودؑ کی نسبت صرف اتنا جانتے ہیں کہ وہ قیامت کے زمانے میں ظہور پائیں گے۔ اور عیسیٰؑ و مہدیؑ ایک زمانے میں ہوں گے۔ یہ معلومات بھی بالکل سطحی درجہ کی بے تحقیق کتابوں کا نتیجہ ہے حضرت رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ:-

اذا بویع الخلیفتان فاقتلوا احدھما۔

ترجمہ:- جب دو خلیفے بیعت لیں تو ایک کو قتل کر ڈالو۔

اور اِسی بناء پر امام ابوؒ وی نے ذکر کیا ہے کہ:-

اجمع السلف فی عدم جواز اجتماع الخلیفتین فی زمانٍ واحدٍ۔

ترجمہ:- دو خلیفے ایک زمانے میں جمع ہونا جائز نہ ہونے کے بارے میں سلف نے اِجماع کیا ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ مہدی و عیسیٰ علیہما السلام ایک زمانہ میں جمع ہونے کا خیال باطل اور مخالفِ اجماع ہے۔

اصل یہ ہے کہ بخاری و مسلم وغیرہ بعض کتابوں میں چند روایتیں ایسی ہیں جن میں جیش۔ امیر۔ امام وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔ اِس پر سے بعض لوگوں نے یہ شبہ کیا ہے کہ جیش سے لشکرِ مہدیؑ اور امیر سے امام مہدیؑ مراد ہے۔ علامہ قاضی صدر الدین جو نیریؒ نے جو حضرت امامنا مہدیٔ موعود علیہ السلام کی تصدیق و بیعت سے مشرف ہوئے ہیں اُنھوں نے ثبوتِ مہدیت پر عربی زبان میں "مخزن الدلائل" ایک کتاب لکھی ہے۔ اِس میں عیسیٰؑ اور مہدیؑ ایک زمانہ میں ہونے کے خیال پر تفصیلی بحث کی ہے۔ اور دلائلِ قطعیہ سے ثابت کیا ہے کہ یہ خیال غلط ہے۔ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ:-

واما ما قالوا بان المهدی یؤمه و یقتدی عیسیٰ خلفه و ذالک قول لانفاذ له لوجه من الوجوه لانه مخالف لهٰذا الحدیث الصحیح کیف تهلک امة انا فی اولها و عیسیٰ فی آخرها والمهدی من اهل بیتی فی وسطها و قد صرح بطلانه فی شرح المقاصد الامام سعد الدین تفتازانی فقال فما یقال ان عیسیٰ یقتدی بالمهدی او بالعکس شئی لا مستندله ینبغوان یعول علیه انتهو کلامه۔

ترجمہ:- اور لیکن جو یہ کہتے ہیں کہ مہدیؑ امامت کریں گے اور عیسیٰؑ اُن کی اِقتداء کریں گے یہ بات کئی وجوہ سے نا قابلِ نفاذ ہے کیونکہ حدیثِ صحیح کے مخالف بھی ہے۔ (جو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ) اُمت کیونکر ہلاک ہو سکے گی جب کہ اِس کے شروع میں ہوں اور عیسیٰؑ اِس کے آخر میں ہیں اور مہدیٔ موعودؑ جو میرے اہلِ بیت سے ہیں اِس کے درمیان ہوں گے۔ اور (عیسیٰؑ و مہدیؑ کے جمع ہونے کے بارے میں) امام سعد الدین تفتازانی نے اپنی شرحِ مقاصد میں اِس خیال کا صریح بطلان کر دیا ہے۔ اُنھوں نے کہا ہے کہ پس یہ جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰؑ مہدیؑ کی اقتداء کریں گے یا وہ اُن کی کریں گے یہ ایک ایسی بے سند بات ہے جس پر اعتماد نہیں کیا جانا چاہیے۔

حضرت صدر الدینؒ نے جس حدیثِ صحیح کو پیش فرمایا ہے اُس کی شرح میں صاحبِ مرقاۃ نے لکھا ہے:-

(عن جعفر) ای صادق (عن ابیه) ای محمد باقر (عن جده) زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهم ویسمی مثل هٰذاالسند سلسلة الذهب۔

ترجمہ:- یعنی اِس حدیث کی جیسی سند کو سلسلۃ الذہب یعنی سونے کی زنجیر کہا جاتا ہے۔ اور یہ روایت مُسندِ امام احمد بن حنبل میں

عبداللہ بن عباس سے اور کنز العمال میں حضرت علیؓ سے اشتہ اللمعات جلد چہارم میں زرین سے اور مشکوٰۃ میں باختلافِ الفاظ مروی ہے۔

جب یہ بات ثابت ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے تو پھر ثابت ہو جاتا ہے کہ مسلم و بخاری کی جن حدیثوں میں جیشٌ۔امیرٌ امامٌ کا ذکر ہے اُس سے امام مہدیٔ موعودؑ مراد نہیں ہے۔ورنہ اجتماعِ ضدین لازم آئے گا جو محال ہے۔!!!

نیز یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ جب یہ تسلیم ہے کہ بخاری و مسلم میں مہدیؑ کا ذکر نہیں ہے تو پھر بخاری و مسلم کی روایتوں کے اِن الفاظ (جیشٌ۔امیرٌ۔امامٌ) سے مہدیؑ مراد نہیں لی جاسکتی اور یہی وجہ ہے کہ امام بخاری و امام مسلم نے صحیح بخاری و مسلم میں باب المہدی قائم ہی نہیں کیا ہے۔

مسلم نے ابو ہریرہؓ سے ایک روایت کی ہے جس میں "امامکم منکم" اور "فامکم منکم" آیا ہے۔امام بخاری نے بھی یہ روایت درج کی ہے۔اِس حدیث کی شرح عبدالحق محدثِ دہلوی نے لکھا ہے کہ:-

مراد به امام "عیسیٰ است و مراد به بودن او از شما حکم کردن اوست باحکامِ شریعت نه به احکامِ انجیل و در روایتے دیگر آمده است۔" فیومکم بکتاب ربکم و سنة نبیکم "پس امامت می کند شما را به کتابِ پروردگارِ شما و سنتِ پیغمبرِ شما پس معنی چنیں باشد که امامت کی کند شما را عیسیٰ درحال بودن او ازدینِ شما و ملتِ شما و حاکم به کتاب و سنتِ شما۔(اشعته اللمعات جلد 4 صفحه 353)

ترجمہ:-یعنی امام سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں اُن کے تم میں ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ تمہاری شریعت کے مطابق حکم دیں گے۔انجیل کے مطابق نہیں۔دوسری روایت میں "فیومکم بکتاب ربکم و سنته نبیکم" آیا ہے۔یعنی وہ امامت کریں گے تمہاری، تمہارے پروردگار کی کتاب (قرآن) اور تمہارے نبیؐ کی سنت کے مطابق۔پس معنی یہ ہوں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام تمہاری امامت کریں گے۔اور وہ اِس حال میں ہوں گے کہ وہ تمہارے دین و ملت سے ہوں گے۔اور تمہاری کتاب و سنت سے حکم دیں گے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ امیر یا امام سے مراد مہدیؑ نہیں۔ بلکہ کوئی اور ہے۔

چنانچہ حضرت قاضی ثناء الدینؒ نے توضیح فرمائی ہے کہ:-

فثبت ان فاتح قسطنطنية جيش من بنى اسحاق والمصلى مع عيسىٰ اميرهم فلا يفهم منه انه المهدى لا ئة من بنى اسمٰعيل لكونه من اولاد فاطمة بنت رسول الله صلعم لقوله المهدى من عترتى من اولاد فاطمة راواہٗ ام سلمہؓ۔

ترجمہ:- پس ثابت ہوا کہ فاتحِ قسطنطنیہ بنی اسحاق کا لشکر ہو گا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھنے والا اُسی لشکر کا امیر ہو گا۔

اِس روایت سے یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ اِس امیر سے مراد مہدیؑ ہیں کیونکہ وہ تو بنی اسمٰعیل سے ہوں گے اِس لیے کہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے ہوں گے۔ اِس فرمانِ آنحضرت ﷺ کے مطابق جو آپؐ نے فرمایا کہ مہدی میری عترت بنی فاطمہؓ کی اولاد سے ہو گا اِس کی روایت اُم سلمہؓ نے کی ہے۔

اِسی لیے علامہ تفتازانیؒ نے شرح مقاصد میں تصریح کر دی ہے کہ:-

ثم لم يردنى حاله اى عيسىٰ مع امام الزمان حديث سوى ما روى انه قال عليه السلام لا يزال طايفة من امتى يقاتلون على الحق الحديث فما يقال ان عيسىٰ عليه السلام يقتدى بالمهدى او بالعكس شئى لا مستد له فلاينبغى ان يعول عليه

ترجمہ:- امام مہدیؑ کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے ہونے کے بارے میں کوئی حدیثِ صحیح روایت نہیں کی گئی۔ سوائے اِس حدیث کے جس میں لا يزال طايفة من امتى الىٰ اٰخره درج ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰؑ امام مہدیؑ کی اِقتداء کریں گے یا امام مہدیؑ، عیسیٰؑ کی اقتداء کریں گے یہ ایک ایسی بے اصل بات ہے جس پر بھروسہ نہ کیا جانا چاہیے۔

علامہ قاضی ثناء الدینؒ نے عیسیٰؑ و مہدیؑ کے ایک زمانے میں نہ ہونے کے بارے میں مستقل بحث فرمائی ہے۔ تمام بحث یہاں درج نہیں کی جاسکتی ہم نے مختصراً بعض حصے پیش کر دیے ہیں۔ ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:-

شکوۃ صفحہ(462) پر بھی یہ روایت درج ہے۔

فثبت انهما لا يجتمعان فی زمان واحد فمن اصر عليه بعد تمام صاتميز فهم من قبيل ان يتبعون الا الظن و انهم الا يخرصون۔ (مخزن الدلايل)

ترجمہ:-پس ثابت ہے کہ وہ دونوں (عیسیٰؑ و مہدیؑ) ایک زمانہ میں جمع نہ ہوں گے۔اِس کے متعلق تمام باتوں کو جاننے کے بعد جس کسی نے عیسیٰؑ و مہدیؑ کے ایک زمانے میں ہونے پر اصرار کیا تو اُس کا شمار اُن لوگوں میں ہو گا جو گمان ہی کی پیروی کرتے ہیں۔اور وہ صرف بے اصل باتیں کرتے ہیں۔

تعجب ہے کہ یہ نظریہ عوام میں پوری شدت کے ساتھ پھیل گیا کہ عیسیٰ و مہدی (علیہما السلام) ایک زمانہ میں ہوں گے حالانکہ اِس بارے میں کوئی صحیح حدیث موجود ہی نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

Roman

MAHDI WA ISA AHS AIK ZAMANE MEIN NA HONE KI BA-HES:

Aam taur par musalman, Mahdi-e-Mau'ood AHS ki nisbat sirf itna jante hain ke-woh, qiyamat ke zamane mein zahoor paeinge. Aor Eisa wo Mahdi AHS aik zamane mein honge. Ye maloomat bhi bilkul satahi darje ki be-tahqeeq kitabaun ka nateeja hai. Hazrat Rasoolullah SAWS ne to yeh farmaya hai ke:-

اذا بويع الخليفتان فاقتلوا احدهما۔ **Translation: Jab do (2) Khalife ba'yat lein to aik ko qatl kardalo.** **Aor isi binaa par Imam Nowawi RA ne zikr kiya hai ke:**

اجمع السلف فی عدم جواز اجتماع الخليفتين فی زمانٍ واحدٍ۔ **DO(2) Khalife aik zamane mein jamaa hona jaez na hone ke bare mein salf ne ijmaa kiya hai.**

Asl yeh hai ke Bukhari wo Muslim waghaira baaz kitabaun mein chand riwayatein aisi hain jin mein Jaish-Ameer-Imam waghaira alfaaz aaey hain. Iss par se baaz logaun ne yeh shubha kiya hai ke Jaish se Lashkar-e-Mahdi aur Ameer se Imam Mahdi AHS murad hai. Allama Qazi Muntajibuddin Junairy RA ne jo Hazrat Imam Mahdi-e-Mau'ood AHS ki Tasdeeq wa Ba'yat se Musharraf huwe hain unhun-ne Saboot-e-Mahdiyat par Arabi Zaban mein "مخزن الدلائل" Aik kitab likhi hai. Iss mein Eisa AHS aur Mahdi AHS aik zamane mein hone ke khiyal par Tafseeli bahes ki hai. Aor dalael-e-qatiyah se sabit kiya hai ke yeh khiyaal galath hai. Aik maqaam par tahreer farmate hain ke:-

واماما قالوا بان المهدی یؤمه و یقتدی عیسیٰ خلفه و ذالک قول لانفاذ له لوجه من الوجوه لانه مخالف لهٰذا الحدیث الصحیح کیف تهلک امة انا فی اولها و عیسیٰ فی آخرها والمهدی من اهل بیتی فی وسطها و قد صرح بطلانه فی شرح المقاصد الامام سعد الدین تفتازانی فقال فما یقال ان عیسیٰ یقتدی بالمهدی او بالعکس شئی لا مستندله ینبغوان یعول علیه انتهو کلامهٗ۔

Translation:- Aor laikin jo yeh kahte hain ke Mahdi AHS Imamat kareinge aor Eisa AHS unki Iqteda kareinge yeh baat kaee wojooh se na-qabil-e-nifaz hai kuin ke Hadees-e-Sahih ke mukhalif bhi hai. (Jo Hazrat Rasoolullah SAWS ne farmaya ke) Ummat kuinkar halaak hosakegi jab ke iss ke shuroo mein huin aor Eisa (AHS) iss ke aakhir mein hain aor Mahdi (AHS) jo mere Ahl-e-Bait se hain Iss ke darmiyaan honge. Aor Eisa wa Mahdi AHS ke jamaa hone ke bare mein) Imam Saaduddin Tata-Zani ne apni Sharah-e-Maqaasid mein iss Khayal ka sareeh butlaan kardiya hai. Unhuin-ne kaha hai ke pas yeh jo kaha jata hai ke Eisa AHS, Mahdi AHS ki Iqteda kareinge yaa-woh, unn ki kareinge yeh aik aisi be-sanad baat hai jiss par eitemaad nahin kiya jana chahiye.

Hazrat Muntajibuddin RA ne jis Hadees-e-Sahih ko paish farmaya hai uss-ki sharah mein Sahib-e-Mirqatah ne likha hai:-

(عن جعفر) ای صادق (عن ابیه) ای محمد باقر (عن جده) زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنهم و یسمی مثل هٰذاالسند سلسلة الذهب۔

Tanslation:- Ya'ne iss Hadees ki jaisi sanad ko Silsilatazzahb yani Sone ki Zanjeer kaha jata hai. Aor yeh Riwayat Musnad-e-Ahmad Bin Hambal RA mein Abdullah Bin Abbas RZ se aor Kanz-al-Amaal mein Hazrat Ali RZ se Ashi'at-al-Lama'at volume 4 (Jild chaharrum) mein ba-ikhtelaf-e-alfaaz marwi hai.

Jab yeh baat Sabit hai ke yeh Hadees Sahih hai to phir sabit hojata hai ke Muslim wa Bukhari ki jinn Hadeesaun mein Jaish, Ameer, Imam ka zikr hai uss se Imam Mahdi-e-Mau'ood AHS murad nahin hai. warna Ijtema-e-Ziddain lazim aaeyga jo muhaal hai!!!!

Neez yeh amr bhi qabil-e-gaur hai ke jab yeh tasleem hai ke Bukhari wa Muslim mei Mahdi AHS ka zikr nahin hai to phir Bukhari wa Muslim ki riwayataun ke inn-alfaaz (Jaish, Ameer, Imam) se Mahdi AHS murad nahin lee-ja-sakti aor yahi wajhe hai ke Imam Bukhari RA wa Imam Muslim RA ne Sahih Bukhari wa Muslim mein Baab-al-Mahdi qaem hi nahin kiya hai. Muslim ne Abu Huraira RZ se aik Riwayat ki hai jiss-mein "امامكم منكم" aor "فامكم منكم" aaya hai. Imam Bukhari RA ne bhi yeh Riwayat darj ki hai. Iss Hadees ki Sharah Abdul Haq Muhaddis-e-Dahlavi ne likha hai ke:-

مراد به امام "عیسیٰ است و مراد به بودن او از شما حکم کردن اوست باحکامِ شریعت نه به احکامِ انجیل و در روایتے دیگر آمده است۔" فیومکم بکتاب ربکم و سنة نبیکم" پس امامت می کند شما را به کتابِ پروردگارِ شما و سنتِ پیغمبرِ شما پس معنی چنیں باشد که امامت کی کند شما را عیسیٰ درحال بودن او از دینِ شما و ملتِ شما و حاکم به کتاب و سنتِ شما۔ (اشعته اللمعات جلد 4 صفحه 353)

Tanslation:- Yane Imam se murad Eisa AHS hain unn ke tum mein hone se yeh murad hai ke woh tumhari Shariyat ke mutabiq hukm deinge. Injeel/Bible ke mutabbiq nahin. Doosri Riwayat mein "فیومکم بکتاب ربکم و سنته نبیکم" aaya hai. Yani who Imamat kareinge tumhari, tumhare Parwardigaar ki kitab "Qur'aan" aor tumhare Nabi SAWS ki Sunnat ke mutabiq. Pas maani yeh honge ki Eisa AHS tumahri Imamat kareinge. Aor

woh-iss haal mein honge ke who-tumhare Deen wa Millat se honge. Aor tumahri Kitab wa Sunnat se Hukm dein. Iss-se Zahir hai ke Ameer yaa Imam se murad Mahdi AHS nahin balke koi aor hai.

Chunache Hazrat Qaz Muntajibuddin RZ ne tauzih farmaee hai ke:-

فثبت ان فاتح قسطنطنية جيش من بنى اسحاق والمصلى مع عيسىٰ اميرهم فلا يفهم منه انه المهدى لا ئة من بنى اسمٰعيل لكونه من اولاد فاطمة بنت رسول الله صلعم لقوله المهدى1 من عترتى من اولاد فاطمة راواه ام سلمةؓ۔

Translation:- Pas sabit huwa ke Fath-e-Qustuntuniya Bani Ishaq ka lashkar hoga aor Eisa AHS ke saath Namaz padhne wala osi lashkar ka Ameer hoga. Iss Riwayat se yeh nahin samjha jasakta ke iss Ameer se muraad Mahdi AHS hain kuin ke-woh to Bani Ismael se huinge. Iss liey ke Fatima Bint-e-Rasoolullah SAWS ki aulad se huinge. Iss farman-e-Aan Hazrat SAWS ke mutabiq jo Aap AHS ne farmaya ke Mahdi meri Itrat Bani Fatima RZ ki aulad se hoga. Iss, ki Riwayat Umm-e-Salma RZ ne ki hai. Isi liey Allama Taftazani RA ne Shar-e-Maqaasid mein tashreeh kardi hai ke:-

ثم لم يردنى حاله اى عيسىٰ مع امام الزمان حديث سوى ما روى انه قال عليه السلام لا يزال طايفةمن امتى يقاتلون على الحق الحديث فما يقال ان عيسىٰ عليه السلام يقتدى بالمهدى او بالعكس شئى لا مستد له فلاينبغى ان يعول عليه

Translation:- Imam Mahdi AHS ke saath Eisa AHS ke hone ke bare mein koi Hadees-e-Sahih Riwayat nahin ki gaee. Siwae iss Hadees ke jiss mein;

لا يزال طايفة من امتى الىٰ أخره **Darj hai aor yeh jo kaha jata hai ke Eisa AHS Hazrat Mahdi AHS ki Iqtedaa kareinge yeh aik aisee be-asl baat hai jiss par bharosa na kiya jana chahiey.**

Allama Qazi Muntajibuddin RZ ne Eisa AHS wa Mahdi AHS ke aik zamane mein na hone ke bare mein mustaqil bahes farmaee hai. Tamaam bahes yahan darj nahin ki jasakti. Hum ne Mukhtesaran Baaz hisse paish kardiey hain. Aik jage yeh bhi tahreer farmaya hai ke:-

فثبت انهما لا يجتمعان فی زمان واحد فمن اصر عليه بعد تمام صاتميز فهم من قبيل ان يتبعون الا الظن و انهم الا يخرصون-(مخزن الدلايل)

Translation:- Pas sabit hai ke-who dono (Eisa wo Mahdi AHMS) aik zamane mein jamaa na honge. Iss ke mutalliq tamaam bataun ko janne ke baad jiss kisi ne Eisa wo Mahdi AHMS ke aik zamane mein hone par israar kiya to iss ka shumaar Unn logaun mein hoga jo gumaan hi ki pairarwi karte hain aor wo, sirf be-asl baatein karte hain. Ta'ajub hai ke yeh nazariya awaam mein poori shiddat ke saath phail gaya ke Eisa AHS wo Mahdi AHS aik zamane mein honge halan-ke iss bare mein koi Sahih Hadees maujood hi nahin hai.

Qur'aan-e-Majeed mein bahut-sare masael aise hain jin ki Tafseer wo Tatbeeq Ahadees-e-Shareefa ke bagair mumkin nahin. Maslan Qur'aan-e-Majeed mein sirf "اَقِيۡمُوا الصَّلٰوة" hai laikin صلوٰة الفجر و صلوٰة الظهر wagairah

Namazaun ki khusoosiyatein aor unn-ko ada karne ki tarkeebein Zaat-e-Sarwar-e-Kaenaat SAWS hi se maloom huwee hain in Khusoosiyataun aor tarkeebaun ka Qur'aan mein mazkoor na hona mukhalif-e-istedlal ke liye mufeed nahin hosakta. Kuin ke yeh sab in Aayaat hi ki Tafseer tasleem ki jati hain.

Isi tarha Rasooullah SAWS ke ba'ad Ummat-e-Rasool SAWS mein aik shakhs ki baisat ka zikr Qur'aan mein IJMAALAN maujood hai. Jaisa ke Aan-Hazrat SAWS ka zikr aglay Kutub-e-Samaviya mein IJMALAN paya jata hai. Iss-ki tauzih (1) in Aayaat ki bahes mein aage maloom ho jaegi. Inn Aayaat mein sirf aik shakhs ki baisat ka zikr hai uss ka naam wa laqab makhsoos nahin kiya gaya hai. Hazrat Rasoolullah SAWS ki Ahaadees-e-Shareefa jo Mahdi-e-Mau'ood AHS ki baisat ke mutaliq paee jati hain who fil-haqeeqat inn Aayaat hi ki Tafseer hain sirf Aan-Hazrat SAWS ke waledaen ke farameen hi se maloom hosakta hai ko iss shakhs ka naam "Muhammad" aor laqab "Mahdi" hai.

Aor woh naslan Bani Fatima se hoja. Aor iss ke waledaen ka naam Aan-Hazrat SAWS ky waledaen ke naam par hoga. Yeh tauzihaat jab ke inn

Aayaat ki Tafseer wa Tatbeeq hain to manna padta hai ke Qur'aan mein jiss shakhs ki baisat ka zikr hai who Mahdi AHS hi hain. Isi liye Ahaadees-e-Shareefa mein Mahdi AHS ke liye (Mamoor-Min-Allah) ki Khusoosiyat bhi bayan huwee hai.

Iss-se zahir hai ke lafz-e-Mahdi Qur'aan mein na hona Mukhalif Istedlal ki bina nahin ho sakta. Warna نَعُوْذُبِاللّٰه Ahaadees-e-Sahiha wa Mutawatirah Mukhalif-e-Qur'aan hona lazim Aaeyga. Hasil yeh ke "Mahdi" Hazrat Rasoolullah SAWS ka diya huwa Khitaab hai iss-liye Kalam-e-Rasool SAWS mein maujood hai lehaaza Kalamullah (Qur'aan) mein na paya-jana kharij az bahes hai. Isi liye Hazrat Bandagi Miyan Abdur-Rasheed RZ ne Khutba-e-Iftetahiya mein yeh alfaaz istemal kiey hain.

والسلام علی الامام فی أخر الزمان من حضرة الرحمان الموعود فی القرأن المخاطب بالمهدی باللسان من نبی الرحمٰن علیه الصلوٰة و السلام۔

Translation:- Aor Bargah-e-Rahman se Salam Nazil ho Imam-e-Aakhir-az-Zamaan par jin (ki Baisat) ka waadah Qur'aan mein kiya gaya hai. Aor jin ko Nabi-ur-Rahman Alaihis-Salwatus Salam ki Zabaan-e-Mubarik se "Mahdi" ka Khitab diya gaya hai.

☆☆☆☆☆

Union of Mahdi AHS and Isa AHS in One Era:

Generally, the Muslims know about Mahdi-e-Mau'ood AHS that he would appear in the period close to Doomsday, and that Hazrat Imam Mahdi AHS and Prophet Isa AHS (Jesus) will appear at the same time. This information is superficial and the result of books written without any research. Prophet Muhammad SAWS has said, "When two Vice Regents (Khalifas) claim loyalty (or fealty), kill one." On the basis of this, Imam Nowawi RA has said, "The Salf (the scholars of the yore/past) have achieved consensus in respect of two Vice Regents/Khulafa not being allowed at one and the same time (that is, Ijtima/unity)." This shows

that the concept of the union of Imam Mahdi AHS and Prophet Isa AHS is void and violates the consensus.

The reality, however, is that in books like Bukhari, Muslim and others, there are some parables, wherein words like Jaish (Army), Ameer (Commander), Imam (Leader) etc. have been used. On the basis of this, some people thought that Jaish meant the Army of Imam Mahdi and Ameer meant Imam Mahdi. Allamah Qazi Muntajibuddin RZ Junairy, who had confirmed/acknowleged Imam Mahdi AHS and sworn fealty to him, has written a book in Arabic language, by the name Makhzan-ad-Dalalail (Treasury of Arguments), wherein he has elaborately dealt with the proof of Imam Mahdi AHS. In it he has discussed the issue of both Imam Mahdi AHS and Prophet Isa AHS appearing at one and the same time. He holds that the concept is wrong with convincing arguments. At one point in his book, the Allamah RZ states: "And saying that Imam Mahdi AHS will lead the prayers and Prophet Isa AHS will follow him is incapable of being enforced for many reasons. It is opposed to the Correct Hadees wherein (the Prophet SAWS said), "How can the community be annihilated when I am in its beginning, Isa (AHS) is at its end and Mahdi (AHS), who is from among my descendants, is in the middle." Further, Iman Sa'aduddin Tuftazani RA, in his book, Sharah-e-Maqaasid, has clearly denied the concept of the appearance of Imam Mahdi AHS and Prophet Isa AHS at one and the same time. He has also said that the saying that Isa AHS will follow Imam Mahdi AHS, or vice versa, in prayers, is an unauthenticated saying which cannot be relied upon."

Explaining the hadees, which Allama Muntajibuddin RZ has quoted, the author of Mirqatah says, "The authority of this kind of Hadees is called Silsilatazzahb (the golden chain) and this has been reported in the Musnad of Imam bin Hanbal RA as narrated by Abdullah bin Abbas RZ and in Kanz-al-Amaal as narrated by Hazrat Ali RZ , in Ashi'at-al-Lama'at Volume 4 as narrated by Zarrin and in Mishkaat with some differences in words." When it is proved that this Hadees is correct, it is also proved that

the Jaish, Ameer and Imam, mentioned in Muslim and Bukhari do not connote Hazrat Imam Mahdi-al-Mau'ood AHS. Otherwise, Ijtimaa-e-Ziddain (combination of the two opposites) would become necessary. Further, it is also to be noted that when it is admitted that there is no mention of Mahdi in Muslim and Bukhari, the use of the words like Jaish, Ameer and Imam cannot be deemed to purport Mahdi. And this is the reason why Imam Bukhari RA and Imam Muslim RA have not set up a separate chapter on Mahdi in their books. The book of Hadees, Muslim, has narrated from Abu Huraira RZ a Tradition, in which the terms, Imamukum-minkum and fa-mkum minkum occur. Imam Bukhari RA too has reported this Tradition. In an explication of this Tradition, Sheikh Abdul Haq Muhaddis Dahlavi writes, "The term Imam purports to mean Prophet Isa AHS (Jesus). The term, his being from among you, purports to mean that he will command you in accordance with your Shariyat, not in according to the Bible. In the other Tradition, the Arabic expression, Fa-yomakum bi-kitab rabbakum-o-Sunnat Nabi-yakum, means, "He will lead you, in accordance with the Book (Qur'aan) of your Rabb/Lord and the Sunnat of your Prophet SAWS. Its meaning, thus, is that Isa AHS will lead you (Imamat) and that he would be in a condition that he would be from among your religion and Millat (community) and he would rule you on the basis of your Book and Traditions." This shows that the words, Jaish, Ameer or Imam, do not connote Imam Mahdi AHS, it refers to somebody else.

Hazrat Qazi Muntajibuddin RZ has explained it thus: "Hence, it is proved that the Army conquering Constantinople would be from Bani Ishaq (the descendants of Ishaq) and would say its prayers along with Hazrat Isa AHS and the person who would say his prayers would be the commander of that army. From this Riwayat, it cannot be understood that the Ameer of this army would be Mahdi AHS, because Mahdi AHS would be from the descendants of Ismail (Bani Ismail), as he would be from the descendants of Bibi Fatima RZ, daughter of Prophet Muhammad SAWS, in accordance

with the saying of the Prophet SAWS, that Mahdi will be from among the children of Fatima RZ. This has been narrated by Umm-e-Salama RZ." Because of all this, Allama Tuftazani RA has explained in his book, Sharah-e-Maqaasid, "There is no Sahih Hadees about Imam Mahdi AHS being with Prophet Isa AHS, except the hadees, which includes the phrase that means, "A group from my Ummat/Community will continue to fight in defence of the Haq/Truth and be victorious till the Day of Resurrection." And saying that Imam Mahdi AHS will follow (Iqtida) Prophet Isa AHS in ritual prayers/Salat/Namaz or vice versa is without substance and should not be relied upon. Allamah Qazi Muntajibuddin RZ has elaborately discussed the problem of Imam Mahdi AHS and Prophet Isa AHS not appearing at the same time. But the entire discussion cannot be reproduced here. Hence, we have given only some excerpts here. In one place, he has also written, "Hence, it is proved that both of them (Imam Mahdi AHS and Prophet Isa AHS) will not appear at one and the same time. After knowing all the relevant facts, if somebody were to insist on their appearing at one and the same time, he will be counted among the people who rely on whims and fancies and talk about things without substance. It is astonishing that this concept has spread among the people with severity that Imam Mahdi AHS and Prophet Isa AHS will appear in one era, although no Sahih Hadees exists to prove this point.

☆☆☆☆☆

قرآنِ مجید میں لفظِ "مہدی" کا ذکر

قرآنِ مجید میں بہت سارے مسائل ایسے ہیں جن کی تفسیر و تطبیق احادیثِ شریفہ کے بغیر ممکن نہیں۔ مثلاً قرآنِ مجید میں صرف "اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ" ہے لیکن صلوٰۃ الفجر و صلوٰۃ الظہر وغیرہ نمازوں کی خصوصیتیں اور اُن کو ادا کرنے کی ترکیبیں ذاتِ سرورِ کائنات ﷺ ہی سے معلوم ہوئی ہیں اِن خصوصیتوں اور ترکیبوں کا قرآن میں مذکور نہ ہونا مخالفِ استدلال کے

لیے مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ سب اِن آیات ہی کہ تفسیر تسلیم کی جاتی ہیں۔

اِسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بعد اُمتِ رسول ﷺ میں ایک شخص کی بعثت کا ذکر قرآن میں اجمالاً موجود ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا ذکر اگلے کتبِ سماویہ میں اجمالاً پایا جاتا ہے۔ اِس کی توضیح 1 اِن آیات کی بحث میں آگے معلوم ہو جائے گی۔ اِن آیات میں صرف ایک شخص کی بعثت کا ذکر ہے اُس کا نام ولقب مخصوص نہیں کیا گیا ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ شریفہ جو مہدیٔ موعودؑ کی بعثت کے متعلق پائی جاتی ہیں وہ فی الحقیقت اِن آیات ہی کی تفسیر ہیں صرف آنحضرتؐ کے فرامین ہی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اِس شخص کا نام "محمد" اور لقب "مہدی" ہے۔

اور وہ نسلاً بنی فاطمہ سے ہو گا۔ اور اِس کے والدین کا نام آنحضرتؐ کے والدین کے نام پر ہو گا۔ یہ توضیحات جب کہ اِن آیات کی تفسیر و تطبیق ہیں تو ماننا پڑے گا کہ قرآن میں جس شخص کی بعثت کا ذکر ہے وہ مہدیؑ ہی ہیں۔ اِسی لیے احادیثِ شریفہ میں مہدیؑ کے لئے مامور من اللہ کی خصوصیت بھی بیان ہوئی ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ لفظِ "مہدی" قرآن میں نہ ہونا مخالف استدلال کی بنا نہیں ہو سکتا۔ ورنہ نَعُوْذُبِاللہ احادیثِ صحیحہ و متواترہ مخالفِ قرآن ہونا لازم آئے گا۔ حاصل یہ کہ "مہدیؑ" حضرت رسول اللہ ﷺ کا دیا ہوا خطاب ہے اس لیے کلامِ رسول ﷺ میں موجود ہے۔ لہٰذا کلام اللہ میں نہ پایا جانا خارج از بحث ہے۔ اِسی لیے حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؓ نے خطبۂ افتتاحیہ میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔

والسلام علی الامام فی اٰخرالزمان من حضرۃ الرحمان الموعود فی القراٰن المخاطب بالمھدی باللسان من نبی الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

ترجمہ:- اور بارگاہِ رحمٰن سے سلام نازل ہو امامِ آخرالزماں پر جن (کی بعثت) کا وعدہ قرآن میں کیا گیا ہے۔ اور جن کو نبی الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے "مہدیؑ" کا خطاب دیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

Roman

Qur’aan mein “lafz-e-Mahdi” ka zikr

Qur’aan-e-Majeed mein bahut-sare masael aise hain jin ki Tafseer wo Tatbeeq Ahadees-e-Shareefa ke bagair mumkin nahin. Maslan Qur’aan-e-Majeed mein sirf "اَقِيۡمُوا الصَّلٰوة" hai laikin صلوٰۃ الفجر و صلوٰۃ الظہر wagairah Namazaun ki khusoosiyatein aor unn-ko ada karne ki tarkeebein Zaat-e-Sawar-e-Kaenaat SAWS hi se maloom huwee hain inn Khusoosiyataun aor tarkeebaun ka Qur’aan mein mazkoor na hona mukhalif-e-istedlal ke liye mufeed nahin hosakta. Kuin ke yeh sab inn Aayaat hi ki Tafseer tasleem ki jati hain.

Isi tarha Rasooullah SAWS ke baad Ummat-e-Rasool SAWS mein aik shakhs ki baisat ka zikr Qur’aan mein IJMAALAN maujood hai. Jaisa ki Aan-Hazrat SAWS ka zikr aglay Kutub-e-Samaviya mein IJMALAN paya jata hai. Iss ki tauzih (1) in Aayaat ki bahes mein aage maloom ho jaegi. Inn Aayaat mein sirf aik shakhs ki baisat ka zikr hai uss ka naam wo laqab makhsoos nahin kiya gaya hai. Hazrat Rasoolullah SAWS ki Ahaadees-e-Shareefa jo Mahdi-e-Mau’ood AHS ki baisat ke mutaliq paee jati hain woh fil-haqeeqat inn Aayaat hi ki Tafseer hain sirf Aan-Hazrat SAWS ke waledaen ke farameen hi se maloom hosakta hai ko iss shakhs ka naam “Muhammad” aur laqab “Mahdi” hai.

Aor woh naslan Bani Fatima se hoja. Aor iss ke waledaen ka naam Aan-Hazrat SAWS ky waledaen ke naam par hoga. Yeh tauzihaat jab ke inn Aayaat ki Tafseer wa Tatbeeq hain to manna padta hai ke Qur’aan mein jiss shakhs ki baisat ka zikr hai woh Mahdi AHS hi hain. Isi liye Ahaadees-e-Shareefa mein Mahdi AHS ke liye (Mamoor-Min-Allah) ki Khusoosiyat bhi bayan huwee hai.

Iss-se zahir hai ke lafz-e-Mahdi Qur’aan mein na hona Mukhalif Istedlal ki bina nahin ho sakta. Warna نَعُوۡذُبِاللّٰه Ahaadees-e-Sahiha wa Mutawatirah

Mukhalif-e-Qur'aan hona lazim Aaeyga. Hasil yeh ke "Mahdi" Hazrat Rasoolullah SAWS ka diya huwa Khitaab hai iss-liye Kalam-e-Rasool SAWS mein maujood hai lehaaza Kalamullah (Qur'aan) mein na paya-jana kharij az bahes hai. Isi liye Hazrat Bandagi Miyan Abdur-Rasheed RZ ne Khutba-e-Iftetahiya mein yeh alfaaz istemal kiey hain.

والسلام علی الامام فی أخرالزمان من حضرة الرحمان الموعود فی القرأن المخاطب بالمهدی باللسان من نبی الرحمٰن علیه الصلوٰة والسلام۔

Translation:- Aor Bargah-e-Rahman se Salam Nazil ho Imam-e-Aakhir-az-Zamaan par jin (ki Baisat) ka waadah Qur'aan mein kiya gaya hai. Aor jin ko Nabi-ur-Rahman Alaihis-Salwatus Salam ki Zabaan-e-Mubarik se "Mahdi" ka Khitab diya gaya hai.

Mention of Word "Mahdi" in Qur'aan

It is not possible to explain or conform (Tatbeeq) many of the precepts (Masael) that are in Qur'aan. For instance, Qur'aan only says, "Establish prayer" "اَقِیۡمُوا الصَّلٰوة". But the particularities and the order of performing various prayers like the morning, afternoon, etc., we have learnt from Prophet Muhammad SAWS. The absence of these particularities and the order of performing cannot be used for an adverse argument, because all this is considered to be the exegesis of the Quranic Verses. Similarly, the mention of the advent of a person in the ummah of the Prophet SAWS is present in a hidden form in Qur'aan, as there was a brief mention of the advent of Prophet Muhammad SAWS in the earlier Heavenly Scriptures. The explication1 of these Quranic Verses will be given later in this part of this book. There is mention of the advent of one person, but his name or titles have not been mentioned anywhere. The Traditions of Prophet Muhammad SAWS relating to the advent and mission of Hazrat Imam

Mahdi-al-Mau'ood AHS are in fact the exegesis of these Quranic Verses. These Traditions alone show that the name of the person is Muhammad and his title is Mahdi and that he would be from among the descendants of Hazrat Bibi Fatima RZ and the names of the parents of the Mahdi would be the same as those of the parents of the Prophet SAWS himself. When these explanations are the exegesis and conformation of the Quranic Verses, one is bound to accept that the mention of the advent of the person in Quranic Verses relates to Hazrat Imam Mahdi AHS. This is why the particularity of the Imam Mahdi AHS being appointed by Allah (Mamoor-Min-Allah) has been described specifically. This shows that the absence of the word, Mahdi, in Qur'aan cannot be the basis of an argument opposing (The Advent of Mahdi). Otherwise, Allah may protect us, it would be tantamount to admitting that the Ahadis-e-Sahiha-Wa-Mutawatira contradict the Qur'aan. In short, Mahdi is a title conferred by Prophet Muhammad SAWS. Hence, it is found in the sayings of the Prophet SAWS. As such, it's not being found in the Qur'aan is beside the point. Therefore, Hazrat Bandagi Miyan Abdur Rasheed RZ has said in his foreword (to Naqliyaat),

والسلام على الامام فى أخرالزمان من حضرة الرحمان الموعود فى القرآن المخاطب بالمهدى باللسان من نبى الرحمٰن عليه الصلوٰة والسلام۔

"And salutations may descend from the House of the Merciful (Allah) on the Imam-e-Aakhir-az-Zaman, whose advent and mission was promised in Qur'aan, and Prophet Muhammad SAWS conferred on him the title of Mahdi."

☆☆☆☆☆

Mention of Word “Mahdi” in Qur’aan

It is not possible to explain or conform (Tatbeeq) many of the precepts (Masael) that are in Qur'aan. For instance, Qur'aan only says, “Establish prayer" "اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃ". But the particularities and the order of performing various prayers like the morning, afternoon, etc., we have learnt from Prophet Muhammad SAWS. The absence of these particularities and the order of performing cannot be used for an adverse argument, because all this is considered to be the exegesis of the Quranic Verses. Similarly, the mention of the advent of a person in the ummah of the Prophet SAWS is present in a hidden form in Qur’aan, as there was a brief mention of the advent of Prophet Muhammad SAWS in the earlier Heavenly Scriptures/ Holy Books. The explication of these Quranic Verses will be given later in this part of this book. There is mention of the advent of one person, but his name or titles have not been mentioned anywhere. The Traditions of Prophet Muhammad SAWS relating to the advent and mission of Hazrat Imam Mahdi-e-Mau‘ood AHS are in fact the exegesis of these Quranic Verses. These Traditions alone show that the name of the person is Muhammad and his title is Mahdi and that he would be from among the descendants of Hazrat Bibi Fatima RZ and the names of the parents of the Mahdi would be the same as those of the parents of the Prophet Muhammad SAWS himself. When these explanations are the exegesis and conformation of the Quranic Verses, one is bound to accept that the mention of the advent of the person in Quranic Verses relates to Hazrat Imam Mahdi AHS. This is why the particularity of the Hazrat Mahdi AHS being appointed by Allah (Mamoor-Min-Allah) has been described specifically. This shows that the absence of the word, Mahdi, in Qur’aan cannot be the basis of an argument opposing (the Advent of Mahdi). Otherwise, Allah may protect us, it would be tantamount to admitting that the Ahadis-e-Sahiha-Wa-Mutawatira contradict the Qur’aan. In short, Mahdi is a title conferred by Prophet Muhammad SAWS. Hence, it is found in the sayings of the Prophet Muhammad SAWS . As such, it’s not

being found in the Qur'aan is beside the point. Therefore, Hazrat Bandagi Miyan Abdur Rasheed RZ has said in his foreword (to Naqliat),

والسلام علی الامام فی اٰخرالزمان من حضرۃ الرحمان الموعود فی القراٰن المخاطب بالمھدی باللسان من نبی الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ و السلام۔

"And salutations may descend from the House of the Merciful (Allah) on the Imam-e-Aakhir-az-Zaman, whose advent and mission was promised in Qur'aan, and Prophet Muhammad SAWS conferred on him the title of Mahdi."

Facts, Commands and Teachings:- It is not hidden from the students of History that in the Ninth Century (Hijra), how little the leadership of the Muslims, whether the scholars or mystics, was performing its assigned duties in religion, and what was their condition and activities. See Tazkira by Abul Kalam Azad.

When the leadership of the community was so bad, there was a need for a Rightful Guide, who had the particularities of a Vice Regent of Allah/Khalifatullah, was Infallible and could reiterate the Lessons of Qur'aan to manifest the glory of the Quranic Verse, which says,

1) ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ ﴿19﴾ (سورۃ القیٰمتہ۔19) **"Thereafter the responsibility is Ours to let its (the Qur'aan) meaning be clear (to everyone)." Also Holy Angels of High Heavens, the English translation of excerpts from Tazkira. and who could inform the sleeping and misguided Muslims that their every act, every movement, their very life and death, everything was for and only for Allah, the One and Most High alone, and they could come to know what was the shortest way of Divine Love and Devotion and meeting the Beloved, that is allah/God, and how necessary was the strict observance of the Shariyat.**

2) The Qur'aan says,

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ (سورۃ اٰل عمران۔ 104)

"Let there arise out of you a band of people inviting to all that is good, enjoining what is right and forbidding what is wrong"

3) Quraan further says, فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ (سورة المآئدة-54) **"Allah will raise up others, loved of Allah and loving Him."**

"Needed was a group of people, which proved the veracity of these Quranic Verses and the deeds and the principles of which manifest the Quranic observation,

4) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط (سورة البقرہ-165) **"Their most intense love is for Allah alone,"**

5) in such a way that it proves the Holy Prophet's prediction that,

"يَقْفُوْا اَثَرِىْ وَلَا يُخْطِئُ" **"He (the Mahdi AHS) will follow in my footsteps and will not err."**

The perfect Omnipotence (that is, Allah/God) has proved this important need with marks that were of the category of the clear signs and arguments. In other words, He manifested the Straight Path through the sunshine of Syeduna Imamana Hazrat Syed Muhammad AHS of Jaunpur. Peoples' hearts were enlightened. The inner essences shone with brilliance. The real secrets of the Divine Knowledge/Irfaan were unveiled. People reached the highest stages of the ascension of the believers/Me'iraj-ul-Mo'mineen).

The people, who affirmed and confirmed (Tasdeeq) Hazrat Imam Mahdi AHS , tested the veracity of the Imam AHS's claim on the touchstone of the principles and standards employed to prove the veracity of the Apostles AHS. The perfect proof of the veracity of the Mahdi AHS, in every aspect like his character and conduct, commandments teachings and miracles etc. is present and available. Long before Hazrat Mahdi AHS staked his claim to Mahdiship, he was well known as the Leader of Saints/Imam ul-Awlia, as a result of his worship, religious exercises, devotion, continence and

Fear of Allah. Everybody acknowledged his conduct and habits. But it is a different matter that after he staked his claim, some people reneged the extent of the claim. This particularity too is a lucid argument in favour of his high ranks. There are three kinds of worship (Ibadat): of the Body (jismani), of the Money (maal) and of the Heart (Roohan i). The jurists (Fuqaha) have split hairs in respect of the precepts of bodily and monetary worship. But they have done precious little in respect of the worship that emanates from the heart. A large number of the sufis have discussed the finer points of the Tareeqat. Some others were so absorbed in their exercises that led them to the violations of the Shariyat. Some of the people of the worldly lust got an opportunity to deliberately violate the Shariyat in pretending to observe the rituals of Tareeqat. They excessively indulged in the innovations and prohibited actions. Look at Hazrat Mahdi AHS when the war between Rai Dalpat and Sultan Husain Sharqi was going on, the sword in Hazrat Mahdi AHS's hand powered with divine strength fell on Rai Dalpat cutting through his breast and his heart sprang out of his chest. Hazrat Mahdi AHS saw the image of the idol, the Rai used to worship, on his heart. The mind is the place of the imagination and the heart is the place of affirmation (Tasdeeq). This was the perfection of the Rai's devotion for the idol that its imagination and its affirmation were so great that the image formed on the heart. What is the wonder if the eyes, which were endowed with the strength and ability to see the subtle and other things beyond the grasp of the senses, saw this too! Hazrat Mahdi AHS entered the divine ecstasy (on deliberating) that; "If this is the effect of the falsehood (Batil), what would be the effect of the (divine) Truth." Hazrat Mahdi AHS was immersed in divine ecstasy. The concurring parables show that the ecstasy lasted for twelve years. Hazrat Mahdi AHS ate nothing during the first seven years. At the prayer call or at the time of the ritual daily prayers, Hazrat Mahdi AHS would regain enough consciousness to say his prayers. Even during this period, Hazrat Mahdi AHS did not violate the Shariyat. Once when he regained the consciousness,

his wife respectfully told him that he had not eaten anything for a long time. Hazrat Mahdi AHS replied, "Do not worry! This servant gets his nourishment regularly."

In Isharaat, Sheikh-ur-Raees Bu Ali ibn-e-Sina (Avicenna) writes:

"If you hear the news that a mystic devotee (Arif) has withheld his habitual food for an extraordinarily long period, treat it as true. This fact is well known and is relied upon in physics and natural sciences that when people become immersed in the acquisition of new information, their customary means become extinct. These means, which are very laudable, do not breakup and the constitution does not need them. Such a person, who has this attribute, can go without food for a long time. But if somebody does not have such an attribute, but is in a different state (halat), he would die if he refrains from taking his food for even a tenth of such a period. But one who has these laudable attributes does not become even weak. His strength will continue to subsist."

Imam Fakhruddin Razi RA has adopted this view/Mazhab in his book, Sharah-e-Isharaat. Sheikh Shihabuddin Ishraqi has also said this: "When the magazine of the heart of the Arif becomes full of the devine information and Angelic Realities, he does not need any food." Ishraqeen and others too have said similar things. There are many similar Traditions too. (It may be mentioned here that) Prophet Muhammad SAWS used to fast continuously (Saum-e-Visaal). Seeing him doing it, some of his Companions RZ too started fasting for days together continuously. The Prophet SAWS used to dissuade them and told the Companions RZ; "Who is like me among you? When I spend my night, my Allah/Lord makes me eat and drink." In short, even during the period of his divine ecstasy, Hazrat Imam Mahdi AHS did not violate the Shariyat. Let alone the violation of the Shariyat, he did not even miss his Namaz/ Payer (the ritual prayers, performed five times a day). The particularity of following the injunctions of Shariyat too is the proof of his perfection in Sainthood. Hazrat Mahdi AHS imparted the teachings of Tareeqat and Mua'arifat in

such a manner that, at no time and in any state or condition, there was any scope for Polytheism (Shirk). He made the observance of Shariyat Obligatory and, thus, foreclosed all chances of deceit and fraud. Hazrat

Mahdi AHS said about the Saints of the yore/past "Our brothers avoided the nearest route and followed a circuitous route, but they achieved their objective, because they were sincere in their desire and their objective was Allah." His companions asked, "Miranji! Which is the nearest route and which is the circuitous route?" Hazrat Mahdi AHS said, "Why did they not become Bay-Ikhtiyar (without any authority) in the path of Allah in accordance with Shariyat although there are a set of learned hermits who can impart education to their pupils from a distance by means of Kashf (Purification of heart from evil by austerity and devotion). Ishraqin are the "Illuminists or the adherents of Illuminism' (mysticism derived from Plato's Neoplatonism. Shaikh Shihabuddin Suhrawardi has written a book, Hikmat al-Ashraq. Seerat-un-Nabi SAWS, Sulaiman Nadvi, Vol. 4, page 123, this was the nearest way. Why did they fast for their whole life with their power and authority? Why did they give up permitted and lawful things? Why did they hang themselves, head down, in wells? Why did they fix the time span of twelve years and fasted during that period? Allah had not ordered any such thing. Why did they not follow the Quranic Injunction, "For him who rest his dependence on Allah, He will be All Sufficient ?" Why did they not observe the fasting of Trust in Allah (Tawakkal)? They should have become Bay-Ikhtiar (without authority). COUPLETS: "We used to hear, "I am the Truth or I am the Pure, but here the teaching was of becoming the servant or slave;/ Oh! If it came, it came to the indigents of him. To become the image of a perished existence."

Bay-Ikhtiari (without any authority) covers very delicate issues or precepts, which one can learn exhaustively during the company of the murshid (preceptor). The demands of the Nafs can be divided in three

kinds. With Iblis (Shaitaan) aiding and abetting, the power of demand increases. They are:-

1) for the survival of life and health, the demand of good food and drinks;
2) for pleasure and comfort, the demand of a good house, better apparel and better household effects; and

3) for procreation, the demand of the opposite sex (marriage). But these demands should come as a humble request from an obedient, not as a command to be obeyed. The intellect of a believer (Mo'min) considers the demands in the light of the injunctions of Allah and His Apostle and it will sanction a demand on the basis of the appropriate quantum and reasonable time. Otherwise, it will reject it, even if one has to undergo a lot of difficulties. Making one's authority subservient to the commandments of Allah is Bay-Ikhtiari. It is for this reason that Hazrat Mahdi AHS once said, "One is lucky by becoming Bay-Ikhtiar."

If the people who suspect monkery (Rahbaniyat) among the Mahdavis deliberate and scrutinize every part of the teachings of Imam Mahdi AHS with an accurately right-mindedness, they will come to know how carefully the Mahdavis have followed the Shariyat even in critical situations. "There is no monkery in Islam." If one wants to know the correct emulation of this adage and with it the method of leading the life of the apostles, companions and others, who seek perfection, one could find all this in the teachings of Hazrat Imam Mahdi AHS. In short, the principles and teachings of the Mahdavis mirror the loftiest teachings of Islam. And no other sect of the Muslims will be found so perfect in the emulation of the eminent (Ulama or leaders) of the Ahl-e-Sunnat. Our principles of Hadees, Fiqh and other usual precepts are the same as the accepted principles (Musallamat) of the Imams and eminent (people) of the Ahl-e-Sunnat. For instance, the Ziyarat is performed on the fourth day of the death of a person, while among other sects of Muslims it is done on the third day. A perusal of the Hadees that authorizes this ziyarat shows that the method

adopted by the Mahdavis tends to be very careful. Let us look at the text of the Hadees, which says, "Prophet Muhammad SAWS had fixed only three days for the mourning of the relatives other than the husband. And the (female) companions observed the three-day norm meticulously. When the brother of Hazrat Zainab bint-e-Hajash RZ died, she (probably) applied perfume on the fourth day of the death, but she said, "I did not need the perfume. But I had heard the Prophet SAWS delivering the sermon from the minbar (pulpit) that no Muslim woman should mourn the death of anybody, other than her husband, for more than three days. Hence, I

obeyed the command of the Prophet SAWS." When the mother of Hazrat Um-e-Habiba RZ died, the daughter rubbed perfumes on her cheeks and said, "I did not need this. I only wanted to obey the commands of the Prophet SAWS." Abu Dawood, Kitab-ut-Talaq, excerpted from Uswah-e-Sahaba, Abdus Salam Nadvi, Part 1.

It is obvious from these Traditions that ordinarily three days would not be complete if the ziyarat were performed on the third day. Hence, among the Mahdavis, three days would be of the mourning and ziyarat is performed on the fourth day. Beetle-leaves, some sweets (like Batasay) and perfumed oil are distributed to mark the end of the mourning. (This is a kind of oil in which some powdered sweet-smelling herbs are mixed, and this is called Sondha.) However, there is some difference in this practice among some Murshideen. In short, our divine practices (Haqqaniyat), which are in perfect consonance with the Qur'aan and Sunnat of Prophet SAWS, need to be carefully examined. The principles and beliefs of the Ahl-e-Sunnat too should be carefully studied. For this, as the study goes back in time, it would become increasingly important. The writings of the recent Ulama and the books available now will not successfully help in determining the real accepted principles of the Ahl-eSunnat. Further, a look on the principles and accepted precepts of the eminent Sufis of the Ahl-e-Sunnat too is necessary, because our school of thought (Mazhab) provides guidance towards the Highest Teachings of Islam, which pertain to the

desire, and divine Love for Allah and their concomitances. A mis under-standing often occurs that Hanafiyah alone are included among the group of the Ahl-e-Sunnat: All the four Imams of Mazaahib are truthful/Bar-Haq]. Among us, there is no need to be bound by any one Imam. Hazrat Mahdi AHS has ordered us to work according to the excellence Aaliyat. He

himself worked on the principle of excellence, and our community follows this meticulously. Hence, the precepts regarding worship (Ibadaat-wa-Deeniyaat) are in conformity with one Imam or the other. But more often, our practice is in conformity with the Hazrat Imam Azam Abu Hanifa RA. This makes it obvious that examining our principles, beliefs, precepts and practices on the touchstone of the precepts of any one Imam does not suffice. Further, this too should be kept in sight that the Mahdavis call themselves Ahl-e-Sunnat. And whenever we talk of our conformity with the Ahl-e-Sunnat, it purports to mean the eminent people of the era of Nubuvat of the Khair-al-Quroon or those Imams and Saints and their follower Sufis and scholars of the true religion who preceded Hazrat Mahdi AHS , because Prophet SAWS has said, "The path, which I and my companions' traverse."

In fact, the claim of Hazrat Mahdi AHS was,"If somebody wants to know our veracity, he should compare our state and deeds with the Book of Allah/Qur'aan and the practice/Sunnat of Prophet SAWS." Further, Hazrat Mahdi AHS said, "Our religion is the Book of Allah/Qur'aan and the emulation of Prophet SAWS." Hence, it is imperative that our principles and beliefs should be in accordance with the Qur'aan and the Sunnat. There is no harm if any of our precept is in consonance with none of the Imams of Mazaahib and others, when there is conformity with the Book/Qur'aan and Sunnat. Generally, the eye falls on the fact that we have such and such a belief about Hazrat Syed Muhammad AHS of Jaunpur, but what really needs to be seen is the infirmities/Illat, if any, in our beliefs. Since the Zaath of Hazrat Syed Muhammad AHS of Jaunpur is the Mahdi Al-Mau'ood, we are bound by the same beliefs that would be

related to Mahdi-Al-Mau'ood. And a more important point is that by accepting Hazrat Syed Muhammad AHS as Imam Mahdi Al-Mau'ood our conformity with the Book/Qur'aan and Sunnat has not been adversely affected. The people from among the contemporary Ulama and Mashayakheen, who swore fealty to Hazrat Mahdi AHS, also strongly felt this specialty of him. Allamah Muntajibuddin Junairy RZ has written a book in Arabic proving the veracity of the claim of Hazrat Syed Muhammad AHS of Jaunpur to be Mahdi. Its title is Makhzan-ud-Dala-il (The Treasury of Arguments). We would like to reproduce a small piece from its preface here. This shows that the Ulama had not overlooked the importance of the Book/Qur'aan and Sunnat. The said piece states, "Khair-al-Quroon means the period between ten to 120 years after the demise of Prophet SAWS; it also means the companions of the Prophet SAWS, and their companions; Allah may be pleased with them all. "I thought of a short and comprehensive compilation so that a satisfactory solution could be found to the difficulties in their hearts caused by their being misguided. This compilation guides the prudent to a straight path (Siraat-al-Mustaqeem), the life of the other world and religion. Hence, I started writing this book after supplicating with humility and in a state of lamenting. I also supplicate the Generous Bestower Most High Allah /God to make me remain in conformity with the Ahl-e-Sunnat-wal-Jama'at and keep my heart steadfast on every word that comes from my mouth or pen and what Allah wills. He is powerful to answer my prayers to the fullest." The truth is that Imam Mahdi AHS presented the Book/Qur'aan and Sunnat of Prophet Muhammad SAWS in proving the veracity of his claim of being the Mahdi with a challenge. Even today, centuries later, the Mahdavis are able to present the veracity of their Mahdaviyat by proving their conformity with the Book/Qur'aan and Sunnat of the Prophet SAWS. The Mahdavis have not compiled their separate books on Hadees, Fiqh and Kalam. Hence, the bases of their argument are the same books, which the eminent writers of the Ahl-e-Sunnat have compiled and which are reliable among them. Since we consider Hazrat Syed Muhammad AHS of

Jaunpur, by virtue of his being the Mahdi-e-Mau'ood, Khalifatullah, Masoom-Anil-Khata, as the final argument, we believe that every order of Hazrat Mahdi AHS is in conformity of the Book/Qur'aan and Sunnat and, in the utmost glory of that belief, we accept it without demanding any further argument or proof. In the present circumstances, a study of the criticism against the precept of the "Mahdaviyat and the Mahdavia Religion" shows that the sources of most of the critics are the thoughts of Ibn Khaldoon regarding the advent of Mahdi. The reason why people who dare to criticize the Mahdavia Religion is their study of a book, Hadiya-e-Mahdavia by Zaman Khan Shahjahanpuri. We have already dealt with the point of view of Ibn Khaldoon in the foregoing pages and that is enough. The answers to Hadiya-e-Mahdavia too have been given.

Whoever achieves the benefits from the sayings of the Khatm-ul-Huda, Subl-us-Sawa by Maulana Syed Shah Muhammad Sahib RA, which was completed in 1289 H and was published from Bangalore in 1291 H. A copy of it is available in the Hyderabad State Library (Kutub-Khana-e-Asafia, Hyderabad--- Kalam, Urdu, No. 806). Kohlul-Jawahar was written by Hazrat Maulana Syed Nusrat Sahib RA and was completed in 1290 H. One of its volumes has already been published recently.The author of Hadiya-e-Mahdavia, who died in 1292 AD, had read both of these books. Besides, the tracts of Hazrat Maulana Syed Esa RA alias Aalam Miyan too were published in those days. Further, we have briefly discussed some of the criticisms of Hadiya-e-Mahdavia too in Tauzihat. This will unveil the truth. Apart from this, the attitude of the author of Hadiya-e-Mahdavia is of satire, criticism, derision, making false allegations, defaming and using harsh and uncivilized expressions etc., with the result any man of reason comes to the conclusion that, though the book contains some references from the books of the Mahdavis, it is not reliable, because hostility and malice is obvious from the style of the author. Hence, the writing of the hostile authors cannot be used to allege any person or group of persons without going into the details of the veracity of their writings. The people,

who overlook this accepted principle or whose intention is to make allegations for the sake of making allegations, take advantage of this book, Hadiya-e-Mahdavia, or any other books based on it. But this is against the principles of justice and fair play. One of the principles of argument is that one uses the accepted facts, data and bases of the opponent to prove one's point. But this does not make it imperative that one should accept all the accepted principles of the arguer. Hence, we have used some of the passages of the non-Mahdavi writers and in some places we have quoted a few couplets from the poems of Iqbal, a famous scholar, thinker and poet of the modern age, because he has used and admitted to have used the thoughts and words from Qur'aan and those from the Masnavi of Maulana Rome RA Couplets:

Translation: Do not get entangled in my verses,/If you are a seeker in the path of certainty. /My writings are in your eye, /(but) in my eyes is the Qur'aan, the manifest. I have lived for a long time among the western scholars. I was very inquisitive. I did not find a single person who was of an eminent stature spiritually (In other words, the westerners are devoid of spirituality. Maulana Rome: "We are accustomed to the perceived and the buyers at the beach. But Rumi is an ocean full of tumult, upheaval and mysteries. Iqbal: "If you cannot find the companionship of a Murshid /preceptor, make Peer-e-Rumi your Murshid (that is, study the Masnavi of Maulana Rome).

Maybe, you will get the passion and heart burning needed (for the understanding of the Qur'aan, Hadees and the Saints, his own sayings will conform to the Mahdavia Religion. In short, there are many precedents of this principle in the books pertaining to the proof. Hazrat Mahdi AHS has himself repeated many Dohey/ couplets. To use the writings of the Ulama and Scholars, who are reliable and accepted among the Non-Mahdavis, is an attractive proposition and should certainly be thought over. The passage in Tauzihat, related to a parable follows the text of that parable with its number to explain every precept with clarity. However, sincere

and respected scholars can draw our attention to any matters, which need revision. We will happily welcome such sincere efforts and will make necessary amends at the time of publishing the next Edition. The non-Mahdavis, who have some real doubts and want to get them clarified, too may contact us. We will address their queries and will try to solve their difficulties as far as is possible. As we have stated earlier also, we could not explicate all the parables in this book; otherwise, the book would have become voluminous and printing and publishing it would have become difficult and the work of printing would not have been satisfactorily completed. Hence, we have compiled a particular portion of the explications of the parables. Allah willing, soon the complete explications too would be in the hands of the community.

Wa-Ma Taufiqee Illa-Billahil-Ali-il-Azeem

Ahkharul-Ibaad Faqeer Abu Sayeed Syed Mahmood Gafirallahu.

☆☆☆☆☆

مختصر حالات و خلاصۂ احکام و تعلیمات

تاریخ بین حضرات پر مخفی نہیں کہ نویں صدی ہجری میں قومِ مسلم کی قیادت کے ذمہ دار اکثر افراد خواہ علماء ہوں یا صوفیہ بلحاظِ دینیات اپنے اپنے فرایضِ منصبی پر کس حد تک عامل تھے۔ اور اُنھوں نے اپنے کو کن حالات و کیفیات میں مبتلا کر رکھا تھا۔ دیکھو تذکرہ ابوالکلام آزاد۔

جب قائدینِ ملت کا یہ حال ہو تو عوام کا ذکر ہی کیا؟ ایسے وقت ضرورت تھی ایک ہادیٔ برحق کی جو خلیفۃ اللہ و معصوم عن الخطاء کی خصوصیات کا حامل ہو اور درسِ اِسلام کو اِس کے حقیقی معنی و مفہوم کے ساتھ پھر ایک بار دہرا دے جس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

1) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿19﴾ ط (سورۃ القیٰمتہ) ترجمہ:- "پھر ہم پر اِس (قرآن) کا بیان لازم ہے" کی شان پوری طرح جلوہ گر ہو جائے۔ اور خوابیدہ و بے راہ مسلمانوں کو آگاہ کر دے کہ اُن کا ہر کام اُن کی ہر حرکت اُن کی زندگی، اُن کی موت سب کچھ خدائے واحد و برتر ہی کے لیے ہو۔ اور معلوم ہو جائے کہ عشق و محبت اور وصال الی المطلوب میں اَقرب الطریق کیا ہے اور ہر مقام و ہر حال میں آدابِ شریعت کی پابندی کس درجہ لازم ہے۔

ضرورت تھی ایک جماعت کی جو کہ علمبر دار ہو اور وعدۂ خداوندی کی پوری پوری مصداق ہو۔

2)"وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط (سورۃ اٰل عمران۔ 104)

ترجمہ:-اور تم میں ایسی جماعت کا ہونا ضروری ہے جو خیر کی طرف بلانے والی نیکیوں کا حکم دینے والی اور برائی سے روکنے والی ہو۔

3) فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ۙ (سورۃ المآئدۃ۔54)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ قریب میں ایک ایسی قوم کو لائے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس قوم سے محبت رکھتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتی ہو۔

اور جس کی تعلیم جس کے اُصول و اعمال۔۔۔

4) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط (سورۃ البقرہ۔165) ترجمہ:-جو لوگ مومن ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں زیادہ سخت ہیں۔

کا مظہر تام ہوں اِس طرح کہ :-

5) "يَقْفُوْا اَثَرِىْ وَلَا يُخْطِئُ" ترجمہ:- (مہدیؑ) میرے نشانِ قدم پر چلے گا خطا نہ کرے گا۔ رسولِ خدا ﷺ کی پیشن گوئی کا صحیح صحیح ثبوت ملے۔

قدرتِ کاملہ نے اِس اہم ضرورت کو آیات و بینات کا درجہ رکھنے والی کھلی نشانیوں کے ساتھ پورا کیا یعنی آفتابِ ہدایت سیدنا امامنا حضرت سید محمد جونپوری مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضیا پاشیوں میں صراطِ مستقیم کو اپنے بندوں پر واضح فرمایا جس

سے قلوب منور ہوگئے۔ باطنی جوہر چمک اُٹھے عرفان کے حقیقی رموز منکشف ہوئے اور معراج المومنین کے اعلیٰ مدارج تک رسائی نصیب ہوئی۔

جو لوگ امامنا علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے ہیں اُنھوں نے آپؑ کے دعوے کی صداقت کو اِسی معیار پر پایا جن اُصول و معیار پر انبیاء علیہم السلام کی صداقت کو ثابت کیا جاسکتا ہے۔ اخلاق و عادات احکام و تعلیمات اور معجزات وغیرہ ہر حیثیت میں آپؑ کی صداقت کا کامل ثبوت موجود ہے۔ دعویٰ مہدیت سے قبل عبادت و ریاضت زہد و تقویٰ اور پُر تاثیر مواعظِ حسنہ کی وجہ "سید الاولیاء" کے لقب کے ساتھ آپؑ کی شہرت ہو چکی تھی۔ اپنے پرائے سب آپؑ کے تقدس مآب اخلاق و اعادات کے معترف رہے ہیں۔ البتہ یہ اور بات ہے کہ دعوئے مہدیت کے بعد تسلیمِ دعوے کی حد تک اختلاف پیدا ہو جائے۔ یہ خصوصیت بھی آپؑ کے اعلیٰ مراتب و بلند پایہ شہرت کی بین دلیل ہے۔

عبادات کی تین قسمیں ہیں۔ جسمانی۔ مالی۔ قلبی۔ اکثر فقہا نے جسمانی و مالی عبادات کے متعلقہ مسائل کی خوب موشگافی کی ہے۔ لیکن قلبی عبادات کا اِس میں کوئی ذکر ہی نہیں اور اکثر صوفیہ نے طریقت سے متعلقہ مسائل میں بڑی دقیقہ سنجی سے کام لیا ہے۔ اور بعضوں نے تو ایسا انہماک اختیار کیا کہ شرعی احکام کی خلاف ورزیاں ہونے لگیں بلکہ بعض نفس پرستوں کو تو یہ موقع ہاتھ آ گیا کہ طریقت کی کھلی خلاف ورزیاں عمداً کرنے لگے۔ بدعات و منکرات میں اِس درجہ مبتلا ہو گئے کہ اللہ کی پناہ۔!

امامنا علیہ السلام کو دیکھیے کہ جب رائے دلپت اور سلطان حسین شرقی کی جنگ ہو رہی تھی، رائے دلپت پر آپؑ کا غیبی طاقت والا ہاتھ چلا کہ تلوار کاٹتی ہوئی سینہ سے پار ہو گئی۔ راجہ کا دل باہر نکل پڑا۔ آپؑ نے اِس کے دل پر اُس بت کی تصویر دیکھی جس کی وہ پوجا کرتا تھا۔ دماغ مقامِ تصور ہے اور دل مقامِ تصدیق۔ یہ راجہ کی عقیدت کا کمال تھا کہ بت کا تصور اور اُس تصور کی تصدیق اِس درجہ رہی کہ دل میں تصویر قائم ہو گئی۔ پھر یہ کیفیت بھی اُن آنکھوں نے دیکھی تو کیا تعجب جن میں لطائف و ماورائے محسوسات اور انوارِ تجلیات دیکھنے کی قوت و صلاحیت قدرت نے ودیعت فرمائی تھی۔

آپؑ پر جذبۂ حقانی نمودار ہو گیا کہ "باطل کا اِس قدر اثر ہے تو حق کا کیا کچھ نہ ہو سکتا ہے۔" جذبۂ الٰہی نے آپؑ کو مستغرق کر دیا

متفقہ روایت ہے کہ بارہ سال جذبہ رہا۔ سات سال تو ایسے گذرے کہ آپؑ نے کچھ کھایا نہ پیا۔ اذاں ہوتی یا نماز کا وقت آتا تو صرف اتنا ہوش آجاتا کہ نماز ادا کرسکتے تھے۔ کسی وقت آپؑ سے خلافِ شرع کوئی فعل صادر نہ ہوا۔ ایک دفعہ نماز کے وقت دراز سے ذرا سی غذا بھی آپؑ کو نہیں پہنچی ہے۔ فرمایا" فکر نہ کرو ہوش آیا تو بی بیؓ نے زاری و عاجزی سے عرض کیا کہ عرصہ بندہ کو برابر غذا پہنچتی ہے۔"!!

شیخ الرئیس بو علی ابنِ سینا اشارات میں فرماتے ہیں کہ:-

"عارف اپنی عادتی قوت کو غیر معمولی مدت تک روک لینے کی خبر اگر تم کو پہنچے تم اُس کو صحیح سمجھو اور یہ امر طبیعیات میں مشہور و معتبر ہے جب کہ قوائے طبعیہ عمدہ عمدہ معلومات میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ردی اسباب بالکل ہضم ہو جاتے ہیں۔ یہ عمدہ اسباب جو نہایت محمود ہیں بالکل تحلل قبولہ نہیں کرتے۔ اور طبیعت کو اُن کے بدل کی ضرورت نہیں ہوتی پس اکثر اوقات ایسی صفت کا موصوف شخص ایک طویل مدت تک غذا چھوڑ دیتا ہے۔ اگر کوئی اِس حالت کے سوائے دوسری حالت میں ہو اِس کی مدت کے دسویں حصے سے ایک حصہ میں بھی غذا چھوڑ دے تو موت واقع ہو جائے گی۔ مگر جس میں صفاتِ محمودہ موجود ہوں کمزور تک نہیں ہوتا اُس کی قوت محفوظ رہتی ہے۔"

امام فخر الدین رازیؒ نے شرح اشارات میں اِسی مذہب کو اختیار کیا ہے۔ شیخ شہاب الدین اشراقی نے یہ بھی کہا ہے کہ عارف کے دل کا خزانہ جب الٰہی معلومات اور ملکوتی حقائق سے مامور ہو جاتا ہے تو اُس کو غذا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حکمائے اشراقین و مشائقین کے بھی ایسے ہی اقوال ہیں اور ایسی کئی احادیثِ شریفہ بھی موجود ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کو صوم وصال رکھتے دیکھ کر جب صحابہؓ بھی آپؐ کی پیروی میں کئی کئی دن تک کا متصل روزہ رکھتے ہیں تو آپؐ اُن کو منع کرتے ہیں اور اپنی نسبت فرماتے ہیں:- "ءَلکم مثلی ابیت یطعمنی ربی و تسنیقیں" (بخاری کتاب الصوم) یعنی تم میں کون میرے مثل ہے میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (سیرۃ النبی سلیمان ندوی جلد 4 صفحہ 122)

حاصلِ کلام یہ کہ جذبہ کے عالم میں بھی امنا علیہ السلام سے کوئی خلافِ شرع فعل تو کیا صادر ہوتا نماز قضا نہ ہونے پائی

اِتباعِ شریعت کی یہ خصوصیت بھی ولایت کے درجۂ کمال کی دلیل ہے۔ امام ناعلیہ السلام نے طریقت و معرفت کی تعلیم اِس نہج پر دی کہ کسی حال اور کسی مقام میں بھی شرک نہ ہونے پائے اور آدابِ شریعت کی پابندی لازم قرار دے کر دھوکے اور فریب کے راستے بند فرمادیے۔

اولیائے پیشین کی نسبت حضرت امام ناعلیہ السلام نے فرمایا:- "ہمارے بھائی نزدیک کا راستہ چھوڑ کر چکر کے راستے سے چلے۔ اور مقصود حاصل کیا کیونکہ وہ طلب میں سچے تھے اور مقصود خدا تھا۔"۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ میرا نجیؑ! نزدیک کا راستہ کونسا ہے اور گردش کا راستہ کونسا؟ حضرتؑ نے فرمایا:- "راہِ خدا میں بے اختیار کیوں نہ ہوئے کہ شریعتِ محمدیؐ کے موافق یہی راستہ نزدیک تر تھا۔ اُنھوں نے اپنے اختیار سے تمام عمر کے روزے کیوں رکھے؟ مباح و حلال چیزوں کو کیوں چھوڑ دیا سالہا سال کنوؤں میں سرنگوں کیوں لٹکے اور بارہ سال کی قید لگا کر روزے کیوں رکھے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ احکام نہیں فرمائے ہیں۔ اور حسبِ فرمانِ خداوندی:- "وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسۡبُہٗ ط (سورۃ الطلاق۔ 3)" (جو شخص اللہ پر توکل کرے تو اللہ اس کے لیے کافی ہے) تمام عمر توکل کا روزہ کیوں نہ رکھا؟ اُن کو چاہیے تھا کہ بے اختیار ہو جاتے۔ (شواہد الولایت صفحہ 24)

ہم انا الحق کہیں سنتے تھے کہیں سبحانی ☆☆☆ یاں تھی ہر ایک کو تعلیم کہ بندہ ہونا

ہائے آیا تو اُسی کے فقراء کو آیا ☆☆☆ اِک مٹائی ہوئی ہستی کا وہ پتلا ہونا (استاذی مولانا المعیؔ مرحوم)

بے اختیاری بڑے نازک مطالب پر حاوی ہے۔ جن کو طالبِ صادق، اپنے مرشد کی صحبت میں رہ کر بخوبی معلوم کر سکتا ہے۔
نفس کے مطالبات تین قسموں پر تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ ابلیس کی مشارکت سے اِس میں قوتِ مطالبہ اور بڑھ جاتی ہے۔
(1) بقائے صحت و زندگی کے لیے اچھی غذا اچھے مشروبات کا مطالبہ (2) راحت و آرام کے لیے اچھے مکان اچھے لباس اچھے اسباب کا مطالبہ (3) بقائے نسل کے لیے جنسِ مقابل (شادی) کا مطالبہ نفس کے یہ مطالبات حاکم کی طرح نہیں بلکہ ایک محکوم واطاعت گذار کی درخواست کے طور پر پیش ہونے چاہیں۔ مومن کی عقل و تمیز احکام خدا اور رسولؐ کی روشنی میں غور کرے گی جو مطالبہ جس وقت جس حد تک منظور کیے جانے کے قابل ہے منظور کرے گی۔ ورنہ رد کر دے گی خواہ اِس کی وجہ کتنی ہی

مصیبت اٹھانی پڑے اپنے اختیاراتِ حاصلہ کو خدا اور رسولؐ کے احکام کے تابع کر دینا ہی بے اختیاری ہے۔اِسی لیے امامنا علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا "بےحلایۃ رشو بختیار باش"۔

تعلیماتِ مہدویہ پر "رہبانیت" کا شبہ کرنے والے غور کریں اور تعلیمات کے ایک ایک جز کو عقلِ سلیم سے جانچیں تو معلوم ہو گا کہ اتباعِ شریعت کو کیسے کیسے نازک موقعوں پر بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔"لا رهبانية فى الاسلام" کی صحیح اتباع کے ساتھ انبیاء و صحابہؓ و کاملین کی زندگی اختیار کرنے کا طریقہ اگر معلوم ہو سکتا ہے تو تعلیماتِ امامنا علیہ السلام ہی سے ہو سکتا ہے۔

غرض مہدویہ کے اُصول و تعلیمات، اسلام کے اعلیٰ ترین مقاصد کے حامل ہیں اور مسلمانوں کا کوئی فرقہ اکابرِ اہلِ سنت کا اتنا موافق مل نہ سکے گا۔ ہمارے اُصولِ حدیث، فقہ وہی ہیں اور معمول بہ کثیر مسائلِ ائمہ و اکابرِ سنت رحمہم اللہ کے مسلمات سے ہیں۔ مثلاً مہدویہ کے پاس میت کی زیارت چوتھے دن کی جاتی ہے اور دیگر مسلمانوں کے پاس تیسرے دن۔اِس کی سند میں جو حدیث ہے اُس کے دیکھنے سے معلوم ہو جائے گا کہ مہدویہ کا طریقہ مائل بھیاط ہے۔ چنانچہ اسوۂ صحابہؓ کی عبادت من و عن ملاحظہ ہو۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے شوہر کے علاوہ دیگر اعزہ کے ماتم کے لیے صرف تین دن مقرر فرمائے۔ صحابیات نے اِس کی شدت کے ساتھ پابندی کی۔ جب حضرت زینب جحشؓ کے بھائی کا انتقال ہو گیا تو (غالباً چوتھے دن) اُنھوں نے خوشبو لگائی اور کہا کہ مجھ کو خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے منبر پر سنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کو شوہر کے سوائے تین دن سے زیادہ کا ماتم کرنا جائز نہیں اِسی لیے یہ اِس حکم کی تعمیل تھی۔ جب حضرت اُم حبیبہؓ کے والدہ نے انتقال کی تو انھوں نے تین دن کے بعد اپنے رخساروں پر خوشبو ملی اور کہا کہ مجھے اِس کی ضرورت نہ تھی صرف اِس کی تعمیل مقصود تھی۔ (ابو داؤد و کتاب الطلاق باب اعداد المتوفی عنہا زوجہا) (ماخوذ از اسوۂ صحابہؓ حصہ اول مولفہ عبد السلام ندوی)

اِن احادیث سے ظاہر ہے کہ تیسرے دن اگر زیارت کی جائے تو عموماً تین دن پورے ہونے نہیں پاتے اس لیے مہدویہ کے پاس تین دن غم کے ہوتے ہیں چوتھے دن زیارت کی جاتی اور رفعِ غم کے طور پر پان بتاسے اور خوشبو کا تیل تقسیم کیا جاتا ہے۔

(یہ ایک قسم کا تیل ہوتا ہے جس میں خوشبودار چیزیں پیس کر ملائی جاتی ہیں جس کو "سوندا" کہا جاتا ہے) اور بعض مرشدین کے پاس اِس طریقہ میں کچھ فرق بھی ہے۔

حاصل یہ کہ ہماری حقانیت کتاب و سنت کی موافقت کو عمیق و انتہائی محتاط نظر سے جانچنے کی ضرورت ہے۔ نیز اہلِ سنت کے اُصول و عقائد کا بھی اچھی طرح مطالعہ کر لینا ضروری ہوتا ہے۔ اِس کے لیے جتنا قدیم تر زمانہ کی طرف رجوع ہوں گے اتنا ہی مطالعہ اہم بنتا جائے گا۔ علمائے متاخرین یا عام طور پر ملنے والی حال کی کتابوں سے اہلِ سنت کے اصل مسلمات کو متعین یا معلوم کرنے میں پوری کامیابی نہ ہو سکے گی نیز اہلِ سنت کے اکابر صوفیہ کے اُصول و مسلمات پر بھی نظر ڈال لینا ضروری ہوتا ہے کیونکہ ہمارا مذہب اسلام کی اِس اعلیٰ تعلیم کی طرف رہبری کرتا ہے جو طلب و عشق و محبتِ خدا اور اُس کے لوازم سے متعلق ہے۔

عموماً دھوکہ یہ ہوتا ہے کہ صرف "حنفیہ" ہی اہلِ سنت ہیں۔ حالانکہ چاروں ائمہ "اہلِ سنت" میں داخل ہیں:- "الحق دائر بین الائمة الاربعة" ہمارے پاس مسائل میں کسی ایک ہی امام کا التزام نہیں ہے۔ حضرت مہدیٔ موعودؑ نے عالیت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور خود عمل کر کے عالیت کے راستے بتا دیے ہیں جس پر قوم کا عمل ہے۔ اسی لیے عبادات و دینیات کے مسائل کسی نہ کسی امام سے مطابقت رکھتے ہیں اور زیادہ تر مطابقت امام اعظمؒ ابو حنیفہؒ سے پائی جاتی ہے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ کسی ایک ہی امام کے مسائل پیشِ نظر رکھ کر ہمارے اُصول و عقائد اور مسائلِ عبادات کو جانچنے کی کوشش بالکل ناکافی قرار پاتی ہے۔ نیز یہ امر بھی ذہین نشین رکھنا چاہیے کہ مہدوی اپنے آپ کو اہلِ سنت کہتے ہیں اور جب کبھی موافقتِ اہلِ سنت کا ذکر کرتے ہیں تو اُس سے مراد نبوت کے اکابرِ خیر القرون (صحابہؓ تابعین تبع تابعین رضوان اللہ عنہم اجمعین) ہوتے ہیں۔ یا وہ ائمہ و اولیاء اور اُن کی پیروی کرنے والے صوفیہ و علمائے دینِ متین جو سیدنا امام علیہ السلام کے دعوئے مہدیت سے قبل گذرے ہوں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے سنت کی تعریف یہ بیان فرمائی ہے کہ "ماناعلیه و اصحابی" یعنی جس پر میں اور میرے اصحاب ہوں۔

فی الحقیقت امامناعلیہ السلام کا دعویٰ ہی تھا کہ:-" اگر کسے خواہد کہ صدقِ ما را معلوم کند باید کہ از کلامِ خدا و اِ تباعِ رسول اللہ دراحوال و اعمال ما بجوید " یعنی اگر کوئی ہماری صداقت معلوم کرنا چاہتا ہے تو ہمارے احوال و اعمال کو کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ سے مطابق کرلے۔ نیز فرمایا:-

" مذہبِ ما کتاب اللہ و اتباعِ رسول اللہ " ہمارا مذہب کتاب اللہ (قرآن) اور سنتِ رسول اللہ ہے "اِسی لیے ہمارے اُصول و عقائد کتاب و سنت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

اگر ہمارا کوئی مسئلہ کسی بھی امام وغیرہ سے مطابق نہ پایا جائے تب بھی کوئی ہرج نہیں جب کہ کتاب و سنت کی موافقت پائی جاتی ہو۔ عموماً نظریں اِس طرف جاتی ہیں کہ ہم سید محمد جونپوریؒ کی نسبت فلاں فلاں عقیدہ رکھتے ہیں حالانکہ دیکھنا یہ چاہیے کہ اِن عقاید کی علت کیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ حضرت سید محمد جونپوری کی ذات مہدئ موعودؑ مسلم ہونے کی وجہ حضرتؑ سے متعلق ہے ہم اِن ہی عقاید کے پابند ہیں جو مہدئ موعودؑ کی نسبت ہونے چاہیں اور نہایت اہم بات یہ کہ حضرت کو مہدئ موعودؑ تسلیم کرنے کی وجہ کتاب و سنت کی موافقت متاثر نہ ہونے پائی۔

آپؑ کے ہمعصر بڑے بڑے علماء مشائخین سے جن لوگوں نے آپؑ کی تصدیق کی اُنھوں نے بھی اِس خصوصیت کو اچھی طرح محسوس کیا۔ علامہ قاضی نظام الدین جونیریؒ نے ثبوتِ مہدیتِ امامناعلیہ السلام پر عربی زبان میں ایک کتاب مخزن الدلائل تصنیف فرمائی ہے جس کے مقدمہ کا ایک چھوٹا سا جزو ہم یہاں نقل کرتے ہیں جس سے واضح ہو سکتا ہے کہ اِن علماء نے کتاب و سنت کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا تھا۔

اردت ان اؤلف مختصرا جامعا لحل مشکلاتهم و شافیالما فی صدورهم من ضلاتهم و هادیا لمن تدبر فیه الی صراط مستقیم و موصلاله الی طریق المعاد والدین القویم فشرعته مستعینابحضرة الوهاب متض عاالیه بالعجز والا بتهال و اسئال الله ان یجعلنی موافقا لا هل السنت و الجماعة فی کل ما ینطقه لسانی و یرقمه بنانی و ینطوی علیه جنانی انه علی مایشاء قدیرو بالاجابة جدید۔

(مخزن الدلائل)

ترجمہ:- میں نے مختصر و جامع تالیف کا ارادہ کیا تا کہ ضلالت کی وجہ اِن سینوں میں جو مشکلات ہیں اُن کا تشفی بخش حل ہو جائے اور یہ تالیف صاحبِ تدبر کے لیے صراطِ مستقیم کی طرف رہبری کرے اور دین قویم و معاد کی راہ پر پہنچائے۔ پس میں نے عجز و نیاز سے زاری کی حالت میں وہابِ تعالیٰ کی درگاہ سے استمداد کرتے ہوئے اِس تالیف کی ابتداء کی اور اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں کہ مجھے اہلِ سنت والجماعت کی موافقت پر قائم رکھے۔ ہر بات میں جو میری زبان سے نکلے ہر تحریر میں جو میرے ہاتھ سے نکلے اور اِس پر میرے دل کو مضبوط کر دے۔ بے شک خدا جو چاہے اُس پر اور دعاء کو پورا قبول کرنے پر قادر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امامنا علیہ السلام نے دعویٰ مہدیت کی صداقت کے ثبوت میں کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ کو تحدی کیساتھ اپنی صداقتِ مہدیت کے ثبوت میں موفقتِ کتاب اللہ کے استدلال کی بناء وہی پیش فرمایا ہے اور آج صدیوں بعد بھی مہدوی، کتابیں ہیں جو اکابرِ اہلِ سنت نے مرتب کیں اور اِن میں معتبر و مسلم رہی ہیں۔

چونکہ ہم امامنا علیہ السلام کو مہدیٔ موعود خلیفتہ اللہ "معصوم عن الخطا" ہونے کی وجہ منتہائے دلیل مانتے ہیں اِس لیے آپؑ کے ہر حکم پر موافقِ کتاب و سنت ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں اور پوری معتقدانہ شان میں بلا طلبِ دلیل و حجت تسلیم کرتے ہیں۔
موجودہ زمانہ میں مسئلہ مہدیت اور "مذہبِ مہدویہ" سے متعلقہ اعتراضات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آمدِ مہدی کے بارے میں جو لوگ معترض ہیں اُن میں کے اکثر و بیشتر کا ماخذ ابنِ خلدون کے خیالات ہیں اور مذہبِ مہدویہ پر جو لوگ اعتراض کی جسارت کرتے ہیں اِس کی وجہ زیادہ تر "ہدیۂ مہدویہ" مولفہ زماں خاں شاہجہانپوری کا مطالعہ ہے۔

ابنِ خلدون کے نظریہ کی حقیقت تو آگے سرسری طور پر ظاہر کر دی گئی جو بہت کافی ہے۔ اور "ہدیۂ مہدویہ" کے جوابات بھی دیئے جاتے رہے ہیں۔

"ختم الہدیٰ سبل السوی" مصنفہ حضرت علامتہ العصر مولانا سید شاہ محمد صاحبؒ جو 1289ھ میں مکمل ہوئی اور 1291ھ میں بنگلور سے شائع ہوئی اِس کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں بھی ہے۔ (کلام اردو صفحہ 806) اور کحل الجواہر مصنفہ علامتہ العصر حضرت مولانا سید نصرت صاحبؒ جو 1290ھ میں مکمل ہوئی جس کی جلد حال میں طبع ہو کر شائع ہوئی ہے یہ دونوں کتابیں"

مولفِ ہدیۂ مہدویہ" کی نظر سے گزر چکی ہیں۔ اور مولفِ موصوف 6/ ذلحجہ 1292ھ تک بقیدِ حیات رہے ہیں اِس کے علاوہ علامتہ العصر حضرت مولانا سید عیسیٰ عرف عالم میاں صاحبؒ کے رسائل بھی اِسی زمانہ میں شائع ہو چکے تھے۔ نیز اِس کتاب کے حصۂ توضیحات میں "ہدیۂ مہدویہ" کے چند اعتراضات پر بھی مختصر بحث کی گئی ہے جس سے حقیقت ظاہر ہو سکتی ہے۔

اِس کے قطع نظر "ہدیۂ مہدویہ" میں اندازِ استدلال، ہزل و ہجو، طنز بھرا، وطعن، تشنیع اور سخت کلام، بیجا احکام یہ سب اُمور ایسے واقع ہوئے ہیں کہ جن کی وجہ سے ہر دانشمند "اجنب" اِس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اگرچہ اِس میں کتبِ مہدویہ کے حوالے درج ہیں پھر بھی لایقِ اعتبار نہیں۔ کیونکہ مولف کے جذباتِ نگارش سے خصومت و عناد عیاں ہے۔ لہٰذا کلامِ خصم پر سے بغیر تحقیق کسی جماعت کو یا کسی فرد کو موردِ الزام نہیں قرار دیا جاسکتا جو لوگ اِس عام مسئلہ کو ملحوظ نہیں رکھتے یا محض موردِ الزام کرنا جن کا مقصد ہوتا ہے۔ اِس کتاب یعنے "ہدیۂ مہدویہ" سے یا اِس سے استفادہ کی ہوئی کتابوں پر سے اعتراضات کر جاتے ہیں جو سراسر خلافِ اُصول ہے۔ استدلال کا ایک اُصول یہ بھی ہے کہ مقابل کے مسلمات سے اپنا ثبوت مہیا کیا جائے لیکن اِس سے لازم نہیں آسکتا کہ اِس کے سارے مسلمات ہمارے مسلمات ہو جائیں۔ اِسی لیے ہم نے بعض مقامات میں غیر مہدویوں کے بعض مضامین کے حوالے اور دورِ جدید کے مشہور عالم اقبالؔ کے بعض اشعار استعمال کئے ہیں کیونکہ اقبالؔ نے اپنے کلام میں قرآن کے مضامین اور حضرت مولانا رومؒ کی مثنوی سے استفادہ کی خصوصیت کا خود ذکر کیا ہے۔

مرے اشعار میں پھنس کر نہ رہ جا ☆☆☆ اگر تو سالکِ راہِ یقیں ہے

تری نظروں میں ہیں میری تصانیف ☆☆☆ مری نظروں میں قرآنِ مبیں ہے

با مغربیاں بودم پر جستم و کم دیدم ☆☆☆ مردے کہ مقاماتش ناید بحساب اندر

ہم خوگرِ محسوس ہی ساحل کے خریدار ☆☆☆ ایک بحر پُر آشوب و پُر اسرار ہے رومیؒ

پیرِ رومیؔ را رفیقِ راہ ساز ☆☆☆ تا خدا بخشدت سوز و گداز (علمائے یورپ) (مولانا رومیؒ)

قرآن وحدیث واولیائے کرام کے کلام سے جو بھی استفادہ کرے گا اُس کا کلام مذہبِ مہدویہ سے زیادہ موافق پایا جائے گا۔ غرض ثبوت کی اکثر کتابوں میں اِس اُصول کی نظیریں موجود ہیں اور خود امامنا علیہ السلام نے دوہے دہرائے ہیں۔ غیر مہدوی علماء شعراء جو اغیار کے پاس معتبر و مسلم ہوں اُن کے موافق استدلال کو تائید دلیل کی حیثیت سے استعمال کرنا جانبِ توجہ اور یقیناً محتاجِ غور و فکر ہو سکتا ہے۔ توضیحات کا جو مضمون جس روایت سے تعلق رکھتا ہے ابتداء میں وہ روایت مع نمبر سلسلہ درج کر دی گئی ہے جس سے معلوم ہو سکے گا کہ وہ مضمون کس روایت سے متعلق ہے۔ ہم نے ہر مسئلہ کو صاف و روشن کر دینے کی ممکنہ کوشش کی ہے۔ تاہم مخلص علمائے کرام قابلِ اصلاح اُمور کی طرف ہم کو متوجہ کر سکتے ہیں۔ ایسے مخلصانہ راست اقدام کو ہم بخوشی قبول کریں گے اور دوسرے ایڈیشن کے وقت اس کو ملحوظ رکھیں گے۔ اور جو مہدوی نہ ہوں لیکن صداقت شعارانہ جذبہ رکھتے ہوں اپنے شکوک و شبہات رفع کرنے کے لیے ربط قائم کر سکتے ہیں۔ حتی المقدور اظہارِ حق سے دریغ نہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے کتبِ نقلیات کی مکمل شرح نہ کی جا سکی ورنہ ضخامت بڑھ جاتی۔ موجودہ نازک حالات کی وجہ طباعت کا انتظام دشوار ہو جاتا۔ اور مقصدِ اولین یعنی اصل کتاب کی طباعت کا کام رہ جاتا! اِس لئے ہم نے فی الوقت چند خاص مضامین کی حد تک توضیحات کا حصہ مرتب کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد یہ مکمل شرح بھی قوم کے ہاتھ میں آ سکے گی۔

وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِ الْعَظِيْمُ

احقر العباد فقیر ابو سعید سید محمود غفرلہٗ

☆☆☆☆☆

Roman

Mukhtesar Halaat wa Khulaasa-e-Ahkaam wa Ta’alimaat

Tareekh been hazraat par makhfi nahin ke Nawein Sadi Hijri mein Qaom-e-Muslim ki qiyadat ke zimmedaar aksar afraad khaw Ulama hon ya Sufiya balehaaz-e-deniyat apne-apne Fraez-e-Mansabi par kis-had tak

aamil the. Aor unhuin-ne apne ko kin halaat wa kaifiyaat mein mubtela kar rakha tha. Dekhu Tazkera Abul kalam Aazad.

Jab Qaedeen-e-Millat ka yeh haal ho to Awam ka zikr hi kiya? Aise waqt zaroorat thi aik Hadi-e-Bar-Haq ki jo Khalifatullah wa Masoom Anil Khata ki Khusisiyat ka hamil ho aor Dars-e-Islam ko iss ke Haqeeqi maani w mafhoom ke sath phir aik bar duhrade jiss se Allahu Ta'ala ne farmaya:-

1) ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ ﴿19﴾ (سورة القيٰمته) **Translation: "Phir hum par iss (Qur'aan) ka Bayan lazim hai." ki shaan poori tarha jalwagar hojaey. Aor Khabidah wa be raah Musalmanaun ko Aagah karde ki unn-ka har kaam unn ki har harakt unn ki zindagi, unn ki maut sab kuch Khuda-e-Wahid wa Bartar hi ke liye ho. Aor maloom hojaey ke Ishq wa Muhabbat aor wisal-ilal-Matloob mein aqrabbut-tareeq kiya hai aor har maqam wa har Haal mein Aadaab-e-Shariyat ki Pabandi kis darje Lazim hai.**

Zaroorat thi aik jama'at ki jo ke alambardaar ho wada-e-Khudawandi ki poori-poori misdaaq ho.

2) "وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ (سورة اٰل عمران۔ 104)"

Translation:- Aor tum mein aisi jama'at ka hona zaroori hai jo Khair ki taraf bulane wali, naikiyuin ka hukm dene wali aor bura-iyauin se rookne wali ho.

3) فَسَوۡفَ يَاۡتِى اللّٰهُ بِقَوۡمٍ يُّحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّوۡنَهٗۤ (سورة المآئدة۔54)

Translation:- Allahu Ta'ala qareeb mein aik aisi qaom se Muhabbat rakhta ho aor woh Allah Ta'ala se Muhabbat rakhti ho.

Aor jiss ki taleem ke osool wo aamaal…….. 4) وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (سورة البقرة۔165)

Translation:- Jo log Mo'min hain Allahu Ta'ala ki Muhabbat mein ziyada sakht hain.

Ka mazhar-e-taam huin iss tarha ke:- 5) وَلَا "يَقْفُوْا اَثَرِیْ يُخْطِیْ"

Translation:- (Mahdi AHS) mere Nishan-e-Qadam par chalega Khata-na karega.

Rasool-e-Khuda SAWS ki paisheen-goee ka Sahi-Sahi Saboot milay.

Jo log Imamuna AHS ki Tasdeeq se Musharraf huew hain unhuin-ne Aap ke Dawe ki Sadagat ko isi maeyaar pr paya jin osool wa maeyaar par Anbiya AHMS ki sadaqat ko sabit kiya jasakta hai. Akhlaq wa Aadaad Ahkaam wa Taleemaat aor Maujizaat wagairah har haisiyat mein Aap ki sadaqat ka Kamil saboot maujood hai. Dawa-e-Mahdiyat se qabl Ibadaat wa Riyazaat Zuhd wo Taqwa aor pur taseer muaaez-e-hasana ki wahjhe "Sayyidul Awliyaa" ke laqab ke sath Aap ki shohrat hochuki thi. Apne paraey sab Aap ke taqaddusw maab akhlaq wo aadaat ke

mutarif rahe hain. Albatta yeh aor baat hair ke Dawa-e-Mahdiyat ke baad tasleem-e-dawe ki had t ak ikhtelaaf paida hojaey. Yeh Khusu-siyat bhi Aap ke aalaa maratib wa baland paya shohrat ki Bayiyan daleel hai. Ibadaat ki teen qismein hain. Jismani, Mali, qalbi, aksar Fuqaha ne Jismani wa Mali Ibadaat ke mutalliqa masael ki khoob muh shigafi ki hai. Laikin Qalbi Ibadaat ka iss mein koi zikr nahin aor aksar Sufiya ne Tareeqat se mutalliqa masael mein badi daqeeqa sanji se kaam liya hai. aur baazaun ne to aisa inhemaak Ikhtiyaar kiya ke Sharaee Ahkaam ki khilafwarziyan hone lagein balke baaz nafs parastaun ko to yeh mauqa haat aagaya ke Tareeqat ki khuli khilafwar-ziyan amadan karne lage. Bidat wa munkiraat mein iss darje mubtelaa hogae ke Allah ki panah!!

Hazrat Mahdi AHS ko dekhiey ke jab Rae-Dalpat aor Sultan Husain Sharqi ki jang ho rahi thi, Rae-Dalpat par Aap AHS ka Gaibi Taqat wala haat chala ke Talwar kat-ti huww seene se paar hogaee. Raja ka dil baher nikal pada. Aap AHS ne iss ke dil par uss but-ki tasweer dekhi jiss ki woh pooja karta tha. Damagh maqam-e-tasawwor hai aor dil maqam-e-tasdeeq. Yeh Raja ki aqeedat ka kamal tha ke but-ka tasawwor aur os-

tasawwor ki tasdeeq iss darjah rahi ko dil mein tasweer qaim hogaee. Phir yeh kaifiyat bhi unn-aankhaun ne dekhi to kiya taajub! Jin mein lataef wa ma-wara-e-mahsoosaat aor anwaar-e-tajjalliyaat dekhne ki quwat wa salahiyat qudrat ne wadiyat farmadi thi. Aap AHS par Jazba-eHaqqani namoodar hogaya ke "Batil kai ss qadar asar hai to Haq ka kiya kuch na ho-sakta hai. "Jazba-e-Ilahi ne Aap AHS ko mustagraq kardiya muttfiqa Riwayat hai ke (12) saal jazba raha. (7) sal to aise guzre ke Aap AHS ne kuch khaya na piya. Azan hoti ya Namaz ka waqt aata to sirf itna hosh aajat ke Namaz ada karsakte the. Kisi waqt Aap AHS se Khilaf-e-Sarah koi fail sadir na huwa. Aik dafa Namaz ke waqt hosh aaya to Bibi RZ ne zari wa aajizi se arz kiya ke arsa-e-daraz se zara si giza bhi Aap AHS ko nahin pahunchi hai. Farmaya "Fikr na karo Bande ko barabar giza panhuchti hai!!!

Shaikhur-Raees bu-Ali ibn-e-saina Isahraat mein farmate hain ke:-

"Aarif apni aadati quat ko gair mamuli muddat tak roke laine ki khabar agar tum ko pahunche tum os ko sahi samjho aor yeh amr Tabeeyaat mein mash-hoor wa muatebar hai jab ke quaa-e-tabiyah umda umda maloomaat mein mashgool hojate hain to raddi asbaab bilkul hazam ho jate hain. Yeh umda asbaab jo nehayat Mahmood hain bilkul tahleel -e-qabooliya nahin karte. Aor tabiyat ko un-ke badal ki zaroorat nahin hoti pas aksar awqaat aisi sifat ka mausoof shakhs aik taweel muddat tak giza chod deta hai. Agar koi iss halat ke siwa-e-dosri halat mein ho iss muddat ke daswein hisse se aik hisse mein bhi giza chodede to maut waqae ho jaegi. Jiss mein Sifaat-e-Mahmooda maujood hon kamzore tak nahin hota us ski quawat mahfooz rahti hai."

Imam Fakhruddin Razi RA ne Sharah-e-Isharaat mein isi mazhab ko ikhtiyaar kiya hai. Sheikh Shihabuddin Ishraqi ne yeh bhi kaha hai ke Aarif ke dil ka Khazana jab Ilahi maloomaat aur Malakooti haqaeq se ma'moor hojata hai to uss ko Ghiza ki zaroorat nahin hoti. Hukama-e-Ashraqeen wa Mashaeqeen ke bhi aise hi aqwal hain aor aisi kaee

Ahadees-e-Shareefah bhi maujood hain. Chunache Aan-Hazrat SAWS ko Saum-e-Visaal rakhte dekh

kar jab Sahaba RZ bhi Aap SAWS ki pairawi mein kai-kai din tak ka muttasi roza rakhte hain to Aap SAWS unn ko manaa karte hain aor apni nisbat farmate hain: "ءَلکم مثلی ابیت یطعمنی ربی و تسنیقین" (بخاری کتاب الصوم) **Yani tum mein kaun mere misl hai mein raat guzaarta huin to mera Rab mujhe khilat pilata hai.(Seerat-un-Nabi, Sulaiman Nadvi Jild 4 Safha 122).**

Hasil-e-Kalam yeh ke jazbe ke Aalam mein bhi Imamuna AHS se koi khilafe Sharaa fail to kiya sadir hota namaz qaza na hone paee. Ittebaa-e-Shariyat ki yeh khususiyat bhi vilayet ke darja-e-kamaal ki daleel hai. Imamuna AHS ne Tareeqat ne Tareeqat wa Muarifat ki taleem iss nahej par di ke kisi haal aor kisi maqaam mein bhi shirk na hone paye aor Aadaab-e-Shariyat ki pabandi lazim qarar de kar dhoke aur faraib ke raste band-farma diey.

Awliya-e-Paisheen ki nisbat Hazrat Imamuna AHS ne farmaya:- Hamare Bhai nazdeek ka rasta chod-kar chakkar ke raste se chale aor mqsood hasil kiya kuinke woh talab mein sachche the aor maqsooed Khuda tha." Sahaba RZ ne arz kiya Miranji! "Nazdeek ka rasta kaunsa hai aur gardish ka rasta kaunsa? Hazrat AHS ne framaya:- "Rah-e-Khuda mein bay-Ikhtiyar kuin na huwe ke Shariyat-e-Muhammadi SAWS ke muafiq yahi rasta nazdeek tar tha. Un-huine apne ikhtiyar se tamaam umr ke rose kuin rakhe? Mabah wa Halall cheezauin ko kuin chod-diya sal-ha-saal kuinwe mein sar niguin kuin latke aor barah sal ki qaid laga kar roze kuin rakhe? Han-lan-ke Allah Ta'ala ne yeh Ahkaam nahin farmaey hain. Aur hasb-e-farman-e-Khudawandi;-

"وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسۡبُہٗ ؕ (سورۃ الطلاق-3)" **(jo shakhs Allah par**

Tawakkul kare to Allah uss-ke liey kafi hai) tamaam umr Tawakkul ka roza kuin na rakha? Unko chahiey tha ke Bay-Ikhtiyaar ho jate. (Shawaheduul Vilayat page 24)

ہم انا الحق کہیں سنتے تھے کہیں سبحانی ☆☆☆ یاں تھی ہر ایک کو تعلیم کہ بندہ ہونا

ہائے آیا تو اُسی کے فقراء کو آیا ☆☆☆ اِک مٹائی ہوئی ہستی کا وہ پتلا ہونا (استاذی مولانا المعیؔ مرحوم)

Bay-Ikhtiyaari bade nazuk matallib par hawi hai. jin-ko Talib-e-Sadiq, apne Murshid ki Sohbat mein rah kar bakhoobi maloom karsakta hai. Nafs ke mutallibaat teen qism par taqseem kiey ja sakte hain. Iblees ki musharikat se iss mein Quwat-e-Mutaliba aor badh-jati hai. (1) Baqa-e-Sahet wa zindagi ke liey achchi Giza achche Mashroobaat ka mutalliba (2) Rahat wa Aaraam ke liey achche makan achche libaas asbaab ka mutalliba (3) Baqa-e-Nasal ke liey Jins-e-Muqabil (Shadi) ka Mutalliba Nafs ke yeh Mutallibaat Hakim ki tarha nahin balke aik Mahkoom wo ita'at guzaar ki darkhuast ke taur par paish hone chahiein. Mo'min ki aql wa tameez Ahkaam-e-Khuda wa Rasool SAWS ki raoshini mein gaur karegi jo Mutalliba jiss waqt jis had tak Manzoor kiye jane ke qabil hai Manzoor karegi warna rad kardegi khwah iss-ki wajhe kitni museebat uttani pade apne Ikhtiyaaraat-e-Hasila ko Khuda aor Rasool SAWS ke Tabe kardena hi Bay-Ikhtiyaari hai. Isi liye Imamuna AHS ne aik mauqe par farmay:

" Bay-Ikhtiyaar Shau Bakhtiyaar Baash."

Taleemaat-e-Mahdavia par "Rahbaniyat" ka shub karne wale gaur karein aor taleemaat ke aik-aik juz ko aql-e-saleem se janchein to maloom hoga ke Itteba-e-Shariyat ko kaise-kaise nazuk mauqaun par bhi malhooz rakhagaya hai. "La-Rahbaniyat fil-Islam" ki Sahih Itteba ke sath Ambiyaa wa Sahaba RZ wa kamileen ki zindagi ikhtiyaar karne ka tareeqa agar maloom hosakta hai to Taleemaat-e-Imamuna AHS hi se hosakta hai.

Garz Mahdavia ke osool wa Taleemaat, Islam ke aalaa tareen maqasid ke hamil hain aor Musalmanaun ka koi Firqa Akabir-e-Ahl-e-Sunnat ka itna muafiq mil na sakega. Hare osool-e-Hadees,Fiqh wahi hain aor ma'amool ba-kaseer Masa'el-e-Aemma wa Akabir-e-Sunnat Rahmhumullah ke

musallimaat se hain. Masalan Mahdavia ke pas maiyat ki Ziyarat chauthe din ki jati hai aor deegar Musalmanaun ke pas teesre din. Is ski sanad mein jo Hadees hai uss ke dekhne se maloom ho-jaega ke Mahdavia ka tareeqa Mael-ba-ehtiyaat hai. chunache oswa-e-Sahaba RZ ki Ibadat Min-wo-An mulaheza ho. Hazrat Rasoolullah SAWS ne shahar ke ilawa deegar a'azzah ke matam ke liey sirf teen din muqarrar farmaey. Sahabiyaat ne is ki shiddat ke saat pabandi ki. Jab Hazrat Zainab Hajash RZ ke bhai ka inteqaal hogay to (Galeban chaute din) unhuin-ne Khusboo lagaee aor kaha ke muje ko Khushboo ki koi zaroorat na thi laikin mein ne Hazrat Rasoolullah SAWS se mimbar par suna hai ke kisi Musalman Aurat ko Shauhar ke siwaey teen din se ziyada ka matam karna jaez nahin, Isi liey yeh is hukm ki Taameel thi. Jab Hazrat Um-Habeeba RZ ke waleda ne inteqaal ki to unhuin-ne teen din ke baad apne rukhsaaraun par Khushboo malee aor kaha ke mujhe is ski zaroorat na thi sirf is ki Ta'ameel thi. (Abu Dawood wa Kitabul-Talaaq bab aadadal-mutwafi Anha Zaujaha) (Makhooz az oswa-e-Sahaba RZ Hissa Awwal Muallifa Abdusalam Nadvi).

In Ahaadees se zahir hai ke teesre din agar ziyarat ki jaey to omooman teen din poore hone nahin pate iss-liey Mahdavia ke pass teen din gam ke hote hain chauthe din ziyarat ki jati aor rafae-e-gam ke taur par pan batase aur khusboo ka tail taqseem kiya jata hai. (Yeh aik qism ka tail hota hai jis mein khushboodaar cheese peeskar milaee jati hain jis ko " Sonda" kaha jata hai.) aor baaz murshideen ke pas is-tariqe mein kuch farq bhi hai.

Hasil yeh ke hamari Haqqaniyat Kitab wa Sunnat ki muafiqat kw ameeq wa intehaee muhtaat nazar se janchne ki zaroorat hai. Neez Ahl-e-Sunnat

ke osool wo Aqayat ka bhi achchi tarah mutallia karlena zaroori hota hai. is-keliey jitna qadeem tar zamane ki taraf rujoo hon-ge utna hi mutallia ahem banta jaeyga. Ulama-e-Mutakhreen ya aam taur par milne wali haal ki kitabaun se Ahl-e-Sunnat ke Asal Musallimat ko mutaiiyan ya maloom karne par kamiyabi na hosakegi. Neez Ahl-e-Sunnat ke Akabir Sufia ki

osool wa Musallimaat par bhi nazar dal lena zaroori hota hai kuinke hamara Mazhab Islam ki is aalaa taleem ki taraf rahbari karta hai jo talb wa ishq wa muhabbat aor os-ke lawazim se mutalliq hai.

Omooman dhoka yeh hota hai ke sirf "Hanifa" hi Ahl-e-Sunnat hain. Hanlanke charaun Aeemma "Ahl-e-Sunnat hain. "الحق دائربين الائمة الالبعة" **hamare pass masael mein kisi aik hi Imam ka altezam nahi hai. Hazrat Mahdi -e-Mau'ood AHS ne Aaliyat par amal karne ka hukm diya hai aur khud amal karke Aaliyat ke raste batadiey hain jiss par qaom ka amal hai. Isiliey Ibadat wa deeniyaat ke masael kisi na kisi Imam se Mutabiqat rakhte hain aur ziyada tar mutabiqat Imam Aazam Abu Haneefa RH se paee jati hai. Is-se zahir hai ki kisi aik hi Imam ke masael paish-e-nazar rakh kar hamare osool wo aqaed aur masael-e-Ibadaat ko janchne ki koshish na-kafi qarar pati hai. Neez yeh amr bhi zahen nasheen rakhna chahiey ki Mahdavi apne aap ko Ahl-e-Sunnat kahte hain aor jab kabhi muafiqat-e-Ahl-e-Sunnat ka zikr karte hain to os-se muraad Nubuwat ke Akabir-e-Khair-al-Quroon (Sahaba RZ Tabaeen, Taba-tabaeen Rizwaan Allahu Anham ajmaeen) hote hain. Ya woh Aemma wa Awliyaa aor un-ki pairavi karne wale Sufiya wa ulama-e-deen-e-mateen jo Syed na Imamuna AHS ke Dawa-e-Mahdiyat se qabl guzre hon kuinke Aan-Hazrat SAWS ne Sunnat ki taareef yeh bayan farmaee hai ke** "ماناعليه واصحابى" **yani jis par mein aor mere Ashaab RZ hon.**

Filhaqeeqat Imamuna AHS ka dawa hi tha ke:-

"اگر کسے خواہد کہ صدقِ ما را معلوم کند باید کہ از کلامِ خدا و اتباعِ رسول اللہ در احوال و اعمال ما بجوید"

Yani agar kio hamari Sadaqat maloom karna chahta hai to hamare Ahwaal wa Aamaal ko Kitab wa Ittebaa-e- Sunnat-e-Rasool SAWS se mutabiq Karley wa neez farmaya:- "مذہبِ ما کتاب اللہ و اتباعِ رسول اللہ" **hamara Mazhab Kitabullah (Qur'aan) aor Sunnat-e-Rasoolullah SAWS hai. Isi liey hamare Osool wo Aqaed Kit bwa Sunnat ke mutabiq hona zaroori hai.**

Agar hamar koi mas'ala kisi bhi Imam wagaira se mutabiq na paya jaey tab bhi koi harj nahin jab ke Kitab wa Sunnat ki muafiqat paee jati ho. Omoo-man nazrein os taraf jati hain ko ham Syed Muhammad Juanpuri AHS ki nisbat fulan-fulan aqeeda rakhte hain, hanlanke dikhna yeh chahiye ki in aqaed ki ellat kiya hai. Asl yeh hai ki Hazrat Syed Muhammad Juanpuri AHS ki Zaat Mahdi-e-Mau'ood AHS muslim hone ki wajhe Hazrat AHS se mutaliq hai ham unhein aqaed ke paband hain jo Mahdi-e-Mau'ood AHS ki nisbat hone cahhiein aor nahayat ahem baat yeh ke Hazrat ko Mahi-e-Mau'ood tasleem karne ki wahje Kitab wa Sunnat ki muafiqat muta'sir na hone panee.

Aap AHS ke ham-asar bade-bade Ulamaa, Mashaekheen se jin logaun ne Aap AHS ki tasdeeq ki unhuin ne bhi iss khusoosiyat ko achchi tarha mahsoos kiya. Allama muntjib Uddin Junairi RH ne Saboot-e-Mahdiyat-e-Imamuna AHS par Arabi Zaban mein aik kitab "Makhzanuddalael" Tasneef farmaee hai jis ke muqaddame ka aik chota sa juzu ham yahan naqal karte hain jiss se wazeh hosakta hai ke in Ulamaa ne Kitab wa Sunnat ki ahmiyat ko nazar andaaz nahin kiya tha.

Translation:- Mein ne mukhtesar wa jame taleef ka iradah kiya take Zalalat ki wajhe in-seenaun mein jo mushkilaat hain unn ka tashaffi bakhsh hal hojae aur yeh taleef Sahib-e-Tadabbur ke liey Siraat-e-Mustaqeem ki taraf rahbari kare aor Deen Qauem wo Ma'ad ki rah par pahunche. Pass mein ne Ejzo Niyaaz se Zaari ki halat mein Wahhab-e-Ta'ala ki Dargah se istemdaad karte huwe iss taleef ki ibteda ki aor Allahu Ta'ala se Dua karta huin ke mujhe Ahl-e-Sunnat wal-jamaat ki muafiqat par qaem rakhe. Har baat mein jo meri zaban se nikle har tahreer mein jo mere hath se nikle aor is-par mere dil ko mazboot karde. Bay-Shak Khuda jo chahe uss-par aor Duaa ko poora qabool karne par qadir hai.

Haqeeqat yeh hai ke Imamuna AHS ne Dawa-e-Mahdiyat ki Sadaqat ke Saboot mein Kitabullah wa Sunnat-e-Rasoolullah SAWS ko tahdee ke saath paish farmaya hai aor aaj sadiyaun baad bhi Mahdavi, apni Sadaqat-e-Mahdiyat ke sabot mein muafiqat-e-Kitabullah awr Sunnat-e-

Rasoolullah hi ko paish kare ke qabil hain. Mahdaviuan ne Hadees, Fiqh aur Kalaam ki kitabein alag murattib nahin ki hain is-liey in ke istedlal ki bina wahi kitabein hain jo Akabir-e-Ahl-e-Sunnat ne murattib kein aur in mein mo'tebar wa musallam rahi hai.

Chuinke hum Imamuna AHS ko Mahdi-e-Mau'ood, Khalifatullah "Masoom Anil Khata" hone ki wajhe Munteha-e-Daleel mante hain iss liey Aap ke har Hukm par Muafiq-e-Kitab wa Sunnat hone ka Iteqaad rakhte hain aur poori muateqadana shaan mein bila talab-e-Daleel wa Hujjat Tasleem karte hain. Maujoodah zamane mein Mas'ala Mahdaviyat aur "Mazhab-e-Mahdavia" se mutaliqa eiterazaat ke mutaliey se maloom hota hai ki Aamad-e-Mahdi ke bare mein jo log mu'teriz hain. Un mein aksar wa bishtar ka makhaz Ibn Khaldoon ke Khiyalaat hain. Aor Mazhab-e-Mahdavia par jo log aeteraaz ki jasarat karte hain is-ki wajhe ziyada-tar "Hadya-e-Mahdavia" muallif Zaman Khan Shahanpuri ka mutalliya hai. Ibn Khaldoon ke nazarye ki haqeeqat to aage sar-sari taur par zahir kardi gaee jo bahut kafi hai. aor "Hadiya-e-Mahdavia" ke jawabaat bhi diey jate rahe hain.

"Khatmul-Huda-Sablus-sawa, Musannifa Hazrat Allamatul Asar Maulana Syed Sha Muhammd Sahib jo 1290 H mein mukamil huwi aor 1291 H mein Banglore se shae huwi is-ka aik nuskha Kutub Khana-e-Asafiya mein bhi hai.(Kalam-e-Urdu Safha 806 aur "Kohlul-Jawahar" Musannifa Hazrat Allamatul Asar Hazrat Maulana Syed Nusrat RH jo 1290 H mein mukamil huwi jis-ki Jild haal mein taba ho-kar shae huwi hai yeh dono Kitabein "Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia" kin azar se guzar chuki hain. Aor Muallif-e-Mausoof 6/Zilhajja 1292 tak baqaid-e-hayat rahe hain is-ke ilawa Allamatul Asar Hazrat Maulana Syed Isa urf Aalam Miyan Sahib RH ke rasael bhi isi zamane mein shaer hochuke the. Neez is Kitab ke Hissa-e-Tauzihaat mein "Hadiya-e-Mahdavia" ke chand aeterazaat par bhi mukhtesar bahes ki gaee hai jis-se Haqeeqat Zahir ho-sakti hai.

Is-ke qatae-nazar "Hadiya-e-Mahdavia" mein andaz-e-istedlal, hazal wo-hajo, tanz wa tahazzo, taan, tishne aor sakht kalam,beja ahkaam yeh sab omoor aise waqae huew hain ke jin ki wajhe se har danishmand " ajnab" is-nateeje par pahoch sakta hai ke agarche is-mein Kutub-e-Mahdavia ke hawale darj hain phir bhi laeq-e-etebaar nahin kuin-ke Muallif ke jazbat-e-ngarish se khusoomat wo inaad ayan hai. lehaza kalam-e-khisam par se bagair tahqeeq kisi jamaat ko ya kisi fard ko murid-e-ilzaam nahin qarar diya ja-sakta jo log is-aam mas'ale ko malhooz nahin rakhte ya mahez moorid-e-ilzam karna jin ka maqsad hota hai. is-kitab yani "Hadya-e-Mahdavia" se-ya is-se istefada ki huwe kitabaun par se aeteraazaat karjate hain jo sarasar khilaaf-e-osool hai. Istedlal ka aik osool yeh bhi hai ke muqabil ke musallimaat se apna sabot muhayya kiya jaey laikin is-se lazim nahin aasakta ke is-ke sare musallimaat hamare musallimaat hojaein. Isi liey hum ne baaz maqamaat mein Gair Mahdaviauin ke baaz mazameen ke hawale aor daur-e-jadeed ke mash-hoor-e-aalam Iqbal ke baaz ashaar istemal kiey hain kuinke Iqbal apne kalam mein Qur'aan ke Mazameen aur Hazrat-e-Rome RH ki Masnavi se bhi istefadah ki khusoosiyat ka khud zikr kiya hai.

مرے اشعار میں پھنس کر نہ رہ جا ☆☆☆ اگر تو سالکِ راہِ یقیں ہے

تری نظروں میں ہیں میری تصانیف ☆☆☆ مری نظروں میں قرآنِ مبیں ہے

با مغربیاں بودم پر جستم و کم دیدم ☆☆☆ مردے کہ مقاماتش ناید بحساب اندر

ہم خوگر محسوس ہی ساحل کے خریدار ☆☆☆ ایک بحر پُر آشوب و پُر اسرار ہے رومیؒ

پیرِ رومیؒ را رفیقِ راہ ساز ☆☆☆ تا خدا بخشد ترا سوز و گداز (علمائے یورپ) (مولانا رومیؒ)

Qur'aan wa Hadees wa Awliya-e-kiram ke kalam se jo bhi istefadah Karega us-ka kalam Mazhab-e-Mahdavia se ziyadah muafiq paya jaeyga. Garz saboot ki aksar kitabaun mein is-osool ki nazeerein maujood hain aor khud Imamuna AHS ne dohey dohraey hain. Gair Mahdavi Ulama,

Sho'ra jo aghyaar ke pass mu'tebar wa musallam hon-un-ke muagiq istedlal ko taeed daleel ki haisiyat se istemal karna jazib-e-tawajhe aur yaqeenan muhtaaj-e-gaur wa fikr hosakta hai. Tauzihaat ka jo mazmoon jis Riwayat se-ta'aluq rakhta hai ibtedaa mein woh Riwayat mae number Silsila darj kardi gaee hai jis se maloom ho sakega ke woh mazmoon kis Riwayat se mutaliq hai. Hum ne har mas'ale ko saf wa raushan kardeni ki mumkina koshish ki hai. Taham mukhlis Ulama-e-Kiram qabil-e-islah omoor ki taraf hum ko mutawajhe kar-sakte hain. Aise mukhlisana rast iqdam ko hum bakhushi qabool kareinge aur dosre edition ke waqt is-ko malhooz rakheinge. Aor jo Mahdavi no hon laikin Sadaqat shiyaarana jazbah rakhte hon apne shukook wa shubhaat rafa karne ke liey rabt qaem kar-sakte hain. Hattal-maqdoor izhaar-e-Haq se dareeg no kiya jaeyga. Jaisa ke ham ne pahle bhi arz kiya hai Kitab-e-Naqliyat ki mukammil sharah na ki jasaki warna zakhamat badhjati. Maujooda nazuk halaat ki wajhe taba'at ka intezam dushwar hojat. Aur maqsood-e-Awwaleen yani asal kitab ki taba'at ka kaam rah-jata. Is-liey hum ne fil-waqt chand khas Mazameen ki had tak Tauzihat ka Hissa murattib kiya hai. In Sha Allah Ta'ala Aaenda mukammil sharah bhi qaum ke haath mein aasakegi.

وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِ الْعَظِیْمُ

Ahqarul-Ibaad Faqeer Abu Sayeed Syed Mahmood Gafiralahu

☆☆☆☆☆

Facts, Commands and Teachings

It is not hidden from the students of History that in the Nineth Century (Hijra), how little the leadership of the Muslims, whether the scholars or mystics, was performing its assigned duties in religion, and what was their condition and activities. See Tazkira by Abul Kalam Azad.

When the leadership of the community was so bad, there was a need for a Rightful Guide, who had the particularities of a Vice Regent of Allah/Khalifa-tullah, was Infallible and could reiterate the Lessons of Qur'aan to manifest the glory of the Quranic Verse, which says,

1) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿19﴾ (سورة القيٰمته) **"Thereafter the responsibility is Ours to let its (the Quraan's) meaning be clear (to everyone)." Also Holy Angels of High Heavens, the English translation of excerpts from Tazkira. and who could inform the sleeping and misguided Muslims that their every act, every movement, their very life and death, everything was for and only for Allah, the One and Most High alone, and they could come to know what was the shortest way of Divine Love and Devotion and meeting the Beloved, that is Allah/God, and how necessary was the strict observance of the Shariyat.**

2) **The Qur'aan says,**

"وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورة اٰل عمران۔ 104)"

"Let there arise out of you a band of people inviting to all that is good, enjoining what is right and forbidding what is wrong"

3) **Qur'aan further says,** فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ (سورة المآئدة۔54)

"Allah will raise up others, loved of Allah and loving Him."

"Needed was a group of people, which proved the veracity of these Quranic Verses and the deeds and the principles of which manifest the Quranic observation,

4) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (سورة البقره۔165) **"Their most intense love is for Allah alone,"**

5) **In such a way that it proves the Holy Prophet's prediction that,**

"يَقْفُوْا اَثَرِیْ وَلَا يُخْطِیْ" **"He (the Mahdi AHS) will follow in my footsteps and will not err."**

The perfect Omnipotence (that is, Allah/God) has proved this important need with marks that were of the category of the clear signs and arguments. In other words, He manifested the Straight Path through the sunshine of Syeduna Imamana Hazrat Syed Muhammad AHS of Jaunpur. Peoples' hearts were enlightened. The inner essences shone with brilliance. The real secrets of the Divine Knowledge/Irfaan were unveiled. People reached the highest stages of the ascension of the believers/Mi'raj-ul-Mo'mineen).

The people, who affirmed and confirmed (Tasdeeq) Hazrat Imam Mahdi AHS , tested the veracity of Hazrat Mahdi AHS's claim on the touchstone of the principles and standards employed to prove the veracity of the Apostles AHS. The perfect proof of the veracity of the Mahdi AHS, in every aspect like his character and conduct, commandments teachings and miracles etc. is present and available. Long before Hazrat Mahdi AHS staked his claim to Mahdiship, he was well known as the Leader of Saints/Imam ul-Awlia, as a result of his worship, religious exercises, devotion, continence and Fear of God. Everybody acknowledged his conduct and habits. But it is a different matter that after he staked his claim, some people reneged to the extent of the claim. This particularity too is a lucid argument in favour of his high ranks. There are three kinds of worship (Ibadat): of the Body, of the Money (Maal) and of the Heart. The jurists (Fuqaha') have split hairs in respect of the precepts of bodily and monetary worship. But they have done precious little in respect of the worship that emanates from the heart. A large number of the Sufis have discussed the finer points of the Tareeqat. Some others were so absorbed in their exercises that led them to the violations of the Shariyat. Some of the people of the worldly lust got an opportunity to deliberately violate the Shariyat in pretending to observe the rituals of Tareeqat. They excessively

indulged in the innovations and prohibited actions. Look at Hazrat Mahdi AHS when the war between Rai Dalpat and Sultan Husain Sharqi was going on, the sword in the Imam AHS's hand powered with divine strength fell on Rai Dalpat cutting through his breast and his heart sprang out of his chest. Hazrat Mahdi AHS saw the image of the idol, the Rai Dalpat used to worship, on his heart. The mind is the place of the imagination and the heart is the place of affirmation (Tasdeeq). This was the perfection of the Rai Dalpat's devotion for the idol that its imagination and its affirmation were so great that the image formed on the heart. What is the wonder if the eyes, which were endowed with the strength and ability to see the subtle and other things beyond the grasp of the senses, saw this too! Hazrat Imam Mahdi AHS entered the divine ecstasy (on deliberating) that; "If this is the effect of the falsehood (Batil), what would be the effect of the (divine) Truth." Hazrat Mahdi AHS was immersed in divine ecstasy. The concurring parables show that the ecstasy lasted for twelve years. Hazrat Mahdi AHS ate nothing during the first seven years. At the prayer call or at the time of the ritual daily prayers, Hazrat Mahdi AHS would regain enough consciousness to say his prayers. Even during this period, Hazrat Mahdi AHS did not violate the Shariyat. Once when he regained the consciousness, his wife respectfully told him that he had not eaten anything for a long time. Hazrat Mahdi AHS replied, "Do not worry! This servant gets his nourishment regularly."

In Isharaat, Sheikh-ur-Raees Bu Ali ibn-e-Sina (Avicenna) writes:

"If you hear the news that a mystic devotee (Arif) has withheld his habitual food (qoot) for an extraordinarily long period, treat it as true. This fact is well known and is relied upon in physics and natural sciences that when people become immersed in the acquisition of new information, their customary means become extinct. These means, which are very

laudable, do not breakup and the constitution do not need them. Such a person, who has this attribute, can go without food for a long time. But if somebody does not have such an attribute, but is in a different state

(halat), he would die if he refrains from taking his food for even a tenth of such a period. But one who has these laudable attributes does not become even weak. His strength will continue to subsist."

Imam Fakhruddin Razi RH has adopted this view/Mazhab in his book, Sharah-e-Isharaat. Sheikh Shihabuddin Ishraqi has also said this: "When the magazine of the heart of the Arif becomes full of the devine information and Angelic Realities, he does not need any food." Ishraqeen and others too have said similar things. There are many similar Traditions too. (It may be mentioned here that) Prophet Muhammad SAWS used to fast continuously (Saum-e-Visaal). Seeing him doing it, some of his Companions RZ too started fasting for days together continuously. The Prophet SAWS used to dissuade them and told the Companions RZ; "Who is like me among you? When I spend my night, my Allah/Lord makes me eat and drink." In short, even during the period of his divine ecstasy, Hazrat Mahdi AHS did not violate the Shariyat. Let alone the violation of the Shariyat, he did not even miss his Namaz/ Payer (the ritual prayers, performed five times a day). The particularity of following the injunctions of Shariyat too is the proof of his perfection in Sainthood. Hazrat Mahdi AHS imparted the teachings of Tariqat and Mua'arifat in such a manner that, at no time and in any state or condition, there was any scope for Polytheism (Shirk). He made the observance of Shariyat obligatory and, thus, foreclosed all chances of deceit and fraud. Hazrat Mahdi AHS said about the Saints of the yore/past "Our brothers avoided the nearest route and followed a circuitous route, but they achieved their objective, because they were sincere in their desire and their objective was Allah." His companions asked, "Miranji! Which is the nearest route and which is the circuitous route?" Hazrat Mahdi AHS said, "Why did they not become Bay-Ikhtiyar (without any authority) in the path of Allah in accordance with Shariyat although there are a set of learned hermits who can impart education to their pupils from a distance by means of Kashf (Purification of heart from evil by austerity and devotion). Ishraqin are the "Illuminists

or the adherents of Illuminism‘ [mysticism derived from Plato’s Neoplatonism. Shaikh Shihabuddin Suhrawardi has written a book, Hikmat al-Ashraq. Seerat-un-Nabi SAWS, Sulaiman Nadvi, Vol. 4, page 123, this was the nearest way. Why did they fast for their whole life with their power and authority? Why did they give up permitted and lawful things? Why did they hang themselves, head down, in wells? Why did they fix the time span of twelve years and fasted during that period? Allah had not ordered any such thing. Why did they not follow the Quranic Injunction, “For him who resteth his dependence on Allah, He will be All Sufficient ?” Why did they not observe the fasting of Trust in Allah (Tawakkal)? They should have become Bay-Ikhtiar (without authority). COUPLETS: “We used to hear, “I am the Truth or I am the Pure,‘ / But here the teaching was of becoming the servant or slave;/ Oh! If it came, it came to the indigents of him, / To become the image of a perished existence.”

Bay-Ikhtiari (without any authority) covers very delicate issues or precepts, which one can learn exhaustively during the company of the murshid (preceptor). The demands of the Nafs can be divided in three kinds. With Iblis (Satan) aiding and abetting, the power of demand increases. They are;

1) for the survival of life and health, the demand of good food and drinks;
2) for pleasure and comfort, the demand of a good house, better apparel and better household effects; and

3) for procreation, the demand of the opposite sex (marriage). But these demands should come as a humble request from an obedient, not as a command to be obeyed. The intellect of a believer (Mo’min) considers the demands in the light of the injunctions of Allah and His Apostle and it will sanction a demand on the basis of the appropriate quantum and reasonable time. Otherwise, it will reject it, even if one has to undergo a lot of difficulties. Making one’s authority subservient to the commandments

of Allah is Bay-Ikhtiari. It is for this reason that Hazrat Mahdi AHS once said, "One is lucky by becoming Bay-Ikhtiar."

If the people who suspect monkery (Rahbaniyat) among the Mahdavis deliberate and scrutinize every part of the teachings of Hazrat Mahdi AHS with an accurately right-mindedness, they will come to know how carefully the Mahdavis have followed the Shariyat even in critical situations. "There is no monkery in Islam." If one wants to know the correct emulation of this adage and with it the method of leading the life of the apostles, companions and others, who seek perfection, one could find all this in the teachings of Hazrat Mahdi AHS. In short, the principles and teachings of the Mahdavis mirror the loftiest teachings of Islam. And no other sect of the Muslims will be found so perfect in the emulation of the eminent (Ulama or leaders) of the Ahl-e-Sunnat. Our principles of Hadees, Fiqh and other usual precepts are the same as the accepted principles (Musallamat) of Hazrat Mahdi AHS and eminent (people) of the Ahl-e-Sunnat. For instance, the Ziyarat is performed on the fourth day of the death of a person, while among other sects of Muslims it is done on the third day. A perusal of the Hadees that authorizes this ziyarat shows that the method adopted by the Mahdavis tends to be very careful. Let us look at the text of the Hadees, which says, "Prophet Muhammad SAWS had fixed only three days for the mourning of the relatives other than the husband. And the (female) companions observed the three-day norm meticulously. When the brother of Hazrat Zainab bint-e-Hajash RZ died, she (probably) applied perfume on the fourth day of the death, but she said, "I did not need the perfume. But I had heard the Prophet SAWS delivering the sermon from the minbar (pulpit) that no Muslim woman should mourn the death of anybody, other than her husband, for more than three days. Hence, I obeyed the command of the Prophet SAWS." When the mother of Hazrat Um-e-Habiba RZ died, the daughter rubbed perfumes on her cheeks and said, "I did not need this. I only wanted to obey the commands of the Prophet SAWS." Abu Dawood, Kitab-ut-Talaq,

excerpted from Uswah-e-Sahaba, Abdus Salam Nadvi, Part 1.

It is obvious from these Traditions that ordinarily three days would not be complete if the ziyarat were performed on the third day. Hence, among the Mahdavis, three days would be of the mourning and ziyarat is performed on the fourth day. Beetle-leaves, some sweets (like Batasay) and perfumed oil are distributed to mark the end of the mourning. (This is a kind of oil in which some powdered sweet-smelling herbs are mixed, and this is called Sondha.) However, there is some difference in this practice among some Murshideen. In short, our divine practices (Haqqaniyat), which are in perfect consonance with the Qur'aan and Sunnat of Prophet SAWS, need to be carefully examined. The principles and beliefs of the Ahl-e-Sunnat too should be carefully studied. For this, as the study goes back in time, it would become increasingly important. The writings of the recent Ulama and the books available now will not successfully help in determining the real accepted principles of the Ahl-eSunnat. Further, a look on the principles and accepted precepts of the eminent Sufis of the Ahl-e-Sunnat too is necessary, because our school of thought (Mazhab) provides guidance towards the Highest Teachings of Islam, which pertain to the desire, and divine Love for Allah and their concomitances. A misunderstanding often occurs that Hanafiyah alone are included among the group of the Ahl-e-Sunnat: All the four Imams of Mazaahib are truthful/Bar-Haq]. Among us, there is no need to be bound by any one Imam. Hazrat Mahdi AHS has ordered us to work according to the excellence Aliyat. He himself worked on the principle of excellence, and our community follows this meticulously. Hence, the precepts regarding worship (Ibadaat-wa-Deeniyaat) are in conformity with one Imam or the other. But more often, our practice is in conformity with the Hazrat Imam Azam Abu Hanifa RH. This makes it obvious that examining our principles, beliefs, precepts and practices on the touchstone of the precepts of any one Imam does not suffice. Further, this too should be kept in sight that the Mahdavis call themselves Ahl-e-Sunnat. And whenever we talk of

our conformity with the Ahl-e-Sunnat, it purports to mean the eminent people of the era of Nubuvat of the Khair-al-Quroon or those Imams and Saints and their follower Sufis and scholars of the true religion who preceded Imam Mahdi AHS , because Prophet SAWS has said, "The path, which I and my companions' traverse."

In fact, the claim of Hazrat Mahdi AHS was,"If somebody wants to know our veracity, he should compare our state and deeds with the Book of Allah/Qur'aan and the practice/Sunnat of Prophet SAWS." Further, Hazrat Mahdi AHS said, "Our religion is the Book of Allah/Qur'aan and the emulation of Prophet SAWS." Hence, it is imperative that our principles and beliefs should be in accordance with the Qur'aan and the Sunnat. There is no harm if any of our precept is in consonance with none of the Imams of Mazaahib and others, when there is conformity with the Book/Qur'aan and Sunnat. Generally, the eye falls on the fact that we have such and such a belief about Hazrat Syed Muhammad AHS of Jaunpur, but what really needs to be seen is the infirmities/Illat, if any, in our beliefs. Since the Zaath of Hazrat Syed Muhammad AHS of Jaunpur is the Mahdi Al-Mau'ood, we are bound by the same beliefs that would be related to Mahdi-Al-Mau'ood. And a more important point is that by accepting Hazrat Syed Muhammad AHS as Imam Mahdi Al-Mau'ood our conformity with the Book/Qur'aan and Sunnat has not been adversely affected. The people from among the contemporary Ulama and Mashayakheen, who swore fealty to Hazrat Mahdi AHS, also strongly felt this specialty of him. Allamah Muntajibuddin Junairy RZ has written a book in Arabic proving the veracity of the claim of Hazrat Syed Muhammad AHS of Jaunpur to be Mahdi. Its title is Makhzan-ud-Dala-il (The Treasury of Arguments). We would like to reproduce a small piece from its preface here. This shows that the Ulama had not overlooked the importance of the Book/Qur'aan and Sunnat. The said piece states,

"Khair-al-Quroon means the period between ten to 120 years after the demise of Prophet SAWS; it also means the companions of the Prophet

SAWS, and their companions; Allah may be pleased with them all. "I thought of a short and comprehensive compilation so that a satisfactory solution could be found to the difficulties in their hearts caused by their being misguided. This compilation guides the prudent to a straight path (Siraat-al-Mustaqeem), the life of the other world and religion. Hence, I started writing this book after supplicating with humility and in a state of lamenting. I also supplicate the Generous Bestower Most High Allah /God to make me remain in conformity with the Ahl-e-Sunnat-wal-Jama'at and keep my heart steadfast on every word that comes from my mouth or pen and what Allah wills. He is powerful to answer my prayers to the fullest." The truth is that Hazrat Mahdi AHS presented the Book/Qur'aan and Sunnat of Prophet Muhammad SAWS in proving the veracity of his claim of being the Mahdi with a challenge. Even today, centuries later, the Mahdavis are able to present the veracity of their Mahdaviyat by proving their conformity with the Book/Qur'aan and Sunnat of the Prophet SAWS. The Mahdavis have not compiled their separate books on Hadees, Fiqh and Kalam. Hence, the bases of their argument are the same books, which the eminent writers of the Ahl-e-Sunnat have compiled and which are reliable among them. Since we consider Hazrat Syed Muhammad AHS of Jaunpur, by virtue of his being the Mahdi-e-Mau'ood, Khalifatullah, Masoom-Anil-Khata, as the final argument, we believe that every order of Hazrat Mahdi AHS is in conformity of the Book/Qur'aan and Sunnat and, in the utmost glory of that belief, we accept it without demanding any further argument or proof. In the present circumstances, a study of the criticism against the precept of the "Mahdaviyat and the Mahdavia Religion" shows that the sources of most of the critics are the thoughts of Ibn Khaldoon regarding the advent of Mahdi. The reason why people who dare to criticize the Mahdavia Religion is their study of a book, Hadiya-e-Mahdavia by Zaman Khan Shahjahanpuri. We have already dealt with the point of view of Ibn Khaldoon in the foregoing pages and that is enough. The answers to Hadiya-e-Mahdavia too have been given.

Whoever achieves the benefits from the sayings of the Khatm-ul-Huda, Subl-us-Sawa by Maulana Syed Shah Muhammad Sahib RA, which was completed in 1289 H and was published from Bangalore in 1291 H. A copy of it is available in the Hyderabad State Library (Kutub-Khana-e-Asafia, Hyderabad--- Kalam, Urdu, No. 806). Kohlul-Jawahar was written by Hazrat Maulana Syed Nusrat Sahib RA and was completed in 1290 H. One of its volumes has already been published recently.The author of Hadiya-e-Mahdavia, who died in 1292 AD, had read both of these books. Besides, the tracts of Hazrat Maulana Syed Esa RA alias Aalam Miyan too were published in those days. Further, we have briefly discussed some of the criticisms of Hadiya-e-Mahdavia too in Tauzihat. This will unveil the truth. Apart from this, the attitude of the author of Hadiya-e-Mahdavia is of satire, criticism, derision, making false allegations, defaming and using harsh and uncivilized expressions etc., with the result any man of reason comes to the conclusion that, though the book contains some references from the books of the Mahdavis, it is not reliable, because hostility and malice is obvious from the style of the author. Hence, the writing of the hostile authors cannot be used to allege any person or group of persons without going into the details of the veracity of their writings. The people, who overlook this accepted principle or whose intention is to make allegations for the sake of making allegations, take advantage of this book, Hadiya-e-Mahdavia, or any other books based on it. But this is against the principles of justice and fair play. One of the principles of argument is that one uses the accepted facts, data and bases of the opponent to prove one‘s point. But this does not make it imperative that one should accept all the accepted principles of the arguer. Hence, we have used some of the passages of the non-Mahdavi writers and in some places we have quoted a few couplets from the poems of Iqbal, a famous scholar, thinker and poet of the modern age, because he has used and admitted to have used the thoughts and words from Qur'aan and those from the Masnavi of Maulana Rome RA Couplets:

Translation:- Do not get entangled in my verses, / If you are a seeker in the path of certainty. / My writings are in your eye, / (but) in my eyes is the Qur'aan, the manifest. I have lived for a long time among the western scholars. I was very inquisitive. I did not find a single person who was of an eminent stature spiritually [In other words, the westerners are devoid of spirituality. Maulana Rome: "We are accustomed to the perceived and the buyers at the beach. But Rumi is an ocean full of tumult, upheaval and mysteries. Iqbal: "If you cannot find the companionship of a Murshid /preceptor, make Peer-e-Rumi your Murshid (that is, study the Masnavi of Maulana Rome).

Maybe, you will get the passion and heart burning needed (for the understanding of the Qur'aan, Hadees and the Saints, his own sayings will conform to the Mahdavia Religion. In short, there are many precedents of this principle in the books pertaining to the proof. Hazrat Mahdi AHS has himself repeated many Dohey/ couplets. To use the writings of the Ulama and Scholars, who are reliable and accepted among the Non-Mahdavis, is an attractive proposition and should certainly be thought over. The passage in Tauzihat, related to a parable follows the text of that parable with its number to explain every precept with clarity. However, sincere and respected scholars can draw our attention to any matters, which need revision. We will happily welcome such sincere efforts and will make necessary amends at the time of publishing the next Edition. The non-Mahdavis, who have some real doubts and want to get them clarified, too may contact us. We will address their queries and will try to solve their difficulties as far as is possible. As we have stated earlier also, we could not explicate all the parables in this book; otherwise, the book would have become voluminous and printing and publishing it would have become difficult and the work of printing would not have been satisfactorily completed. Hence, we have compiled a particular portion of the explications of the parables. Allah willing, soon the complete explications

too would be in the hands of the community.
Wa-Ma Taufiqee Illa-Billahil-Ali-il-Azeem

Ahkharul-Ibaad Faqeer Abu Sayeed Syed Mahmood Gafirallahu.

☆☆☆☆☆

توضیحات

توضیح روایت (1) و (2) و (265) دربیان صحتِ نقلیاتِ مبارکہ

تاریخِ اسلام شاہد ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے بہت عرصہ بعد احادیث کی تدوین ہوئی ہے اور رویات کو جانچنے کے جو اُصولِ حدیث واُصولِ رجال (راویانِ حدیث) مرتب کیے گئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحتِ روایات کے معیار میں زیادہ تر راویوں پر ہی نظر رکھی گئی ہے۔ حالانکہ اِن اُصول مستخرجہ کے علاوہ ایسی صورت بھی ممکن ہو سکتی ہے کہ ایک شخص غیر ثقہ اور آلودۂ عصیاں ہو لیکن حضرت رسلِ اکرم ﷺ کے کسی قول و فعل کے بارے میں وہی بیان کر رہا ہے جو اُس نے سنا یا دیکھا ہو۔

ظاہر ہے کہ وہ راوی اپنے بیان میں صادق تو ہے لیکن اُس کے باوجود محدثین کے مستخرجہ اُصول کے لحاظ سے اُس کی روایت کو قابلِ استفادہ نہیں قرار دیا جاتا۔ اور یہ اُصولِ معقولہ کے لحاظ سے درست بھی ہے۔ کیونکہ محدثین عالم الغیب نہیں ہیں۔ اور جب کہ قطعی واجب الایقان والاذعان ذریعہ (ذاتِ رسول اللہ ﷺ) اُٹھ چکا ہو تو ایسی صورت میں وہی اُصول ممکن العمل تھے جو محدثین نے اختیار کیے۔

لیکن جو روایات محض راویوں کے غیر ثقہ یا تفرد کی وجہ محدثین کے پاس قابلِ استناد قرار نہ دی گئی ہوں اور ضعیف ہونے کی وجہ استخراجِ مسائل میں اُن کو نا قابلِ اِستفاد قرار دیا گیا ہو، اور حقیقتہً وہ روایات صحیح ہیں تو مہدیٔ موعودؑ کی بعثت کے بعد اُن روایات کی صحت کی تصدیق یقیناً ممکن ہے۔

کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام، خلیفتہ اللہ معصوم عن الخطا ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ نے یَقْفُوْ اَثَرِیْ وَلَا یُخْطِیْ (وہ میرے نقشِ قدم پر چلے گا خطا نہیں کرے گا) اُن کی شان میں فرمایا ہے۔ اُن کا ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کی بے واسطہ تعلیم کے تحت ہوتا ہے۔ اِس لئے اُن کے کسی قول و فعل سے اگر کوئی روایت مطابق ہو جائے تو وہ صحت و ثقاہت کا درجہ حاصل کر لے گی۔ اگرچہ کہ محدثین نے اپنے اُصولِ مستخرجہ کے لحاظ سے اپنے زمانے میں اِس کو رد کر دیا ہو۔ راوی خواہ کیسا ہی غیر ثقہ ہو، روایت قرآنِ مجید کے خلاف نہ ہو اور بعثتِ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد اُن کے قول و فعل سے مطابق ہو جائے تو اِس روایت کی صحت یقیناً قابلِ تسلیم ہو جائے گی۔ اِسی لیے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا:-

"احادیث میں بہت اختلاف ہے، سقیم سے صحیح کو الگ کرنا مشکل ہے جو حدیث خدائے تعالیٰ کی کتاب اور بندہ کے حال کے موافق ہے وہی صحیح ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد احادیث میں کثرت ہو جائے گی۔ اُن احادیث کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ملاؤ۔ اگر موافق پاؤ تو قبول کرو ورنہ چھوڑ دو۔ (روایت 265)

اِس لحاظ سے جو قول و فعل حضرت مہدی علیہ السلام کا ثابت ہو، موجودہ احادیثِ مرویہ اِس کے موافق ہونگے یا نہ ہوں گے، اگر موافق ہوں گے تو اُس صورت میں کوئی بحث ہی نہیں ہے۔ اگر موافق نہ ہوں گے تو اِس صورت میں ہمارا اعتقاد اور عمل، قول و فعلِ حضرت مہدی علیہ السلام پر ہو گا کیونکہ یہ ہمارا عقیدہ ہے جو حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے رسالہ "بعض الآیات" میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

" یتبعه فی احکام الشریعة بالوحی و فی الدعوة الی الله و فی احواله و اقواله وغیره لایتبع الرسول الا باستماع الاخبار" یعنی مہدی علیہ السلام، رسول اللہ ﷺ کی اِتباع، شریعت میں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے ور آپؑ کے احوال و اقوال میں وحی (بلاواسطہ) سے کرتے ہیں۔ مہدیؑ کے سوائے دوسرا شخص احادیث کو سن کر رسول اللہ ﷺ کی اِتباع کرتا ہے۔" پس جو قول و عمل حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کا ثابت ہو، سمجھنا چاہیے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی قول و فعل تھا۔ امام عبدالوہاب شعرانی کی عبارت اِس سے قبل نقل کی جا چکی ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں "مہدی علیہ

السلام ایسے احکام بیان کریں گے جو شریعتِ محمد ﷺ کے بالکل مطابق ہوں گے اِس طرح کہ اگر رسول اللہ ﷺ بھی موجود ہوں تو مہدی علیہ السلام کے تمام احکام (کی صداقت) کا اقرار کریں گے۔ اور بحر العلوم عبد العلی ملک العلماء نے "فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت" میں لکھا ہے کہ:- "ویکون قول الامام المهدی الموعود حجة یخطی مخالفه یعنی امام مہدیٔ موعودؑ کا قول حجت ہوتا ہے۔ اِس کی مخالفت کرنے والا خاطی ہے۔

ROMAN TAUZIHAAT

Tauzeeh Riwayat (1), (2) and (265)

Tareekh-e-Islam shahid hai ke Hazrat Rasool Allah SAWS ke ba'ad bahut arsa ba'ad Ahaadees ki Tadween huwee hai aor Riwayaat ko janchne ke jo Osool-e-Hadees Wa Osool-e-Rijaal (Rawiyaan-e-Hadees) Muratib kiye gae hain unn se maloom hota hai ke Sahet-e-Riwayaat ke maeyar mein ziyadah tar Rawiyaun par hi nazar rakhi gaee hai. Hanlanke inn Osool-e-Mustakhraja ke alawa aisee soorat bhi mumkin ho sakti hai ke aik shakhs ghair Saqah aor Aalooda-e-Isyaan ho laikin Hazrat Rasool-e-Akram SAWS ke kisi Qaool wa Fail ke bare mein wahi Bayan Kar Raha hai jo uss ne suna yaa dekha ho zahir hai ke woh rawi apne bayan mein Sadiq to hai laikin uss ke bawajood Muhaddiseen ke Mustakhrajah Osool ke lehaz se uss ki Riwayat ko Qabil-e-Istefadah nahin qaraar diya jata aor yeh Osool-e-Maqoola ke lehaz se durust bhi hai. Kuinke Muhaddiseen-e-Aalimul Ghaib Nahin hain. Aor jab ke qataee Wajibul-E'maan Walizaan Zariya (Zaat-e-Rasool Allah SAWS) Utth chuka ho to aisee soorat mein wahi Osool Mumkinul Amal the jo Muhaddiseen ne ikhtiyar kiye. Laikin jo Riwayaat Mahez Rawiyaun ke ghair Saqqah ya Tafrrud ki wajhe Muhaddiseen ke paas Qabil-e-Istfada qaraar na di gaee huin aor zaeef hone ki wajhe Istekhraaj-e-Masa'el mein unn ko Naqabil-e-Istefadah qarar diya gaya ho aor Haqeeqatan woh Riwayaat sahih hain to Mahdi-e-Mau'ood AHS ki Baisat ke ba'ad unn Riwayaat ki sahet ki tasdeeq yaqeenan mumkin hai kuin ke Hazrat Mahdi AHS,

Khalifatullah, Ma'soom-Anil-Khata hain Hazrat Rasool Allah SAWS Ne يَقْفُوْ اَثَرِیْ وَلَا یُخْطِیْ (Woh Mere Naqsh-e-Qadam Par Chale Ga Khata Nahin Karega) Unn ki Shaan mein farmaya hai. Unn ka har qaol wa fail Allahu Ta'ala ki be Wasita Taleem ke tahet hota hai. Iss liye unn ke kisi qaol wa fail se agar koi Riwayat Mutabiq ho jaye to woh sahet wa Saqahat ke darja hasil kar legi. Agarche ke Muhaddiseen ne apne Osool-e-Mustakhrija ke lehaaz se apne zamane mein iss ko rad kardiya ho. Raawi kawn kaisa hi ghair Saqqa ho, Riwayat-e-Qur'aan-e-Majeed ke khilaf na ho aor Baisat-e-Mahdi AHS ke ba'ad unn ke qaul wa fail se Mutabbiq ho jaye to Riwayat ki sahet yaqeenan qabil-e-tasleem ho jaeygi. Isi liye Hazrat Mahdi AHS ne farmaya: "Ahaadees mein bahut Ikhtilaf hai, saqeem se sahi ko alag karna mushkil hai jo Hadees Khuda-e-Ta'ala ki kitab aor Bande ke haal ke Muwafiq hai wahi sahi hai. Jaisa ke Rasool Allah SAWS ne farmaya: " Mere ba'ad Ahadees mein kasrat ho jaegi un Ahaadees ko Allahu Ta'ala ki Kitab se Milao agar Muafiq pao to qabool karo warna chode do. (Riwayat 265).

Iss lehaaz se jo qaol wa fail Hazrat Mahi AHS ka sabit ho, maujoodah Ahaadees-e-Marwiya iss ke Muafiq honge ya na honge, agar Muafiq honge to uss soorat mein koi bahes nahin hai. Agar Muafiq na honge to iss soorat mein hamara Aeteqaad aor amal qaol wa fail-e-Hazrat Mahdi AHS par hoga kuinke yeh hamara Aqeedah hai jo Hazrat Bandagi Miyan Syed Khudmeer RZ ne Risala-e-Baazul Aayaat mein tahreer farmaya hai ke:

یتبعه فی احکام الشریعة بالوحی و فی الدعوة الی الله و فی احواله و اقواله وغیره لایتبع الرسول الا باستماع الاخبار

Yani Mahdi AHS, Rasool Allah SAWS ki ittebaa, Shariyat mein aor Allahu Ta'ala ki taraf bulane aor Aap ke ahwaal wa aqwaal mein wahi (Bila-Wasita) se karte hain, Mahdi AHS ke siwae dosra shakhs ahadees ko Sunkar Rasool Allah SAWS ki ittebaa karta hai. "Pass jo qawl wa amal Hazrat Mahdi AHS ka sabit ho, Samjhna chahiey ke Hazrat Rasool

Allah SAWS Ka Bhi Yahi qawl wa fail tha.

Imam Abdul Wahab Shairani RH ki ibarat iss se qabl naql ki jachuka i ki hai jiss mein yeh alfaaz bhi hain " Mahdi AHS aise ahkaam bayan kareinge jo Shariyat-e-Muhammad SAWS ke bilkul Mutabiq honge iss tarha ke agar Rasool Allah SAWS bhi maujood hon to Mahdi AHS ke tamaam ahkaam (ki sadaqat) ka iqraar kareinge. Aor Bahrululoom Abdul Ali Malikul-Ulamaa ne "فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت" Mein likha hai ke:- ویکون قول الامام المهدی الموعود حجة یخطی مخالفه **Yani Imam Mahdi-e-Mau'ood AHS ka qawl hujjat hota hai. Iss ki Mukhalifat karne wala Khati hai.**

TAUZIHAT (EXPLICATIONS)

Accuracy of Parables 1, 2, 265:

1) Hazrat Mahdi AHS has said, "If a person reports a Naql (parable) and it is in conformity to the word of Allah, it is my Naql. It is not my Naql if it does not conform to the word of Allah (Qur'aan). Or (you may understand that) the person reporting was not attentive because of which the error has occurred. Naql #1&2

2) Further Hazrat Mahdi AHS has said that the hadees (Traditions of Prophet SAWS) which is not in consonance with (the word and deed) of the zath (nature and essence) of this Banda (servant of Allah) is not correct. Naql #265.

It is narrated that in Khorasan, the people, who debated on the basis of the traditions of Prophet Muhammad SAWS, would tell Hazrat Mahdi AHS, "Miranji! The signs of Imam Mahdi AHS described in the traditions are not found in your eminence (Khondkar). Hazrat Mahdi AHS said, "There is great disagreement between the Traditions and it is difficult to separate sahih (correct) from saqeem (incorrect). Only the tradition, which is in conformity with the Book of Allah (Qur'aan) and the state of this Banda

Servant of Allah, is correct, as Prophet Muhammad SAWS has said, "There would be an abundance of Traditions after me. Compare them with the Book of Allah Most High (Qur'aan). Accept them, if they are in conformity: otherwise, give them up. History of Islam is witness to the fact that the Traditions (Ahadees) were compiled a long time after the demise of Prophet Muhammad SAWS. The principles of Hadees and the principles of Rijal, laid down to examine the narratives, show that mostly the narrators or reporters were kept in sight in fixing the norms for the correctness of the Traditions, although, in addition to the extracted principles, a situation is possible where a person, though unreliable and immersed in sin, was speaking what he had seen or heard the Prophet SAWS doing or saying. Obviously, though the narrator is truthful in what he is saying, but despite this, his statement is not considered to be authentic on the basis of the extracted principles, and this is correct on the basis of the principles of reasoning, because the Muhaddiseen do not know the invisible or transcendental. And when the final reliable source (that is, the Prophet SAWS) vanished from this world, those were the only practical principles, which the Muhiddiseen adopted. But if these Traditions were not considered to be authentic because the narrators were not reliable and they could not be used for extracting precepts because they (the Traditions) were weak, but if in reality they were true, then it is possible to affirm or confirm (tasdeeq) the truth of those traditions after the advent of Hazrat Mahdi AHS. This is because Hazrat Mahdi AHS is Ma'soom-Anil-Khata. Prophet Muhammad SAWS has said, "Hazrat Mahdi AHS's every word and deed are subject to the direct teachings (Ta'leem) from Allah. If any narrative (Riwayat) conforms to any word or deed of Hazrat Mahdi AHS , it will achieve the rank of correctness and reliability (siqahat), even if the Muhaddiseen had in their time rejected it on the basis of their extracted principles. Even though the narrator is unreliable to any extent, if the narrative does not go against the Qur'aan, and conforms to the word

and deed of Hazrat Mahdi AHS after his advent, the correctness of the narrative will certainly become acceptable. It is for this reason that Hazrat

Mahdi AHS has said: "There is great contradiction in the Traditions and it is difficult to separate the sahih (correct) from the saqim (incorrect). Only the Tradition, which conforms to the Book of Allah (Qur'aan) and the state (haal) of this servant (Banda), is correct, as Prophet Muhammad SAWS has said, "There would be an abundance of the Traditions after me. Compare them with the Book of Allah Most High (Qur'aan). Accept them, if they are in conformity with it. Otherwise, give them up." From this observation it is obvious that the present reported Traditions (of the Prophet SAWS) would be in conformity with a proved word or deed of Hazrat Mahdi AHS. There is no question if they conform to the word or deed of Hazrat Mahdi AHS. In case, the traditions do not conform to the word and deed of Hazrat Mahdi AHS, our beliefs and deeds will be according to the word and deed of Hazrat Mahdi AHS, because our belief is that which, Bandagi Miyan Syed Khundmeer RZ has stated in his tract/book, Ba'z-al-Ayat: "Hazrat Mahdi AHS follows Prophet Muhammad SAWS in Shariyat, in his call (dawat) and in his state (ahwal) and sayings (on the basis of) direct revelation (Wahi) from Allah. People, other than Hazrat Mahdi AHS, follow the Prophet SAWS on the basis of reported Traditions/Ahadees. Hence, if the word and deed of Hazrat Mahdi AHS is proved, it should be deemed that it was the word and deed of the Prophet SAWS too. We have already quoted Imam Abdul Wahab She'rani's sayings, which include the following passage: "Imam Mahdi AHS will explain such of the commandments which will be in perfect conformity with the Shariyat of Prophet Muhammad SAWS, in such a way that even if the Prophet SAWS were present, he too would confirm the veracity of the commandments of Hazrat Mahdi AHS. And Bahr-ul-Uloom Malikul-ulUlama Abdul Ali writes in his book, Fawatih-ar-Rahmut Sharah-e-Musallam-as-Subut, "The saying of Imam Mahdi AHS is proof (Hujjat) and he who contradicts it would be at fault.

توضیح روایات در بیان ثبوتِ مہدیت

روایت (3) :- حضرت رسول اللہ ﷺ کی جن احادیثِ شریفہ کی مطابقت قرآنِ مجید سے ہوتی ہے اُن کا درجہ بہت فایق ہوتا ہے۔اِس لحاظ سے یہ بات محتاجِ غور ہے کہ مہدیٔ موعود علیہ السلام کی بعثت سے متعلقہ احادیث بہت زیادہ وارد ہیں۔اِن میں علامات اور محلِ بعثت کے بارے میں اختلاف واقع ہوا ہے لیکن بعثتِ مہدیٔ موعودؑ کے بارے میں سب متفق ہیں۔اِسی لیے علمائے سلف نے بعثتِ مہدیٔ موعودؑ کے مسئلہ کو داخلِ اعتقادیات قرار دیا۔اور اِن احادیث کے تواترِ معنوی کو تسلیم کر لیا ہے۔ایسے مہتم بالشان مسئلہ کا وجود قرآنِ مجید میں نہ ہونا کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔جب کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے بارے میں فرمایا ہے:-

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿59﴾ (سورۃ الانعام-59)

یعنی اور کوئی ہری اور کوئی سوکھی چیز ایسی نہیں ہے مگر وہ سب کتابِ مبین (قرآن) میں (لکھی ہوئی) ہے۔

اکثر علماء نے اِن احادیث کو قرآنِ مجید سے مطابق کرنے کی طرف توجہ نہیں کی اِس کا ایک سبب یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مجی مہدیٔ موعودؑ کا تواتر معنوی کے طور پر ثابت ہونا انھوں نے کافی سمجھ لیا اور یہ یقیناً کافی ہے۔حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ نے تحریر فرمایا ہے:- "والمتواتر يبحث عن رجاله بل يجب العمل به من غير بحثٍ لايجابه اليقين و ان ورد عن الفساق بل عن الكفرة" (شرح نخبته الفكر) یعنی روایاتِ متواترہ میں رجال سے بحث نہیں کی جاتی کیونکہ وہ موجبِ یقین ہوتی ہیں اگرچہ کہ وہ روایات فاسقوں بلکہ کافروں سے مروی ہوں۔

اِس کے باوجود تطبیق بالقرآن سے یہ معلوم کرنا بھی آسان ہو جاتا کہ وہ احادیث کن آیات کی تفسیر واقع ہوئی ہیں جن مفسرین و محققین نے اِس طرف توجہ کی اُن کی تفسیروں اور تصنیفوں میں بعض آیات کے ضمن میں مہدی علیہ السلام کا ذکر پایا جاتا ہے۔ فی الحقیقت "ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَه" فرمانِ الٰہی کے مصداق یہ کام حضرت مہدی علیہ السلام کے لیے ہی مقدر تھا۔اِس لیے اکثر علماء کی بصیرت اِس بارے میں قاصر رہی ہے۔مقامِ مسرت ہے کہ منجانب اللہ امامنا حضرت سید محمد جونپوری مہدیٔ موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آیات پر آگاہی بخشی گئی جن میں مہدیٔ موعودؑ کی طرف اشارہ موجود ہے۔(قرآن میں لفظِ مہدی مذکور نہ ہونے کی توجیہ ہم نے خطبہ نقلیات کی توضیح میں بیان کر دی ہے ملاحظہ ہو صفحہ۔)

غرض جن آیات میں مہدیٔ موعودؑ کی طرف اشارہ ہے اُن میں سے ایک آیت وہ ہے جو روایت 3 میں بیان ہوئی۔ حضرتؑ نے اِس آیت کو اپنے ثبوتِ مہدیت میں بحکمِ خدائے تعالیٰ پیش فرمایا ہے کہ:-

" ازحق تعالیٰ بے واسطة می شوم که ایں آیت درحق تست مراد از مَنْ که در اَفَمَنْ کَانَ مذکور است ذات تست" اور آیت کے بقیہ الفاظ کی تفسیر نقلیاتِ میاں عبدالرشیدؓ میں اس طرح بیان کی گئی ہے۔" و مراد از بَیِّنَه اتباعِ ولایتِ حضرت مصطفیؐ است قولاً فعلاً حالاً که تعبیر از ولایتِ محمدیؐ دارد که ولایتِ خاص است مر ذاتِ مصطفیؐ را ست صلی الله علیه وسلم و مراد از شَاہِدٍ آن است و تواریت و "مشارء الیه از اُولٰئِکَ اتباعِ امم و مراد از ضمیر بِهٖ ذاتِ مہدیست و مراد از ضمیر بِهٖ دیگر نیز ذاتِ مہدیست۔

اِس اِجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اَفَمَنْ کَانَ میں مَنْ ایک خاص شخص مہدیٔ موعودؑ خلیفۃ اللہ سے متعلق ہے اِس کے ثبوت میں دلائل یہ ہیں:- (1) اِس مَنْ سے متعلقہ ضمائر مفرد استعمال کی گئی ہیں جیسے مِنْ رَّبِهٖ - یَتْلُوْهُ۔ مِنْه ۔ بِهٖ وغیرہ۔ اور مَنْ عام ہے اِس لئے ضمائر و افعال جمع اِس سے قبل کی آیت مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۔۔ الخ (سورۃ ھود۔15) میں استعمال کئے گئے ہیں جیسے نوف الیهم۔اعمالهم۔ لهم ۔لا یبخسون۔ ما صنعوا۔ وغیرہ۔

(2) مَنْ کا صاحب بَیِّنَه ہونا اور یہ صفت خلیفۃ اللہ ہی سے مخصوص ہے اگر مَنْ سے عام مومنین مراد لی جائے تو صفاتِ سجود و خلافتِ الٰہیہ کو ہر مومن کے لیے روا رکھنا لازم آئے گا۔ اِس لیے کہ قرآنِ مجید میں آیات یا بینات کا استعمال اِن ہی اُمور میں ہوا ہے جو قدرتِ بشری سے خارج ہوں عام ازیں کہ وہ اُمور انبیاء سے متعلق اور اُن کی سجود پر دَال ہوں یا خاص قدرتِ الٰہیہ پر دَال ہوں۔ اِن دونوں قسموں پر آیات و بینات کا اطلاق فرمایا ہے کیونکہ دونوں صورتوں میں آیات و بینات کا صدور خاص قدرتِ الٰہی سے متعلق ہے۔ اِسی لیے آیات و بینات کا انکار قدرتِ الٰہیہ کے انکار کو مستلزم ہے۔ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے:- مَایُجَادِلُ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ اِلَّاالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا --الخ (سورۃ المؤمن-4) یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں (آیتوں) میں (یعنی قرآن میں) وہی لوگ (ناحق کے) جھگڑا کرتے ہیں جو کافر ہیں۔ البتہ قرآنِ مجید میں ایک مقام ایسا ہے جہاں بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے کہ بینہ کا لفظ عام مومنین کے لیے استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ وہ بھی فی الحقیقت رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لِّیَهۡلِکَ مَنۡ هَلَکَ عَنۡۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحۡیٰی مَنۡ حَیَّ عَنۡۢ بَیِّنَةٍ ؕ (سورۃ الانفال-42) یعنی جو ہلاک ہو جائے بینہ پر ہلاک ہوا۔ اور جو زندہ رہے بینہ پر زندہ رہا۔ یہ آیت جنگِ بدر سے متعلق ہے۔ اِس جنگ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو جو فتح حاصل ہوئی وہ غیبی امداد کی اہم مظہر ہے۔ کیونکہ حضرتؐ کے ساتھ قلیل جماعت تھی اور مقابلہ میں کثیر جماعت، عصری آلات و سامانِ حرب سے پوری طرح تیار تھی۔ دوسرا فرق یہ تھا کہ آپؐ نشیب میں تھے اور مقابل کی جماعت اُونچے مقام پر تھی۔ تیسرا فرق یہ تھا کہ آپؐ کا مقام ریت کا میدان تھا اُصولِ جنگ کے لحاظ سے یہ تمام اُمور حضرت رسول اللہ ﷺ کے لیے بہت ہی خطرناک تھے۔ اِس کے باوجود آپؐ کو فتح حاصل ہوئی یہ نہایت مہتم بالشان کام تھا۔ اِس لیے قرآنِ مجید میں اعجاز کی حیثیت سے اِس جنگ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور مذکور الصدر آیت میں آنحضرتؐ کی جماعت کو بشارت دی گئی ہے کہ اِس جنگ میں جو شہید ہوا وہ بینہ سے شہید ہوا اور جو زندہ رہا وہ بھی بینہ سے زندہ رہا۔

کیونکہ جنگِ بدر ایک مہتم بالشان معجزہ ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ ہی کی ذات سے مخصوص تھا۔ اگر ذاتِ رسول اللہ ﷺ موجود نہ ہوتی تو اِس جنگ کا نتیجہ کچھ اور ہی ہوتا۔ یا یہ کہ وہ جنگ ہونے ہی نہ پاتی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں معلوم ہوا تھا کہ دشمن کا لشکر تھوڑا اور کمزور ہے۔ آپؐ نے صحابہؓ کو اِس کی خبر دی اور تعبیر بیان فرمائی کہ دشمن مغلوب ہو جائے گا۔ اِس تعبیر سے صحابہ رضی اللہ عنہم خوش ہو گئے اور پورے جوش و عقیدت کے ساتھ جنگ میں حصہ لینے کے لیے تیار ہو گئے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِذۡ یُرِیۡکَهُمُ اللّٰهُ فِیۡ مَنَامِکَ قَلِیۡلًا ؕ وَلَوۡ اَرٰىکَهُمۡ کَثِیۡرًا لَّفَشِلۡتُمۡ وَلَتَنَازَعۡتُمۡ فِی الۡاَمۡرِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ

اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿43﴾ وَ اِذْ یُرِیْكَهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا ۔۔ الخ (سورۃ الانفال۔ 43-44)

یعنے (اے محمدؐ) اِس وقت تمہیں اللہ نے تمہارے خواب میں (لشکر) تھوڑا دِکھایا۔ اگر زیادہ دِکھاتا (اور تم اصحابؓ کو خبر دیتے) تو (اصحابؓ) بد دل ہو جاتے اور امرِ قتال کے بارے میں آپس میں جھگڑ لیتے۔ لیکن اللہ نے (اِس تنازع سے) بچا رکھا۔ بے شک جو کچھ دِلوں میں ہے اللہ سب جاننے والا ہے۔ اور اس وقت جب کہ تم (دشمن کی جماعت کے) مقابل ہو گئے تو اللہ نے اُن (کی جماعت) کو تمہاری نظروں میں قلیل بنا کر دِکھایا۔ اِس توضیح سے ظاہر ہے کہ مذکور الصدر آیت میں بھی بینہ کے لفظ کا تعلق فی الحقیقت ذاتِ رسول اللہ ﷺ ہی سے ہے۔

غرض آیات و بینات یہ دونوں ایسے جامع الفاظ ہیں کہ جن میں نبوت کے عام خواص، کیفیات، مشاہدات اور اعمال خارقہ، عادات اور غیر خارقہ عادات سب داخل ہیں۔ اِن آیات و بینات کو محدثین نے دلائلِ نبوت، خلافتِ الٰہیہ سے تعبیر کیا ہے۔ اور حکما و متکلمین کی اِصطلاح میں آیات و بینات کو معجزات کہتے ہیں۔ یہاں سے مخلوق کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں۔ ایک مؤمن ایک کافر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ﴿1﴾ (سورۃ البینۃ۔1)

ترجمہ:- جو لوگ اہلِ کتاب اور مشرکوں میں سے (قبلِ بعثتِ نبوت یہ) کافر تھے وہ (اپنے کفر سے ہر گز) باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ اُن کے پاس واضح دلیل نہ آئی۔

امام فخر الدین رازیؒ قصۂ حضرت نوح علیہ السلام کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:- علی بینة من ربه من معرفه ذات الله و صفاته و مایجب وما یمتنع وما یجوز علیه ۔ یعنی خدائے تعالیٰ کی ذات و صفات کی اور ما یجب و ما یمتنع و ما یجوز علیه کی معرفت کی وجہ سے اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہو۔

معرفتِ ذات و صفات، نورِ ولایت کے بغیر ممکن نہیں۔ خلفائے الٰہی اللہ تعالیٰ سے فیض حاصل کرتے اور مخلوق کو اِس سے مستفیض کرتے ہیں۔ اِسی لیے یہ امر مُسَلَّم ہے کہ ہر نبی کو پہلے ولایت حاصل ہوتی ہے۔ جس طرح چاند اِکتسابِ نور میں

آفتاب کی ضیا باریوں کا محتاج ہے اِسی طرح نبوت و خلافتِ الٰہیہ کے لیے پہلے نورِ ولایت لازم ہے۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا ہے:- ولایت را بآ فتاب تمثیل می دہند و نُبوت را بمہتاب" (مکتبِ ملتانی) یعنی ولایت کو آفتاب اور نبوت کو مہتاب سے تمثیل ہے۔

اور اُستاذی و مولائی حضرت سید محمود صاحب مولوی فاضل مرحوم نے شرح مکتبِ ملتانی میں جو استدلال فرمایا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ دیگر اولیاء اور حضرت مہدیٔ موعودؑ میں فرق یہ ہے کہ عام اولیاء اللہ کو ولایت بواسطۂ انبیاء حاصل ہوتی ہے اور مہدیٔ موعودؑ کی ولایت چونکہ ولایتِ محمدیہ ہے اِس لیے یہ بلاواسطہ ذاتِ باری تعالیٰ سے متعلق ہے۔ اِسی لیے آئیہ شریفہ میں عَلٰی بَیِّنَةٍ مِنْ رَّبِّهٖ فرمایا ہے۔ اور حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ نے تحریر فرمایا ہے۔ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِنْ رَّبِّهٖ آیا۔ پس کسے کہ باشد برولایتِ محمدیؐ از پروردگار خود بے واسطہ یعنی مہدی علیہ السلام (مجمع الآیات) یعنی پس وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے بے واسطہ ولایتِ محمدؐیہ پر ہو اور ولکن جعلناہٗ نورا کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ:-

ولکن جعلناہٗ نوراً و لیکن گردانیدیم ما آں نور کہ روشن است و روشنی دہندہ کہ بوساطتِ آں ہمہ را دیدی و دانستی و دریافتی و او مسما است۔ بہمہ اسما و موصوف است۔ بہمہ اوصاف و منزہ است از ہمہ اشیاء روہیچ موجود نیست۔ بود و نباشد پیشِ وجود او (مجمع الآیات)

ترجمہ:- یعنی ہم نے اِس کو نور گردانا ہے جو روشن ہے، اور روشنی بخشنے والا ہے کہ تو نے اُسی نور کی وساطت سے سب کو دیکھا اور جانا اور معلوم کیا اور وہ نور تمام اسماء سے مسمیٰ ہے اور تمام اوصاف سے موصوف ہے اور تمام اشیاء سے منزہ (الگ و بے عیب) ہے اِس سے پہلے کسی کا وجود نہیں ہے اور نہ تھا نہ رہے گا۔

اور ایک رسالہ میں فرماتے ہیں:-

اما چنانچہ حق تعالیٰ باقیست مہدی نیز کہ ولایتِ مصطفیٰ و نورِ خاص ذاتِ خدا است او ہمیشہ است۔ ہمچناں باقی چنانچہ نقلِ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ بالا گذشت

که ولایتِ مصطفیٰ الان کما کان۔ و مقرر است که الولایة لا تقطع ابداً چرا که ولایتِ مصطفیٰ نورِ خاص ذاتِ خدا است۔ و او ہمیشه بود و باقی است و لٰہذا قال علیه السلام کنت نبیاء آدم بین الماءوالطین۔ (دلیل العدل و بفضل)

ترجمہ:- یعنی لیکن جیسا کہ حق تعالیٰ باقی ہے مہدیؑ (کی ولایت) بھی باقی ہے کیوں کہ (مہدیؑ) مصطفیٰ ﷺ کی ولایت اور ذاتِ خدا کا نورِ خاص ہے وہ ہمیشہ ہے اِسی طرح باقی رہے گا چنانچہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کی نقل اوپر گزری کہ ولایتِ مصطفیٰ ﷺ اب بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ تھی۔ اور ثابت ہے کہ ولایت کبھی منقطع نہ ہو گی کیوں کہ ولایتِ مصطفیٰ ﷺ ذاتِ خدا کا نورِ خاص ہے اور وہ ہمیشہ تھا اور باقی ہے۔ اِسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نبی اُس وقت تھا جب کہ آدمؑ مٹی اور پانی میں تھے۔ ﷺ

حضرت جامیؒ علیہ الرحمتہ اللہ فرماتے ہیں:- والولایة لا تنقطع ابداً فانما من الجهة التی تلی الحق سبحانه و هی باقیة دائمة ابداً سرمداً و اکمل مظاهرها خاتم الاولیاء۔

ترجمہ:- یعنی ولایت کبھی منقطع نہ ہو گی کیونکہ وہ اپنی اِس جہت سے جو حقِ سبحانہٗ سے تعلق رکھتی ہے ابدی، سرمدی، باقی اور دائمی ہے۔ اور اِس کے مظہرِ اکمل خاتم الاولیاء ہیں۔ مصنف مطلع خصوص اعلم شرح خصوص الحکم نے تحریر فرمایا ہے:

والولایة صفة الهیة لذالک سمیٰ نفسه بالولی الحمید و قال الله الولی الذین اٰمنوا فهی غیر منقطع ازلاوابداً ولایمکن الوصول لاحدمن الانبیاء وغیرهم الی الحضرة الا لٰهیة الا بالولایة التی هی باطن النبوة و هٰذه المرتبة من حیث جامعیة الاسم الاعظم الخاتم الانبیاء و من حیث ظهور هافی لشهادة بتامها لخاتم الاولیاء۔

ترجمہ:- یعنی ولایت صفتِ الٰہیہ ہے اِسی لیے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ نے الولی الحمید سے موسوم فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ مومنین کا ولی ہے۔ پس وہ ہدایت ازلاً۔ ابداً۔ غیر منقطع ہے۔ اور کسی نبی کو بارگاہِ الٰہی تک رسائی بغیر ولایت کے ناممکن ہے اور وہی نبوت کا باطن ہے۔ اور یہ مرتبہ اِسم اعظم کی جامعیت کی حیثیت سے خاتم الانبیاء اور اُس کے شہود میں ظاہر ہونے

کی حیثیت سے خاتم الاولیاء ہی کے لیے ہے۔

اور شیخ محی الدین ابنِ عربی نے کنت نبیاء اٰدم بین الماء والطین حدیثِ شریف کی شرح یہ بیان فرمائی ہے کہ:-
وغیرہ من الانبیاء ما کان نبیا الاحین بعث وکذالک خاتم الاولیاء ما کان ولیا و اٰدم بین الماء ولطین وغیرہ من کااولیاء ما کان ولیاالابعد تحصیل شرائط الولایۃ (ماخوذ از شواہد الولایت)

ترجمہ:- یعنی خاتم الانبیاء کے سوائے ہر نبی اُس وقت نبی ہوتا ہے جب کہ وہ مبعوث ہو۔اِسی طرح خاتم الاولیاء بھی اِس وقت سے ولی ہیں جب کہ آدم پانی اور مٹی میں تھے۔اور آپؐ کے سوائے ہر ولی اُس وقت ولی ہوتا ہے جبکہ اُس کو ولایت کی شرائط حاصل ہوں۔اِس سے ظاہر ہے کہ حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ نے ولایت کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں یہ صرف مہدویہ ہی سے مخصوص نہیں بلکہ اکابرِ اہلِ سنت کی تصانیف میں بھی پائی جاتی ہیں۔لہٰذا ہدیۂ مہدویہ کا یہ دعویٰ کہ یہ صرف مہدویہ سے مخصوص ہے باطل ہے۔غرض ولایت کی خصوصیات میں جو کچھ بیان کیا گیا کافی ہے۔کیونکہ کماحقہٗ بیان کرنے سے نطقِ انسان عاجز ہے۔اس لئے یہاں مزید تبصرہ کی ضرورت نہیں۔حاصلِ کلام یہ کہ بینہ سے مراد اِتباعِ ولایتِ مصطفیٰ ہے۔

اگرچہ مفسرین نے بینہ کے متعدد مفہومات بیان کیے ہیں مثلاً البرہان۔الواضح من اللہ۔حقیقتِ دینِ اسلام۔دلیلِ عقل۔ یقین۔قرآن۔یانورِ ولایت۔لیکن کتبِ مہدویہ میں بینہ کی تفسیر اِتباعِ ولایتِ محمدّیہ جو بیان کی گئی فی الحقیقت یہ اُن تمام اُمور کی اصل ہے اور امامناعلیہ السلام کا صاحبِ ولایت ہونا اُن لوگوں کو بھی تسلیم ہے جن کو آپؑ کے مہدیٔ موعودؑ ہونے میں شک ہے۔چنانچہ اِس کے چند شواہد یہ ہیں:-

"در ولایت و جلال و بزرگی و کمال میر سخن نیست۔" (نجات الرشید) یعنی "میر (سید محمد جونپوری) کے جلال و کمال اور آپؑ کی بزرگی و ولایت میں کوئی کلام نہیں" میر سید محمد جونپوری قدس اللہ سرہٗ العزیز از عاظم اولیائے کبار دعویٰ مہدیت از سرزدہ بود۔یعنی میر سید محمد جونپوری قدس اللہ سرہٗ العزیز بڑے اولیا سے تھے اور اُن سے دعویٰ مہدیت سرزد ہوا تھا۔(منتخب التواریخ) شیخ الاسلام گفتہ فرستادند کہ ایں مرد آیتے

است از آیاتِ خدا وعلمے که ماسالها خوانده ایم ایجا ہیچ قدرے و قیمت ندارد۔ (نجات الرشید)

یعنی میر سید محمد جونپوری قدس اللہ سرہٗ العزیز بڑے اولیا سے تھے اور اُن سے دعویٰ مہدیت سرزد ہوا تھا۔ (منتخب التواریخ) شیخ الاسلام گفته فرستادند که این مرد آیتے است از آیاتِ خدا وعلمے که ماسالها خوانده ایم ایجا ہیچ قدرے و قیمت ندارد۔ (نجات الرشید)

یعنی شیخ الاسلام کے پاس کہلا بھیجے کہ یہ شخص خدا کی نشانیوں میں ایک نشانی ہے اور ہم نے برسوں میں جو علم حاصل کیا ہے اُن کے سامنے اِس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

ملاحظہ ہو آیتے است از آیاتِ خدا کے الفاظ صاحبِ بینہ ہونے پر دلالت کر رہے ہیں اور وہ ولایتِ مقیده محمدیہؐ اور اِس کی اِتباعِ تام ہے۔ اِسی لئے حضرت رسول اللہ ﷺ نے مہدیٔ موعودؑ کی شان میں یہ بھی فرمایا کہ:- " یَقْفُوْا اَثَرِیْ وَلَایُخْطِیُ " قولاً۔ فعلاً ۔حالاً ۔بے خطا اِتباع ہر مؤمن سے ممکن نہیں یہ تو معصوم عن الخطا اور منتخب بمنصبِ خلافتِ الٰہیه کا ہی خاصہ ہے۔ اِسی لئے حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

فان قیل ماالمعنی کاملاً فی اتباعة قلنا انه یتبعه فی احکام الشریعة بالوحی و فی الدعوة الی الله و فی احواله و اقواله وغیرہٖ لا یتبع الرسل الاباستماع لاخبار (بعض الآیات)

یعنی اگر کہا جائے کہ مہدی حضرت رسول اللہ کی اِتباع میں کامل ہوں گے اِس کا کیا مطلب ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ مہدی علیہ السلام، حضرت رسول اللہ ﷺ کی اِتباع احکامِ شریعت میں اور دعوت الی اللہ میں اور اُن کے اقوال و احوال میں وحی (بلا توسط) کے ذریعہ کریں گے۔ اور مہدیؑ کے سوائے دوسرا شخص صرف احادیث سن کر ہی رسولوں کی اِتباع کرتا ہے۔ حاصلِ کلام یہ کہ صاحبِ بینہ ہونا خلافتِ الٰہیہ کی اہم خصوصیت ہے اس لیے یہ "من"، "خلیفته الله" کے لیے خاص ہے۔

(3) یَتْلُوْہُ میں ہٗ کی ضمیر مَنْ کی طرف راجع ہے۔ شَاہِدٍ سے مراد مستند نقلیاتِ مبارکہ میں قرآن پائی جاتی ہے۔ حضرت شاہِ خوندمیر صدیقِ ولایتؓ و سلف الصالحین نے بھی یہی مراد بیان فرمائی ہے۔

(4) اُولٰئِکَ یُؤمِنُوْنَ بِہٖ میں بِہٖ کا مرجع وہی مَنْ ہے۔اولٰئِک کا مشارالیہ جو محذوف منویٰ اِس کی توضیح نقلیاتِ بندگی میاں عبدالرشیدؓ میں اِتّبَاعِ اُمَمْ (اِتباع کرنے والی اُمتیں) بیان کی گئی ہے۔یعنی بعثتِ مہدیٔ موعودؑ کے زمانہ میں لوگ جو مختلف جماعتوں میں بٹے ہوئے ہوں گے اُن میں سے جن کے حصہ میں ایمان مقدر ہے وہ سب اِس "مَنْ" پر ایمان لائیں گے۔ اِس تفسیر کا ثبوت:- "وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُہٗ" (سورۃ ھود۔17) سے ہو جاتا ہے۔احزاب یعنی اِس وقت کی جماعتوں سے جو اُس مَنْ سے کفر کرے گا اِس کی وعدہ گاہ جہنم ہے۔اِس آیت میں احزاب کا لفظ اُولٰئِکَ کا مشارالیہ معلوم کرنے کے لئے رہبری کر رہا ہے۔اور اُولٰئِکَ کا مشارالیہ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (سورۃ المآئدۃ۔54) " میں جس قوم کا ذکر ہے وہ قوم بھی مراد لی جاسکتی ہے۔حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں:-

فاذا کان المھدی علی ھٰذہ الحجۃ بنفسہ والقرآن یشھد علیہ بتایدہ وقوم خصہ اللہ تعالیٰ فی کلامہٖ یوصف لایمکن لغیرہٖ فسوف یاتی اللہ بقومٍ یحبھم ویحبونہ یشھد بصدقہ و یومن بہ فلا حاجۃ بشھادۃ اٰخر (بعض الآیات)

ترجمہ:-یعنی جب کہ مہدیٔ موعودؑ بذاتہٖ ایسی حجت رکھتے ہوں اور قرآن کی تائید میں (اُن کے قول و فعل کی صداقت پر) گواہی دے رہا ہو اور ایسی قوم نے جس کی توصیف میں اللہ تعالیٰ نے یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ فرمایا ہو مہدیٔ موعودؑ کی تصدیق کی اور اِس پر ایمان لایا ہو تو پھر کسی دوسری شہادت کی ضرورت ہی نہیں۔

بہر حال اِتّبَاعِ اُمَمْ ، اُولٰئِکَ کا مشارالیہ ثابت ہے۔الغرض اُولٰئِکَ یُؤمِنُوْنَ بِہٖ سے مَنْ کی ذات داخلِ ایمانیات قرار پاتی ہے اور از روئے دینِ اِسلام حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد آپؐ کی اُمت میں بجز حضرت مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس پر ایمان لانا لازم ہو۔یہ خصوصیت بھی "من" کے خلیفۃ اللہ کے لیے خاص ہونے کی اہم حجت ہے۔

(5) "وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُہٗ" (سورۃ ھود۔17) میں بِہٖ کا مرجع اَفَمَنْ کَانَ ہے اِس

مَنْ کے انکار کو کفر اور اِس کی تعزیر نارِ دوزخ قرار دینا اِس "مَنْ" کے خلیفۃ اللہ سے خاص ہونے کی واضح دلیل ہے۔

(6) فَلَاتَکُ فِیْ مِرْیَةٍ مِنْهُ میں مِنْهُ کا مرجع وہی اَفَمَنْ کَانَ ہے جن مفسرین نے مَنْ سے مراد حضرت رسول اللہ ﷺ بیان کی ہے اِس کا نقص یہاں عیاں ہو جاتا ہے کیونکہ فَلَاتَکُ میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے خطاب ہے۔ اور مِنْهُ کا مرجع اَفَمَنْ کَانَ ہے۔ معنی یہ ہوں گے کہ:-(اے محمدؐ) یعنی اِس "مَنْ" (محمدؐ) کے بارے میں شبہ نہ کر"۔ اِس معنی میں جو فساد واقع ہو رہا ہے محتاجِ توضیح نہیں۔

اور بعض مفسرین نے شَاهِدٍ سے مراد قرآن لے کر فِیْ مِرْیَةٍ مِنْهُ کا مرجع شَاهِدٍ قرار دیا ہے۔ اور بعضوں نے فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ کو اِس مِنْهُ کا مرجع قرار دیا ہے۔ اِن دونوں صورتوں میں قرآن اور جزِ قرآن کے بارے میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو شک ہونا لازم آئے گا جو کسی طرح صحیح نہیں۔۔۔۔۔ سلفِ مہدویہ نے فَلَاتَکُ فِیْ مِرْیَةٍ مِنْهُ میں مِنْهُ کا مرجع اَفَمَنْ کَانَ قرار دیا ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام کی اِس تفسیر سے عین مطابق ہے جو آپؑ نے اَفَمَنْ کَانَ میں مَنْ سے مراد ذاتِ مہدیٔ موعودؑ بیان فرمائی ہے۔

اب معنی صاف ہو گئے کہ "اے محمدؐ یعنی اُس مہدیؑ کے متعلق شبہ میں نہ رہ"۔

اِس توضیح سے ظاہر ہے کہ جس مَنْ کی بعثت کے بارے میں اللہ جل شانہٗ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو یقین دلایا ہو اُس مَنْ کے خاص ہونے میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ جلِ شانہٗ نے اِسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ مزید تاکید کے طور پر فرمایا ہے:-

اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿17﴾ (سورۃ ھود۔17)

یعنی تیرے رب کی طرف سے (اُس کا مبعوث ہونا) حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ اِس آیت میں اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ صاف دلالت کر رہے ہیں کہ وہ مَنْ عام نہیں بلکہ اُس سے خلیفۃ اللہ کی حیثیت

رکھنے والا مفترض الطاعة والایمان خاص فرد مراد ہے۔

☆☆☆☆☆

Roman:Tauzih-e-Riwayaat dar Bayan-e-Saboot-e-Mahdiyat Riwayat (3)

Hazrat Rasoolullah SAS ki jin Ahadees-e-Shareefa ki mutabiqat Qur'aan-e-Majeed se hoti hai unn ka darja bahut fayaq hota hai. Iss lehaaz se yeh baat muhtaaj-e-gaur hai ke Mahdi-e-Mau'ood ki baisat se mutaliqa Ahadees bahut ziyada warid hain. In-mein Alamaat aur Mahl-e-Baisat ke bare mein ikhtelaf waqae huwa hai laikin Baisat-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS ke bare mein sab muttafiq hain. Isee-liey Ulama-e-Salf ne Baisat-e-Mahdi-e-Mau'ood ke mas'ale ko dakhil-e-aeteqadiyaat qaraar diya. Aur in-Ahadees ke Tawatur-e-Maanawi ko tasleem karliya hai. Aise muh-timbishaan mas'ale ka wajood Qur'aan-e-Majeed mein na hona kaise Sahih ho sakta hai? jab ke Allah Ta'ala ne Qur'aan-e-Majeed ke bare mein farmaya hai:-

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿59﴾ (سورة الانعام) **Yani aur koi hari aur koi sokhi cheez aise nahin hai magar woh-sab Kitab-e-Mubeen (Qur'aan) mein (likhi huwee) hain.**

Aksar ulama ne in Ahadees ko Qur'aan-e-Majeed se mutabiq karne ki taraf tawajhe nahin ki iss ka sabab yeh bhi maloom hota hai ke Muji Mahdi-e-Mau'ood AHS ka tawatur-e-maanawi ke taur par sabit hona unhun-ne kafi samajh liya aor yeh yaqeenan kafi hai. Hafiz Ibn-e-Hajar Asqlani RA ne tahreer farmaya hai:-

"والمتواتر يبحث عن رجاله بل يجب العمل به من غير بحثٍ لايجابه اليقين و ان ورد عن الفساق بل عن الكفرة" (شرح نخبته الفكر)

Yani riwayaat-e-mutawatira mein rijaal se bahes nahin ki jaati kuin ke-

woh mujib-e-yaqeen hoti hain agar-che ke-woh riwayaat fasiqaun balke kafiraun se marwi huin.

Iss ke bawajood Tatbeeq-Bil-Qur'aan se yeh maloom karna bhi aasan hojata hai ke-woh Ahaadees kin Aayaat ki Tafseer waqay huwi hain jin Mufassireen wa Muhaqiqeen ne iss taraf tawajhe ki unn ki Tafseeraun aor Tasneefaun mein baaz Aayaat ke ziman mein Mahdi AHS ka zikr paya jata hai. Filhaqeeqat "ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَا نَهٗ" Farman-e-Ilahi ke misdaaq yeh kaam Hazrat Mahdi AHS ke liey he muqaddar tha. Iss-liey aksar Ulama ki baseerat iss bare mein Qasir rahi hai. Maqaam-e-Masarrat hai ke minjanib Allah Imamuna Hazrat Syed Muhammad Junpuri AHS ke zarye Aayaat par Aagaahi Bakhshi gaee jinn mein Mahdi-e-Mau'ood AHS ki taraf ishara maujood hai.

Gharz jinn Aayaat mein Mahdi-e-Mau'ood AHS ki taraf ishara hai unn mein se aik aayat woh-bhi hai jo Riwayat 3 mein bayan huwi. Hazrat AHS ne iss Aayat ko apne Saboot-e-Mahdiyat mein Ba-Hukm-e-Khuda-e-Ta'ala paish farmaya hai ke:-

"از حق تعالیٰ بے واسطة می شوم که ایں آیت در حق تست مراد از مَنْ که در اَفَمَنْ كَانَ مذکور است ذات تست"

aor Aayat ke baqiya alfaz ki tafseer Naqliyat-e-Miyan Abdur-Rasheed RZ mein iss tarha bayan ki gaee hai.

"و مراد از بَيِّنَه اتباعِ ولایتِ حضرت مصطفیؐ است قولاً فعلاً حالاً که تعبیر از ولایتِ محمدیؐ دارد که ولایتِ خاص است مر ذاتِ مصطفیؐ را ست صلی اللہ علیه وسلم و مراد از شَاہِدٍ آن است و تواریت و "مشاراً الیه از اُولٰئِکَ اتباعِ امم و مراد از ضمیر بِهٖ ذاتِ مہدیست و مراد از ضمیر بِهٖ دیگر نیز ذاتِ مہدیست۔

Iss ijmaal ki tafseel yeh hai ke "اَفَمَنْ كَانَ" mein "مَنْ" aik Khas Shakhs Mahdi-e-Mau'ood Khalifatullah se mutaliq hai iss ke sabot mein delayal yeh hain:-

(1) Iss مَنْ se mutalliqa Zamaer mufarrad istemaal ki gaee hain jaise ۔مِنْ رَّبِهٖ

يَتْلُوْهُ۔ مِنْه ۔ بِهٖ **Waghaera. Aor iss se qabl ki aayat:**

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۔۔ الخ (سورۃ ھود۔15) **mein** مَنْ **aam hai iss liye Zamaer wa afaal jamaa istemaal kiye gaye hain, jaise** نوف اليهم۔اعمالهم۔ لهم ۔لا يبخسون۔ ما صنعوا۔ **Waghaira.**

(2) مَنْ **ka Sahib-e-Bayina** بَيِّنَه **hona aor yeh sifat Khalifatullah hi se makhsoos hai agar** مَنْ **se aam Mo'mineen murad li-jaey to Sifaat-e-Nabuwat wa Khilafat-e-Ilahiya ko har Mo'min ke liey rawa rakhna lazim aaeyga. Iss liye ke Qur'aan-e-Majeed mein Aayaat ya Baiyinaat ka istemal inn hi omoor mein huwa hai jo Qudrat-e-Bashari se kharij hon aam azein ke-woh omoor Ambiyaa se mutalliq aor unn ki Nubuwat par daal hon ya khaas Qudrat-e-Ilahiya par daal hon. In-dono qismaun par Aayaat wa Baiyinaat ka itlaq farmaya hai kuin-ke dono surataun mein Aayaat wa Baiinaat ka sudoor khaas Qudrat-e-Ilahi se mutaliq hai. Isi liye Aayaat wa Baiyinaat ka inkaar Qudrat-e-Ilahiya ke inkaar ke multazim hai. Allah Ta'ala fermata hai:-** مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔۔الخ (سورۃ المؤمن۔4) **yani Allahu Ta'alaa ki nishaniyaun/Aayaat mein (yani Qur'aan mein) wahi log (Na-Haq ke) jhagda karte hain jo Kafir hain. Albatta Qur'aan -e-Majeed mein aik maqam aisa hai jahan badi-unnazar mein maloom hota hai ke Baiyina** بينه **ka lafz aam Mo'mineen ke liey istemal huwa hai. Halan-ke woh bhi filhaqeeqat Rasoolullah SAWS ke liye hai. Allahu Ta'alaa fermata hai:-**

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ط (سورۃ الانفال۔42)

Yani jo halak ho jaey بينه **Baiyina par halak hua. Aor jo zinda rahe** بينه **Baiyina par zinda raha. Yeh Aayat Jung-e-Badar se mutaliq hai. Is Jung mein Hazrat Rasoolullah SAWS ko jo fath hasil huwi woh Ghaibi Imdaad ki ahem mazhar hai. kuin-ke Hazrat ke saath qaleel jama'at the aor muqabile mein kaseer jama'at, Asari aalaat wa saman-e-harab se poori tarha taiyaar thi. Dosra farq yeh tha ke Aap SAWS nashaib mein the aor muqabil ki jama'at oonche maqaam par thi. Teesra farq yeh tha ke Aap**

SAWS ka maqaam rait ka maidaan tha. Osool-e-Jung ke lehaaq se yeh tamaam omoor Hazrat Rasoolullah SAWS ke liye bahut hi khatarnaak the. Is-ke bawajood Aap SAWS ko fath hasil huwi yeh nehayat Muhtim-bish-shaan kaam tha. Is liye Qur'aan-e-Majeed mein Aijaaz ki haisiyat se is jung ka zikr kiya gaya hai. Aor Mazkoorus-sadr Aayat mein Aan-Hazrat SAWS ki jama'at ko Basharat di-gaee hai ke iss jang mein jo shaheed huwa woh Baiyinaa بینہ se shaheed huwa aor jo zinda raha woh bhi baiyinah بینہ

se zinda raha. Kuin ke Jang-e-Badar aik Muhtim-bish-shaan Maujizah hai jo Hazrat Rasoolullah SAWS hi ki zaat se makhsoos tha. Agar zaat-e-Rasoolullha SAWS maujood na hoti to iss jang ka nateeja kuch aor hi hota. Ya yeh ke woh jang hone hi na pati. Hazrat Rasoolullah SAWS ko khwab mein maloom huwa tha ke dushman ka lashkar thoda aor kamzoor hai. Aap ne Sahaba RZ ko is ki khabar di aor tabeer bayan famaee ke dushman maghloob hojaega. Is-tabeer se Sahaba Razi Allahu Anhum khush hogaye aor poore josh wa aqeedad ke saat jang mein hissa lene ke liye tayyaar ho-gaye. Chunach Allahu Ta'aala fermata hai:-

اِذْ یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿43﴾ وَاِذْ یُرِیْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا ۔۔ الخ (سورۃ الانفال۔ 43-44)

Yani (Aey Muhammad SAWS) is waqt tumhein Allah ne tumhare khwab mein (lashkar) thoda dikhaya agar ziyada dikhata (aor tum Ashaab RZ ko khabar dete) to (Ashaab RZ) bad-dil hojate. Aor amr-e-qitaal ke bare mein aapas mein jhagadlete. Lainkin Allah ne (is tanazey se) bacha rakha. Be shak jo kuch dilaun mein hai Allah sab jan-ne Wala hai. Aor iss waqt jab ke tum (Dushman ki jama'at ke) mukhabil hogaye to Allah ne un(ki jama'at) ko tumhari nazraun mein qaleel banakar dikhaya. Iss tauzih se zahir hai ke Mazkoorus-sadr aayaat mein bhi Baiinaah بینہ ke lafz ka ta'aluq fil-haqeeqat zat-e-Rasoolullah SAWS hi se hai.

Gharz Aayaat wa Baiyinaat yeh dono aise jaame alfaaz hain ke jin mein Nubuwat kea aam Khawas, Kaifiyaat, Mushahidaat aur aamaal-e-

Khariqa, Aadaat aur gair Khariqa Aadaat sab dakhil hain. Inn Aayaat wa Baiyinaat ko Muhaddiseen ne Dalael-e-Nubuwat, Khilafat-e-Ilahiya se taabeer kiya hai. Aur Hukama wa Mutakammeen ki Istelah mein Aayaat wa Bayyinaat ko Muajizaat kahte hain. Yahan se Makhlooq ki do qismein hojate hain. Aik Mo'min Aik Kafir. Allahu Ta'ala fermata hai:-

لَمْ يَكُنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ (سورة البينة)

Translation:- Jo log Ahl-e-Kitab aur Mushrikaun se (Qabl-e-Baisat-e-Nubuwiya) Kafir the woh (Apne Kufr se Hargiz) baaz aane wale na the jab tak ke unn ke pas Wazeh Daleel na Aaee.

Imam Fakhruddin Razi RA Qissa-e-Hazrat Nooh AHS ki tafseer mein bayan farmate hain:-

اعلى بينة من ربه من معرفه ذات الله وصفاتهٖ ومايجب ومايمتنع وما يجوز عليه ۔

Yani Khuda-e-Ta'ala ki Zaat wa Sifaat ki aur ما يجب و مايمتنع و ما يجوز على **ki Muarifat ki wajhe se apne Rab ki taraf se Baiyinaa par ho.**

Muarifat-e-Zat Wa Sifaat, Noor-e-Vilayat ke bagair mumkin hahin. Khulafa-e-Ilahi, Allahu Ta'ala se faiz hasil karte aur Makhlooq ko is-se mustafeez karte hain. Isi liey yeh amr musallam hai ke har Nabi ko pahle Vilayat hasil hoti hai. Jiss tarah Chand Iktesaab-e-Noor mein Aaftaab ki Ziyabaariun ka muhtaaj hai osi tarha Nubuwat wa Khilafat-e-Ilahiya ke liey pahle Noor-e-Vilayat lazim hai. Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmeer Razi Allahu Anhu ne farmaya:-

ولایت را بآ فتاب تمثیل می دہند و نبوت را بمہتاب" (مکتوبِ ملتانی)

Yani Vilayat ko Aaftaab aor Nubuwat ko Mahtaab se Tamseel hai. Aor Ustazi wa Mualaee Hazrat Syed Mahmood Sahib Maulavi Fazil Marhoom ne Sharah Matkoot-e-Multani mein jo istedlaal farmaya hai os-ka khulasa yeh hai ke deegar Auliyaa aur Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS

mein farq yeh hai ke aam Auliya-Allah ko Vilayat Bawasita-e-Ambiyaa hasil hoti hai aur Mahdi-e-Mau'ood AHS ki Vilayat chunke Vilayat-e-Muhammadiya hai is-liey ye Bila-Wasita Zaat-e-Bari Ta'ala se Mutalliq hai. Isi liey Aaya-e-Shareefa mein

عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِنۡ رَّبِّہٖ **farmaya hai. Aur Hazrat Sha Qasim Mujtahid-e-Groh RA ne tahreer farmaya hai** اَفَمَنۡ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِنۡ رَّبِّہٖ **aayaa.**

پس کسے که باشد بر ولایتِ محمدی از پروردگار خود بے واسطه یعنی مهدی علیه السلام (مجمع الآیات)

Yani pas woh Shakhs jo apne Parwardigaar ki taraf se Be-Wasita Vilayat-e-Muhammadiya SAS par ho aur ولکن جعلناہ نورا ki tafseer mein farmaya hai ke:-

ولکن جعلناہ نوراً و لیکن گردانید ما آں نور که روشن است و روشنی دہنده که بوساطت آں ہمه را دیدی و دانستی و دریافتی و او مسما است۔ بہمه اسما و موصوف است ۔ بہمه اوصاف و منزه است از ہمه اشیاء رو ہیچ موجود نیست۔ بودد نباشد پیشِ وجود او (مجمع الآیات)

Translation:- Yani ham ne Is-ko noor gardana hai jo roshan aur roshni bakhshne wala hai ke too-ne osi noor ki wasaatat se sab ko dekha aur jana aur maloom kiya aur woh-noor Tamaam Ismaa-se-Musamma hai aur Tamaam Ausaaf se Mausoof hai aur tamaam ashiyaa-se-munazza (alag wa be-aib) hai iss-se pahle kisi ka wajood nahin hai aur na-tha-na-rahe-ga.

Aur aik Risale mein farmate hain:-

اما چنانچه حق تعالیٰ باقیست مہدی نیز که ولایتِ مصطفیٰ و نورِ خاص ذاتِ خدا است او ہمیشه است۔ ہمچناں باقی چنانچه نقلِ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ' بالا گذشت که ولایتِ مصطفیٰ الان کما کان۔ و مقرر است که الولایة لا تقطع ابداً چرا که ولایتِ مصطفیٰ نورِ خاص ذاتِ خدا است۔ و او ہمیشه بود و باقی است و لٰہذا قال علیه السلام کنت نبیاء آدم بین الماءوالطین۔ (دلیل العدل و بفضل)

Translation:- Yani laikin jaisa ke Haq Ta'ala baqi hai Mahdi AHS (ki Vilayat) bhi baqi hai kuin-ke (Mahdi AHS) Mustufa SAWS ki Vilayat aur Zaat-e-Khuda ka Noor-e-Khas hai woh hamesha hai isi tarha baqi rahega

chunache Bandagi Miyan Syed Khundmeer Razi Allahu Anhu ki Naql oopar guzri ke Vilayat-e-Mustufa SAWS ab bhi waisi hi hai jaisi ke thi. Aur sabit hai ke Vilayat kabhi munqate na hogi kuinke Vilayat-e-Mustufa SAWS Zaat-e-Khuda ka Noor-e-Khas hai aur woh hamesha tha aur baqi hai. Isi liey Rasoolullah SAS ne farmaya mein Nabi uss waqt tha jab ke Aadam AHS mitti aur pani mein the.

Hazrat Jami Alaihir-Rahmatullahi farmate hain:-

والولاية لا تنقطع ابداً فانما من الجهة التى تلى الحق سبحانه وهى باقية دائمة ابداً سرمداً واكمل مظاهرها خاتم الاولياء۔

Translation:- Yani Vilayat kabhi munqate na hogi kuike woh apni iss jahet se jo Haq-e-Subhanahu se-ta'aluq rakhti hai abadi, sarmadi, baqi aur daemi hai. aur iss ke Mazhar-e-Akmal Khatimul Awliyaa hain. Musannif "مطلع خصوص اعلم شرح خصوص الحكم" ne tahreer farmaya hai:

والولاية صفة الهية لذالک سمیٰ نفسه بالولی الحمید وقال اللہ الولی الذین اٰمنوا فهی غیر منقطع ازلاوابداً و لایمکن الوصول لاحدمن الانبیاء وغیرهم الی الحضرة الا لٰهیة الا بالولایة التی هی باطن النبوة وهٰذہٖ المرتبة من حیث جامعیة الاسم الاعظم ا لخاتم الانبیاء ومن حیث ظهورهافی لشهادة بتامها لخاتم الاولیاء۔

Translation:- Yani Vilayat Sifat-e-Ilahiya hai isi liey apne Aap ko Allahu Ta'ala ne "Al-Valiyul-Hameed" se mausoom farmaya hai. Aur farmaya ke Allah Mo'mineen ka Vali hai. Pas woh Hidayat Azalan, Abadan Gair Munqate hai. Aur kisi Nabi ko Bargah-e-Ilahi tak Rasaee Bagair Vilayat ken na-mumkin hai aur wahi Nubuwat ka Bati hai. Aur yeh martaba Ism-e-Aazam ki Jamaeyat ki haisiyat se Khatamul-Ambiya aur Uss ke shahood mein Zahir hone ki Haisiyat se Khatamul-Awliya he ke liey hai.

Aur Shaikh Mohiuddin Ibn-e-Arabi ne كنت نبیاء اٰدم بین الماء والطین Hadees-e-Shareef ki sharah yeh bayan farmaee hai ke:

وغیره من الانبیاء ماکان نبیا الاحین بعث وکذالک خاتم الاولیاء ماکان ولیا واٰدم بین الماء ولطین وغیره من کااولیاء ما کان ولیاالابعد تحصیل شرائط الولایة (ماخوذ از شواہد الولایت)

Translation:- Yani khatamul Anmbiya ke siwae har Nabi uss waqt hota hai jab ke woh Maboos ho. Isi tarha Khatamul-Awliya bhi uss waqt se Vali hain jab ke Aadam AHS Pani aor Mitti mein the. Aur Aap AHS ke siwae har Vali uss waqt vali hota hai jab ke uss ko Vilayet ki Sharayat Hazil huin.

Is-se zahir hai ke Hazrat Sha Qasim Mujtahed-e-Groah RH ne Vilayat ki khususiyaat bayan farmaee hain yeh sirf Mahdavia hi se makhsoos nahin bulke Akabir-e-Ahl-e-Sunnat ki tasaaneef mein bhi paee jati hain. Lehaaza Hadiya-e-Mahdavia ka yeh dawa sirf Mahdavia se makhsoos hai Batil hai. Garz Vilayat ki Khusoosiyaat mein jo kuch bayan kiya gaya kafi

hai. kuin-ke kama haqqahu bayan karne se Nutq-e-Insaan aajiz hai. Is liey yahan mazeed tabsereh ki zaroorat nahin. Hasi-e-kalam yeh ke Bayyinah se murad Itteba-e-Vilayat-e-Mustufa SAWS hai.

Agarche Mufassireen ne Bayyinah ke muta'adid mafhoomaat vayan kiey hain Maslan: Al-burhan, Al-wazeh-Minallah, Haqeeqat-e-Deen-e-Islam, Daleel-e-Aql, Yaqeen, Qur'aan, Ya Noor-e-Vilayat, laikin Kutub-e-Mahdavia mein Bayyinah ki tafseer Itteba-e-Vilayat-e-Muhammadiya SAWS jo vayan ki gaee filhaqeeqat yeh un-tamaam omoor ki asl hai aur Imamuna AHS ka Sahib-e-Vilayat hona un-logaun ko bhi tasleem hai jin-ko Aap AHS ke Mahdi-e-Mau'ood hone mein shak hai. Chunache is-ke chand Sawahed yeh hain:-

"در ولایت و جلال و بزرگی و کمال میر سخن نیست۔" (نجات الرشید)

yani "Meer (Syed Muhammad Juanpuri) ke Jalal wa Kamal aur Aap AHS ki buzrugi wa Vilayat mein koi kalam nahi.

میر سید محمد جونپوری قدس اللہ سرہٗ العزیز از عاظم اولیائے کبار دعویِٰ مہدیت از سرزدہ بود

yani Meer Syed Muhammad Jaunpuri Qudssullahu Sirrahul Azeez bade Awliya se the aur Un-se Dawa-e-Mahdiyat sarzad huwa tha. (Muntikhab-ut-tawareekh)

شیخ الاسلام گفته فرستادند که ایں مرد آیتے است از آیاتِ خدا وعلمے که ماسالها خوانده ایم ایجا ہیچ قدرے و قیمت ندارد۔ (نجات الرشید)

Yani Shaikhul-Islam ke pas kahla bheje ke yeh shakhs Khuda ki nishaniyaun mein aik nishani hai aur hum-ne barsaun mein jo ilm hasil kiya hai un-ke samne is-ki koi qadr wa qeemat nahin hai. Mulaheza ho:- Aayate ast az Aayaat-e-Khuda ke alfaaz Sahib-e-Baiyinah hone par dalalat kar-rahe hain. Aur woh Vilayat-e-Muqaiida-e-Muhammadiya SAWS aor uski Itteba-e-Taam hai. Isi liey Hazrat Rasoolullah SAS ne Mahdi-e-Mau'ood AHS ki shan mien yeh bhi farmaya ke:- Yaqfoo Asari Wala Yuqti يَقْفُوْا اَثَرِیْ وَلَایُخْطِیُ Qaulan-Failan-Halan be-khata Itteba har Mo'min se

mumkin nahin yeh to Ma'asoom-Anil-Khata aur Muntaqib ba-Mansab-e-Khilafat-e-Ilahiya ka hi khassa hai. Isi liey Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmeer Razi Allahu Anhu ne tahreer farmaya hai ke:-

فان قیل ماالمعنی کاملاً فی اتباعة قلنا انه یتبعه فی احکام الشریعة بالوحی و فی الدعوة الی الله و فی احواله و اقواله وغیرہٖ لا یتبع الرسل الاباستماع لاخبار (بعض الآیات)

Yani agar kaha jaey ke Mahdi Hazrat Rasoolullah ki Itteba-e-Kamil hon-ge is-ka kiya matlab hai? to ham kaheinge ke Mahdi AHS, Hazrat Rasoolullah SAWS ki itteba Ahkaam-e-Shariyat mein aur Dawat-ilallah mein aur un-ke Aqwaal wa Ahwaal mein (Bila-Wasita) ke zarey kareinge. Aur Mahdi AHS ke siwaey dosra shakhs sirf Ahadees sun-kar hi Rasoolaun ki Itteba karta hai. Hasil-e-Kalam yeh ke Sahib-e-Baiyina hona Khilafat-e-Ilahiya ki ahem Khusoosiyat hai is-liey yeh "Man" Khalifatullah ke liey khaas hai.

(3) يَتْلُوْهُ mein ہٗ ki zameer من ki taraf rajae hai شاہدٍ se murad mustanad Naqliyat-e-Mubarika mein Qur'aan paee jati hai. Hazrat Sha Khundmeer Siddiq-e-Vilayat RZ wa salful-Saleheen ne bhi yahi murad bayan farmaee hai.

(4) أُولٰئِکَ يُؤمِنُوْنَ بِهٖ mein بِهٖ ka marjaa wahi مَنْ hai. أُولٰئِکَ ka mushaar-Ilaih jo makhzoof-e-manwa is-ki tauzih Naqliyat-e-Bandagi Miyan Hazrat Abdur-Rasheed RZ mein اِتِّبَاعِ اُمَمْ mein (Itteba karne wali Ummatein) bayan ki-gaee hai. Yani Baisat-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS ke zamane mein jo log mukhtalif jamaataun mein bate-huwe honge un mein se jin-ke hisse mein Eimaan muqaddar hai woh sab is"مَنْ" par Eimaan laeinge. Is Tafseer ka sabot:-(سورة هود-17) وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ se ho jata hai. Ahzaab yani os-waqt ki jama'ataun se jo

os مَنْ se kufr kare ga Is-ki wada-gah Jahannum hai. Is-Aayat mein Ahzaab ka lafz أُولٰئِکَ ka Mushaar-Ilaih maloom karne ke liey rahbari kar-raha hai aur أُولٰئِکَ ka mushaar-Ilaih (سورة المآئدة-54) "فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ" mein jis qaom ka zikr hai woh qaom bhi murad li-ja sakti hai. Hazrat Syed Khundmeer Siddiq-e-Vilayat RZ farmatey hain:-

فاذا كان المهدى على هٰذه الحجة بنفسه والقرآن يشهد عليه بتايده وقوم خصه الله تعالىٰ فى كلامه يوصف لايمكن لغيره فسوف ياتى الله بقومٍ يحبهم ويحبونه يشهد بصدقه و يومن به فلا حاجة بشهادة أخر (بعض الآيات)

Translation:- Yani jab ke Mahdi-e-Mau'ood AHS bazatihi aisi hujjat rakhte hon aur Qur'aan ki taeed mein (un-ke Qaol-wa-Fail ki Sadaqat par) gawahi de-raha ho aur aisi Qaom ne jis-ki tauseef mein Allahu Ta'ala ne يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ farmaya ho Mahdi-e-Mau'ood AHS ki tasdeeq ki aur is-par Eimaan laya ho to phir kisi dosree shahadat ki zaroorat hi nahin.

Bahar-hal اِتِّبَاعِ اُمَمْ، أُولٰئِکَ ka Mushaar-Ilaih sabit hai. Algaraz أُولٰئِکَ يُؤمِنُوْنَ بِهٖ se مَنْ ki zaat daqil-e-Eimaaniyaat qarar pati hai. Aur az-roo-e-Deen-e-Islam Hazrat Rasoolullah SAWS ke baad Aap AHS ki ummat mein Hazrat Mahdi AHS aur Isa AHS ke koi shakhs aisa nahin hai jis par Eimaan lana lazim ho. Yeh Khusoosiyat bhi "من" ke Khalifatullah ke liey khas hone-ki ahem Hujjat hai.

(5) (سورة هود۔17) "وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ" mein بِهٖ ka marjaa اَفَمَنْ كَانَ hai iss مَنْ ke inkaar ko kufr aur is-ki ta'zeer Nar-e-Dozakh qarar dena iss "مَنْ" ke Khalifatullah se khas hone ki wazeh daleel hai.

(6) فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ mein مِّنْهُ ka marjaa wahi اَفَمَنْ كَانَ hai jin Mufassireen ne مَنْ se murad Hazrat Rasoolullah SAWS bayan ki hai is-ka nuqs yaha ayan ho-jata hai kuin-ke فَلَا تَكُ mein Hazrat Rasoolullah SAS se khitab hai aur مِّنْهُ Ka marjaa اَفَمَنْ كَانَ hai. ma'ni yeh hon-ge ke:-"(Aey Muhammad SAWS!) to-is مَن (Muhammad) ke bare mein shub na kar." Is-ma'ni mein jo fisad waqe horaha hai muhtaj-e-tauzih nahin.

Aur baaz Mufassireen ne شَاهِدٍ se murad Qur'aan le-kar فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ka marjaa شَاهِدٍ qarar diya hai. Aur baazaun ne فَالنَّارُ مَوْعِدَهٗ ko iss مِّنْهُ ka marjaa qarar diya hai. In dono surataun mein Qur'aan aor Juz-e-Qur'aan ke bare mein Hazrat Rasoolullah SAWS ko shak hona lazim Aaeyga jo kisi tarha sahih nahin…. Salf-e-Mahdavia ne فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ mein مِّنْهُ ka marjaa اَفَمَنْ كَانَ qarar diya hai jo Hazrat Mahdi AHS ki iss Tafseer se ain mutabbiq hai jo Aap AHS ne اَفَمَنْ كَانَ mein مَنْ se murad Zaat-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS bayan farmaee hai.

Ab ma'ne saaf hogaey ke **" Aey Muhammad! To os Mahdi AHS ke mutalliq shubh mien na rah."**

Is Tauzih se Zahir hai ke jiss مَنْ ki baisat ke bare mein Allahu Jalla-Shanahu ne Hazrat Rasoolullah SAWS ko yaqeen dilaya ho os مَنْ ke khaas hone mein koi kalam nahin hosakta. Aur Allahu Jalla-Shanahu ne isi par iktifa nahin farmaya balke mazeed takeed ke taur par farmaya hai:-

اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿17﴾ (سورة هود۔17) yani tere Rab ki taraf se (uss ka maboos hona) Haq hai laikin aksar log Eimaan nahin laeinge. Iss Aayat mein

الْحَقُّ مِنْ رَّبِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ **saaf dalalat kar-rahe hain ke woh** مَنْ **aam nahin balke os-se Khalifatullah ki haisiyat rakhne wala** مفترض الطاعة والايمان **khaas fard muraad hai.**

Tauzih Riwayat (9) aur (280):- Hazrat Mahdi AHS ne farmaya, "Agar Banda Khiwat mein Qur'aan ka muta'lia kar-ke mua'ni soch-kar baher aata hai to Banda Zalim aur Muftari Alallah hojaega. Banda jo kuch kahta, karta, aur sunata hai Allahu Ta'ala ke Hukm se Kahta, Karta aur Sunata hai. Bande ko Allahu Ta'ala ki tarf se rosana Bila-wasita Ta'leem huwa karti hai." (Riwayat 9)

Wazeh-ho ke Wahi-e-Bila-Tawassut Nubuwat wa Risalat ki Khusoosiyat hai. chun-ke Aap AHS Nubuwat wa Risalat ke Daawe par Mamoor nahin hain balke Mansab-e-Mahdiyat wa Khilafat-e-Ilahiya ke Dawe par Mamoor hain is-liey "Wahi-e-Bila-Wasita" Aap AHS ki Khusoosiyat hai aur isi liey Aap AHS ka irshaad hai:- "عُلِّمْتَ مِنَ اللهِ بِلَاوَسِطَة جَدِيْدَ الْيَوْمْ" **Yahi wajhe hai ke jahan Aap AHS ne "Wahi-e-Bila-Wasita" ka aelaan kiya isi tarha "Wahi-e-Bit-Tawassut" ka Intfa bhi farma-diya hai. Chunache farmaya hai:-**

" اینجا تعلیمِ بلواسطۂ جبرئیل ہست اما دعویٰ جبرئیل نیست" (فسطاس المستقیم مولفہ حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ)

Wahabi Ilm jise ata karna ho os-ko pahle hi se aisi qudsi sifaat se muttasif kiya jata aur aisi iste'daad wa salahiyat ata kardi jati hai ke woh is-ka Hamil ban-sake. Aor jo Wahabi Ilm Khilafat ka Mansab rakhne wali bargazeedah hastiyaun ko ata hota hai woh laghzish ya khata se paak wa mubarra hota hai.

Imamuna AHS ke Sahabi Hazrat Sha Dilawar RZ se aik Riwayat, Jaleelul-Qadr Ta'abaee Hazrat Sha Abdur-Rahman RH ne naqal ki hai.

Translation:- Yani Hazrat Imamuna AHS ne farmaya: "Allahu Ta'ala ne bande ko osi zamane mein charaun Kutub-e-Samaviya ki be-misl ta'aleen dedi hai agar banda Taurat padhta to log mutahiyyar hojate ke tujhe yeh

kuin kar hasil huwa aor kahte ke Musa AHS ne dobarah Zahoor paya hai. Bande ne (os quwwat wa salahiyat ko) Hazam kiya. Agar banda Ingeel (Bible) padhta to log kahte ke Maseeh Ibn Mariyam AHs dosri martab namudar huwe hain. Isi tarha agar Zabore padhta to kahte ke yeh to Daood AHS hain. Agar Kalamullah padhta to log khiyar kart eke Rasoolullah SAWS dobarah tashreef laey hain aor is-bare mein mubtela-e-shak hojate! Bande ne Allahu Ta'ala ki taufeeq se hazam kiya kuinke Allahu Ta'ala ne bande ko Vilayat-e-Muhammadiya SAWS ka bar uthane ke liey paeda farmaya hai.

Neez Aap AHS ki Viladat-e-Ba-Sa'adat ke halaat se Zahir hota hai ke ibteda' hi se Aap AHS ko Wahabi Ilm ata horah tha. Riwayat hai ke:-

Translation:- Yani Hazrat Syed Abdullah RH/ Walid-e-Buzrugwar Hazrat

Imamuna AHS farmate hain ke, "Is-Zaat-e-Mubarak ka tawallud huwa to dono hath apni sharm-gah par rakhe huwe the. Jab Badan-e-Shareef par kapda pahnaya gaya apne hath juda karliey aur jab kabhi kapde Aap AHS ke Tan-e-Mubarak se alaheda kiey jate osi tarha apne hath sharm-gah par rakh lete the."

Yeh aik ajeeb wa gareeb waqiya hai ke Qudrat ne Aap AHS ke paida hote hi Aap AHS se Rushd wa Hidayat ki bunyaad rakhwaee aur Ahl-e-Duniya ko Ahkaam-e-Shariyat ki hifazat wa nighdasht ka hairat naak amali dars diya. Aor Ahl-e-Baseetat ko yeh jan-lene ka mauqa' ata farmaya ke yeh Hasti mustaqbil mein kis-Mansab par faez hogi !! kuin-ke yeh alamt un Alaem-e-Arhasiya mein se hai jo Khulafa-e-Ilahi se un-ke Dawa-e-Nubuwat wa Khilafat se bahut qabl zahir huwa karti hain. Fil-Haqeeqat Khatimain Alaihimas Salam ki aik Khusoosiyat yeh hai ke yeh dono Qudsi Sifaat Hastiyan Azal hi se is-Martebe par Faez hain. Chuna-che is-Khusoos mein Hadees-e- كنت نبياء أدم بين الماء والطين (main Nabi us-waqt tha jab ke Aadam AHS ki mitti Khameer ki ja rahi thi) ki Tafseer mein Hazrat Moih-uddin Ibn Arabi RH tahreer farmatey hain ke;

Translation:- Azali Nabi hone ki Khusoosiyat Hazrat Rasoolullah SAWS hi ke liey hai. Aap SAWS ke siwae jitney Ambiyaa hain woh Nabi us-waqt hote hain jab ke un-ki Bai'sat hoti ho. Aor isi tarha Khatam-al-Awliyaa us-waqt se Vali hain jab ke Aadam AHS ki mitti Khameer ki ja-rahi thi. Khatam-al-Awliyaa ke siwaey jo Vali hain us-waqt Vali hote hain jab ki un-ko Vilayat ki Sharayat hasi huin.

Garz yeh amr mutahaqiq hai ke Imamuna AHS ko Wahabi Ta'aleem Bila-Wasita huwa karti thi jis-ko Aap AHS ne alal-aelaan us-waqt zahir farmaya jab ke Aap AHS ne Ba-Hukm-e-Khuda-e-Ta'ala Dawa-e-Mahdiyat paish kiya aor "Wahi-e-Bila-Tawassut ke izhaar ka bhi yahi waqt tha. Is-je ilawa aisi Riwayaat bhi milte hain jin-se Aap ko Kasabi Ilm hona bhi zahir hota hai. Is-waqt Musalmanaun mein Maktab ki ibtedaa Tasmiyah Khawni se huwa karti thi. Aor Aap ke walid ko hukumat-e-

waqt ki tarf se Khitab wa Izzo Jah wa Shaukat wa Hashmat hasil thi is-liey un-huin-ne bhi bade ahtemam ke sath Aap AHS ki Tasmiyah-Khawni ki kasabi ta'aleem ki ibtedaa Tasmiyah Khawni se ki. Aur yeh waqiya agarche kasabi Ta'aleem se mutalliq hai laikin is-mein bhi Wahabiyat ki gair mamooli taeed shamil-e-hal hpaee jarahi hai.

Yani jab Amamuna AHS ka maktab mein baithne ka waqt aapahunch yani Umr-e-Mubarak char 4 saal, char 4 mah, char 4 yaum ki hui to Hazrat Miyan Syed Abdullah RA ne Majlis-e-Ziyafat ki aur Hazrat Shaikh Danial RH ko bhi kolaya. Hazrat Imamuna AHS ne (yeh naam sun-kar) farmaya ki Shaikh Sanial Syed hain, Sha Danial kahna chahiye. Pas-isi (Naam ke saath) kahlaya gaya ki aaj Miran Syed Muhammad AHS ke Maktab ki ibteda hai Aap tashreef la-kar apni Zaban-e-Mubarak se Bismillah padhaein. Hazrat Sha Danial RA isi-waqt Syed Abdullah ke-ghar aagaey aur Syeduna AHS ko aik Taqt par bithadiya aur khud taqt ke paye se lage khade rahe aur taqt ke atraf wa jawanib bahut sare log Ulama, Fuqaha, Ittiqya, Orafa wa asakar khade the. Itne mein Hazrat Khawja Khizr AHS

nahzat afroz huwe. Kisi ne Hazrat ko na pahchana magar Hazrat Imamuna AHS ne khade ho-kar ta'zeem dee. Shah Danial RA aor sab hazireen is-harakkat par muta-hiyyar hogaey ki is-kam-sin Mahboob AHS ne kis ko ta'zeem di-hai. Pas thodi dair mein Hazrat Shah Danial RA ne Muraqiba se sar utha-kar dekha ke Hazrat Khizr AHS is-majmuey mein tashreef farma hain. Phir Hazrat Khizr AHS se apni aajizi par iltemas kiya. Khaja AHS aor Shah RA dono Hazraat ne Imamuna AHS ko bitha-diya aur khud bhi wahein taqt se lage baith-gaey aur Hazrat Khawja Ilyas AHS wa Muhattar Isa AHS wa Muhattar Idrees AHS bhi Allah Ta'ala ke hukm se is-majlis mein tashreef farma the. Jab Bismillah padhane ka waqt aagaya to Shah Sahab ne Hazrat Khizr AHS se iltemas kiya ki Aap apni Zaban-e-Mubarak se Bismillah padhein. Khawja AHS ne jawab diya ke bande ko Allahu Ta'ala mahez is-liey bhaija hai ke aaj ke din Hamara Habeeb Bismi-llah padhta hai tum Aameen kahlao! Pas Hazrat Sha Danial RA ne Bismillah padhaee aur Hazrat Khizr AHS ne ba-Aawaaz-e-Baland Aameen kaha.

Mulaheza ho ke is-Riwayat mein "Hazrat Danial RA ki siyadat ka izhaar aur Hazrat Khawja Khizr AHS ki shinakht wa ta'zeem Wahabi Ilm par dalalat kar-rahe hain. Garz ke Tasmiya Khawni ki taqreeb apni Zahiri wa baatine shaan wa Shaukat ke saath poori huwe aor Aap ko Hazrat Shah Danial RA ke Madrese mein shareek kardiya gaya. Kiya hi khush naseeb hai woh ustad, jiss ne Khuda-e-Ta'ala ke Khas, Muntakhib talammuz ki muallimi ka sharf hasil kiya ho. ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

Hazrat Shah Danial RA Aalim Rumooz-e-Shariyat wa Tareeqat aur Sahib-e- Hal Buzurg the. Un-huin-ne is-Muqaddas Hasti ko jaan -liya tha. Is-liey jab kabhi Imamuna AHS Madresa Tashreef lay-jaate Ustad Sahib Ta'azeem wa Takreem ke baad Aap AHS ko apni jage Jalwa Aftroze karte the. Riwayat hai ke:

وقتیکہ حضرت میراںؒ برائے تحصیلِ علم درمدرسہ بیامدے شاہ دانیالؒ بسیار اکرام نمود و بحضورِ خود نشاندہ برائے تعظیم دیگراں را نیز فرمودے سید احمد کہ برادرِ کلاں بودند رشک بردند کی مرا گاہے چنیں

تعظیم نمی کنند تایک روز خواجه خضرؑ برائے ملاقات شاه دانیالؒ آمده بود ند و بعد رفتن حضرت سید احمد را برائے امتحان پر سیدند که ایں کدام کس بود جواب دادند من نمی دانم۔ بعدهٗ حضرت میراںؒ را پرسیدند حضرت فرمودند که خواجه خضرؑ بودند۔ شاه دانیالؒ دل داشتگی کرده فرمودند که ایں برادر شما مردِ عظیم است و آنچه شرف از باری تعالیٰ که دارد شما آگاه نیستند (مولود مولفه حضرت شاه عبد الرحمٰنؒ)

Translation:-Yani Hazrat Mahdi AHS tahseel-e-Ilm ke liey madrese mein jab tashreef lay-jate Hazrat Sha Danial RA bahut izzat wa ikraam se apni jage bithate aor dosraun ko bhi Ta'azeem ke liey farmate the. Aap AHS ke bade bhai Syed Ahmad RA ko rashk hone-laga ke kabhi meri ta'azeem aisi nahin karte. Ittefaqan aik din Hazrat Khizr AHS, Shah Danial RA ki mulaqaat ke liey aagaey the. Tashreef lay-jane ke baad imtehaan ke taur par Shah RA ne Syed Ahmad RA se poocha ke yeh kaun Sahib the. Syed Ahmad ne kaha mein nahin janta. Phir Syedna AHS se daryaft kiya to Aap AHS ne farmaya ke Khawja Khizr AHS the. Shah Danial RA ne Syed Ahmad RA ki didari karte huwe farmaya ke tumhare bhai ki bahut badi hasti hai. Woh Allahu Ta'ala ki taraf se jo sharf w aezaaz rakhte hain tum is-se aagaha nahin ho. Saat (7)saal ki umr mein Kalamullah hifz farmaliya aor barah (12) saal ki umr mein fariquttahseel hogaye. Sha RA ne tamaam Ulama ko jama kiya sab ne ba-ittefaaq-e-tamaam Aap AHS ko "Asadul-Ulama" ka khitab diya. Aap AHS ki taleb-e-Ilmi ke aise waqiyaat bhi hain jin-se zahir hota hai ke Aap AHS ka ilm apne ustaad par bhi fauqiyat rakhta tha. Ustad ke woh uqde aur shubhaat jo barsaun se hal na ho-sake Hazrat Mahdi AHS ne apni talib-e-ilmi ke zamane mein hal kardiya hain.

" میاں شاه دانیالؒ تعلیمِ قرآنِ شریف بیک رکوع داد۔ حضرت میراںؒ قبل از تعلیم خود یک جز خواندے تا در ہفت سالگی تمام قرآن حفظ کردند۔" (مولود مولفه حضرت شاه عبد الرحمٰنؒ)

Translation:- Yani Hazrat Sha Danial RA Qur'aan-e-Shareef ke aik ruku ki ta'leem dete to Hazrat Syeduna AHS apni Ta'leem se qabl hi aik Juz

padh-lete the.Yahan tak-ke saat (7) saal ki umr mein poora Quraan-e-Majeed Hifz farmaliya."

"چوں شیخؒ از ہر نسخہ کہ تعلیم یک جز دادندے حضرت امام علیہ السلام تمام ماہیت ومرداں

کتاب را باسوال و جواب واضح کردہ فرمودندے کہ بسیار اشکالہائے شیخ ہم حل شدے۔" (شواہد الولایت)

Translation:- Jab Shaikh Danial RA kisi nuskhe se aik Juz ki ta'leem dete to Hazrat Imamuna AHS is-kitab ki poori mahiyat suwal wa jawab mein is-tarha wazhe kardet ke khud Shaik RA ke bahut sare ashkaal bhi hal hojate the. Aor Naqliat-e-Miyan Abdur-Rasheed RZ mein bhi is-nauviyat ki Riwayat hai. 280

Yani Khawja Khizr AHS hamaish Jumairat ke din madrese mein tashreef late aor Sha Danial RA se imtehan ke taur par chand suwal karte jab un ko jawab se majboor pate Hazrat Mahdi AHS se suwal karte. Aap tamaam suwalaat ko aik (1) hi jawab mein hal kardete the.

(1) Ham yahan misaal ke taur par aik Riwayat ka zikr karte hain jis-se maloom ho-sakta hai ke Aap AHS kis tarha suwalaat ko aik hi jawab mein hal frmadiya karte the. Riwayat hai ke aik mauqe par kisi ne char badi Kutub-e-Samaviya ke Nuzool ki mahiyat ki nisbat Hazrat se suwal kiya to Aap AHS ne jawab farmaya ke:-

"مرادِ توریت و زبور و انجیل و فرقان بہ یک کلمہ اندک "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" (انصاف نامہ)

Jab Imamuna AHS ki umr-e-shareef barah 12 saal ki huwi aur waqt ki munasibat paeegaee to Hazrat Khizr AHS ne haqdar ko haq pahun-chana chaha. Is-liey Miyan Sha Danial RA se farmaya: Nadi ke kinare sahra mein jo Masjid hai jise Khokhar Masjid kahte hain, aap dono wahan aaein. Sha Danial RA Hazrat Imamuna AHS aor Aap AHS ke biradar Hazrat Syed Ahmad RA ko hamrah liey huwe wadah-gah par pahunche. Hazrat Khizr AHS ne yahan bhi Sha Danial RA se chand suwal kiey woh jawab na de sake. Imamuna AHS se suwal kiya gaya to Aap AHS nea ik hi jawab mein hal farmadiya. Is-ke baad Hazrat Khizr AHS, Imamuna AHS

ko khilwat mein legaey aor Jadd-e-Amjad Hazrat Muhammad Mustufa SAWS ki jo Amanat un-ke pas thi Aap AHS ke supurd karte huwa farmaya yeh Ata-e-Bar-e-Amanat hai.

"اِنَّاعَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط"

(سورة الاحزاب-72)

Translation:- Ham ne bare Amanat ko Aasmanaun aor zameen aor pahadaun par paish kiya to unhun-ne use ithane se inkaar kardiya aor us-se dar-gaey aor Insaan ne usey uthaliya.

Aayat-e-Qur'aan-e-Majeed ka mafhoom poora poora Aap AHS par sadiq hai. Phir Aap AHS ne kaha ke Khuda-e-Ta'ala ka hukm hai ke apne jadd Hazrat Muhammad Mustufa SAWS ki is-Amanat se talqeen Karen. Yeh Zikr-e-Khafi ki ta'aleem jo mere pas Amanat thi Aap AHS ko pahun-chadi gaee. Kuch hamil-e-asqaal ko bhi milna chahiey. Phir Imamuna AHS ne Hazrat Khizr AHS ko Zikr-e-Khafi ki talqeen ki. Is-ke baad dono Sahib-e-Rumooz wa Asraar hastiyan khilwat mein aaein aor Hazrat Khizr AHS ne Hazrat Sha Danial RA se farmaya ke yeh Mahdi-e-Mauood hain mein ne in-ki Mahdiyat ki tasdeeq ki hai tum bhi Tasdeeq karein aor

Talqeen hasil karein. Pas Hazrat Danial RA aor Hazrat Syed Ahmad RA dono ne Talqeen ki… in dinau Hazraat Shah Danial RA ne Syeduna AHS ko "Syedul Awliya" ka laqab diya. Dinbadin Hazrat ki Vilayat awaam par Zahir hone lagi.

Yeh waqiyaat 12 saala umr yani Dawa-e-Mahdiyat se 28 saal ke qabl ke hain. Goya apni Mahdiyat ka ilm hone ke bhi jab tak alal-aelaan Dawae ka Takeedi Hukm na mila Aap AHS ne taweel arse tak Mahdiyat ko zahir nahin farmaya. Garz in waqiyaat se zahir hai ke Imamuna AHS ka Ilm Talib-e-Ilmi ke zamane mein hi itna badha huwa tha ke ustad ke oqde hal ho jaya karte the. Aor Aap AHS ko Gaibi wahabi taee hasil thi. Jab hi to Aap AHS ko 12 saala umr mein "Asadul Ulame" ka khitab Ulama ne bil-ittefaaq diya. Aor is-ke baad Aap AHS ke kimiya asar Waz wa bayan aor

riyazat wa zuhd wa Taqwa ki wajhe Aap AHS "Syedul Awliya" mash-hoor hogaey. Chunache Kutub-e-Tawareekh bhi is-ke shahed hain. Jis-ki misaalein dosre mazameen mein paish ki ja-chuki hain.

Hazrat Imamuna AHS ka apne ustad ke Ilem par fauqiyat rakhna koi ta'jub ki baat nahin jab ke Qur'aan-e-Majeed mein Hazrat Daood wa Hazrat Sulaiman Alaihimas-Salam ka woh Qissa maujood hai jis mein Hazrat Sulaiman AHS ke faisle ko Aap AHS ke Walid Hazrat Daood AHS ke muqabile mein tasleem kaliya tha. Halan-ke us-waqt Hazrat Sulaiman AHS ki umr 11 saal ki- thi. Aor Hazrat Daood AHS Olul-Azm Sahib-e-Kitab Paigambar the. Aayat ke alfaz mulaheza hon.

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیۡمٰنَ اِذۡ یَحۡکُمٰنِ فِی الۡحَرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِیۡہِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ وَ کُنَّا لِحُکۡمِہِمۡ شٰہِدِیۡنَ ۙ﴿78﴾ فَفَہَّمۡنٰہَا سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ کُلًّا اٰتَیۡنَا حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا ز (سورۃ الانبیآء۔79)

Translatoin:- Yani Daood AHS wa Sulaiman AHS ko bhi (Yaad karo) jab ke woh dono khaiti ke jhagde ka faisla kar-rahe the. Jab ke aik khait mein aik qaum ki bakriyan raat ko char gaee thein. Aor un-ka faisla hamare samne tha. Ham ne woh faisla Sulaiman AHS ko samjha diya aur har aik ko ham ne Hikmat wa Ilm ata kiya hai.?

Tafseer-e-Khazin, Tafseer-e-Kabeer wagairah badi badi kitabaun mein jo waqiya bayan kiya gaya hai us-ka khulasa yeh hai ke Hazrat Daood AHS ke pas-aik kisan aur charwaha dono aaey. Kisan ne faryaad ki ke is-charwahe ki bakriyan raan ko mere Angoor ki khait mein ghus padein aur sakht nuqsaan pahunchein. Hazrat ne farmay ke "Khait ke badle

bakriyan kisan ko dedi jaein. Dono wahan se Hazrat Sulaiman AHS ke pas pahunche. Aap AHS ne faisla sun-kar farmaya "Mein Olul-Amr hota to dosra hi Faisla karta-jo dono ke liey mufeed hota" Faryaadiyun ne yeh baat Hazrat Daood AHS tak pahuchdi. Aap ne farzand-e-Arjuman ko bula kar poocha tum kiya Faisla karte? Sulaiman AHS ne kaha mein kisan ko bakriyan is-tarha deta ke os-ka khait dobarah tayyar hone-tak in-bakriyaun ki nasal, doodh aur sauf wagairah se faeda uthaney os-ke baad

jis-ki bakriyan os-ke hawale kardi jaein." Hazrat Daood AHS ne faisle ko pasand farmay. Isi par amal karne ka hukm diya.

Imam Fakhruddin Razi RA tahreer farmate hain:

قال ابنِ عباس رضی اللہ عنہ‘احکم سلیمان بذالک وھوابن احدی عشر ستۃ۔

(مفاتح الغیب المعروف بہ تفسیرِ کبیر جلد 5 صفحہ 172

Translation:- Yani Hazrat Ibn-e-Abbas RZ ne kaha ke Sulaiman AHS ne jis-waqt yeh faisla kiya, 11 saal ki umr thi.

Ulama ne is-waqiye par bahut bahsein ki hain. Asl yeh hai ke Hazrat Dawood AHS se bhi galati nahin huwi albatta Allah Ta'ala ne Sulaiman AHS ko is-se bahtar baat maloom karaee. Yahan gaur talab amr yeh hai ke Hazrat Sulaiman 11 salah farzand hone ke bawajood un-ke Walid aur Sahib-e-Kitab Paigambar AHS se bahtar baat maloom karaeegee. Aur Allahu Ta'ala ne saath hi apni Qudrat-e-Kamila ka zikr bhi farmaya hai ke." وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا " Yani hum har aik ko Hikmat wa Ilm ata karte hain.

Is-se maloom huwa ke Allahu Ta'ala Hikmat wa Ilm ata karne par Qaadir hai. Apne har Khalife ko ata fermata hai. Isi-tarha jab Mahdi AHS bhi Khalifatullah hain to-un-ko Hikmat wa Ilm, Hazrat Sha Danial RA ke ilm par kuin na faeq huin jab ke Sha Danial RA, Khalifatullah nahin hain. Jo Muqaddas Hasti-Oloohiyat ke bahr-e-napeed kinaar ki pairak ho os-ke samne Kasabi-Oloom koi ahmiyat nahin rakhte. Imamuna AHS ko 12 saalah umr ke andar andar Kasabi Oloom se jo ta'lluq raha os-ki naweyat bhi nehayat khas aur ahem hai khud Imamuna AHS ne-aik dafa farmaya:

فرمودند که حضرت باری تعالیٰ بجز اُمّی علمِ لَدُنّی عطا نمی شود یا اُمّی اصلی باشد یاجعلی بندہ را پیش ازاں علمِ ظاہری بود آں علم را فراموش گردانیدہ بعدہٗ بعلمِ قرب مقرب کردند۔

(نقلیات حضرت بندگی میاں عبد الرشیدؒ و انصاف نامہ)

Translation:- Yani farmaya ke Dargah-e-Bari-Ta'ala se Ummi hi ko Ilm-e-Ladunni ata hota hai. Khawh Ummi Asli ho ya Ja'li. (Baad mein Ummi

banadiya gaya ho) Bande ko is-se pahle Ilm-e-Zahiri tha wo Ilm bhuladiya gaya. Is-ke baad Ilm-e-Qurb (Mansab-e-Mahdiyat) se Muqarrab kiya gaya. Wazeh ho ke yeh Riwayat Mansab-e-Mahdiyat ke aelaan ke baad ki hai. Is-liye ke Aap 14 Jumadi Awwal 847 Hijri Do-Shamba ke din tuloo-e-fajar se qabl Juanpure mein paida huwe. 12 saal ki umr 859 H mein "Asadul-Ulama ka khitab hasil kiya. 40 saal ki umr 887 H se Dawa-e-Mahdiyat ki ibteda farmaee. Is se Zahir hai ke Aap AHS ko Dawa-e-Mahdiyat ke 28 saal qabl hi Ilm-e-Zaheri se fariguttahseel qaraar diya ja-chuka tha. Woh bhi bhuladiya gaya jane ke baad Aap AHS ko Ilm-e-Qurb yani Wahi-e-Bilawasita se muwharraf kiya gaya jo Mansab-e-Mahdiyat ki ahem khusoosiyat hai jis ke kamaal ka zamana wahi hota hai jab ke Mahdaviyat wa Khilafat ka Dawa kiya jaye.

Yahi wajhe hai ke Imamuna AHS ne kisi uloom se kuch bhi kaam nahin liya. Aap AHS ne koi mazmoon likha na koi kitab tasneef farmaee albatta Hazrat Rasoolullah SAWS ki tarha chand Dawati Makatib paey jate hain jin mein Dawat aur Hikmat wa Muazimat ki wahi seedhi saadhi batein hain jo Allahu Ta'ala ke Khalife ko bayan karni chaiyein. Ilmi nook jhook wa tabhhur wa talatum in mein nahin hai.

Jitne Ambiyaa maboos huwe hain un-ke tariqa-e-hidayat ke muta'liye se wazeh hoga ke unhuin-ne bajuz Kitabullah ke dosree kitab par Rushd wa Hidayat ki-na unhuin-ne apni taraf se koi kitab tasneef ki. Hazrat Khatamn-Nabi-iin Muhammad SAWS ne to apni Ahadees-e-Shareefa tak likhne se man'a farmadiya tha. "لا تکتبوا عنی غیرالقرآن" kuin-ke Khulafa-e-Ilahi ki dawat Ahkaam-e-Ilahiya aur sirf Kitabullah par rahi hai. Khaw woh kitab un-par nazil huwe ho ya unn-se pahle ke kisi Paighambar par, isi tarha Imamuna AHS ne bhi Kitabullah par makhlooq ko Dawat di aur isi ke Rumooz wa Haqayaq par aagahi bakhshi. Aor aisi ta'leem di ke jis se batin ke Saiqul aor Ishq wa Muhabbat-e-Ilahi ke loozoom ki takmeel ho aur Muarif-e-Tawheed-e-Bari-Ta'ala kea ala-madarij hasil huin. Garz kasabi uloom ka istemal na karna Aap AHS ke kasabi uloom ko bhuladiya-jane ka yeh bhi aik bai-yin sabot hai.

Fil-haqeeqat Aap AHS ka kasab-e-ilm Aap AHS ke Alaem-e-Arhasiya ke minjumla aik Aejaaz ki haisiyat bhi rakhta hai kuin-ke is-zamane ke Khanqahaun, Masjidaun aur Madresaun mein jabaja Uloom-e-Deeniya wa Uloom-e-Mashriqiya ki ta'leem huwa karti thi. Is-liey Ulama wa Huffaaz ki taidaad ba-kasrat maujood thi jin mein se aik se aik bartar Sahib-e-Kamaal paeyjate the. Aur khusoosan Jauanpur is-zamane mein Ulama wa Fuzalaa ka markaz baba huwa the. Pas jis tarha Khuda-e-Quddoos ne Hazrat Daood AHS ko Naghma Sara'aun mein, Hazrat Musa AHS ko Sahiraun mein aur Hazrat Isa AHS ko Atibba' mein aur Hazrat Khatamun-Nabi-yiin SAWS ko Fasiihul Lisaan Arabaun mein Aejaaz farmaya tha isi tarha Aap ko us-zamane ke Jaleelul Qadr Ulama wa Huffaz mein Aejaaz-numa Ilm wa Hifz ata farmaya hai. pas yahi wajhe thi Aap AHS ki ba-zahir Tahseel ki. Is-se qudrat ka mansha'a yeh maloom hota hai ke Khulafa-e-Ilahi ki gair mamooli quwwat wa iste'daad ke aise muzahire se un-ki Ghaibi Iste'daad, Taeed ka iqaan paida karwaya jaye. Yahi wajhe hai ke Khalifatull ko us-ke zaman ke Sahib-e-Kamaal logaun par bartari ata ki jati hai. Isi tarha Imamuna AHS ko bhi Aap AHS ke zamane ke-ba-kamaal Ulamaa wa Huffaaz par hairatnaak bartar eta farmakar Aap AHS ki maujiz-numa quwwat wa iste'daad ko zahi farmadiya gaya warna jis Kanz-e-Makhfi se Faizaan hasil horah tha aur jis-Zaat-e-Qudsee-Sifaat se Aap AHS ta'aleem parahe the uss-Faizaan aur ta'aleem ke hote huwe Aap ko Kasab-e-Ilm ki koi hajit na thi. Pas Syeduna AHS ki Talib-e-Ilmi sirf izhaar-e-Aejaaz par mabni thi aur bas!!!!

Chunache Riwayat ke alfaaz mulaheza hon:

بعدازمہدیت پیشِ خدائے تعالیٰ عرض کردند کہ اے بارِخدایا اگربعد ازمہدیت ایں چنیں علمِ لدنی عطا کردی؟ پس آں علمِ ظاہری را چہ مقصود بود؟ فرمان شد برائے حجتِ خلق پیش ازاں علم ظاہر دادیم (انصاف نامہ باب دہم)

Translation:- Yani Mahdi-e-Mau'ood AHS ne Mansab-e-Mahdiyat ata hone ke baad Baargah-e-Aezadi mein arz kiya ki Khuda-Ya! Jab too-ne

aisa Ilm-e-Ladunni ata farmaya hai to-os (Ibtedaee) Ilm-e-Zahir-se kiya maqsood tha? Farman huwa "Khalq ki Hujjat ke liey".

Mulaheza ho is-Riwayat mein "Hujjat" ka lafz aejaaz ki Haisiyat par ba-dee-hatan dalalat kar-raha hai. Hasil-e-Kalam yeh hai ke Syeduna AHS ko baland Martaba, Wahabi ta'aleem hasil thi. Aur Aap AHS ne is Ta'alee-e-Bila Waasita ki apne Khusoosiyat par aise wazeh alaem wa aasaar ke zariye makhlooq ko aagah farmaya jaise ke Khuda-e-Ta'ala ne apne wajood aur apni Qudrat-e-Kamila par aur Hazrat Muhammad Mustufa SAWS ne apni Nubuwat wa Risalat ki sadaqat par Aayaat wa Bii-yinaat ke zariye aagah farmaya hai isi liey Aap AHS ne Dawa-e-Mahdiyat ke baad farmaya ke:-

"اگر بندہ خلوت میں قرآن کا مطالعہ کرکے معانی سوچ کر باہر آ تا ہے اور بیان کرتا ہے تو بندہ ظالم اور مفتری علی اللہ ہوجائے گا۔ بندہ جو کچھ کہتا، کرتا، اور سناتا ہے اللہ تعالٰی ہی کے حکم سے کہتا، کرتا اور سناتا ہے۔ بندہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزانہ بلا واسطہ تعلیم ہوا کرتی ہے۔(روایت ۹)

Agar banda Khilwat mein Qur'aan ka muta'liya karke mua'ni soch kar baher aata hai aor Bayan karta hai to banda Zalim aor Muftari-Alallah hojayega. Banda jo kuch kehta, karta aor sunata hai Allahu Ta'ala hi ke Hukm se kahta, karta aur Sunata hai. Bande ko Allah Ta'ala ki tarf se rozana Bila-Wasita Ta'aleem huwa karti hai. Riwayat 9.

فسبحان الذی بعث المهدی الموعود الرشد و الهداية و خلقنا فی امته ذات الفضيلة و الكرمته۔

اللهم اهدنا و اهدالاموتوفيق الايمان والسطاعة۔

EXPLICATION OF RIWAYAT (3)

The Traditions of Prophet SAWS that conform with the Qur'aan are of a very high grade. As such it deserves great attention that the number of

traditions about the advent of Hazrat Mahdi AHS is very large. There is some controversy, however, about his signs and the place of his birth. But there is unanimity about his advent. Hence, the Scholars of the yore/past have made it a part of the beliefs (Aetiqaadiyaat) and they have accepted the constancy and frequency (Tawatur) of the meaning of these Traditions. How can such a glorious precept being omitted in Qur'aan be true or correct, when Allah has said about the Qur'aan, "There is not a grain in the darkness (or depths) of the earth, nor anything fresh or dry (green or withered) but is (inscribed) in a Record clear/Qur'aan (to those who can read)."

A large number of scholars did not focus their attention on conforming these Traditions to the Qur'aan. One of the reasons for this lapse could be that they thought the constancy of meaning in the Traditions about Hazrat Mahdi AHS was enough, and, in fact, that was enough. Hafiz Ibn Hajar Asqalani RA has said, "In the Traditions of constancy, the Rijaal are not discussed, because they (the Traditions) are reliable and certain, even if they are reported or narrated by the sinners or infidels (Kafir). Despite this, conforming these Traditions to the Qur'aan makes it easy to find out which of the Quranic Verses they explain (Tafseer). But in the books written by those commentators and researchers who have focused

their attention on this point, we find the mention of Hazrat Mahdi AHS in their expositions of certain Quranic Verses. In fact, according to the

Quranic Verse, "Thereafter the responsibility is ours to let its meaning be clear (to everyone), the discharging of this responsibility was destined for Hazrat Mahdi AHS. Hence, the intelligence of many of the scholars was deficient. Happily, Allah imparted the knowledge about these Quranic Verses, in which there are indications about Hazrat Mahdi AHS, through Imam Syed Muhammad AHS of Jaunpur himself. We have already discussed why the word, Mahdi, does not occur in Qur'aan. In short, one of the Quranic Verses, in which there is an indication about Hazrat Mahdi AHS, is explained in Parable 3. Hazrat Mahdi AHS offered this Quranic

Verse in proof of his being Hazrat Mahdi AHS, by the command of Allah, and said: "I am listening directly from Allah Most High that this Verse in my favour. (Allah says) "The man (مَنْ) in Afaman Kaana means you. And Bayyi-na means the following, in word, deed and condition (haal) of the Vilayat/Sainthood of Prophet Muhammad Mustufa SAWS, which is particularly associated with his zath (Nature, Essence). Shaa-hidum means Quraan and Torah. Ulaaa-ika refers to the emulating groups (Ummah) of followers. Bihii in both places means Hazrat Mahdi AHS." The details of this abstract are that the word, man (مَنْ), in Afaman kaana, refers to one person, Mahdi-al-Mau'ood Khalifathullah AHS. The following are the arguments to prove it:

(1) The pronouns used in relation to this Arabic word, man (مَنْ), are singular, like Mir-Rabbi-hii, yat-luuhu, minhu etc. But in a previous Verse in Qur'aan, Man-kaana yurii-dul-Hayaatad- Dunya…(to the end of the text), the word, man (مَنْ), is general and the pronouns used in relation to it are all in plural, like نوف الیھم۔اعمالھم۔ لھم ۔لا یبخسون۔ ما صنعوا۔ Nu-waffi-ilayhim-Aa-maala-hum, Lahum-Laa-yub-kha-soon- Ma-sanoo etc.

(2) Man (مَنْ) has to be Sahib-e-Baiyina and this attribute is particular to a Vice Regent of Allah. If one were to take man (مَنْ) to mean common believers, it would become necessary to allow all the believers to have the attributes of Prophet-Hood and the Vice-Regency of Allah in them. It is for this reason that the aayaat and baiyinaat (Verses and Clear Proof) have been used in Qur'aan only in respect of issues, which are beyond the pale of human power, whether they are related to the issues of the Prophets or they are an argument in favour of their Prophet-Hood, or they are a proof of the special Divine Power (Qudrat-e-Ilahiya). The aayaat and baiyinaat have also been applied to both of these, because in both situations the application of the aayaat and baiyinaat is related to the Divine Power. It is for this reason that the disavowal of the aayaat and

baiyinaat necessitates the disavowal of the Divine Power. Allah has said, "None but disbelievers deny the Revelations of Allah: let not their outward prosperity in the land deceive thee." However, it appears at the first glance that the word baiyina has been used for the common believers (Mo'mineen) at one place in Qur'aan. But, in reality, there too it has been used for the Prophet SAWS. Allah says that, "He who perished (on that day) might perish by a clear proof (of His Sovereignty) and he who survived might survive by a clear proof (of His sovereignty). This Quranic Verse relates the Battle of Badar. The victory, the Prophet SAWS won on this battlefield, materially manifests the divine help, because the army with the Prophet SAWS was a small force, while the force on the other side was large fully equipped with the contemporary arms and ammunition. Secondly, the Prophet SAWS's army was at a lower level, while that of the enemy was at a higher level on the battlefield. Thirdly, the Prophet's army was stationed on a level surface of sand. From the strategic standpoint, all the three factors were very hazardous for the Prophet SAWS. Despite all this, the Prophet SAWS won the battle. This was extraordinarily glorious. Hence, the Qur'aan mentions this battle as a marvel (Aijaaz). And in this Verse, Allah has given Glad Tidings to the group of the Prophet SAWS that he who was martyred in the war was martyred with clear proof (Baiyina) and he who survived, survived by a clear proof (Baiyina). This is so because the Battle of Badar is a grand miracle (Mou'jiza), which was particularly associated with the Prophet SAWS. Had the Prophet SAWS not been on the battlefield, the battle could have ended otherwise. Or, the battle would never have taken place. The Prophet SAWS had been informed in a dream that the enemy's forces were small and weak. He had shared this information with his companions. He also interpreted this dream to mean that the enemy would be defeated. The companions (Allah may be pleased with them all) rejoiced and willingly, devotedly and enthusiastically participated in the war. Allah says in Qur'aan, "When Allah showed them unto thee (O Muhammad SAWS) in thy dream, as few in number, and if He had shown them to thee as many, ye (Muslims) would

have faltered and would have quarreled over the affair. But Allah saved (you). Lo! He knows what is in the breasts/hearts of people. And when you came face to face with the enemy, Allah made (their numbers) small in your eyes. This explication too shows that even here the word, baiyina, in reality refers to the Zaat of Prophet SAWS alone.

Aayaat and baiyinaat are called Miracles. From here, the humankind becomes divided in two groups, the believers (Mo'mineen) and the nonbelievers (Kafireen). Allah says, "Those who reject (the Truth), among the people of the Book and among the Polytheists, were not going to depart (from their ways) until there should come to them Clear Evidence" In his exegesis of the Quranic story of Hazrat Noah, Imam Fakhruddin Razi RA writes, "For the reason of the knowledge (Mua'rifat) of the Zath and Sifaat (Attributes) and ma-yajb, ma-yamtana' and mayajuz-ilah, one should be a Baiyinah (clear evidence) from his Lord/Rab. "The knowledge of the Zath and Sifaat (of Allah) is not possible without the Luminosity of Sainthood (Nur-e-Vilayat). The Vice Regents of Allah acquire the bounty (Faiz) from Allah and convey it to the people/creatures/ Makhlooq. It is for this reason that it is an accepted matter that every Prophet first achieves Sainthood/Vilayat, as the moon needs to achieve the luminosity of the sun (to reflect it). Similarly, for the Prophet-Hood and Vice-Regency (of Allah), the Luminosity of Sainthood is necessary. The Sainthood is allegorised as sun and the Prophet-Hood as the moon. The late Hazrat Syed Mahmood Sahib Maulvi Fazil has argued in his book, Sharah-e-Maktub-e-Multani, on the point. The following is a summary of his arguments: "The difference between the other Saints and Imam Mahdi AHS is that ordinary Saints get their Sainthood through the medium of Prophets, but since the Sainthood of Imam Mahdi AHS is the Sainthood of Prophet Muhammad SAWS, it is associated directly with the Zath of Allah Most High. Hence, the Quranic Verse says: "Alaa Baiyi-na-tim-mir-Rabbi-hii (relieth on a clear proof from his Lord). Hazrat Shah Qasim Mujtahid-e-Giroh RA writes; A-faman-kaana -alaa Bayyi-na-tim–mir-Rabbi-hii (the

person who is, without any medium, on the Sainthood of Prophet Muhammad SAWS from his Rab/Lord). In the exegesis of the Quranic Verse; "Wa-laakin-ja-alnaahu Nooran (But we have ordained it to function as a light), he says: "We have treated it as light, which is bright and brightens (other things), and you have seen, known and perceived everything from the same light/noor. And that noor is named from all names, owns all the attributes and is pure, without defect and unique among all things. There was no existence of anybody before it; there was none and there will be none.

In another tract (Risaala), he writes; "As Allah is everlasting, the Sainthood of Imam Mahdi AHS too is everlasting, because the Mahdi is the special light (noor) of the Sainthood of Prophet Muhammad SAWS and the Zath of Allah. He is always there and will remain there forever. The Naql of Bandagi Miyan Syed Khundmeer RZ has been quoted above that the Sainthood of the Prophet SAWS is the same as it was before. It is proved that Vilayat will never terminate because the Vilayat-e-Mustufa SAWS is the special light of the Zath of Allah; it was there and will continue to be there. It is for this reason that Prophet SAWS has said, "I was a Prophet when Adam AHS was between clay and water."

Hazrat Jaami RA writes: "Vilayat will never terminate because it is eternal, everlasting, perpetual and permanent and its perfect manifestation is the Seal of Sainthood." The author of Matla Khusus-ul-Kalam Sharah-e-Fusus-al-Hikam writes: "Vilayat is an Attribute of Allah. Hence, Allah has called himself "Vali-al-Hameed" and the vali of Mo'mineen. Hence, that Vilayat does not terminate from Azal (sempiternity) to Abad (Eternity) and it is impossible for any Prophet to reach the Presence of Allah without Vilayat. And the same is the immanence (Baatin) of Prophet-hood. And this rank, by virtue of the comprehensiveness of the Ism-e-Azam (The Great Name of God) is for the

Seal of Prophet-Hood, and in the capacity of being his witness (Shuhood), for the Seal of Sainthood (Vilayat). "In the explication of the Hadees, "I

was a Prophet when Adam AHS was between clay and water,' Sheikh Muhaiyuddin Ibn-e-Arabi RA writes: "Every Prophet other than Prophet Muhammad SAWS becomes a Prophet at his advent as such. In the same way, the Seal of Sainthood too was a Vali when Adam AHS was between clay and water. All Awliya, other than him, became Vali when they achieved the conditions/requirements of Vilayat.

This shows that the specialties of Vilayat, Hazrat Shah Qasim Mujtahid-e-Giroh RA has explained, are not confined to the Mahdavis alone, but they are found in the writings of the eminent scholars of the Ahl-e-Sunnat. Hence, the claim of the author of the Hadiya-e-Mahdavia, that this is particularity of the Mahdavis, is wrong. In short, whatever has been said about the particularities of Vilayat, is enough, because, the human capacity to talk is incapable to explain it fully. Hence, it is not necessary to delve on the subject anymore. In short Bayyinah purports to mean the Vilayat-e-Mustufa (Sainthood of Prophet Muhammad SAWS). The commentators of Quraan have interpreted the word, Bayyinah, in many ways: Al-burhan (argument), Al-Wazih min-Allah (obvious from Allah), Haqiqat-e-Deen-e-Islam (Reality of the Religion of Islam), Daleel-e-Aql (Rational Argument), Yaqeen (Certainty) or Noor-e-Vilayat (Light of Sainthood). But in the books of Mahdavis, the word, Bayyinah has been explained (Tafseer) as the emulation of the Vilayat-e-Muhammadia. This indeed is the root of all the expressions mentioned above. Besides, these commentators too accept the Imam Mahdi AHS's being the Sahib-e-Vilayat, even though they doubt his being Mahdi-al-Mau'ood AHS. Some of their testimonies (Shawahid) are as under: "There is no objection in the majesty, perfection, devotion, worship and sainthood of Mir Syed Muhammad of Jaunpur. "Mir Syed Muhammad Qaddasa-Sirrahul-Azeez (May Allah sanctify his Secrets) was among the Great Saints and he had claimed to be Imam Mahdi AHS. "(He) sent word to the Sheikh-al-Islam, "This man is one of the signs among the signs of Allah, and the knowledge we have acquired over the years has no value before him." Take note of

the words, "A sign among the signs of Allah", prove that Hazrat Mahdi AHS was the Sahib-e-Bayynah and his is the Vilayat-e-Muqaiyyada--e-Muhammadiah and his emulation is perfect.

It is for this reason that Hazrat Prophet Muhammad SAWS said, "He will follow in my footsteps and will not err." Every believer (Mo'min) cannot possibly perfectly emulate the Prophet SAWS in word, deed and state (Qawlan, failan and Halan). This can be done only by a person who is free from erring and who has been accorded the position (Mansab) of the Vice-Regent of Allah (Khalifatullah). It is for this that Bandagi Miyan Syed Khundmeer RZ has said, "If we are asked, "What does it mean when it is said that Hazrat Mahdi AHS would be perfect in his emulation of the Prophet SAWS?', we would say that "Imam Mahdi AHS would emulate the Prophet SAWS in the commandments of Shariyat, call (to the people) towards Allah and his word and state (Haal) in accordance with the direct revelation from Allah. All people, other than Hazrat Mahdi AHS, emulate the prophet after hearing the Traditions (Ahadees)." In short, being the Sahib-e-Baiyinah is an important essentiality of the Vice-Regency of Allah. Hence, the Arabic word, man (مَنْ), in the Quranic Verse, cited above, is essentially for the Vice-Regent of Allah.

(3) In the word, Yat-loohu, the pronoun, hu, refers to man مَن according to the authentic parables, the word, Shaahid, refers to Qur'aan. Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmeer Siddiq-e-Vilayat RZ and other virtuous elders of the yore/past too have interpreted it as Quraan.

(4) The phrase, Olaaa-ika yumi-noona bih, too refers to the phrase, A-faman اَفَمَنْ. The word, Olaaa-ika, refers to the omitted and implied meaning. This is explained in the book, Naqliat-e-Bandagi Miyan Hazrat Abdur Rasheed RZ, as the followers (Ummah) who emulate. In other words, during the era of the advent of Imam Mahdi AHS, all those people, who are divided into sects or clans and, among them, those who are destined to Faith (Eiman), will repose faith in man/ مَن (that is, Hazrat

Mahdi AHS). And the part of the Verse, "Wa Manyyak-fur bihii minal-Ahzaabi fannaru maw-iduh", proves the foregoing exegesis. From among the Ahzaab or the sects, whoever disavows the man (مَن) (that is, Hazrat Imam Mahdi AHS), his appointed place is the Hell Fire. In this Verse, the word, Ahzaab is the guide to find out the Mushaarun-ilaih of the word, Ulaaa-ika. And the Mushaarun-ilaih of Olaaa-ika could also be found in the word, qaum (people) in the Verse, "O ye who believe! Whoever of you becomes a renegade from his religion, (know that in his stead) Allah will bring a people whom He loves and who love Him." Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmeer RZ says, "When Imam Mahdi AHS has such proof in himself and the Qur'aan is in his favour and is giving evidence on (the truth of his word and deed) and the people, about whom Allah has said, a people whom He loves and who love Him, has affirmed and confirmed the Mahdi AHS, there is no need for any other evidence." Be that as it may, it is already proved that "Ittiba-e-Umam" is the Mushaarun Ilaih of Olaaa-ika. In short, from Olaaa-ika Yu'minoo-na Bihi, the Zath of man (مَن) becomes a part of the Eimaniyat (faith). According to the religion of Islam, there is no person, except Imam Mahdi AHS and Prophet Isa AHS, in whom one has to repose Faith (Iman) after Prophet Muhammad SAWS. This specialty too is an important facet of the man being the Vice-Regent of Allah. In the phrase, "Wa manyyak-fur bihii minal-Ah-zaabi fannaru maw-iduh" the word, Bihii, refers to "A-faman-kaana. Decreeing of the disavowal of the man (مَن) as kufr and making its retribution the Fire of Hell is the clear proof of the man(مَن) being the Vice-Regent of Allah.

(5) In the phrase, "Wa manyyak-fur bihii minal-Ah-zaabi fannaru maw-iduh" the word, Bihii, refers to, "A-faman-kaana." Decreeing of the disavowal of the man as kufr and making its retribution the Fire of Hell is the clear proof of the man being the Vice-Regent of Allah.

(6) In the phrase, Falaa taku fii mir-ya-tim-minh, the word, minh, also refers to the phrase, A-faman-kaana. Some of the commentators of Qur'aan have said that the man مَنْ here refers to Prophet Muhammad

SAWS. The flaw in this argument become clear here as the Prophet SAWS himself is addressed here and minh refers to A-faman-kaana. In that case, the meaning of the Verse would be, (O Muhammad) do not doubt in respect of this man مَنْ (Muhammad SAWS). The flaw in this meaning does not deserve an explanation.Some other commentators of Qur'aan have taken Shaahid to mean Qur'aan and affirmed that fiimir-ya-tim-minh refers to Shaahid, while others have said that fan-naaru-maw-iduh is referred to in minh. In both these situations, it becomes necessary for Prophet Muhammad SAWS to doubt the Qur'aan or a part thereof, and this can never be correct. The Mahdavi ulama of the past have said that minh in Falaa taku fii mir-ya-tim-minh refers to "A-faman-kaana" which conforms to the exegesis of Imam Mahdi AHS. Now the meaning is very clear that "O Muhammad SAWS! Do not be in doubt about the Mahdi." This explication (Tauzih) shows that the man مَنْ , about whose advent Allah has assured Prophet Muhammad SAWS , there is no doubt about that man مَنْ being special. And Allah was not content about this but goes further and says, "Innahul-Haqqu mir- Rabbika wa laa-kinna aksaran-naasi la yu'minoon!" In this Verse, Ul-Haqqu mir-Rabbika and "Aksaran-naasi laa yu'minoon" show that man مَنْ is not common or ordinary person but one who has the exalted position of Khalifathullah who is to be obeyed and to be accepted as a matter of Faith.

☆☆☆☆☆

توضیح روایت(9) و(280)

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "اگر بندہ خلوت میں قرآن کا مطالعہ کر کے معانی سوچ کر باہر آتا ہے تو بندہ ظالم اور مفتری علی اللہ ہو جائے گا۔ بندہ جو کچھ کہتا، کرتا، اور سناتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہتا، کرتا اور سناتا ہے۔ بندہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزانہ بلاواسطہ تعلیم ہوا کرتی ہے"۔(روایت 9)

واضح ہو کہ وحیِ بالتوسط نبوت و رسالت کی خصوصیت ہے۔ چونکہ آپؐ نبوت و رسالت کے دعوے پر مامور نہیں ہیں بلکہ منصبِ مہدیت و خلافتِ الٰہیہ کے دعوے پر مامور ہیں اس لیے "وحیِ بلاواسطہ "آپؐ کی خصوصیت ہے اور اسی لیے آپؐ کا ارشاد ہے:-

" عُلِّمْتَ مِنَ اللهِ بِلَاوَسِطَة جَدِيْدَ الْيَوْمْ "یہی وجہ ہے کہ جہاں آپؐ نے "وحیِ بلاواسطہ "کا اعلان کیا اِسی طرح "وحی بالتوسط "کا انتفا

بھی فرمادیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے:-

" اینجا تعلیمِ بلواسطة جبریل ہست اما دعویٰ جبرئیل نیست "۔(فسطاس المستقیم مولفه حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ)

وہبی علم جسے عطا کرنا ہو اُس کو پہلے ہی سے ایسی قدسی صفات سے متصف کیا جاتا اور ایسی استعداد و صلاحیت عطا کر دی جاتی ہے کہ وہ اِس کا حامل بن سکے۔ اور جو وہبی علم خلافتِ الٰہیہ کا منصب رکھنے والی برگزیدہ ہستیوں کو عطا ہوتا ہے وہ لغزش یا خطا سے پاک و مبرا ہوتا ہے۔ امامناعلیہ السلام کے صحابی حضرت شاہِ دلاورؓ سے ایک روایت، جلیل القدر تابعی حضرت شاہ عبدالرحمٰنؒ نے نقل کی ہے:

فرمودند که حق تعالیٰ بنده را درہماں زماں چہار کتاب بلامثال تعلیم کرد اگر بنده توریت خواندے مردماں تحیروارانی لک ھٰذا گفتندے که بارکرت دیگر موسیٰؑ اظہار نمود بنده بضم میکرد و اگر بنده انجیل بخواندے مرد ماں گفتندے که کرت دوم مسیح ابنِ مریم اظہار کرد۔ ہمیں منوال اگر بنده کلام الله خواندے مردماں گفتندے که ھٰذا رجلٌ عزیز محمد رسول الله قدعا دبمرة اخری و مردماں دریں باب درشک گشتے بنده بتوفیقِ الله تعالیٰ بضم کرد زیرا چه بنده را حامل اثقالِ ولایتِ محمدیہؐ خدائے تعالٰی بیافریده است (مولود)

ترجمہ:- یعنی حضرت امامناعلیہ السلام نے فرمایا:- "اللہ تعالیٰ نے بندہ کو اُسی زمانہ میں چاروں کتبِ (سماویہ) کی بے مثل تعلیم دے دی ہے۔ اگر بندہ توریت پڑھتا تو لوگ متحیر ہو جاتے کہ تجھے یہ کیوں کر حاصل ہوا اور کہتے کہ موسیٰؑ نے دوبارہ ظہور پایا

ہے۔ بندے نے (اِس قوت وصلاحیت کو) ہضم کیا۔ اگر بندہ انجیل پڑھتا تو لوگ کہتے کہ مسیح ابنِ مریمؑ دوسری مرتبہ نمودار ہوئے ہیں۔ اِسی طرح اگر زبور پڑھتا تو کہتے کہ یہ تو داؤدؑ ہیں۔ اگر کلام اللہ پڑھتا تو لوگ خیال کرتے کہ رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لائے ہیں۔ اور اِس بارے میں مبتلائے شک ہو جاتے! بندہ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہضم کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو ولایتِ محمدیہؐ کا بار اٹھانے کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

نیز آپؑ کی ولاتِ باسعادت کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتداء ہی سے آپؑ کو وہبی علم عطا ہو رہا تھا۔ روایت ہے کہ:-

حضرت سید عبداللہؒ گفتند کہ آں ذاتِ مبارک چوں متولد شد ہر دو دست بر شرم گاہِ خود نہادند چوں بربدنِ شریف جامہ پوشانیدند دستہائے خود جدا ساختند و باز گاہیکہ جامہ ازتنِ مبارک دور میکردند بطور سابق دستہائے خود بر شرم گاہ می نہادند۔

(مولود مولفہ حضرت شاہِ عبدالرحمٰنؒ)

ترجمہ:- یعنی حضرت سید عبداللہؒ (والدِ بزرگوار حضرت امامنا علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ اِس ذاتِ مبارک کا تولد ہوا تو دونوں ہاتھ اپنی شرم گاہ پر رکھے ہوئے تھے۔ جب بدنِ شریف پر کپڑا پہنایا گیا اپنے ہاتھ جدا کر لیے اور جب کبھی کپڑے آپؑ کے تنِ مبارک سے علٰحدہ کیے جاتے اُسی طرح اپنے ہاتھ شرم گاہ پر رکھ لیتے تھے۔"

یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے کہ قدرت نے آپؑ کے پیدا ہوتے ہی آپؑ سے رشد و ہدایت کی بنیاد رکھوائی اور اہلِ دنیا کو احکامِ شریعت کی حفاظت و نگہداشت کا حیرت ناک عملی درس دیا۔ اور اہلِ بصیرت کو یہ جان لینے کا موقع عطا فرمایا کہ یہ ہستی مستقبل میں کس منصب پر فائز ہو گی! کیونکہ یہ علامت اُن علائمِ ارہاصیہ میں سے ہے جو خلفائے الٰہی سے اُن کے دعوئے نبوت و خلافت سے بہت قبل ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ فی الحقیقت خاتمین علیہما السلام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ دونوں قدسی صفات ہستیاں ازل ہی سے اِس مرتبہ پر فائز ہیں۔ چنانچہ اِس خصوص میں حدیثِ کنت نبیاء اٰدم بین الماء والطین (میں نبیؐ اُس وقت تھا جب کہ آدم کی مٹی خمیر کی جا رہی تھی) کی تفسیر میں حضرت محی الدین ابنِ عربیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:-

وغیرہٖ من الانبیاء ماکان نبیا الاحین بعث و کذالک خاتم الاولیاء کان ولیا واٰدم بین اماء والطین وغیرہ من الاولیاء ما کان ولیا الا بعد تحصیل شرایط الولایۃ۔(شواہد الولایت)

ترجمہ:- ازلی نبی ہونے کی خصوصیت حضرت رسولِ اکرم ﷺ ہی کے لیے ہے۔ آپؐ کے سوائے جتنے انبیاء ہیں وہ نبی اُس وقت ہوتے ہیں جب کہ اُن کی بعثت ہوتی ہو۔ اور اِسی طرح خاتم الاولیاء اُس وقت سے ولی ہیں جب کہ آدم علیہ السلام کی مٹی خمیر کی جارہی تھی۔ خاتم الاولیاء کے سوائے جو ولی ہیں وہ اُس وقت ولی ہوتے ہیں جب کہ اُن کو ولایت کی شرائط حاصل ہوں۔

غرض یہ امر متحقق ہے کہ امامنا علیہ السلام کو وہبی تعلیم بلاواسطہ ہوا کرتی تھی جس کو آپؑ نے علی الاعلان اُس وقت ظاہر فرمایا جب کہ آپؑ نے بحکمِ خدائے تعالیٰ دعوئے مہدیت پیش کیا اور "وحیِ بلاتوسط" کے اظہار کا بھی یہی وقت تھا۔

اِس کے علاوہ ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن سے آپؑ کو کسبی علم ہونا بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اِس وقت مسلمانوں میں مکتب کی ابتداء تسمیہ خوانی سے ہوا کرتی تھی۔ اور آپؑ کے والد کو حکومتِ وقت کی طرف سے خطاب و عزوجاہ و شوکت و حشمت حاصل تھی اس لیے اُنھوں نے بھی بڑے اہتمام کے ساتھ آپؑ کی کسبی تعلیم کی ابتداء تسمیہ خوانی سے کی۔ اور یہ واقعہ اگرچہ کسبی تعلیم سے متعلق ہے لیکن اِس میں بھی وہبیت کی غیر معمولی تائید شاملِ حال پائی جارہی ہے۔

روایت ہے کہ:- چوں وقت بہ مکتب نشتن میراں علیہ السلام رسید چہار سال و چہار ماہ چہار روز بعمرِ مبارک شدہ بود میراں عبد اللہ تشریع ضیافت نمودند۔ میاں شیخ دانیال را گویانیدند حضرت میراں فرمودند " شیخ دانیال سید ہستند شاہ دانیال باید گفت۔ " پس گویانیدند کہ امروز مکتبِ میراں سید محمد است باید کہ آمدہ بزبانِ مبارک خود بسم اللہ گویانند۔ پس شاہ دانیال درحال برمکانِ سید عبد اللہ آمدہ حضرت میرانؑ را برادرنگ کلاں بہ نشاندند و خود پایانِ تخت استادند۔ و نیز حوالی تخت اکثر الناس من علماء الفقہاء والصلحا والاتقیاء والعرفاء والوزراء والعساکر استادہ بودند ہمدراں حضرت خضرؑ قدوم فرمودند دراں جماعت کسے خضرؑ را نہ شناخت مگر حضرت میرانؑ استادہ تعظیم کردند۔ شاہِ مزکور و جملہ حاضرین را بسا تعجب آمد کہ محبوبِ خورد سال یکدام تعظیم کرد۔ پس دراں زماں شاہ دانیال سر از مراقبہ برآوردہ

دیدند که حضرت خضرؑ درجمیع الناس عموم وخصوص استاده اند۔ بعدہٗ بجانبِ حضرت خواجہؑ التماس برنیازمندی نمود۔خواجه و شاه هر دو کس حضرت میرانؑ را نبشاندند و خود پایان نشستند و نیز خواجه الیاسؑ و مهتر عیسیٰ و مهتر ادریسؑ بحکمِ خدائے تعالیٰ حاضر شده بودند۔ چوں وقتِ بسم الله گویا نند خواجه خضرؑ جواب فرمودند که شما بسم الله گویانید۔ آمر تعالیٰ مرا مخصوص بایں کار فرستاده است که امروز حبیب من بسم الله می گوید تو برود آمین گو۔ بنا براں شاه دانیالؒ بسم الله گویانیدند و حضرت خواجه خضرؑ بصوت اعلان آمین گفتند۔

(مولود مولفه حضرت شاه عبدالرحمٰنؒ)

ترجمہ:-یعنی جب امامناعلیہ السلام کا مکتب میں بیٹھنے کا وقت آپہنچا یعنی عمرِ مبارک چار سال چار ماہ چار یوم کی ہوئی تو حضرت میاں سید عبد اللہ نے مجلسِ ضیافت منعقد کی اور حضرت شیخ دانیلؒ کو بھی کہلایا۔ حضرت امامناعلیہ السلام نے (یہ نام سن کر) فرمایا کہ شیخ دانیال سید ہیں شاہ دانیال کہنا چاہیے۔" پس اِسی (نام کے ساتھ) کہلایا گیا کہ آج میراں سید محمدؑ کے مکتب کی ابتداء ہے آپ تشریف لاکر اپنی زبانِ مبارک سے بسم اللہ پڑھائیں۔ حضرت شاہ دانیلؒ اِسی وقت سید عبد اللہ کے گھر آگئے اور سیدنا علیہ السلام کو ایک بڑے تخت پر بیٹھادیا اور خود تخت کے پایہ سے لگے کھڑے رہے اور تخت کے اطراف وجوانب بہت سارے لوگ علماء، فقہاء، اتقیاء، عرفاء وعساکر کھڑے ہوئے تھے اتنے میں حضرت خواجہ خضرؑ مہیب افروز ہوئے۔ کسی نے حضرت کو نہ پہچانا مگر حضرت امامناؑ نے کھڑے ہو کر تعظیم دی۔ شاہ دانیلؒ اور سب حاضرین اِس حرکت پر متحیر ہوگئے کہ اِس کمسن محبوبؑ نے کس کو تعظیم دی ہے۔ پس تھوڑی دیر میں حضرت شاہ دانیلؒ نے مراقبہ سے سر اٹھا کر دیکھا کہ حضرت خضرؑ اِس مجمع میں تشریف فرماہیں۔ پھر حضرت خضرؑ سے اپنی عاجزی پر التماس کیا۔ خواجہ اور شاہ دونوں حضراتؑ نے امامناعلیہ السلام کو بٹھادیا اور خود بھی وہیں تخت سے لگے بیٹھ گئے اور حضرت خواجہ الیاسؑ و مہتر عیسیٰؑ و مہتر ادریسؑ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اِس مجلس میں تشریف فرماتھے۔ جب بسم اللہ پڑھانے کا وقت آگیا تو شاہ صاحب نے حضرت خضرؑ سے اِلتماس کیا کہ آپ اپنی زبانِ مبارک سے بسم اللہ پڑھائیں۔ خواجہؑ نے جواب دیا کہ بندہ کو اللہ تعالیٰ محض اِس لیے بھیجا ہے کہ آج کے دن ہمارا حبیب بسم اللہ پڑھتا ہے تم آمین کہلاؤ! پس حضرت شاہ دانیلؒ نے بسم اللہ پڑھائی اور حضرت خضرؑ نے بآوازِ بلند آمین کہا۔

ملاحظہ ہو کہ اِس روایت میں "حضرت شاہ دانیلؒ کی سیادت کا اظہار اور حضرت خواجہ خضرؑ کی شناخت و تعظیم و ہبی علم پر دلالت کر رہے ہیں۔ غرض کہ تسمیہ خوانی کی تقریب اپنی ظاہری و باطنی شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوئی اور آپؑ کو حضرت شاہ دانیلؒ کے مدرسہ میں شریک کر دیا گیا۔ کیا ہی خوش نصیب ہے وہ اُستاد، جس نے خدائے تعالٰی کے خاص، منتخب تلمیذ کی معلمی کا شرف حاصل کیا ہو۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

حضرت شاہ دانیلؒ عالمِ رُموزِ شریعت و طریقت اور صاحبِ حال بزرگ تھے۔ اُنھوں نے اِس مقدس ہستی کو جان لیا تھا۔ اِس لیے جب کبھی امامناؑ مدرسہ تشریف لے جاتے اُستاد صاحب تعظیم و تکریم کے بعد آپؑ کو اپنی جگہ جلوہ افروز کرتے تھے۔ روایت ہے کہ:-

وقتیکہ حضرت میراںؑ برائے تحصیلِ علم درمدرسہ بیامدے شاہ دانیالؒ بسیار اکرام نمود و بحضورِ خود نشاندہ برائے تعظیم دیگراں را نیز فرمودے سید احمد کہ برادرِ کلاں بودند رشک بردند کی مرا گاہے چنیں تعظیم نمی کنند تایک روز خواجہ خضرؑ برائے ملاقات شاہ دانیالؒ آمدہ بود ند و بعد رفتن حضرت سید احمد را برائے امتحان پر سیدند کہ ایں کدام کس بود جواب دادند من نمی دانم۔ بعدہٗ حضرت میراںؑ را پرسیدند حضرت فرمودند کہ خواجہ خضرؑ بودند۔ شاہ دانیالؒ دل داشتگی کردہ فرمودند کہ ایں برادر شما مردِ عظیم است و آنچہ شرف از باری تعالیٰ کہ دارد شما آگاہ نیستند (مولود مولفہ حضرت شاہ عبد الرحمٰنؒ)

ترجمہ:- یعنی حضرت مہدی علیہ السلام تحصیلِ علم کے لیے مدرسہ میں جب تشریف لاتے حضرت شاہ دانیلؒ بہت عزت و اکرام سے اپنی جگہ بٹھاتے اور دوسروں کو بھی تعظیم کے لئے فرماتے تھے۔ آپؑ کے بڑے بھائی سید احمد کو رشک ہونے لگا کہ کبھی میری تعظیم ایسی نہیں کرتے۔ اتفاقاً ایک دن حضرت خضرؑ، شاہ دانیلؒ کی ملاقات کے لئے آگئے تھے۔ تشریف لے جانے کے بعد امتحان کے طور پر شاہؒ نے سید احمد سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے۔ سید احمد نے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر سیدنا علیہ السلام سے دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ خواجہ خضرؑ تھے۔ شاہ دانیلؒ نے سید احمدؒ کی دلداری کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے بھائی

کی بہت بڑی ہستی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو شرف و اعزاز رکھتے ہیں تم اِس سے آگاہ نہیں ہو۔

سات سال کی عمر میں کلام اللہ حفظ فرما لیا اور بارہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ شاہؒ نے تمام علماء کو جمع کیا سب نے باتفقِ تمام آپؑ کو "اسد العلماء" کا خطاب دیا۔ آپؑ کی طالبِ علمی کے ایسے واقعات بھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؑ کا علم اپنے اُستاد پر بھی فوقیت رکھتا تھا۔ اُستاد کے وہ عقدے اور شبہات جو برسوں سے حل نہ ہو سکے تھے حضرتؑ نے اپنی طالبِ علمی کے زمانہ میں حل کر دیے رہیں۔

"میاں شاہ دانیالؒ تعلیمِ قرآنِ شریف بیک رکوع داد۔ حضرت میراںؑ قبل از تعلیم خود یک جز خواندے تا در ہفت سالگی تمام قرآن حفظ کردند۔" (مولود مولفه حضرت شاه عبد الرحمٰنؒ)

ترجمہ:- یعنی حضرت شاہ دانیلؒ قرآنِ شریف کے ایک رکوع کی تعلیم دیتے تو حضرت سیدنا علیہ السلام اپنی تعلیم سے قبل ہی ایک جز پڑھ لیتے تھے۔ یہاں تک کہ سات سال کی عمر میں پورا قرآنِ مجید حفظ فرمالیا"۔

"چوں شیخؒ از ہر نسخه که تعلیم یک جز دادندے حضرت امام علیه السلام تمام ماہیت و مردآں کتاب را باسوال و جواب واضح کرده فرمودندے که بسیار اشکالہائے شیخ ہم حل شدے۔" (شواہد الولایت)

ترجمہ:- جب شیخ دانیلؒ کسی نسخہ سے ایک جز کی تعلیم دیتے تو حضرت امامنا علیہ السلام اِس کتاب کی پوری ماہیت سوال و جواب کی صورت میں اِس طرح واضح کر دیتے کہ خود شیخؒ کے بہت سارے اشکال بھی حل ہو جاتے تھے"

اور نقلیاتِ میاں عبدالرشیدؒ میں بھی اِس نوعیت کی روایت ہے۔ 280

یعنی خواجہ خضرؑ ہمیشہ جمعرات کے دن مدرسہ میں تشریف لاتے اور شاہ دانیلؒ سے امتحان کے طور پر چند سوال کرتے جب اُن کو جواب سے مجبور پاتے حضرت امامنا علیہ السلام سے سوال کرتے۔ آپؑ تمام سوالات کو ایک (1) ہی جواب میں حل کر دیتے تھے۔

(1)۔ ہم یہاں مثال کے طور پر ایک روایت کا ذکر کرتے ہیں جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپؑ کس طرح سوالات کو ایک ہی جواب میں حل فرمادیا کرتے تھے۔ روایت ہے کہ ایک موقع پر کسی نے چار بڑی کتبِ سماویہ کے نزول کی ماہیت کی نسبت حضرتؑ سے سوال کیا تو آپؑ نے جواب فرمایا کہ "مرادِ توریت و زبور و انجیل و فرقان به یک کلمه اندک " لَا اِلٰهَ اِلَّا الله" (انصاف نامه)

جب امامناعلیہ السلام کی عمرِ شریف بارہ سال کی ہوئی اور وقت کی مناسبت پائی گئی تو حضرت خضرؑ نے حقدار کو حق پہنچانا چاہا۔ اِس لیے میاں شاہ دانیلؒ سے فرمایا: ندی کے کنارے صحرا میں جو مسجد ہے جسے کھوکری مسجد کہتے ہیں، آپ دونوں وہاں آئیں۔ شاہ دانیلؒ حضرت امامناعلیہ السلام اور آپؑ کے برادر حضرت سید احمدؒ کو ہمراہ لیے ہوئے وعدہ گاہ پر پہنچے۔ حضرت خضرؑ نے یہاں بھی شاہ دانیلؒ سے چند سوال کیے وہ جواب نہ دے سکے۔ امامناعلیہ السلام سے سوال کیا گیا تو آپؑ نے ایک ہی جواب میں حل فرمادیا۔ اِس کے بعد حضرت خضرؑ، امامناؑ کو خلوت میں لے گئے اور جدِ امجد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی جو امانت اُن کے پاس تھی آپؑ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عطائے بارِ امانت ہے۔ " اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط "(سورة الاحزاب۔72)

ترجمہ:- ہم نے (بارِ) امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو اُنہوں نے اِسے اُٹھانے سے انکار کر دیا اور اُس سے ڈر گئے اور انسان نے اُسے اُٹھالیا۔ آیتِ قرآنِ مجید کا مفہوم پورا پورا آپؑ پر صادق ہے۔ پھر آپؑ نے کہا کہ خدائے تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنے جد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اِس امانت سے تلقین کریں۔ یہ ذکرِ خفی کی تعلیم جو میرے پاس امانت تھی آپؑ کو پہنچادی گئی۔ کچھ حاملِ اثقال کو بھی ملنا چاہیے۔ پھر حضرت امامناؑ نے حضرت خضرؑ کو ذکرِ خفی کی تلقین کی۔ اِس کے بعد دونوں صاحبِ رُموز و اسرار ہستیاں خلوت میں آئیں اور حضرت خضرؑ نے حضرت شاہ دانیلؒ سے فرمایا کہ یہ مہدیٔ موعودؑ ہیں میں نے اِن کی مہدیت کی تصدیق کی ہے تم بھی تصدیق کریں اور تلقین حاصل کریں۔ پس حضرت دانیلؒ اور حضرتؑ سید احمدؒ دونوں نے تلقین کی۔۔۔۔ اِن دنوں حضرت شاہ دانیلؒ نے سیدنا علیہ السلام کو "سید الاولیاء" کا لقب دیا۔ اور دن بدن حضرت کی ولایت عوام پر ظاہر ہونے لگی۔

یہ واقعات بارہ سالہ عمر یعنی دعوائے مہدیت سے اٹھائیس 28 سال قبل کے ہیں۔ گویا اپنی مہدیت کا علم ہونے کے بعد بھی جب تک علی الاعلان دعوے کا تاکیدی حکم نہ ملا آپؑ نے طویل عرصہ تک مہدیت کو ظاہر نہیں فرمایا۔ غرض اِن واقعات سے ظاہر ہے کہ امامناعلیہ السلام کا علم طالبِ علمی کے زمانہ میں ہی اتنا بڑھا ہوا تھا کہ اُستاد کے عقدے حل ہو جایا کرتے تھے۔ اور آپؑ کو غیبی وہبی تائید حاصل تھی۔ جب ہی تو آپؑ کو بارہ سالہ عمر میں "اسد العلماء" کا خطاب علماء نے بالاتفاق دیا۔ اور اِس کے بعد آپؑ کے کیمیاء اثر وعظ و بیان اور ریاضت و زہد و تقویٰ کی وجہ آپؑ "سید الاولیاء" مشہور ہو گئے۔ چنانچہ کتبِ تواریخ بھی اِس کے شاہد ہیں۔ جس کی مثالیں دوسرے مضامین میں پیش کی جاچکی ہیں۔

حضرت امامناعلیہ السلام کا اپنے اُستاد کے علم پر فوقیت رکھنا کوئی تعجب کی بات نہیں جب کہ قرآنِ مجید میں حضرت داؤد و حضرت سلیمان علیہما السلام کا وہ قصہ موجود ہے جس میں حضرت سلیمانؑ کے فیصلہ کو آپؑ کے والد حضرت داؤدؑ نے اپنے فیصلہ کے مقابلہ میں تسلیم کر لیا تھا۔ حالانکہ اُس وقت حضرت سلیمانؑ کی عمر گیارہ سال کی تھی۔ اور حضرت داؤدؑ اولوالعزم صاحبِ کتاب پیغمبر تھے۔ آیت کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ۙ(78)
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَۚ وَ كُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ز (سورۃ الانبیآء۔ 78-79)

ترجمہ:۔ یعنی داؤدؑ و سلیمانؑ کو بھی (یاد کرو) جب کہ وہ دونوں کھیتی کے جھگڑے کا فیصلہ کر رہے تھے جب کہ ایک کھیت میں ایک قوم کی بکریاں رات کو چر گئی تھیں۔ اور اُن کا فیصلہ ہمارے سامنے تھا۔ پھر ہم نے وہ فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا اور ہر ایک کو ہم نے حکمت و علم عطا کیا ہے؟

تفسیرِ خازن، تفسیرِ کبیر وغیرہ بڑی بڑی کتابوں میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت داؤدؑ کے پاس ایک کسان اور چرواہا دونوں آئے۔ کسان نے فریاد کی کہ اِس چرواہے کی بکریاں رات کو میرے انگور کے کھیت میں گھس پڑیں اور سخت نقصان پہنچائیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ "کھیت کے بدلے بکریاں کسان کو دیدی جائیں۔ دونوں وہاں سے حضرت سلیمانؑ

کے پاس پہنچے۔ آپؑ نے فیصلہ سن کر فرمایا" میں الوالامر ہوتا تو دوسرا ہی فیصلہ کرتا جو دونوں کے لئے مفید ہوتا" فریادیوں نے یہ بات حضرت داؤد علیہ السلام تک پہنچادی۔ آپؑ نے فرزندِ ارجمند کو بلا کر پوچھا تم کیا فیصلہ کرتے؟ سلیمانؑ نے کہا میں کسان کو بکریاں اِس طرح دیتا کہ اُس کا کھیت دوبارہ تیار ہونے تک ان بکریوں کی نسل، دودھ اور صوف وغیرہ سے فائدہ اٹھائے اس کے بعد جس کی بکریاں اس کے حوالے کر دی جائیں"۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ کو بہت پسند فرمایا۔ اِسی پر عمل کرنے کا حکم دیا۔

امام فخر الدین رازیؒ تحریر فرماتے ہیں:-

قال ابنِ عباس رضی اللہ عنہ‘احکم سلیمان بذالک وھوابن احدی عشر ستۃ۔

(مفاتح الغیب المعروف بہ تفسیرِ کبیر جلد 5 صفحہ 172

ترجمہ:- یعنے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہٗ نے کہا کہ سلیمان علیہ السلام نے جس وقت یہ فیصلہ کیا، گیارہ سال کی عمر تھی۔

علماء نے اِس واقعہ پر بہت بحثیں کی ہیں۔ اصل یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے بھی غلطی نہیں ہوئی البتہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کو اِس سے بہتر بات معلوم کرائی۔ یہاں غور طلب امر یہ ہے کہ حضرت سلیمان گیارہ سالہ فرزند ہونے کے باوجود اُن کے والد اور صاحبِ کتاب پیغمبر سے بہتر بات معلوم کرائی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی اپنی قدرتِ کاملہ کا ذکر بھی فرمایا ہے کہ "وَ کُلًّا اٰتَیۡنَا حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا "یعنی ہم ہر ایک کو حکمت و علم عطا کرتے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ حکمت و علم عطا کرنے پر قادر ہے۔ اپنے ہر خلیفہ کو عطا فرماتا ہے۔

اِسی طرح جب مہدی علیہ السلام بھی خلیفتہ اللہ ہیں تو اُن کو حکمت و علم، حضرت شاہِ دانیلؒ کے علم پر کیوں نہ فائق ہوں جب کہ شاہ دانیلؒ خلیفتہ اللہ نہیں ہیں۔ جو مقدس ہستی الوہیت کے بحرِ ناپیدا کنار کی پیراک ہو اُس کے سامنے کسبی علوم کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

امامنا علیہ السلام کو بارہ سالہ عمر کے اندر اندر کسبی علوم سے جو تعلق رہا اُس کی نوعیت بھی نہایت خاص اور اہم ہے خود امامنا

علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا:-

فرمودند که حضرت باری تعالیٰ بجز اُمّی علمِ لَدُنّی عطا نمی شود یا اُمّی اصلی باشد یا جعلی۔ بنده را پیش ازاں علمِ ظاہری بود آں علم را فراموش گردانیده بعدہٗ بعلمِ قرب مقرب کردند۔

(نقلیات حضرت بندگی میاں عبد الرشیدؓ و انصاف نامه)

ترجمہ:-یعنی فرمایا کہ درگاہِ باری تعالیٰ سے اُمی ہی کو علمِ لدنی عطا ہوتا ہے۔خواہ اُمی اصلی ہو یا جعلی۔بعد میں اُمی بنا دیا گیا ہو) بندے کو اِس سے پہلے علمِ ظاہری تھا وہ علم بھلا دیا گیا۔اِس کے بعد علمِ قرب (منصبِ مہدیت) سے مقرب کیا گیا۔

واضح ہو کہ یہ روایت منصبِ مہدیت کے اعلان کے بعد کی ہے۔اِس لیے کہ آپؑ 14 / جمادی الاولیٰ 847ھ ہجری دوشنبہ کے دن طلوعِ فجر سے قبل جونپور میں پیدا ہوئے۔بارہ سال کی عمر 859ھ ہجری میں اسد العلماء کا خطاب حاصل کیا۔چالیس سال کی عمر 887ھ ہجری سے دعوئے مہدیت کی ابتداء فرمائی۔اِس سے ظاہر ہے کہ آپؑ کو دعوئے مہدیت کے اٹھائیس سال قبل ہی علمِ ظاہری سے فارغ التحصیل قرار دیا جا چکا تھا۔وہ بھی بھلا دیا جانے کے بعد آپؑ کو علمِ قُرب یعنی وحیِ بلاواسطہ سے مشرف کیا گیا جو منصبِ مہدیت کی اہم خصوصیت ہے۔جس کے کمال کا زمانہ وہی ہوتا ہے جب کہ مہدیت و خلافت کا دعویٰ کیا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ امام علیہ السلام نے کسی علوم سے کچھ بھی کام نہیں لیا۔آپؑ نے کوئی مضمون لکھا نہ کوئی کتاب تصنیف فرمائی البتہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرح چند دعوتی مکاتیب پائے جاتے ہیں جن میں دعوت اور حکمت و موعظمت کی وہی سیدھی سادھی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کو بیان کرنی چاہیئے۔ علمی نوک جھوک یا تبحر و تلاطم اِن میں نہیں ہے۔

جتنے انبیاء مبعوث ہوئے ہیں اُن کے طریقۂ رشد و ہدایت کے مطالعہ سے واضح ہو گا کہ اُنھوں نے بجز کتاب اللہ کے دوسری کتاب پر رشد و ہدایت کی نہ اُنھوں نے اپنی طرف سے کوئی کتاب تصنیف کی۔ حضرت خاتم النبیین محمد ﷺ نے تو اپنی احادیثِ شریفہ تک لکھنے سے منع فرما دیا تھا۔ "لا تکتبوا عنی غیرالقرآن" کیونکہ خلفائے الٰہی کی دعوت احکامِ الٰہیہ اور صرف کتاب اللہ پر رہی ہے۔خواہ وہ کتاب اُن پر نازل ہوئی ہو یا اُن سے پہلے کے کسی پیغمبر پر،اِسی طرح امام علیہ السلام نے بھی کتاب

اللہ پر مخلوق کو دعوت دی اور اِسی کے رُموز و حقایق پر آگاہی بخشی۔ اور ایسی تعلیم دی کہ جس سے باطن کے صیقل اور عشق و محبتِ الٰہی کے لوازم کی تکمیل ہو اور معرفتِ توحیدِ باری تعالیٰ کے اعلیٰ مدارج حاصل ہوں۔ غرض کسبی علوم کا استعمال نہ کرنا آپؑ کے کسبی علوم کو بھلا دیا جانے کا یہ بھی ایک بین ثبوت ہے۔

فی الحقیقت آپؑ کا کسبِ علم آپؑ کے علایم ارہاصیہ کے منجملہ ایک اعجاز کی حیثیت بھی رکھتا ہے کیوں کہ اِس زمانہ کے خانقاہوں، مسجدوں اور مدرسوں میں جابجا علومِ دینیہ و علومِ مشرقیہ کی تعلیم ہوا کرتی تھی۔ اِس لئے علماء و حفاظ کی تعداد بکثرت موجود تھی جن میں سے ایک سے ایک برتر صاحبِ کمال پائے جاتے تھے۔ اور خصوصاً جونپور اِس زمانہ میں علماء و فضلاء کا مرکز بنا ہوا تھا۔

پس جس طرح خدائے قدوس نے حضرت داؤد علیہ السلام کو نغمہ سراؤں میں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساحروں میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اطباء میں اور حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کو فصیح اللسان عربوں میں اعجاز عطا فرمایا تھا اِسی طرح آپؑ کو اُس زمانے کے جلیل القدر علماء و حفاظ میں اعجاز نما علم و حفظ عطا فرمایا ہے۔ پس یہی وجہ تھی آپؑ کی بظاہر تحصیل کی۔ اِس سے قدرت کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ خلفائے الٰہی کی غیر معمولی قوت و استعداد کے ایسے مظاہرے سے اُن کی غیبی استعداد، تائید کا ایقان پیدا کرایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفۃ اللہ کو اُس کے زمانے کے صاحبِ کمال لوگوں پر برتری عطا کی جاتی ہے۔ اِسی طرح امامنا علیہ السلام کو بھی آپؑ کے زمانے کے باکمال علماء و حفاظ پر حیرتناک برتری عطا فرما کر آپؑ کی معجز نما قوت و استعداد کو ظاہر فرمایا گیا ورنہ جس کنزِ مخفی سے فیضان حاصل ہو رہا تھا اور جس ذاتِ قدسی صفات سے آپؑ تعلیم پا رہے تھے اُس فیضان اور تعلیم کے ہوتے ہوئے آپؑ کو کسبِ علم کی کوئی حاجت نہ تھی۔ پس سیدنا علیہ السلام کی طالبِ علمی صرف اظہارِ اعجاز پر مبنی تھی اور بس!!!۔

چنانچہ روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

بعد از مہدیت پیشِ خدائے تعالیٰ عرض کردند کہ اے بارِ خدایا اگر بعد از مہدیت ایں چنیں علمِ لدنی عطا کردی؟ پس آں علمِ ظاہری را چہ مقصود بود؟ فرمان شد برائے حجتِ خلق پیش ازاں علم ظاہر دادیم (انصاف نامہ باب دہم)

ترجمہ:-یعنی مہدئ موعود علیہ السلام نے منصبِ مہدیت عطا ہونے کے بعد بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا کہ خدایا! جب تو نے ایسا علمِ لدنی عطا فرمایا ہے تو اُس (ابتدائی) علمِ ظاہری سے کیا مقصود تھا؟ فرمان ہوا "خلق کی حجت کے لئے۔"

ملاحظہ ہو اِس روایت میں "حجت" کا لفظ اعجاز کی حیثیت پر بداہتہً دلالت کر رہا ہے۔ حاصلِ کلام یہ ہے کہ سیدنا علیہ السلام کو بلند مرتبہ وہبی تعلیم حاصل تھی۔ اور آپؑ نے اِس تعلیمِ بلاواسطہ کی اپنی خصوصیت پر ایسے واضح علایم و آثار کے ذریعہ مخلوق کو آگاہ فرمایا جیسے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے وجود اور اپنی قدرتِ کاملہ پر اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی نبوت و رسالت کی صداقت پر آیات و بینات کے ذریعہ آگاہ فرمایا ہے اِسی لیے آپؑ نے دعوئے مہدیت کے بعد فرمایا کہ:-

"اگر بندہ خلوت میں قرآن کا مطالعہ کرکے معانی سوچ کر باہر آ تا ہے اور بیان کرتا ہے تو بندہ ظالم اور مفتری علی اللہ ہوجائے گا۔ بندہ جو کچھ کہتا، کرتا، اور سناتا ہے اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے کہتا، کرتا اور سناتا ہے۔ بندہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزانہ بلا واسطہ تعلیم ہوا کرتی ہے۔(روایت 9)

اِس لیے کہ جس وقت آپؑ کا علمِ ظاہری بھلا دیا گیا تھا آپؑ صرف علمِ بلاواسطہ سے اِستفادہ فرما رہے تھے۔ اپنی ذہنی سوچ بچار اور کتب متداولہ کی معلومات سے استمداد کی آپؑ کو قطعاً ضرورت نہ تھی۔

فسبحان الذی بعث المهدی الموعود الرشد و الهداية و خلقنا فی امته ذات الفضيلة و الكرمته۔

اللهم اهدنا و اهدالاموتوفيق الايمان والسطاعة۔

☆☆☆☆☆

Roman: Tauzih Riwayat (9) aor (280)

Hazrat Mahdi AHS ne farmaya, "Agar Banda Khilwat mein Qur'aan ka muta'lia kar-ke ma'ni soch-kar baher aata hai to Banda Zalim aor Muftari-e-Alallah hojaega. Banda jo kuch kahta, karta, aor sunata hai Allahu Ta'ala ke Hukm se Kahta, Karta aor Sunata hai. Bande ko Allahu

Ta'ala ki tarf se rozana Bila-Wasita Ta'leem huwa karti hai." (Riwayat 9) Wazeh-ho ke Wahi-e-Bila-Tawassut Nubuwat wa Risalat ki Khusoosiyat hai. chun-ke Aap AHS Nubuwat wa Risalat ke Daawe par Mamoor nahin hain balke Mansab-e-Mahdiyat wa Khilafat-e-Ilahiya ke Dawe par Mamoor hain is-liey "Wahi-e-Bila-Wasita" Aap AHS ki Khusoosiyat hai aor isi liey Aap AHS ka irshaad hai:- "عُلِّمْتَ مِنَ اللهِ بِلَاوَسِطَة جَدِيْدَ الْيَوْمَ" **Yahi wajhe hai ke jahan Aap AHS ne "Wahi-e-Bila-Wasita" ka ailaan kiya isi tarha "Wahi-e-Bila-Tawassut" ka Intfa bhi farma-diya hai. Chunache farmaya hai:-**

"اینجا تعلیمِ بلواسطۂِ جبرئیل ہست اما دعویٰ جبرئیل نیست" (فسطاس المستقیم مولفہ حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ)

(Yaha bhi Ta'leem-e-Bila-Wasita-e-Jibrael (AHS) hai laikin Dawa-e-Jibrael nahin hai.)

Wahabi Ilm jise ata karna ho os ko pahle hi se aisi Qudsi sifaat se muttasif kiya jata aor aisi Iste'daad wa salahiyat ata kardi jati hai ke woh is-ka Hamil ban-sake. Aor jo Wahabi Ilm Khilafat ka Mansab rakhne wali barguzeedah hastiyaun ko ata hota hai woh laghzish ya khata se paak wa mubarra hota hai.

Imamuna AHS ke Sahabi Hazrat Sha Dilawar RZ se aik Riwayat, Jaleelul-Qadr Ta'abaee Hazrat Sha Abdur-Rahman RH ne naqal ki hai.

Translation:- Ya'ni Hazrat Imamuna AHS ne farmaya: "Allahu Ta'ala ne bande ko osi zamane mein charaun Kutub-e-Samaviya ki be-misl ta'aleen dedi hai agar banda Taurat padhta to log mutahiyyar hojate ke tujhe yeh kuin kar hasil huwa aor kahte ke Musa AHS ne dobarah Zahoor paya hai. Bande ne (os quwwat wa salahiyat ko) Hazam kiya. Agar banda Ingeel (Bible) padhta to log kahte ke Masih Ibn Mariyam AHS dosri martab namudar huwe hain. Isi tarha agar Zabore padhta to kahte ke yeh to Daood AHS hain. Agar Kalamullah padhta to log khiyal karte-ke Rasoolullah SAWS dobarah tashreef laey hain aor is-bare mein mubtela-e-shak hojate! Bande ne Allahu Ta'ala ki taufeeq se hazam kiya kuin ke

Allahu Ta'ala ne bande ko Vilayat-e-Muhammadiya SAWS ka bar uthane ke liye paeda farmaya hai.

Neez Aap AHS ki Viladat-e-Ba-Sa'adat ke halaat se Zahir hota hai ke ibteda hi se Aap AHS ko Wahabí Ilm ata horah tha. Riwayat hai ke:-

Translation:- Ya'ni Hazrat Syed Abdullah RA, Walid-e-Buzrugwar Hazrat Imamuna AHS farmate hain ke, "Is-Zaat-e-Mubarak ka tawallud huwa to dono hath apni sharm-gah par rakhe huwe the. Jab Badan-e-Shareef par kapda pahnaya gaya apne hath juda karliey aor jab kabhi kapde Aap AHS ke Tan-e-Mubarak se alaheda kiye jate osi tarha apne hath sharm-gah par rakh lete the."

Yeh aik ajeeb wa gareeb waqiya hai ke Qudrat ne Aap AHS ke paida hote hi Aap AHS se Rushd wa Hidayat ki bunyaad rakhwaee aor Ahl-e-Duniya ko Ahkaam-e-Shariyat ki hifazat wa nighdasht ka hairat naak amali dars diya. Aor Ahl-e-Baseetat ko yeh jan-lene ka mauqa' ata farmaya ke yeh Hasti mustaqbil mein kis-Mansab par faez hogi !! kuin-ke yeh alamt un Alaem-e-Arhasiya mein se hai jo Khulafa-e-Ilahi se un-ke Dawa-e-Nubuwat wa Khilafat se bahut qabl zahir huwa karti hain. Fil-Haqeeqat Khatimain Alaihimas Salam ki aik Khusoosiyat yeh hai ke yeh dono Qudsi Sifaat Hastiyan Azal hi se is-Martebe par Faez hain. Chuna-che is-Khusoos mein Hadees-e- كنت نبياء أدم بين الماء والطين (main Nabi us-waqt tha jab ke Aadam AHS ki mitti Khameer ki ja rahi thi) ki Tafseer mein Hazrat Moih-uddin Ibn Arabi RA tahreer farmatey hain ke;

Azali Nabi hone ki Khusoosiyat Hazrat Rasoolullah SAWS hi ke liey hai. Aap SAWS ke siwae jitney Ambiyaa hain woh Nabi us-waqt hote hain jab ke un-ki Bai'sat hoti ho. Aor isi tarha Khatam-ul-Awliyaa us-waqt se Vali hain jab ke Aadam AHS ki mitti Khameer ki ja-rahi thi. Khatam-ul-Awliyaa ke siwaey jo Vali hain us-waqt Vali hote hain jab ke un-ko Vilayat ki Sharaayat hasi huin.

Garz yeh amr mutahaqiq hai ke Imamuna AHS ko Wahabi Ta'aleem Bila-Wasita huwa karti thi jis ko Aap AHS ne alal-aelaan us-waqt zahir

farmaya jab ke Aap AHS ne Ba-Hukm-e-Khuda-e-Ta'ala Dawa-e-Mahdiyat paish kiya aor "Wahi-e-Bila-Tawassut ke izhaar ka bhi yahi waqt tha. Is ke ilawa aisi Riwayaat bhi milte hain jin-se Aap AHS ko Kasabi Ilm hona bhi zahir hota hai. Is-waqt Musalmanaun mein Maktab ki ibtedaa Tasmiyah Khawni se huwa karti thi. Aor Aap ke walid ko hukumat-e-waqt ki tarf se Khitab wa Izzo Jah wa Shaukat wa Hashmat hasil thi is liye un-huin-ne bhi bade ahtemam ke sath Aap AHS ki Tasmiyah-Khawni ki kasabi ta'aleem ki ibtedaa Tasmiyah Khawni se ki. Aor yeh waqiya agarche ke kasabi Ta'aleem se mutalliq hai laikin is-mein bhi Wahabiyat ki gair mamooli taeed shamil-e-hal paee jarahi hai.

Ya'ni jab Amamuna AHS ka maktab mein baithne ka waqt aa pahuncha yani Umr-e-Mubarak char 4 saal, char 4 mah, char 4 yaum ki hui to Hazrat Miyan Syed Abdullah RA ne Majlis-e-Ziyafat ki aor Hazrat Shaikh Danial RA ko bhi bulaya. Hazrat Imamuna AHS ne (yeh naam sun-kar) farmaya ki Shaikh Danial Syed hain, Sha Danial kahna chahiye. Pas-isi (Naam ke saath) kahlaya gaya ki aaj Miran Syed Muhammad AHS ke Maktab ki ibteda hai Aap tashreef la kar apni Zaban-e-Mubarak se Bismillah padhaein. Hazrat Sha Danial RA isi-waqt Syed Abdullah ke-ghar aagaey aor Syeduna AHS ko aik Taqt par bithadiya aor khud taqt ke paye se lage khade rahe aor taqt ke atraf wa jawanib bahut sare log Ulama, Fuqaha, Ittiqya, Orafa wa Asakar khade the. Itne mein Hazrat Khawja Khizr AHS nahzat afroz huwe. Kisi ne Hazrat ko na pahchana magar Hazrat Imamuna AHS ne khade ho-kar ta'zeem dee. Sha Danial RA aor sab hazireen is-harakkat par muta-hiyyar hogaey ke is kam-sin Mahboob AHS ne kis ko ta'zeem di hai. Pas thodi dair mein Hazrat Sha Danial RA ne Muraqiba se sar utha-kar dekha ke Hazrat Khizr AHS is majmuey mein tashreef farma hain. Phir Hazrat Khizr AHS se apni aajizi par iltemas kiya. Khaja AHS aor Sha RA dono Hazraat ne Imamuna AHS ko bitha diya aor khud bhi wahein taqt se lage baith-gaye aor Hazrat Khawja Ilyas AHS wa Muhattar Eisa AHS wa Muhattar Idrees AHS bhi Allah Ta'ala ke hukm se is Majlis mein tashreef farma the. Jab Bismillah

padhane ka waqt aagaya to Sha Sahab ne Hazrat Khizr AHS se iltemas kiya ki Aap apni Zaban-e-Mubarak se Bismillah padhein. Khawja AHS ne jawab diya ke bande ko Allahu Ta'ala mahez is-liye bhaija hai ke aaj ke din Hamara Habeeb Bismi-llah padhta hai tum Aameen kahlao! Pas Hazrat Sha Danial RA ne Bismillah padhaee aor Hazrat Khizr AHS ne ba-Aawaaz-e-Baland Aameen kaha.

Mulaheza ho ke is-Riwayat mein "Hazrat Danial RA ki siyadat ka izhaar aor Hazrat Khawja Khizr AHS ki shinakht wa ta'zeem Wahabi Ilm par dalalat kar rahe hain. Garz ke Tasmiya Khawni ki taqreeb apni Zahiri wa baatin-i shaan wa Shaukat ke saath poori huwe aor Aap ko Hazrat Sha Danial RA ke Madrese mein shareek kardiya gaya. Kiya hi khush naseeb hai woh Ustad, jiss ne Khuda-e-Ta'ala ke Khas, Muntakhib Talammuz ki muallimi ka sharf hasil kiya ho. ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

Hazrat Sha Danial RA Aalim-e-Rumooz-e-Shariyat wa Tareeqat aor Sahib-e-Haal Buzurg the. Un-huin-ne is Muqaddas Hasti ko jaan liya tha. Is liye jab kabhi Imamuna AHS Madresa Tashreef lay jaate Ustad Sahib Ta'azeem wa Takreem ke baad Aap AHS ko apni jage Jalwa Aftroze karte the. Riwayat hai ke:

وقتیکہ حضرت میراںؑ برائے تحصیلِ علم درمدرسہ بیامدے شاہ دانیالؒ بسیار اکرام نمود و بحضورِ خود نشاندہ برائے تعظیم دیگراں را نیز فرمودے سید احمد کہ برادرِ کلاں بودند رشک بردند کی مرا گاہے چنیں تعظیم نمی کنند تایک روز خواجہ خضرؑ برائے ملاقات شاہ دانیالؒ آمدہ بود ند و بعد رفتن حضرت سید احمد را برائے امتحان پر سیدند کہ ایں کدام کس بود جواب دادند من نمی دانم۔ بعدہٗ حضرت میراںؑ را پرسیدند حضرت فرمودند کہ خواجہ خضرؑ بودند۔ شاہ دانیالؒ دل داشتگی کردہ فرمودند کہ ایں برادر شما مردِ عظیم است و آنچہ شرف از باری تعالیٰ کہ دارد شما آگاہ نیستند (مولود مولفہ حضرت شاہ عبد الرحمٰنؒ)

Yani Hazrat Mahdi AHS tahseel-e-Ilm ke liye madrese mein jab tashreef lay jate Hazrat Sha Danial RA bahut izzat wa ikraam se apni jage bithate aor dosraun ko bhi Ta'azeem ke liye farmate the. Aap AHS ke bade bhai Syed Ahmad RA ko rashk hone-laga ke kabhi meri ta'azeem aisi nahin karte. Ittefaqan aik din Hazrat Khizr AHS, Sha Danial RA ki mulaqaat ke

liey aagaye the. Tashreef lay jane ke ba'ad imtehaan ke taur par Sha RA ne Syed Ahmad RA se poocha ke yeh kaun Sahib the. Syed Ahmad ne kaha mein nahin janta. Phir Syedna AHS se daryaft kiya to Aap AHS ne farmaya ke Khawja Khizr AHS the. Shah Danial RA ne Syed Ahmad RA ki didari karte huwe farmaya ke tumhare bhai ki bahut badi hasti hai. Woh Allahu Ta'ala ki taraf se jo sharf wa a'zaaz rakhte hain tum is se aagaha nahin ho. Saat (7) saal ki umr mein Kalamullah hifz farmaliya aor barah (12) saal ki umr mein fariquttahseel hogaye. Sha RA ne tamaam Ulama ko jama kiya sab ne ba-ittefaaq-e-tamaam Aap AHS ko "Asadul-Ulama" ka khitab diya. Aap AHS ki talib-e-Ilmi ke aise waqiyaat bhi hain jin-se zahir hota hai ke Aap AHS ka Ilm apne ustaad par bhi fauqiyat rakhta tha. Ustad ke woh uqde aor shubhaat jo barsaun se hal na ho-sake the Hazrat AHS ne apni talib-e-ilmi ke zamane mein hal kardiya hai.

"میاں شاہ دانیالؒ تعلیمِ قرآنِ شریف بیک رکوع داد۔ حضرت میرانؒ قبل از تعلیم خود یک جزخواندے تا در ہفت سالگی تمام قرآن حفظ کردند۔" (مولود مولفه حضرت شاه عبد الرحمٰنؒ)

Ya'ni Hazrat Sha Danial RA Qur'aan-e-Shareef ke aik ruku ki ta'leem dete to Hazrat Syeduna AHS apni Ta'leem se qabl hi aik Juz padh-lete the.Yahan tak-ke saat (7) saal ki umr mein poora Qur'aan-e-Majeed Hifz farmaliya."

"چوں شیخؒ از ہر نسخه که تعلیم یک جز دادندے حضرت امام علیه السلام تمام ماہیت ومرداں

کتاب را باسوال و جواب واضح کرده فرمودندے که بسیار اشکالہائے شیخ ہم حل شدے۔" (شواہد الولایت)

Jab Shaikh Danial RA kisi nuskhe se aik Juz ki ta'leem dete to Hazrat Imamuna AHS is kitab ki poori mahiyat suwal wa jawab mein is tarha wazhe kardet ke khud Shaik RA ke bahut sare ashkaal bhi hal hojate the. Aor Naqliat-e-Miyan Abdur-Rasheed RZ mein bhi is nauviyat ki Riwayat hai. 280

Ya'ni Khawja Khizr AHS hamesha Jumairat ke din madrese mein tashreef late aor Sha Danial RA se imtehan ke taur par chand suwal karte jab un

ko jawab se majboor pate Hazrat Imam AHS se suwal karte. Aap tamaam suwalaat ko aik (1) hi jawab mein hal kardete the.

(1) Hum yahan misaal ke taur par aik Riwayat ka zikr karte hain jis se maloom ho sakta hai ke Aap AHS kis tarha suwalaat ko aik hi jawab mein hal frmadiya karte the. Riwayat hai ke aik mauqe par kisi ne char badi Kutub-e-Samaviya ke Nuzool ki mahiyat ki nisbat Hazrat se suwal kiya to Aap AHS ne jawab farmaya ke:

"مرادِ توریت و زبور و انجیل و فرقان به یک کلمه اندک "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" (انصاف نامه)

(Murad-e-Taurat, wa Zabore wa Injeel wa Furqaan aik kalime kahta huin "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه".

Jab Imamuna AHS ki umr-e-shareef barah 12 saal ki huwi aor waqt ki munasibat paeegaee to Hazrat Khizr AHS ne haqdar ko haq pahunchana chaha. Is-liye Miyan Sha Danial RA se farmaya: Nadi ke kinare sahra mein jo Masjid hai jise Khokhri Masjid kahte hain, aap dono wahan aaein. Sha Danial RA Hazrat Imamuna AHS aur Aap AHS ke biradar Hazrat Syed Ahmad RA ko hamrah liey huwe wadah-gah par pahunche. Hazrat Khizr AHS ne yahan bhi Sha Danial RA se chand suwal kiye woh jawab na de sake. Imamuna AHS se suwal kiya gaya to Aap AHS nea ik hi jawab mein hal farmadiya. Is ke baad Hazrat Khizr AHS, Imamuna AHS ko khilwat mein le gaye aor Jadd-e-Amjad Hazrat Muhammad Mustafa SAWS ki jo Amanat un ke pas thi Aap AHS ke supurd karte huwe farmaya yeh Ata-e-Bar-e-Amanat hai.

"اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط

(سورة الاحزاب-72)"

Hum ne bar-e-Amanat ko Aasmanaun aor zameen aor pahadaun par paish kiya to unhun ne use uthane se inkaar kardiya aor us se dar gaye aor Insaan ne usey uthaliya.

Aayat-e-Qur'aan-e-Majeed ka mafhoom poora-poora Aap AHS par sadiq hai. Phir Aap AHS ne kaha ke Khuda-e-Ta'ala ka Hukm hai ke apne jadd Hazrat Muhammad Mustafa SAWS ki is Amanat se talqeen Karein. Yeh Zikr-e-Khafi ki ta'aleem jo mere pas Amanat thi Aap AHS ko pahun-chadi gaee. Kuch hamil-e-Asqaal ko bhi milna chahiye. Phir Imamuna AHS ne Hazrat Khizr AHS ko Zikr-e-Khafi ki talqeen ki. Is ke ba'ad dono Sahib-e-Rumooz wa Asraar hastiyan khilwat mein aaein aor Hazrat Khizr AHS ne Hazrat Sha Danial RA se farmaya ke yeh Mahdi-e-Mauood hain mein ne in ki Mahdiyat ki Tasdeeq ki hai tum bhi Tasdeeq karein aor Talqeen hasil karein. Pas Hazrat Danial RA aor Hazrat Syed Ahmad RA dono ne Talqeen ki… in dinau Hazraat Shah Danial RA ne Syeduna AHS ko "Syedul Awliya" ka Laqab diya. Din Badin Hazrat ki Vilayat awaam par Zahir hone lagi.

Yeh waqiyaat 12 saala umr yani Dawa-e-Mahdiyat se 28 saal ke qabl ke hain. Goya apni Mahdiyat ka ilm hone ke bhi jab tak alal-Aelaan Dawae ka Takeedi Hukm na mila Aap AHS ne taweel arse tak Mahdiyat ko zahir nahin farmaya. Garz in waqiyaat se zahir hai ke Imamuna AHS ka Ilm Talib-e-Ilmi ke zamane mein hi itna badha huwa tha ke ustad ke oqde hal ho jaya karte the. Aor Aap AHS ko Gaibi wahabi taeed hasil thi. Jab hi to Aap AHS ko 12 saala umr mein "Asadul Ulame" ka khitab Ulama ne bil-ittefaaq diya. Aor is ke ba'ad Aap AHS ke Kimiya Asar Waz wa Bayan aor riyazat wa zuhd wa Taqwa ki wajhe Aap AHS "Syedul Awliya" mash-hoor hogaye. Chunache Kutub-e-Tawareekh bhi is ke shahid hain. Jis ki misaalein dosre mazameen mein paish ki ja-chuki hain.

Hazrat Imamuna AHS ka apne ustad ke Ilem par fauqiyat rakhna koi ta'jub ki baat nahin jab ke Qur'aan-e-Majeed mein Hazrat Dawood wa Hazrat Sulaiman Alaihimas-Salam ka woh Qissa maujood hai jis mein Hazrat Sulaiman AHS ke faisle ko Aap AHS ke Walid Hazrat Dawood AHS ke muqabile mein tasleem kaliya tha. Halan ke us waqt Hazrat Sulaiman AHS ki umr 11 saal ki thi. Aor Hazrat Dawood AHS Olul-Azm Sahib-e-Kitab Paigambar the. Aayat ke alfaz mulaheza hon.

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ق (78) فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَۚ وَ كُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ز (سورۃ الانبیآء۔ 78-79)

Translatoin:- Yani Dawood AHS wa Sulaiman AHS ko bhi (Yaad karo) jab ke woh dono khaiti ke jhagde ka faisla kar rahe the. Jab ke aik khait mein aik qaum ki bakriyan raat ko char gaee thein. Aor un ka Faisla hamare samne tha. Hum ne woh faisla Sulaiman AHS ko samjha diya aor har aik ko Hum ne Hikmat wa Ilm ata kiya hai.?

Tafseer-e-Khazin, Tafseer-e-Kabeer wagairah badi-badi kitabaun mein jo waqiya bayan kiya gaya hai us ka khulasa yeh hai ke Hazrat Dawood AHS ke pas aik kisan aor charwaha dono aaye. Kisan ne faryaad ki ke is charwahe ki bakriyan raat ko mere Angoor ki khait mein ghus padein aor sakht nuqsaan pahunchein. Hazrat ne farmay ke "Khait ke badle bakriyan kisan ko dedi jaein. Dono wahan se Hazrat Sulaiman AHS ke pas pahunche. Aap AHS ne faisla sun-kar farmaya "Mein Olul-Amr hota to dosra hi Faisla karta jo dono ke liye mufeed hota" Faryaadiyun ne yeh baat Hazrat Dawoo AHS tak pahuchdi. Aap ne farzand-e-Arjuman-d ko bula kar poocha tum kiya Faisla karte? Sulaiman AHS ne kaha mein kisan ko bakriyan is tarha deta ke os ka khait dobarah tayyar hone tak in bakriyaun ki nasal, doodh aor sauf wagairah se faeda uthale os ke ba'ad

Jis ki bakriyan os ke hawale kardi jaein." Hazrat Dawood AHS ne faisle

ko pasand farmaya. Isi par amal karne ka hukm diya.

Imam Fakhruddin Razi RA tahreer farmate hain:

قال ابنِ عباس رضی اللہ عنہ‘احکم سلیمان بذالک وھوابن احدی عشر ستۃ۔

(مفاتح الغیب المعروف بہ تفسیرِ کبیر جلد 5 صفحہ 172

Ya'ni Hazrat Ibn-e-Abbas RZ ne kaha ke Sulaiman AHS ne jis-waqt yeh faisla kiya, 11 saal ki umr thi.

Ulama ne is-waqiye par bahut bahsein ki hain. Asl yeh hai ke Hazrat Dawood AHS se bhi galati nahin huwi albatta Allah Ta'ala ne Sulaiman AHS ko is se bahtar baat maloom karaee. Yahan gaur talab amr yeh hai ke Hazrat Sulaiman AHS 11 salah farzand hone ke bawajood un ke Walid aor Sahib-e-Kitab Paigambar AHS se bahtar baat maloom karaeegee. Aor Allahu Ta'ala ne saath hi apni Qudrat-e-Kamila ka Zikr bhi farmaya hai ke." وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا **" Ya'ni hum har aik ko Hikmat wa Ilm ata karte hain. Is-se maloom huwa ke Allahu Ta'ala Hikmat wa Ilm ata karne par Qaadir hai. Apne har Khalife ko ata fermata hai. Isi-tarha jab Mahdi AHS bhi Khalifatullah hain to-un-ko Hikmat wa Ilm, Hazrat Sha Danial RA ke ilm par kuin na faeq huin jab ke Sha Danial RA, Khalifatullah nahin hain. Jo Muqaddas Hasti-Oloohiyat ke bahr-e-napeed kinaar ki pairak ho os-ke samne Kasabi-Oloom koi ahmiyat nahin rakhte. Imamuna AHS ko 12 saalah umr ke andar andar Kasabi Oloom se jo ta'lluq raha os-ki naweyat bhi nehayat khas aor ahem hai khud Imamuna AHS ne-aik dafa farmaya:**

فرمودند که حضرت باری تعالیٰ بجز اُمّی علمِ لَدُنّی عطا نمی شود یا اُمّی اصلی باشد یا جعلی بنده را پیش ازاں علمِ ظاہری بود آں علم را فراموش گردانیده بعدہٗ بعلمِ قرب مقرب کردند۔

(نقلیات حضرت بندگی میاں عبد الرشیدؒ و انصاف نامه)

Ya'ni farmaya ke Dargah-e-Bari-Ta'ala se Ummi hi ko Ilm-e-Ladunni ata hota hai. Khawh Ummi Asli ho ya Jali. (Baad mein Ummi banadiya gaya ho) Bande ko is se pahle Ilm-e-Zahiri tha wo Ilm bhuladiya gaya. Is ke ba'ad Ilm-e-Qurb (Mansab-e-Mahdiyat) se Muqarrab kiya gaya. Wazeh ho ke yeh Riwayat Mansab-e-Mahdiyat ke aelaan ke ba'ad ki hai. Is liye ke Aap 14 Jumadi Awwal 847 Hijri Do-Shamba ke din tuloo-e-fajar se qabl Juanpure mein paida huwe. 12 saal ki umr 859 H mein "Asadul-Ulama ka khitab hasil kiya. 40 saal ki umr 887 H se Dawa-e-Mahdiyat ki ibteda farmaee. Is se Zahir hai ke Aap AHS ko Dawa-e-Mahdiyat ke 28 saal qabl hi Ilm-e-Zaheri se fariguttahseel qaraar diya ja chuka tha. Woh bhi bhuladiya gaya jane ke ba'ad Aap AHS ko Ilm-e-Qurb yani Wahi-e-Bilawasita se Musharraf kiya gaya jo Mansab-e-Mahdiyat ki ahem

khusoosiyat hai jis ke kamaal ka zamana wahi hota hai jab ke Mahdaviyat wa Khilafat ka Dawa kiya jaye.

Yahi wajhe hai ke Imamuna AHS ne kisi uloom se kuch bhi kaam nahin liya. Aap AHS ne koi mazmoon likha na koi kitab tasneef farmaee albatta Hazrat Rasoolullah SAWS ki tarha chand Dawati Makatib paey jate hain jin mein Dawat aor Hikmat wa Muazimat ki wahi seedhi saadhi batein hain jo Allahu Ta'ala ke Khalife ko bayan karni chaiyein. Ilmi nook jhook wa tabhhur wa talatum in mein nahin hai.

Jitne Anmbiya maboos huwe hain un ke tariqa-e-hidayat ke muta'liye se wazeh hoga ke unhuin ne bajuz Kitabullah ke dosree kitab par Rushd wa Hidayat ki na unhuin ne apni taraf se koi kitab tasneef ki. Hazrat Khatamn-Nabi-iin Muhammad SAWS ne to apni Ahadees-e-Shareefa tak likhne se man'a farmadiya tha." لا تکتبوا عنی غیرالقرآن **" kuin ke Khulafa-e-Ilahi ki dawat Ahkaam-e-Ilahiya aor sirf Kitabullah par rahi hai. Khaw woh kitab un par nazil huwe ho ya unn se pahle ke kisi Paighambar par, isi tarha Imamuna AHS ne bhi Kitabullah par makhlooq ko Dawat di aor isi ke Rumooz wa Haqayaq par aagahi bakhshi. Aor aisi ta'leem di ke jis se batin ke Saiqul aor Ishq wa Muhabbat-e-Ilahi ke loozoom ki takmeel ho aor Muarif-e-Tawheed-e-Bari-Ta'ala ke-Aala-Madaarij hasil huin. Garz kasabi uloom ka istemal na karna Aap AHS ke kasabi uloom ko bhuladiya-jane ka yeh bhi aik bai-yiin sabot hai.**

Fil-haqeeqat Aap AHS ka kasab-e-ilm Aap AHS ke Alaem-e-Arhasiya ke minjumla aik Aejaaz ki haisiyat bhi rakhta hai kuin ke is zamane ke Khanqahaun, Masjidaun aor Madresaun mein ja baja Uloom-e-Deeniya wa Uloom-e-Mashriqiya ki ta'leem huwa karti thi. Is-liye Ulama wa Huffaaz ki taidaad ba kasrat maujood thi jin mein se aik se aik bartar Sahib-e-Kamaal paeyjate the. Aor khusoosan Jauanpur is zamane mein Ulama wa Fuzalaa ka markaz bana huwa the. Pas jis tarha Khuda-e-Quddoos ne Hazrat Dawood AHS ko Naghma Sara'aun mein, Hazrat Musa AHS ko Sahiraun mein aor Hazrat Eisa AHS ko Atibba' mein aor

Hazrat Khatamun-Nabi-yiin SAWS ko Fasiihul Lisaan Arabaun mein Aejaaz farmaya tha isi tarha Aap ko us zamane ke Jaleelul Qadr Ulama wa Huffaz mein Aejaaz-numa Ilm wa Hifz ata farmaya hai. pas yahi wajhe thi Aap AHS ki ba zahir Tahseel ki. Is se qudrat ka mansha'a yeh maloom hota hai ke Khulafa-e-Ilahi ki gair mamooli quwwat wa iste'daad ke aise muzahire se un ki Gaibi Iste'daad, Taeed ka iqaan paida karaya jaye. Yahi wajhe hai ke Khalifatull ko us ke zaman ke Sahib-e-Kamaal logaun par bartari ata ki jati hai. Isi tarha Imamuna AHS ko bhi Aap AHS ke zamane ke ba kamaal Ulamaa wa Huffaaz par hairatnaak bartari ata farmakar Aap AHS ki Maujiz-Numa quwwat wa iste'daad ko zahir farmadiya gaya warna jis Kunz-e-Makhfi se Faizaan hasil horah tha aor jis-Zaat-e-Qudsee-Sifaat se Aap AHS ta'aleem parahe the uss-Faizaan aor ta'aleem ke hote huwe Aap ko Kasab-e-Ilm ki koi hajit na thi. Pas Syeduna AHS ki Talib-e-Ilmi sirf izhaar-e-Aejaaz par mabni thi aor bas!!!!

Chunache Riwayat ke alfaaz mulaheza hon:-

بعداز مہدیت پیشِ خدائے تعالیٰ عرض کردند کہ اے بارِ خدایا اگر بعد از مہدیت ایں چنیں علمِ لدنی عطا کردی؟ پس آں علمِ ظاہری را چہ مقصود بود؟ فرمان شد برائے حجتِ خلق پیش ازاں علم ظاہر دادیم۔

(انصاف نامہ باب دہم)

Ya'ni Mahdi-e-Mau'ood AHS ne Mansab-e-Mahdiyat ata hone ke ba'ad Baargah-e-Aezadi mein arz kiya ki Khuda-Ya! Jab too-ne aisa Ilm-e-Ladunni ata farmaya hai to os (Ibtedaee) Ilm-e-Zahir se kiya maqsood tha? Farman huwa "Khalq ki Hujjat ke liye."

Mulaheza ho is Riwayat mein "Hujjat" ka lafz aejaaz ki Haisiyat par ba-dee-hatan dalalat kar raha hai. Hasil-e-Kalam yeh hai ke Syeduna AHS ko baland Martaba, Wahabi ta'aleem hasil thi. Aor Aap AHS ne is Ta'aleem-e-Bila Waasita ki apne Khusoosiyat par aise wazeh alaem wa aasaar ke zariye makhlooq ko aagah farmaya jaise ke Khuda-e-Ta'ala ne apne wajood aor apni Qudrat-e-Kamila par aor Hazrat Muhammad Mustufa SAWS ne apni Nubuwat wa Risalat ki sadaqat par Aayaat wa Bii-yinaat ke

zariye aagah farmaya hai isi liye Aap AHS ne Dawa-e-Mahdiyat ke ba'ad farmaya ke:-

"اگر بندہ خلوت میں قرآن کا مطالعہ کر کے معانی سوچ کر باہر آتا ہے اور بیان کرتا ہے تو بندہ ظالم اور مفتری علی اللہ ہو جائے گا۔ بندہ جو کچھ کہتا، کرتا، اور سناتا ہے اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے کہتا، کرتا اور سناتا ہے۔ بندہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزانہ بلاواسطہ تعلیم ہوا کرتی ہے۔ (روایت 9)

Agar banda Khilwat mein Qur'aan ka muta'liya karke mua'ni soch kar baher aata hai aor Bayan karta hai to banda Zalim aor Muftari-Alallah hojayega. Banda jo kuch kehta, karta aor sunata hai Allahu Ta'ala hi ke Hukm se kahta, karta aor Sunata hai. Bande ko Allah Ta'ala ki tarf se rozana Bila-Wasita Ta'aleem huwa karti hai. Riwayat 9.

فسبحان الذی بعث المهدی الموعود الرشد و الهداية و خلقنا فی امته ذات الفضيلة و الكرمته۔

اللهم اهدنا و اهدالاموتوفيق الايمان والسطاعة۔

Explication of Parable 9, 280

Imam Mahdi AHS has also said, "This servant (of Allah) would be an oppressor and slanderer (Zalim and Muftari) of Allah) if he studies and thinks of the meaning of Qur'aan in seclusion and comes out and explains/Bayan the Qur'aan. Whatever this servant (of Allah) says, does or causes to hear, does it under the Command or Permission of Allahu Ta'ala only. Whichever Verse (of the Qur'aan) is shown, he reads and he explains it as instructed by Allah. I am taught afresh by Allah every day. This is the situation this servant is in."

Be it known that wahi (Revelation) through the medium (of an Angel) is the specialty of Prophet-Hood. But since he (Imam Mahdi AHS) is not appointed to the position of a Prophet/Nabi, and is placed on the position

of Mahdiyat and Khalifathullah (ViceRegent), direct revelation is his specialty. It is for this reason that he said, "I am taught afresh by Allah every day without the medium (of an angel)." While he announced the direct revelation, he also denied the revelation through the medium (of an angel). He has said, "Here the teaching is without the medium of Jibrael/Gabriel AHS. There is no claim of (it being through) Jibrael AHS."

(فسطاس المستقیم مولفه حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ)

The person, who is to be bestowed with Wahbi (endowed divine) knowledge, is granted holy attributes from the beginning itself. He would also be given the ability to take the entrusted burden. And the endowed knowledge that is granted to such a person is free from error and ambiguity.

The eminent (second generation) follower of Hazrat Mahdi AHS, Hazrat Shah Abdur Rahman RA has narrated a parable from Hazrat Mahdi AHS's companion Hazrat Shah Dilawar RZ. It quotes the Imam AHS as saying:

"Allah Most High had marvelously taught me all the four divine books at that time itself. Had I recited Torah, people would have wondered asking, "How did you know this?" They would have said, "Moses is reborn." But this servant assimilated it. Had I recited Bible, people would have said, "Jesus is reborn." Similarly, had I recited the Psalms of David, people would have said, "This is David." Had I recited Qur'aan, people would have said, "Prophet Muhammad SAWS has reappeared." They would have become suspicious. By the grace of Allah, this servant assimilated all that, because Allah Most High had created me to bear the burden of the Sainthood of Prophet Muhammad SAWS."

Further, the events relating to the birth of Hazrat Mahdi AHS show that from the birth itself he was endowed with divine knowledge. According to a narrative, "Hazrat Abdullah RA (father of Hazrat Mahdi AHS) said,

"When this child was born, he was covering his private parts of his body with both his hands. When his body was covered with a piece of cloth, he removed his hands. Whenever the cloth was removed from his body, he would cover

his body with his hands." This is a strange event where the divine Power/Qudrat laid the foundations of guidance and rectitude from the moment of his birth itself and imparted the astonishing practical lessons of observing and protecting the commandments of Shariyat and afforded an opportunity to the people of insight to know what position this new-born would occupy in future, because this is one of the signs that Manifest in the Prophets and Vice-Regents of Allah long

before they stake a claim to their position as the Prophets or Khalifathullah. In fact, a specialty of the Seals of Prophet-Hood and Sainthood is that they occupy these august positions from Azal/Sempiternity itself. In the explanation of the Hadees, which quotes the Prophet SAWS as saying, "I was a Prophet when Adam AHS was between clay and water, Hazrat Muhaiyuddin Ibn Arabi RA writes in his book, Fusus-al-Hikam, "Being a prophet from the Sempiternity/Azal itself is the specialty of Prophet Muhammad SAWS. All other prophets ascended to that position when they were born/Bai'sat. Similarly, the Seal of Sainthood/Khatam-e-Vilayat was a Saint when Adam AHS was between clay and water. All other Awliya became Saints when they achieved the conditions of Vilayat." (Shawahidul Vilayat)

In short, the fact is positive that Hazrat Mahdi AHS was given divine/ Wahbi knowledge directly/without the medium of an Angel. He openly announced this, when he staked his claim to Mahdiyat as Allah commanded him to do, and his announcement of the direct revelation/Wahi-e-Bila-Wasita too came at the same time. Apart from this, we find narratives, which show acquired knowledge/kasabi Ilm of the Imam Mahdi AHS. In those days, learning used to begin with the Tasmia khwani. The Government of the day had honoured the Imam's father with

titles and their concomitants. He, therefore, celebrated the Tasmia Khwani for the beginning of the education of his son with befitting fanfare. Although this was related to initiate the learning of Hazrat Mahdi AHS, the extraordinary help of divine bestowal too came his way.

It is narrated that when the time of Hazrat Mahdi AHS starting his learning arrived, or, in other words, he reached the age of four years, four months and four days, Hazrat Miyan Syed Abdullah RA threw a party to celebrate the occasion. He also invited Hazrat Sheikh Danial RA. Hearing his name, Hazrat Mahdi AHS said, "Sheikh Danial RA is a Syed. He should be addressed as Shah." Hence, the Sheikh RA was invited in this name and informed, "Today is the beginning of Maktab/Tasmia Khani (A

ritual of reciting Bismillah or In the name of Allah' for the commencement of the education of a child.) of Miran Syed Muhammad AHS. Please come and make him recite the Bismillah. The Sheikh RA arrived. Miran Syed Muhammad AHS was made to sit on a lavish seat and the Sheikh RA stood by it. A great number of people, including Ulama, Fuqaha, Atqia and Military Officers, joined the party. Hazrat Khwaja Khizr AHS too arrived. Nobody recognized him. But Miran Syed Muhammad AHS stood up to receive him respectfully. Sheikh Danial RA and others wondered whom the Miran AHS was giving respect to. The Sheikh RA raised his head from his contemplation (Muraqaba) and saw that Hazrat Khizr AHS was present. Khawja Khizr AHS expressed his humility. Both the Sheikh RA and the Khwaja AHS made the Miran AHS sit on the seat and they themselves sat by it. Hazrat Khwaja AHS Hazrat Ilyas AHS, Hazrat Esa AHS and Hazrat Idris AHS too had joined the feast under the command of Allah Most High. When the time to recite the Bismillah arrived, Sheikh Danial RA requested Hazrat Khizr AHS to make Hazrat Mahdi AHS recite the Bismillah (Qur'aan). Hazrat Khizr AHS replied, "Allah has only sent me and commanded me, when Our friend/Habeeb SAWS recites Bismillah, you recite him Aameen." Hence, Hazrat Danial RA made Miran AHS recite the Bismillah and Hazrat Khizr AHS said, "Ameen" in a loud Voice.

How fortunate is the teacher who achieved the eminence of teaching the divine pupil selected by Allah Most High. "Such is the grace of Allah that He gives unto whom He will." ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

Hazrat Shah Danial RA was a great scholar of Shariyat and Tariqat and Sahib-e-hal/well-informed person. He fully knew the holy existence of Hazrat Mahdi AHS. It is for this reason that, "Whenever Hazrat Mahdi AHS went to the school for learning, Hazrat Shah Danial RA used to receive him with great respect and make him sit by his side and urge others to give respect to Hazrat Mahdi AHS. The elder brother Hazrat Mahdi AHS, Hazrat Syed Ahmad RA felt jealous of him that Shah Danial RA did

not respect him as much as he respected Hazrat Mahdi AHS. Incidentally, one day, Hazrat Khizr AHS came to meet Shah Danial RA. After his departure, Hazrat Danial RA asked Hazrat Syed Ahmad RA, "Who was the visitor?' Syed Ahmad RA said, "I do not know." Then he asked Hazrat Mahdi AHS the same question. Hazrat Mahdi AHS said, "He was Khwaja Khizr AHS." Shah Danial RA politely told Syed Ahmad RA, "Your brother is a great person. You do not know the eminence and honour Allah has given him." Hazrat Mahdi AHS had memorised the whole of Quraan at the age of seven years. He completed his education when he was twelve. Sheikh Danial RA invited all the scholars of Jaunpur. They unanimously conferred the title; "Asad-al-Ulama" (Lion among the Learned)" to Hazrat Mahdi AHS. Some incidents of his student life show that his knowledge was greater than that of his teacher, Sheikh Danial RA. Hazrat Mahdi AHS solved all those questions in his student days that the Shaikh RA could not solve all his life. "While Hazrat Shah Danial RA taught one ruku/a section of a chapter of Qur'aan Hazrat Mahdi AHS used to read one part/Juz of the Qur'aan on his own, so much so that he memorised the whole of Qur'aan at the age of seven years." Hazrat Maulana Shah Burhanuddin RA writes, "When Sheikh Danial RA used to teach him one part from one book, Hazrat Mahdi AHS used to give a complete intrinsic

value and essence of the whole book in the form of questions and answers. This would also solve all the doubts of the Shah Danial RA." And there is a similar parable in Naqliat Miyan Abdur Rasheed RZ: Parable 280. In other words, Khwaja Khizr AHS used to come to the school of Sheikh Daniyal RZ every Thursday and used to ask some questions of the Shah RZ as a test. When he found the Shah RZ was not able to solve the problem, he would ask the same question of Imam Mahdi AHS. Hazrat Mahdi AHS would solve all the problems in one answer.

"While Hazrat Shah Danial RA taught one Ruku/a section of a chapter of Quraan, Hazrat Mahdi AHS used to read one part/Juz of the Quraan on his own, so much so that he memorised the whole of Qur'aan at the age of seven years."

And there is a similar parable in Naqliat-e-Bandagi Miyan Abdur Rasheed RZ Parable 280.

In other words, Khwaja Khizr AHS used to come to the school of Sheikh Daniyal RZ every Thursday and used to ask some questions of the Shah RZ as a test. When he found the Shah RZ was not able to solve the problem, he would ask the same question of Imam Mahdi AHS. Hazrat Mahdi AHS would solve all the problems in one answer. When Hazrat Mahdi AHS reached the age of twelve (12), it was felt that the time had come for Hazrat Khizr AHS to handover the trust of Prophet Muhammad SAS to its rightful beneficiary. He, therefore, told the Shah RZ to come to the mosque called the Khokhri Masjid on the banks of the river on the outskirts of Jaunpur with Hazrat Mahdi AHS. The Shah RZ came to the appointed place with both Hazrat Mahdi AHS and his brother, Syed Ahmed RA. Hazrat Khizr AHS asked a few questions of the Shah RZ, who could not answer them. The same questions were then directed to Hazrat Mahdi AHS, who solved the problems in one reply. Hazrat Khizr AHS took Hazrat Mahdi AHS aside and handed over to him the trust of Prophet Muhammad SAWS and said, "This is the conferment of the burden of the trust "Amanat". The meaning of the following Quranic Verse perfectly fits

you, "Verily, We offered the Trust the Vice-Regency of Allah to the heavens, and to the earth, and to the mountain, but they hesitated to undertake the responsibility thereof and feared to bear it. Man alone undertook to bear it, not fully aware of his limitations and thus was unfair to himself!"

It is narrated that once someone asked Hazrat Mahdi AHS about the purport of all the four heavenly books. Hazrat Mahdi AHS answered the purport of the Taurat /Old Testament, the Psalms of David, the Bible /New Testament and the Qur'aan was "There is no god but Allah "La ilaha illa Llah". (Insaf Nama).

Then again Hazrat Khizr AHS said, "Allah Most High commands you to instruct (the people) in accordance with the Trust of your Ancestor. I have handed over to you the Trust of Zikr-e-Khafi, which was with me. And this bearer of the Trust too deserves something." Then, Hazrat Mahdi AHS Instructed/Talqeen Hazrat Khizr AHS in Zikr-e-Khafi /Concealed Remembrance of Allah. Then Hazrat Mahdi AHS and Hazrat Khizr AHS, who knew the divine secrets, joined the others. After that, Hazrat Khizr AHS told the Shah RZ, "This is the Promised Mhadi AHS". I have reposed faith in the Mahdiyat of Syed Muhammad AHS. You too repose faith and receive the Instruction/Ttalqeen." Then the Shah RZ and Syed Ahmad RA received the Instruction/ Talqeen. During the same period the Shah RZ conferred the title Syed al-Awliya/Leader of the Saints on Hazrat Mahdi AHS. And after that, the Sainthood of the Imam AHS began to manifest itself among the people.

These are the incidents of the period when the age of Hazrat Mahdi AHS was twelve years, that is, twenty-eight years before Hazrat Mahdi AHS staked his claim to his Mahdiat. Even after he became aware of his Mahdiyat, he did not stake his claim for a long time till Allah commanded him with emphasis to publicly announce his claim. In short, these incidents show that the knowledge of Hazrat Mahdi AHS was so great even during his student days that he could solve the problems of his teacher too and he

had achieved the divinely inspired knowledge also. It was because of this that the Ulama had given him the title of "Asad al-Ulama"/Lion among the Learned, at the age of twelve years. After this, the power of his speech and sermons, religious exercises, worship and piety made him famous as the "Syed al-Awlia"/Lord of the Saints. Even the books of history have

mentioned all this. Many of these instances have already been mentioned under many other heads. That Hazrat Mahdi AHS had knowledge superior to that of his teacher is no wonder. The story of Prophet Dawood AHS/David and Sulaiman AHS/ Solomon is mentioned in Qur'aan where Dawood AHS accepted the decision of his son Sulaiman AHS against that of his own, although the age of Sulaiman AHS at that time was just eleven years, while Dawood AHS was a full-fledged Messenger of Allah with a divine 59 Book. Please note the Quranic Verse: "And when David and Solomon gave their decisions touching the dispute over some people's sheep having caused a waste in a field of others; We endorsed their decisions. So We had given Solomon a right understanding into the affair and on both of them We had bestowed insight and knowledge." The summary of the story given in the eminent books of exegesis Tafseer like the Tafseer-e-Khazin, Tafseer-e-Kabir and others, is that a peasant and a shepherd both came to Hazrat Dawood AHS. The peasant complained, "The sheeps of the shepherd entered my grape-field and severely damaged it." Hazrat Dawood AHS pronounced the judgment that the sheep should be given to the peasant in place of the grape-field. Both then came to Hazrat Sulaiman AHS, who, on hearing his father's judgment, said, "Had I been the judge, I would have given a different judgment, which would have benefited both parties." The parties went to Hazrat Dawood AHS and told him what his son had said. He called his son and asked, "What judgment would you have given?" Hazrat Sulaiman AHS said, "I would have given the sheep to the peasant in such a way that the peasant would have benefited from the progeny, milk and wool of the sheep till the next crop of the field was ready. After

that, the sheep would be given to the shepherd and the land to the peasant." Hazrat Dawood AHS liked the judgment very much and ordered that this judgment should be implemented.

Imam Fakhruddin Razi RA writes, "Hazrat Ibn-e-Abbas RZ has said that the age of Hazrat Sulaiman AHS was eleven years when he gave this judgment." Scholars have debated this question at great length. In fact, even Hazrat Dawood AHS too did not commit a mistake. However, Allah Most High had communicated a better solution to Hazrat Sulaiman AHS. The point to be pondered over here is that Allah Most High conveyed a better judgment to Hazrat Sulaiman AHS, who was just eleven years old than the judgment given to Hazrat Dawood AHS, who was an eminent Prophet with a Divine Book. Simultaneously, Allah also mentioned His Omnipotence too Mafateej al-Ghaib, also known as Tafseer-e-Kabir, Volume 5, page 102 60 by saying, "We had bestowed insight and knowledge." In other words, Allah bestows insight and knowledge to everyone. This shows that Allah is powerful enough to bestow insight and knowledge and bestows them on every one of his Vice-regents. Similarly, when Hazrat Mahdi AHS is the Vice-regent of Allah, why should his insight and knowledge not be superior to that of Shah Daniyal RA, who is not a Vice-regent of Allah? For a holy person who is the diver of an unfathomed ocean of Divinity like the Imam AHS the acquired knowledge has no significance. The nature of the acquired or manifest/zahiri knowledge, Hazrat Mahdi AHS was associated with till the age of twelve years, too is special and important. Hazrat Mahdi AHS had himself said once; "An Ummi alone gets the Ilm-e-Ladunni/Divinely inspired knowledge from the door of Allah Most High, whether one is a real unlettered person or not really an unlettered person/that is, one who is made an unlettered person subsequently. This servant/that is, Hazrat Mahdi AHS earlier had manifest knowledge. He was made to forget it. It was after this, that he was brought closer to the Knowledge of Proximity/ Ilm-e-Qurb or the Position of Mahdiship. Be it is known that this parable

relates to the period subsequent to the proclamation of the Position of Mahdiship, because Hazrat Mahdi AHS was born before sunrise on 14th Jamadi-al-Awwal, 847 AH, at Jaunpur, got the title of Asad al-Ulama at the age of twelve and started his Mahdiship at the age of forty in 887 AH. This shows that Hazrat Mahdi AHS had perfected the achieving of the manifest knowledge twenty-eight years before he staked his claim to be Mahdi. He was made to forget even that/manifest knowledge. It was after this that he was bestowed with the Ilm-e-Qurb or the revelation without a medium/Wahi-e-Bila-Tawassut, which is the most important specialty of the Position of Mahdiship; the time of its perfection is when the claim to the position of Mahdiship and Vice regency is staked.

That is the reason why Hazrat Mahdi AHS did not put his achieved knowledge to any use. He wrote neither an article nor a book. But he did write, as Prophet Muhammad SAWS had done in his time, some letters, which contain the same simple matters pertaining to Invitation Towards Allah, divine insight and sermons that a Vice regent of Allah/Khalifatullah is bound to preach. There were no literary rhetoric, sarcastic remarks or display of knowledge. A study of the methods of guidance of all the Apostles of Allah that were sent into the world shows that they did not use any book other than that of Allah. They did not write any book of their own. Prophet Muhammad SAS had even forbidden the recording of his Traditions or anything other than Qur'aan because the teachings of the Vice regents of Allah/Khulo-fae-Ilahi are based on the Commandments of Allah and the Books of Allah, whether those books are revealed to them or to Apostles sent prior to them. Similarly, Hazrat Mahdi AHS too invited the people on the Book of Allah, explained its Secrets and Realities and imparted the divine teaching in a manner that their immanence was polished and the concomitants of their divine Love were perfected so that they could achieve the higher ranks of the Gnosis/Ma'rifat of Allah Most High. Be that as it may, that Hazrat Mahdi AHS did not use his achieved knowledge too is a clear proof that he was made to forget it. The acquiring

of knowledge by Imam Mahdi AHS is one of his exalted signs, because there was a network of Khanqahs/Hospice, Mosques and Madrasas /Schools imparting religious and Oriental Knowledge. Hence, there was a large majority of the Ulama and Huffaz/Experts who had memorised the whole Qur'aan. Each of them was a greater expert than the other. In particular, Jaunpur in those days was the center where great scholars and others had converged.

As Allah Most High had granted precedence to Hazrat Dawood AHS among the great Musicians, Musa AHS among the Conjurors, Esa AHS among the Healers and Prophet Muhammad SAWS among the Arab Orators, He had granted precedence to Hazrat Mahdi AHS among the Ulama and Huffaz of that period. This was the reason why Hazrat Mahdi AHS achieved the Zahiri Ilm/Contemporary Manifested Knowledge. The intention of the Omnipotence/ Qudrat appears to exhibit the extraordinary strength and ability by giving the Vice-Regents of Allah unknown help to create a certainty of their superiority among the people. That is the reason why the Vice-Regent was given superiority over the contemporary experts of perfection and thus manifested his Miraculous Talents. Otherwise, there was no need to make Hazrat Mahdi AHS acquire Contemporary Manifested Knowledge, as he was drawing the divine bounty from the Hidden Treasure of the Divinity. The acquisition of knowledge was only to show to the people the superiority of Hazrat Mahdi AHS .

Translation:-The parable says, "After the grant of the position of Mahdiship, Hazrat Mahdi AHS asked Allah, "O Allah! When You have granted such Ilm-e-Ladunni, what was the objective in making me learn the Initial Manifested Knowledge?" Allah's reply was, "For the Hujjat/Argument, proof for the people." Please note that the word Hujjat is giving a perfect and self-evident argument. In short, Hazrat Mahdi AHS was endowed with high-ranking Inspired/Wahabi Knowledge and he exhibited it by signs, as Allah had exhibited His Omnipresence and Omnipotence, and Prophet Muhammad SAWS had exhibited his Prophet-

Hood by signs and clear arguments. That was why, Hazrat Mahdi AHS had, after announcing his claim to be Mahdi-al-Mau'ood AHS said, "This servant would be an Oppressor and Slanderer/Zalim and Muftari of Allah if he studies and thinks of the meaning of Qur'aan in seclusion, comes out and explains the Qur'aan. Whatever this servant says or does or reads he does it under the Command or Permission of Allah. I am taught afresh by Allah every day" This is so because Hazrat Mahdi AHS was made to forget his Manifest knowledge/Ilm-e-zahiri. He always used to benefit from the knowledge bestowed on him directly without a medium. And there was no need for him to take any help from his thinking and books available to him those days.

"Immaculate is Allah Who sent Hazrat Imam Mahdi-al-Mau'ood AHS to Guide and Show the Right Path and caused us to be born in the community of the Lord of Karamat/Wonderworks and Fazilat/ Superiority. O Allah! Guide us and all other Communities/Ummah towards Faith Eiman and obedience/Ita'at by your Graciousness."

☆☆☆☆☆

توضیح روایت (10)

مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے اعتراض کیا ہے کہ:-

"ثُمَّ" کے معنی تراخی کے ہیں لازم ہو کہ قراءت کے ساتھ ہی بیان بھی ہو نہ کہ حیاتِ آنحضرت ﷺ کے۔ پس یہ کہنا کہ معنی "ثُمَّ" کے حضرتؐ کے زمانہ میں درست نہیں نا درست ہے۔ "ثُمَّ" کو سینکڑوں برسوں کی تاخیر درکار نہیں۔ اور نہ اِس میں یہ شرط ہے کہ بعد انقراضِ حیات مخاطب کے اِس کا ظہور ہو۔ بلکہ مطلق تاخیر کا مفاد ہے۔ خواہ زیادہ ہو یا کم۔ چنانچہ شواہد اِس کے

بے شمار ہیں۔ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی۔ ثم انزل علیکم من بعد النعم امته نعاسا۔ ثم یاتی من بعد ذالک سبع شداد ثم لنفسہٗ فی الیم (ہدیۂ مہدویہ)

صاحبِ ہدیہ نے خود اِس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ "ثُمَّ" مطلق تاخیر کا فائدہ دیتا ہے خواہ تاخیر کم ہو یا زیادہ۔اور جس طرح اُنھوں نے تراخی قریبہ کے شواہد پیش کیے ہیں اِسی طرح تراخیِ بعیدہ کے بھی بہت شواہد ہیں۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ۔ ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تُبْعَثُوْنَ۔ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ۔ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ۔

ملاحظہ ہو کہ "ثُمَّ" کا استعمال قیامت تک کی تاخیر کے لیے بھی ہوا ہے۔اور قاضی بیضاوی نے لکھا ہے:- "هُوَ دَلِیْلٌ عَلَی جَوَازِ تَاْخِیْرُ الْبَیَانْ" یعنی وہ آیت تاخیرِ بیان کے جواز کی دلیل ہے۔

اِس آیت کے ما قبل مضمون کا ربط یہ ہے کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے سامنے قرآن پڑھتے تو آنحضرت ﷺ بھی اُن کے ساتھ ساتھ جلدی جلدی پڑھنے لگتے تاکہ بھول نہ جائیں۔اِس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿16﴾ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ﴿17﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿18﴾ (سورۃ القیٰمتہ)

ترجمہ:-یعنی تم اُن کے ساتھ ہی زبان کو حرکت نہ دو اور یاد کرنے کے لیے جلدی نہ کرو۔بے شک اِس قرآن کو (تمہارے دل میں) جمع کر دینا اور اِس کو (تمہاری زبان پر) قائم کر دینا ہمارے ذمے ہے۔جب ہم اِس کو (جبرئیل کی زبانی) پڑھیں تو تم اُن کے پڑھنے کی پیروی کرو۔

اِس کے بعد یہ آیت ہے:- ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿19﴾ (سورۃ القیٰمتہ) یعنی پھر اِس کا بیان ہمارے ذمہ ہے۔آنحضرت ﷺ کا جلدی پڑھنا حفظِ قرآن کے لیے تھا۔بیانِ قرآن کے لئے نہیں۔"ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ" کا تعلق اِس کے پہلے کے

مضمون سے ہونا ضروری نہیں ہے اور نحوی قاعدہ بھی یہ ہے کہ "ثُمَّ" دو جملوں کے مضمون کو علٰحدہ کرنے کے لیے بھی استعمال ہوا کرتا ہے۔

اور بعض شواہد ایسے بھی ہیں جن سے مہدیٔ موعود علیہ السلام کا مبینِ قرآن ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:- " نَحْنُ نَاتِيكُمْ بِالتَّنْزِيلِ وَاَمَّاالتَّاوِيلِ ضِيَاتِیْ بِهٖ اَلْفَارِقَلِيطْ " یعنی ہم تمہارے پاس تنزیل (صحف) لے آتے ہیں اور لیکن تاویل (بیان) تو فارقلیط لے آئے گا۔ فارقلیط سے بعض لوگوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ مراد لی ہے اور یہ کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ صاحبِ کتاب ہیں صرف صاحبِ بیان نہیں اور "نَحْنُ نَاتِيكُمْ" جمع متکلم ہے۔ اِس میں صاحبِ کتاب انبیاء کی پوری جماعت داخل ہے۔ اِس کے بعد تاویل یعنے بیان کو علٰحدہ کر کے فارقلیط سے مخصوص کیا گیا ہے۔ اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد مہدیٔ موعود خلیفۃ اللہ ہی کی ذات ہے جس پر بیانِ قرآن کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔ اِس لیے فارقلیط سے مراد مہدیٔ موعود علیہ السلام ہیں۔

علامۃ العصر بندگی میاں عبدالملک سجاوندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:- جعل الشیخ فارقلیط نلسان عیسیٰ علیه السلام عبارة عن المهدی (سراج الابصار) یعنی شیخ عبدالرزاق کاشیؒ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بیان کردہ فارقلیط سے محمد مہدیؑ مراد لیا ہے۔

اور تفسیرِ معالم میں آیت يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ (سورۃ المآئدۃ۔ 105) (یعنی اے ایمان والو! اپنی فکر کرو۔) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:- ان القرآن نزل منه ای مض تاویلهن قبل ان نیزلن و منه ای وقع تاویلهن علی عهد رسول الله و منه ای وقع تاویلهن بعد رسول الله و منه ای یقع تاویلهن فی اٰخر الزمان۔ ۔۔ یعنی قرآن نازل ہوا اور بعض تاویل اِس کے پہلے گزر چکیں اور بعض کی تاویل رسول اللہ کے زمانے میں ہوئیں اور بعض کی تاویلیں رسول اللہ ﷺ کے بعد ہوئیں اور بعض کی تاویلیں آخر زمانہ میں ہونگی۔ یعنی آخر زمانہ میں بیانِ قرآن مہدیٔ موعود علیہ السلام کریں گے۔

شیخ محی الدین ابنِ عربیؒ فرماتے ہیں:-

قد اخبر علیه السلام عن المهدی انه لایخطی و جعله ملحقًا بالانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام فی ذالک الحکم (فتوحاتِ مکیه)

ترجمہ:- رسول اللہ ﷺ نے مہدی علیہ السلام کی نسبت خبر دی ہے کہ وہ خطانہ کریں گے۔ اور اِس صفتِ عصمت میں رسول اللہ ﷺ نے مہدی علیہ السلام کو انبیاء سے ملحق فرمادیا ہے۔

مہدیٔ موعود علیہ السلام کی یہ شان ہے تو اُن کے ذریعہ بیانِ قرآن ضروریاتِ دین سے ثابت ہوتا ہے۔ تاکہ قرآنِ مجید کے مضامین اِس قطعی الدلالہ ذریعہ سے معلوم ہو جائیں اور دینِ اسلام کی روح از سرِ نو تازہ ہو جائے۔ اِس لیے جس طرح بعض آیات میں مہدیٔ موعودؑ کی بعثت کے متعلق اِشارات پائے جاتے ہیں اِسی طرح ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَه' میں بھی ایسا ہی اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور جب کہ امامنا حضرت سید محمد مہدیٔ موعود علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے بے واسطہ حکم سے فرمادیا کہ یہاں بندہ کی ذات مراد ہے تو اب اشارہ نہ رہا بلکہ تفسیر متعین ہو چکی کہ یہ مہدیٔ موعودؑ ہی سے متعلق ہے قرآنِ مجید میں توحید، عبادات و معاملات اور قصص سے متعلق جو مضامین ہیں اِن میں توحیدِ باری تعالیٰ اصل ہے۔ اور اسلام۔ ایمان۔ احسان کی تعلیم اِسی توحید سے تعلق رکھتی ہے۔

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہٗ سے ایک حدیث مشکوٰۃِ شریف میں بیان ہوئی ہے۔ جس میں جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کا سوال و جواب درج ہے۔:-

قال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشهدان لااله الا الله و ان محمد رسول الله و تقیم الصلوٰة و توتی الزکوٰه و تصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیه سبیلا قال صدقت۔ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تومن بالله و ملئکته و کتبه و رسله و الیوم الاٰخر و تومن بالقدرخیره و شره قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبدالله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک ۔۔الخ رواه مسلم و رواه انوهریرہؓ۔

ترجمہ:- (جبرئیل علیہ السلام نے) سوال کیا اے محمد ﷺ مجھے اسلام کی خبر دیجیے۔ فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں بعد یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ رمضان میں روزے رکھو۔ اور اگر سفر کی استطاعت ہو تو حج کرو۔ (جبرئیلؑ نے) کہا آپؐ نے سچ فرمایا۔ پھر کہا مجھے ایمان کی خبر دیجیے۔ فرمایا اللہ اور ملائکہ اور آسمانی کتابوں اور رسولوں اور قدر خیر و شر پر ایمان لائیں۔ (جبرئیلؑ نے) کہا آپؐ نے سچ فرمایا۔ پھر کہا مجھے احسان کی خبر دیجیے۔ فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت اِس طرح کرو کہ خدا کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اِس کو دیکھ نہ سکتے ہو تو یہ (خیال رکھو) کہ خدا تم کو دیکھ رہا ہے۔

واضح ہو کہ تعلیمِ اسلام متعلق بہ خصوصیتِ نبوت ہے۔ اور تعلیمِ احسان بہ خصوصیتِ ولایت ہے اور ایمان اِن دونوں میں مشترک ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایمان و اسلام عبادات و معاملات پر علی سبیل الدعوت قرآنِ مجید کی تعلیم سے عوام الناس کو کماحقہ مستفید فرمایا۔ اور احسان کی تعلیم خاص خاص صحابہ رضی اللہ عنہم کو دی گئی۔ اِسی لیے اکثر صوفیہ و محققین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو مبدۂ ولایت تسلیم کیا ہے۔ تعلیم احسان سے متعلق ہم نے طلبِ دیدارِ خدا اور ذکر اللہ کے بیان میں جو توضیح کی ہے اِس کے ملاحظہ سے شریعت و طریقت اور احسان کی تفصیل معلوم ہو گی۔

چونکہ تعلیمِ احسان خصوصیتِ ولایت سے متعلق ہے اِس لیے مشیتِ ایزدی نے ایک مظہرِ ولایت کی بعثت کو ضروری قرار دیا۔ اِسی لیے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا:- اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اَلرَّحْمٰنُ ﴿1﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿2﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿3﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿4﴾ (سورۃ الرحمٰن)

اس آئیہ شریفہ میں عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ سے مراد حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپؐ ان ظواہرِ قرآن پر بیان کرنے کے لیے مامور ہیں جو نبوت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اَلْقُرْاٰنَ جو کہ ولایت سے تعلق رکھتا ہے وہ مہدیؑ نے بیان کیا ہے۔ (روایت 221)

نیز فرمایا کہ:- ایمان ذاتِ خدا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ولایتِ محمدیہؐ کے ان احکام کو بیان کرنے کے لیے مبعوث فرمایا ہے جو کہ مہدی موعودؑ سے متعلق ہیں (روایت 220) نیز فرمایا کہ:- ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَه' سے مراد ذاتِ مہدی ہے یعنی خدائے تعالیٰ نے پیغمبر ﷺ سے وعدہ فرمایا ہے کہ (اے پیغمبرؐ) تم رنجیدہ نہ ہوں قرآن کے احکام کی مشیت اور اس کی مرادیں جو احسان

سے تعلق رکھتی ہیں تم سے فوت نہ ہوں گی بلکہ آخر زمانہ میں جو کہ فترہ وحی کا موقع ہے اُس وقت قلوب سے متعلق رکھنے والے معانی واحکام قرآن، مہدی کی زبان سے بیان ہوں گے۔ الخ (روایت 232) غرض ہمارے اِس مختصر مضمون سے ظاہر ہے کہ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ میں بیان متعلق باحسان کی طرف اشارہ ہے جس کا تعلق خصوصیتِ ولایتِ محمدیہؐ سے ہے اور اِس کے مظہر حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

☆☆☆☆☆

Roman: Tauzih-e-Riwayat (10)

Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne aeteraaz kiya hai ke "ثُمَّ" ke ma'ani Tarakhi ke hain, lazim ho ke qira't ke saath hi bayan bhi ho na-ke Hayat-e-Aan-Hazrat SAWS ke. Pas yeh kahna ke ma'ani "ثُمَّ" ke Hazrat SAWS ke zamane mein durust nahin na-durust ha "ثُمَّ" ko saikadaun parsaun ki taakheer darkaar nahin. Aor na is-mein yeh shart hai ke Inqraz-e-Hayat mukhatib ke is ka Zahoor ho balke mtlaq Ta'kheer ka mufaad hai. Khwah ziyada ho-ya-kam. Chunache Shawahid is-ke bai-shumaar hain.

ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی۔ ثم انزل علیکم من بعد النعم امتہ نعاسا۔ ثم یاتی من بعد ذالک سبع شداد ثم لنفسہٗ فی الیم (ہدیۂ مہدویہ)

Sahib-e-Hadiya ne khud is-amr ko tasleem karliya hai ke "ثُمَّ" Mutlaq taaqeer ka faedah deta hai kawh taqeer kam ho-ya ziyada. Aor jis-tarha unhuine Tarakhi qaribah ke shawahid paish kiye hain isi-tarha Taraakhi-e-Baeedah ke bhi bahut shawahid hain.

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ۔ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تُبْعَثُوْنَ۔ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ۔ ثُمَّ یَحْیِیْکُمْ۔

Mulaheza ho ke "ثُمَّ" ka istemal Qiyamat tak ki taaqeer ke liye bhi huwa hai. aur Qazi baizavi RA ne likha hai:-"هُوَ دَلِیْلٌ عَلٰی جَوَازِ تَاْخِیْرِ الْبَیَانِ" ya'ni woh-

Aayaat ke muqabil mazmoon ka rabt yeh hai ke Ibn-e-Abbas RZ ne farmaya ke jab Hazrat Jibra'el AHS Aan-Hazrat SAWS ke samne Quraan padhte to Aan-Hazrat SAWS bhi un-ke saath saath jaldi jaldi padhne lagte ta'ke bhool na jaein. Is par yeh Aayat nazil huwi:-

لَا تُحَرِّكۡ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعۡجَلَ بِهٖ ﴿16﴾ اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَهٗ وَقُرۡاٰنَهٗ ﴿17﴾ فَاِذَا قَرَاۡنٰهُ فَاتَّبِعۡ قُرۡاٰنَهٗ ﴿18﴾ (سورۃ القیٰمتہ)

Ya'ni tum un-ke saath hi Zaban ko Harkat na do aor yaad karne ke liey jaldi na karo bay-shak Is-Qur'aan ko (tubmhare dil mein) jama'a kardena aur is-ko (tumhare zaban par) qaeem kardena hamare zimme hai. Jab ham-is ko (Jibra'el ki zabani) padhein to tum un-ke padhne ki pairavi karo. Is-ke baad yeh Aayat hai:

"ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ ﴿19﴾" (سورۃ القیٰمتہ) **ya'ni phir is-ka Bayan hamre zimme hai. Aan-Hazrat SAWS ka jaldi padhna Hifz-e-Qur'aan ke liey tha. Bayan-e-Qur'aan ke liey nahin."ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ " ka ta'aluq is-ke pahle ke Mazmoon se hona zaroor nahin hai. Nahvi qaedah bhi yeh ke "ثُمَّ" do jumlaun ke mazmoon ko alaehda karne ke liye bhi istemaal huwa karta hai.**

Aor baaz shawahid aise bhi hain jin se Mahdi-e-Mau'ood AHS ka Mubayyin-e-Qur'aan hona Zahir hota hai, Masalan Hazrat Isa AHS ne farmaya:

"نَحۡنُ نَاتِيۡكُمۡ بِالتَّنۡزِيۡلِ وَاَمَّا التَّاوِيۡلِ ضِيَاتِىۡ بِهٖ اَلۡفَارِقَلِيۡطُ" **Ya'ni hum tumhare pas-Tanzeel (Sahaf) lay-Aate hain aor laikin Taweel (Bayan) to Farqateel se baaz logaun ne Hazrat Rasoolullah SAWS murad li-hai aur yeh kisi tarha Sahih nahin kuinke Aan-Hazrat SAWS Sahib-e-Kitab hain. Sirf Sahib-e-Bayan nahin aur "نَحۡنُ نَاتِيۡكُمۡ" jama'-mutakallim hai. Is-mein Sahib-e-Kitab Ambiya' ki poori jama'at dakhil hai. Is-ke baad Taweel ya'ni Bayan ko alaheda karke Farqateel se makhsoos kiya gaya hai aur Hazrat Rasoolullah SAWS ke baad Mahdi-e-Mau'ood Khalifatullah hi ki Zaat hai jis par Bayan-e-Qur'aan ka itlaaq kiya jasakta hai. Is liey Farqateel se murad Mahdi-e-Mau'ood AHS hain.**

Allamatu-Asar Bandagi Miyan Abdul Malik Sujawandi RA farmate hain:

جعل الشیخ فارقلیط نلسان عیسیٰ علیه السلام عبارة عن المهدی (سراج الابصار) **ya'ni Shaikh Abdur-Razzaq Kaashi RA ne Isa AHS ke vayan kardah Farqateel se Muhammad Mahdi AHS murad liya hai. Aor Tafseer-e-Mua'lam mein Aayat:-**

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ (سورة المآئدة۔ 105) **ya'ni (Aey Iman walo!Apni fikr karo) ki tafseer mein likha hai ke:**

ان القرآن نزل منه ای مض تاویلهن قبل ان نیزلن و منه ای وقع تاویلهن علی عهد رسول الله و منه ای وقع تاویلهن بعد رسول الله و منه ای یقع تاویلهن فی اٰخر الزمان---

ya'ni Qur'aan Nazil huwa aor Baaz Taweel is ke pahle guzar chukein aor Baaz ki Taweel Rasoolulluah SAWS ke zamane mein huwein aor Baaz ki Taweelein Rasoolullah SAWS ke baad huwein aor Baaz ki Taweelein Aakhi zamane mein hongein. Ya'ni Aakhi zamane mein Bayan-e-Qur'aan Mahdi-e-Mau'ood kareinge. Shaik Muhi-Uddin Ibn-e-Arabi RA farmate hain:

قد اخبر علیه السلام عن المهدی انه لایخطی و جعله ملحقًا بالانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام فی ذالک الحکم (فتوحاتِ مکیه)

Translation:- Rasoolullah SAWS ne Mahdi AHS ki nisbat khabar di-hai-ke who-khata na kareinge aur is-Sifat-e-Asmat mein Rasoolullah SAWS ne Mahdi-e-Mau'ood ko Ambiya' se Mulhiq farmaya hai.

Mahdi-e-Mau'ood AHS ki yeh Shaan hai to un-ke zarye Bayan-e-Qur'aan Zarooriyaat-e-Deen se sabit hota hai-ta-ke Qur'aan-e-Majeed ke Mazameen is Qataee-uddala-yelah zarye se maloom hojaein aur Deen-e-Islam ki Rooh az-Sar-e-Nau taza hojaye. Is-liey jis-tarha baaz Aayaat mein Mahdi-e-Mau'ood ki baisat ke mutalliq isharaat pae-jaate hain isi-tarha ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ **mein bhi aisa hi isharah paya**

jata hai aur jab ke Imamuna Hazrat Syed Muhammad Mahdi AHS ne Khuda-e-Ta'ala ke Bay-Wasita Hukm se farmadiya ke yahan Bande ki Zaat murad hai to ab Isharah na raha balke Tafseer Mutaiyan hochuki ke yeh Mahdi-e-Mau'ood AHS hi se mutalliq hai. Qur'aan-e-Majeed mein Tawheed, Ibadat wa Muamilaat aur Qasas se mutalliq jo Mazaameen hain un-mein Tawheed-e-Bari-Ta'ala asl hai. Aor Islam-Eiman-Eihsan ki ta'aleem isi Tawheed se-ta'luq rakhte hain.

Hazrat Umar-e-Farooq RZ se aik Hadees Mishkawt-e-Shareef mein bayan huwi hai. Jis-mein Jibra'il AHS aor Aan-Hazrat SAWS ka suwal wa jawab darj hai:-

قال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشهدان لااله الا الله و ان محمد رسول الله و تقیم الصلوٰة و توتی الزکوٰه و تصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیهِ سبیلا قال صدقت۔ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تومن بالله و ملٰئکتهِ و کتبهِ و رسلهِ و الیوم الاٰخر و تومن بالقدر خیره و شره قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبدالله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک ۔الخ رواه مسلم و رواه انوهریره ۔

Translation:- (Jibra'il AHS ne) suwal kiaya Aey Muhammad SAWS mujhe Islam ki khabar deejiey. Farmaya Islam yeh hai ke tum gawahi do-ke Allah ke siwaey koi Mabood nahin baad yeh ke Muhammad Allah ke Rasool hain. Aor Namaz padho, Zakaat do,Ramazan mein Roze rakho. Aor agar safar ki isteta'at ho to Hajj karo.

(Jibra'il AHS ne) Kaha Aap AHS ne sach farmaya. Phir kaha mujhe Iman ki khabar dijiey. Farmaya Allah aor Malaeka aor Aasmani Kitabaun aor Rasoolaun aor Qadr Khair wa Shar par Iman laein. (Jibra'il AHS ne) kaha Aap AHS ne sach farmay. Phir kaha mujhe Ehsaan ki khabar dijiey. Farmaya ke tum Allah ki Ibadat is-tarha karo ke Khuda ko dekh rahe-ho. Agar tum is ko dekh na sakte ho to yeh (Khayaal rakho) ke Khuda tum ko dekh raha hai. Wazeh ho ke Ta'leem-e-Islam muta'aliq ba khusoosiyat-e-Nubuwat hai aor ta'leem-e-Ehsaan ba Khusoo-siyaat-e-Vilayat hai aor Iman in dono mein mushtarik hai. Aan-Hazrat SAWS ne Eiman wa Islam, Iibaadaat wa mualilaat par Aala Sabeel-ud-dawan-e-Qur'aan-e-Majeed ki

ta'leem se awam-unnas ko kama haqqahu mustafeez farmay. Aor Ehsaan ki ta'leem khas-khas Sahaba RZ ko di gaee. Isi liye aksar Sufiya wa Muhaqiqeen ne Hazrat Ali Karam Allahu Wajahu ko Mabdah-e-Vilayat tasleem kiya hai. Ta'aleem-e-Ehsaan se mutaliq ham ne Tablab-e-Deedar-e-Khuda aor Zikrullah ke vayan mein jo tauzih ki hai is-ke mulaheze se Shariyat wa Tareeqat aor Ehsaan ki tafseel maloom hogi. Chun-ke Ta'aleem-e-Ehsaan khusoosiyaat-e-Vilayat se mutaliq hai is liey Mashiyat-e-Aezadi ne aik Mazhar-e-Vilayat ki bai-sat ko zaroori qarar diya. Isi-liye Hazrat Mahdi AHS ne farmaya: "Is-Aaya-e-Sharifa mein عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ se murad Hazrat Rasoolullah SAWS hain. Aap AHS in-Zawahir-e-Qur'aan par Bayan karne ke-liye mamoor hain jo Nubuwat se-ta'luq rakhte hain aor اَلْقُرْاٰنَ jo ke Vilayat se-ta'luq rakhte hai woh Mahdi AHS ne Bayan kiya hai.

(Riwayat 221) Neez farmaya:- "Iman Zaat-e-Khuda hai, Allahu Ta'ala ne mujhe Vilayat-e-Muhammadiya SAWS ke un-Ahkaam ko bayan karne ke liye Maboos farmaya hai jo ke Mahdi-e-Mau'ood AHS se mutaliq hain. Riwayat 220. Neez farmaya:-ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ se murad Zaat-e-Mahdi hai ya'ni Khuda-e-Ta'ala ne Paighambar SAWS se wada farmaya hai ke (Aey Paighambar SAWS!) tum ranjeedah na-hon Qur'aan ke Ahkaam ki Masheeyat aor us-ki Muraad-ein jo Ehsaan se-ta'luq rakhte hain tum se faut na hon-gi balke Aakhir Zamane mein jo ke Fatar-ah Vahi ka mauqa hai os-waqt quloob se muta'leq rakhne wali mua'ni wa Ahkaam-e-Qur'aan, Mahdi AHS ki zaban se Bayan honge…(Alakh Riwayat 232) Garz hamare is mukhtesar mazmoon se zahir hai ke ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ mein Bayan muta'liq ba-Ehsaan ki taraf isharah hai jis-ka ta'luq khusoosiyaat-e-Vilayat-e-Muhammadiya se hai aor is-ke Mazhar Mahdi-e-Mau'ood Alai-His-Salawatus-Salam hain.

☆☆☆☆☆

English Translation (10)

The author of Hadiya-e-Mahdavia has taken an objection by saying: "Summa/ Thumma means delay/Taraakhi. It is necessary that Bayan/Explanation should immediately follow Qir'at/Recitation. It should not come after the life of the Prophet Muhammad SAWS. Hence, it is wrong to say that the meaning of Summa will not be correct if the event happens during the life of the Prophet SAWS. A delay of hundreds of years is not necessary for Summa. Nor there is a condition that it should occur after the period of the speaker had elapsed. It means absolute Delay/ Mutlaq takheer, whether it is short or long. There are a number of examples.

(1) Summa laa yutbi-uuna maaa anfaquu man-nanw-wa laaa aza.

(2) Summa-Anzala-Alaykum-Mim-ba'-dil-Gammi-Amanatannu-Assany.

(3) Summa Ya'-tii-Mim-Ba'di-Zaalika-sab-un Shidaadunyya.

(4) Summa Ianansifan-Nahuu Fil-Yammi-Nasfaa!" 3 and 4 The author of Hadiya admits that summa means absolute Delay/Takheer-e-mutlaq, whether it is short or long. And as he has quoted examples of short delay, there are examples of long delay too. They are: Summa-Inna-Alaynaa hisaabahum.5 and Summa-Innakum Yawmal-Qiyaamati tub-Asuun.6 and "Summa Yumiitukum Summa Yuhyii-kum..7 Please note that the word Summa has been used for delay up to the Day of Resurrection. Qazi Baizawi RA writes, "This Verse is in justification of the delay in bayan." The Relationship/ Rabt of this Verse with the passage preceding it is that as Ibn-e-Abbas RZ has said, "When Hazrat Jibrail AHS used to Recite the Qur'aan in front of Prophet Muhammad SAWS, he (SAWS) too used to recite hastily with him so that he did not forget it. Then this Verse was revealed, "O Prophet Muhammad SAWS! Do not be hasty/wag your tongue with it (in transmitting the Revelation) and do not hastily try to memorize it, For, it rests with Us to bring together (in your heart or mind and give it a form and place it on your tongue). So when We deliver it (in

the final form through Jibrail AHS, it is for thee/you to follow it in your delivery." The Verse, "Summa -Inna -Alaiynaa Bayanahu," comes after the Verse mentioned earlier. The fast reciting of the Prophet Muhammad SAWS was to memorize the Qur'aan. It was not for the Bayan of Qur'aan. It is not necessary that this Verse be related to the preceding subject matter. And the grammatical rule is that the word Summa is also used to separate two sentences.

There is some evidence, which shows that Imam Mahdi AHS will deliver the Bayan of Qur'aan. For instance, Hazrat Isa AHS/Jesus has said, "We have brought down the book but Farqaleet /Paraclete will bring its

Bayan." Some people have held that the purport of Farqaleet is Prophet

Muhammad SAWS. This cannot in any way be correct. For, he is the Sahib-e-kitab, and not the Sahib-e-Bayan. Further, the phrase, Nahnu Tataikum, is first person plural and includes the entire community of Apostles who come with a divine Book. Then Bayan has been separated and particularly attributed to Farqaleet. And after Prophet Muhammad SAWS, it is the Zaath of Imam Mahdi Khalifatullah AHS alone to whom the Bayan-e-Qur'aan can be assigned. Hence, Farqaleet purports to be Hazrat Mahdi AHS. Hazrat Bandagi Miyan Abdul Malik Sujawandi RA has said that Sheikh Abdur Razaq Kashi RA treats the Farqaleet, describ -ed by Hazrat Isa AHS, to be Muhammad Mahdi AHS it means, "Thereafter the responsibility is Ours to let its meaning be clear to everyone." And in the Tafseer Mualim, under the Quranic Verse, "O ye who believe! Look to your own selves" it is written, "The Qur'aan was sent down. Some of its explanations were made before it was revealed. Some explanations came during the life of Prophet Muhammad SAWS. Some more explanations were made after the Prophet SAWS. And some explanations will come during the Last Era/Aakhri-Zamana." That is, Hazrat Mahdi AHS will make the explanations during the Bayan-e-Qur'aan in the Last Era. Sheikh Muhi-Uddin Ibn Arabi RA says, "Prophet Muhammad SAWS has

said in relation to Mahdi that he will not err- and in this attribute of infallibility/ Ismat he has added Hazrat Mahdi AHS to the Community of Apostles." When the glory of Hazrat Mahdi AHS is of this exalted rank, the Bayan of Qur'aan through him proves to be one of the needs of the religion so that the people through this source of final argument know the Quranic subjects, and the spirit of Islam is revived. Hence, as there are indications of Hazrat Mahdi AHS in some of the Quranic verses, there is a reference about him in the Quranic Verse, "Thereafter the responsibility is Ours to let its meaning be clear to everyone. And now that Hazrat Mahdi AHS has, in obedience to the divine command without a medium, said that here the purport is the Zaath of this servant that is, Hazrat Mahdi AHS, it no more remains an indication. It becomes a definite exegesis of this Verse that it is related to Hazrat Mahdi AHS alone. Among the subject matters about the Unity of Allah, worship, transactions and stories, the basic one is the Unity of Allah Most High. And the teachings about Islam, Iman and Eihsaan/Beneficence, Excellence are related to the Divine Unity. Hazrat Omar Farooq RZ has reported a Tradition in the book, Mishkat: "It is a dialogue between Hazrat Jibra'il AHS and Prophet Muhammad SAWS, Jibra'il AHS asks, "Inform me about Islam." The Prophet SAWS says, "Islam is that you testify that there is no God but Allah and Muhammad is Allah's Messenger. Say your Daily Ritual Prayers, Observe Fasting during the month of Ramazan, and, if you have the wherewithal/Enough travel expenses, Perform Haj. Jibra'il AHS said, "You have spoken the Truth." Now, "Inform me about Eiman." The Prophet SAWS said, "Repose faith in Allah, Angels, Divine Books, His Apostles and the Destiny of Good and Evil." Jibra'il AHS said, "You have spoken the Truth." Now, "Inform me about Eihsan." The Prophet SAWS said, "Worship Allah as if you are seeing Him and if you cannot see Him, remember that Allah is seeing you."

Be it known that the teachings of Islam are associated with the specialties of Prophet-Hood/Nubuwat, and the teachings of Ehsaan are associated with the specialties of Sainthood/Vilayat. And Iman is common to both.

Prophet Muhammad SAWS fully imparted the Quranic teachings about Eiman, Islam, Ehsan worship and transactions to the people by way of Dawat/Invitation. He also imparted the teachings of Eihsan to some of his special Companions RZ.

Translaton:1) It is for this reason that most of the Sufis and Researches /Muhaqqiqin have treated Hazrat Ali RZ as the Founder/Mubdaa of Sainthood. We have dealt with the teachings pertaining to Ehsaan in our discussions on the desire for the Vision of Allah and Remembrance of Allah/Ttalab-e-didar-e-Khuda and zikrullah.

A perusal of those discussions will inform the reader about the details on Shariyat, Tareeqat and Ehsaan. Since the teachings of Ehsan are related to the Specialties of Vilayat, the Mashiyat/Divine will or Pleasure decided to send a Mazhar/Witness of Sainthood. It is for this reason that Hazrat Mahdi AHS quoed the Quranic Verse, "Ar-Rahman Had afforded the knowledge of Qur'aan, Had Created Man: Afforded him the power of speech.

2) In this Verse, the expression, "Had afforded the Knowledge of Qur'aan", means the Prophet SAWS. He was appointed to explain those exoteric matters of Quraan that relate to Prophet-Hood and Hazrat Mahdi AHS explained the Qur'aan related to Sainthood.

3) Further Hazrat Mahdi AHS said, "Iman/Faith is the Zaath/Essence, Nature of Allah. Allah has sent me to explain all those Commands that are related to the Sainthood of Muhammad SAWS that concern Mahdi-al-Mau'ood AHS.

4) Hazrat Mahdi AHS quoted the Quranic Verse, "Nay more. It is for Us to Explain it/and make it clear.

5) He said, "This Verse purports to represent Hazrat Mahdi AHS." In other words, Allah has held out the Promise to Prophet SAWS, "(O Prophet Muhammad SAWS! Do not grieve. The will and purport of the

Commandments of Qur'aan that are related to Beneficence/ Ehsaan will not fail. In the Last Era, which is the time between Revelations/Fatar-e-Wahi, Hazrat Mahdi AHS will explain the meanings and Commandments of the Qur'aan related to the hearts and minds"….

6) In short, this short discussion shows that in the Quranic Verse, Summa-Inna-Alaynaa-Bayaanahu, the indication is about the Bayan of Ehsaan that is related to the Specialties of the Sainthood of Prophet Muhammad SAWS and its Mazhar/Witness is Hazrat Mahdi-al-Mau'ood AHS.

☆☆☆☆☆

توضیح روایت 11

اِس روایت کی وجہ سے صاحبِ ہدیۂ مہدویہ نے مہدی علیہ السلام پر شرکِ حقیقی کا الزام عاید کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:- یہ صفتِ الٰہی کہ ان اللہ یعلم غیب السمٰوٰت والارض۔یعلم مایلج فی الارض وما یخرج منھا ۔۔۔الخ

ان تک مشقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ اوفی السمٰوٰت اوفی الارض یات بھااللہ کہ صفتِ علمِ الٰہی اور جابجا جنابِ باری اِس کو اپنے واسطے خاص فرماتے ہیں۔ شیخِ موصوف (امامنؑا) بھی اِس میں خدا کے ساتھ شریک ہیں کہ اِسی طرح کا علمِ غیب اِن کو بھی حاصل ہے۔"

اِس کے بعد اُنھوں نے شواہد الولایت وغیرہ کتابوں سے اِسی مضمون کی روایات پیش کی ہیں جو کہ روایت 11 میں ہے۔

اور ایک روایت یہ بھی پیش کی ہے کہ:-

"شیخِ مذکور (امامنؑا) نے اپنے خلیفہ دلاور کے حق میں فرمایا کہ میاں دلاور کو عرش سے تحت السریٰ تک ایسا روشن ہے جیسا کہ ہاتھ میں رائی کا دانہ ہو۔" اِس کے بعد لکھا ہے کہ:-

"دیکھئے بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ خود بدولت کو تو جملہ موجودات کہ جس میں سمٰوات وارض و مابین ہما سب داخل ہے مانند دانے رائی کے یا مثل روپیے اشرفی کے ہاتھ میں تھے۔ مریدین کے ہاتھ میں بھی عرش و فرش مانند دانے رائی کے رکھا ہوا ہے۔ اور اہلِ سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ یہ ایک نوع کی شرکِ حقیقی کا دعویٰ ہے۔ اور یہ فرق کچھ بکار آمد نہیں ہے کہ یہ صفت اللہ تعالیٰ میں بالذات ہے اور بشر میں بواسطۂ عطائے الٰہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت بشر میں پیدا نہیں کرتا ہے کہ کوئی بشر مانندِ حق سبحانہ کے عالم موجودات یا خالقِ کائنات یا رزاق حیوانات یا حافظ ارض و سمٰوات ہو جائے۔ استغفر اللہ العظیم پھر خدا اور بندے میں کیا فرق رہا۔ (ہدیۂ مہدویہ عقیدۂ ہفدتم)

مولفِ ہدیۂ مہدویہ کے رکیک اندازِ بیان اور ہزل و ہجو پر حیرت و تعجب کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اِس کتاب کے زیادہ تر مقامات پر اِس سے بہت زیادہ ناشائستہ مضامین موجود ہیں جو خود مولف ہی کے معیارِ اخلاق اور میلانِ طبعی کے مظہر ہیں۔ اور مولف کا یہ معیارِ اخلاق خود اُن کے الزاماتِ منسوبہ کا جواب بھی ہے جو اُنھوں نے ایک مدعی مہدیت و خلافت ہستی، جس کی ولایت کی حد تک اِس زمانے کے اکثر اغیار کا اتفاق اُن کی تصانیف میں موجود ہے۔ اِس ہستی کی طرف بدخلقیاں منسوب کرنے کی نیت سے تحریفات اور غلط استدلال میں انتہائی جدوجہد کی ہے۔

زیرِ بحث محولہ بالا مضمون میں معترض نے لکھا ہے کہ:-

"یہ فرق کچھ بکار آمد نہیں ہے کہ یہ صفت اللہ تعالیٰ میں بالذات ہے اور بشر میں بواسطۂ عطائے الٰہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت بشر میں پیدا نہیں کرتا۔۔ الخ

اور اِسی بناپر نیاز فتحپوری مدیرِ رسالہ نگار لکھنو نے بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کی پیشینگویوں کی روایات کو ناقابلِ لحاظ قرار دیا ہے۔ ہم نے اِس کے جواب میں ایک رسالہ مسمیٰ بہ "علمِ غیب" 1359ھ میں شائع کیا ہے جس میں بادلیل واضح بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ ایسی فاش غلطی ہے جس سے آیاتِ قرآنی اور احادیثِ متواترۂ صحیحہ کا انکار لازم آتا ہے۔ علمائے متقدمین و متاخرین نے اِس مسئلہ پر جو کہ معرکتہ الآرا بحثیں کی ہیں اُن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمِ غیب وہ ہے جو سارے

ممکنہ ذرائع علم مفقود ہونے کے باوجود بغیر کسی توسط کے معلوم ہو جائے۔

ظاہر ہے کہ ایسا علم انسان کی طاقت سے باہر ہے حتیٰ کہ نبی وخلیفتہ اللہ کے لیے بھی محال ہے۔ مولوی عبدالحق محدثِ دہلوی نے فلایظھر علی غیبہٖ احداً الامن ارتضیٰ من رسول کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:-

امام فخر الدین رازیؒ غیبہٖ سے مراد صرف قیامت کی خبر لیتے ہیں (معتزلہ وغیرہ کے) اِس اعتراض سے اور اُن شبہات سے بچنے کے لیے بعض "غیب"، کاہن اور اہلِ خواب بھی جانتے ہیں (جلد 7 ص 244)

اِس پر قاضی شنوکانی نے لکھا ہے کہ:-

"ظنیت وقطعیت کا بین فرق ہوتے ہوئے علمِ غیب رسول اللہ ﷺ کے اظہار میں کیوں تامل کرنا چاہیے۔

احقر کا خیال یہ ہے کہ توسط اور بلا توسط کا فرق ایک دلیلِ واضح اور برہانِ قاطع ہے۔ اس لیے ہم کو نہ معتزلہ وغیرہ کے ایسے اعتراض سے بچنے کی ضرورت ہے۔ نہ ظنیت وقطعیت کی بحث کی ضرورت۔ کیونکہ کاہنوں وغیرہ کے علم کو زیر بحث علمِ غیب سے کوئی نسبت ہی نہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ نبی، خلیفتہ کو اُمورِ مغیبہ کا قطعی ویقینی علم ہونے کے باوجود اِس پر بھی علمِ غیب کا اطلاق نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ علم توسط اور وسیلہ ہی سے ہوتا ہے۔ خواہ وہ توسط کسی مخصوص فرشتے کا ہو یا خود ذاتِ باری تعالیٰ کا آخر توسط و ذریعہ تو ضرور ہے۔ اسی لیے مذہبِ اسلام میں یہ مسلم ہے کہ علمِ غیب سوائے خدا کے کسی کو حاصل نہیں۔

قرآنِ مجید میں ایسی آیات بھی ملتی ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ کا صاحبِ علمِ غیب ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿24﴾ (سورۃ التکویر)

ترجمہ:- (حضرت ﷺ) غیب کی باتیں کرنے میں بخیل نہیں ہیں۔

ملاحظہ ہو بخیل کا لفظ آپؐ کے صاحبِ علمِ غیب ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔ کیونکہ بخیل وہی ہے جس کے پاس زر و دولت ہو اور

ضرورت پر کام نہ لے۔ اگر کسی کے پاس زر و دولت ہی نہ ہو اور وہ ضرورت پر خرچ نہ کر سکے تو اِس کو مفلس و محتاج کہتے ہیں بخیل نہیں کہتے۔ پس " عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ " کی نفی سے ثابت ہے کہ آپؐ صاحبِ علمِ غیب ہیں۔ اِس کے علاوہ ایسی احادیث بھی موجود ہیں۔ یہی وجہ کہ اکابرِ علمائے اہلِ سنت کی بعض کتابوں میں حضرت رسول اللہ کو بھی عالم الغیب کہا گیا ہے۔ اور یہ محض مجاز کی حیثیت ہے۔

خلیفتہ اللہ کا یہ علم اگرچہ ذریعہ وسیلہ ضرور رکھتا ہے لیکن وہ ایسا وسیلہ ہے کہ اکتسابِ علم کے سارے وسائل و ذرایع اور قوائے انسانی کی پوری مکمل قوتیں صرف کر دینے کے باوجود حاصل کرنا محال ہے۔ گویا خلیفتہ اللہ کا یہ علمِ غیبت اور وہبیت کا مظہر ہے۔ اِسی لیے ایسے علم کو بھی مجازاً علمِ غیب سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حاصلِ کلام یہ کہ علمِ غیب سے بالذات متصف صرف خدائے وحدہٗ لا شریک لہٗ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفوں کو جن اُمورِ مغیبہ سے واقف کرایا ہے اِس سے انکار آیاتِ قرآنی کا انکار ہے اور آیاتِ قرآنی کے انکار کا حکم معلوم!

اِس باب کی آیاتِ کریمہ ملاحظہ ہوں:-

(1) عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿26﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ م بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿27﴾ (سورة الجن)

ترجمہ:- اللہ غیب کا جاننے والا ہے اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے آگاہ کرتا ہے۔ اور اس کے آگے پیچھے نگہبان مقرر فرما دیتا ہے۔

(2) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص- الخ (سورة اٰل عمران-179)

ترجمہ:- اور اللہ یوں نہیں کرتا کہ غیب کی باتوں پر تم کو آگاہ کر دے لیکن (کسی کو آگاہ کرنا چاہتا ہے تو) اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔

(3) وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ (سورة البقرة-255)

ترجمہ:- اور وہ خدا کے ایک ذرہ علم کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر اتنے کا جتنے کا وہ چاہے۔

(4) وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿113﴾ (سورة النسآء)

ترجمہ:- اور اللہ نے آپؐ پر کتاب و حکمت نازل کی اور آپؐ کو وہ سب کچھ معلوم کر دیا ہے جو آپؐ نہیں جانتے تھے اور آپؐ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

(5) وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿89﴾ ع (سورة النحل)

ترجمہ:- اور ہم نے آپؐ پر کتاب نازل کی ہے ہر چیز کا بیان کرنے لیے۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اِس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:-

عن ابی بکر بن مجاھد انه قال یوما ما من شی فی العالم الاوھو فی کتاب اللہ تعالیٰ (اتفان)

ترجمہ:- ابو بکر بن مجاہدؒ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک دن کہا کہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جس کا ذکر قرآن میں نہ ہو۔

اور صاحبِ تفسیر عرایس نے لکھا ہے کہ:-

وھو کتابه المکنون و خطانه المصؤن بخبر عما کان و یکون من کل جد و علم۔

ترجمہ:- اور وہ اس کی کتاب جو چھپی ہوئی ہے اور اُس کا وہ خطاب جس کی حفاظت کی گئی ہے خبر دیتے ہیں پورے پورے علم وعدہ کے ساتھ ہر اُس چیز کی جو ہو چکی اور ہونے والی ہے۔

(6) وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿65﴾ (سورة الکھف)

ترجمہ:- اور ہم نے اُس کو (محمد ﷺ کو) ہمارے پاس سے ایک علم سکھا دیا ہے۔

اِن آیاتِ کریمہ سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفوں کو اُمورِ مغیبہ سے واقف کرایا ہے۔ اِس عطیۂ الٰہی کو شرک قرار

دینا اور اِس سے اللہ تعالیٰ کی صفت کا بشر میں پیدا کرنے کا الزام عاید کرنا، قرآنِ مجید کی آیاتِ صریحہ کا بدیہی انکار ہے۔ اِس پر لطف یہ کہ اِس کو اہلِ سنت کا اعتقاد قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ اہلِ سنت پر صریح بہتان ہے۔!

ہر آں کہتر کہ با مہتر ستیزد ☆☆☆ چناں افتد کہ ہرگز بر نہ خیزد

انبیاء خلفائے الٰہی کو امورِ مغیبہ پر آگاہ کرنا آیاتِ کریمہ و احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے بلکہ اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اولیائے کاملین و صادقین کو بھی آگاہ کیا گیا تھا۔ ہم یہاں ایسی روایات بھی پیش کرسکتے ہیں جو بعینہٖ روایت (11) اور اُن روایات کے مطابق ہیں جن پر مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے عقیدہ ہفدم کے تحت اعتراض کیا ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃِ شریف میں ہے:-

قال رسول اللہ ﷺ انی اری مالا ترون والسمع مالا تسمعون و انی اعلم اٰخر اھل الجنۃ دخولا و اٰخر اھل النار خروجًا۔

ترجمہ:- حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے اور میں اِس آخری شخص کو بھی جانتا ہوں جو جنت میں داخل ہوگا اور اُس آخری شخص کو بھی جانتا ہوں جو دوزخ میں داخل ہوگا۔

اور ایک حدیثِ شریف ہے کہ:-

ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا و الیٰ ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامت کا نما انظر الیٰ کفسی ھٰذہٖ۔

ترجمہ:- تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو مجھ سے (اتنا) قریب کر دیا ہے کہ میں اِس کو دیکھ رہا ہوں اور اِس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب اِس طرح دیکھ رہا ہوں گویا کہ میری دونوں ہتیلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

اِس حدیثِ شریفہ کو ابنِ حجر مکیؒ نے طبرانی سے روایت کیا ہے اور سید شاہ محی الدین قادری ویلوری نے اپنی کتاب فضل الخطاب کے فائدہ (29) میں بیان کیا ہے۔

قاعدہ ہے کہ دوری کی وجہ ہر چیز اپنی حقیقی جسامت سے کم دکھائی دیتی ہے۔ خواہ یہ دوری جہتِ فلک سے ہو یا جہتِ زمین سے

چاند، سورج، ستارے، سیارے سب کی جتنی جسامت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اِس میں سے ہر ایک کی جسامت فی الحقیقت بدرجہا بڑی ہوتی ہے۔ اِسی طرح طیارہ جتنا بلند ہو گا زمین پر کی ہر بڑی چیز چھوٹی دکھائی دے گی۔ مقامِ غور ہے کہ جن کو سیر مافوق الافلاک العرش اور فنافی الذات والصفات حاصل ہو اُن کو موجودتِ عالم کا ایک ذرہ برابر دکھائی دینا قابلِ اعتراض کیسے ہو سکتا ہے؟ چنانچہ صاحبِ یواقیت نے لکھا ہے کہ:- وانما کان تعالیٰ لایحویہ مکانلان المکان المقول ھو من سقف العرش الیٰ نجوم الا زمین و ذالک کالذرۃ بالنبۃ لما فوق العرش و لما تحت النجوم۔

اِس کے بعد لکھا ہے کہ:-

واما العارفون من الانبیاء و کمل اتباعھم قیرون ھٰذہٖ العرش بالنبۃ لاتساع الوجود کالذرۃ الطایرۃ فی الھواء لیس لھا سقف ترسی علیہ و الارض تنزل علیھا فسبحان اللہ من لایعرف قدرہ ۔(یواقیت بحث 34)

مذکورہ دونوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء اور اُن کے تابعین کو سیر مافوق العرش اور فنافی اللہ کی وجہ عرش سے تحت الثریٰ تک ایک ذرہ کے جیسا دکھائی دیتا ہے۔

اور حضرت محبوبِ سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے اس قصیدہ میں جس کے مطلع کا مصرعِ اولیٰ سقانی الحب کاسات الوصال یہ ہے۔ یہ شعر تحریر فرمایا ہے:-

نظرات الیٰ بلاد اللہ جمعًا میں نے حکمِ اتصال کی وجہ اللہ تعالیٰ کے تمام کائنات کو رائی کے دانے کے کحز دلۃ علی حکم اتصال مانند دیکھا ہے۔

(ماخذ از ختم الھدیٰ اسبل السوی اردو ردِ ہدیۂ مہدویہ مطبوعہ 1391)

حاصلِ کلام یہ کہ اِن حقائق کی موجودگی میں امامنا حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلقہ جن روایات پر جس انداز سے مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے اعتراض و بحث کی ہے اِس میں اخلاق اور صرف مسلمتِ اکابرِ اہلِ سنت ہی کی خلاف ورزی نہیں ہے بلکہ اِس سے احادیثِ رسول اللہ اور آیاتِ کلام اللہ کا انکار بھی لازم آیا ہے۔ استغفر اللہ العظیم۔

جو دونیِ فطرت سے نہیں لایقِ پرواز☆☆☆ اس مرغکِ بےچارہ کا انجام ہے افتاد

Roman Tawzi-e-Riwayat 11

Is Riwayat ki wajhe se Sahib-e-Hadiya-e-Mahdavia ne Mahdi AHS par Shirk-e-Haqeeqi ka ilzam aayat kiya hai. Chunache likha hai ke yeh Sifat-e-Ilahi ke:

ان اللہ یعلم غیب السمٰوٰت والارض۔یعلم مایلج فی الارض وما یخرج منھا ۔الخ

ان تک مشقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ اوفی السمٰوٰت اوفی الارض یات بھااللہ

ke Sifat-e-Ilm-e-Ilahi aur jabaja Janab-e-Bari is ko apne waste khas farmate hain. Shaik-e-Mausoof (Imamuna AHS) bhi is-mein Khuda ke saath shareek hain ke isi-tarha ka Ilm-e-Gaib in-ko bhi hasil hai.” Is-ke baad unhuin-ne Shawahid-al-Vilayat wagairah kitabaun se isi mazmoon ki Riwayaat paish ki hain jo ke Riwayat 11 mein hai. Aor aik Riwayat yeh bhi paish ki hai ke:-

Shaik-e-Mazkoor (Imamuna AHS) ne-apne Khalife Dilawar ke haq mein farmaya ke Miyan Dilawar ko arsh se Tah-tas-Sara tak aisa roshan hai jaisa ke haath mein Raee ka Dana ho.” Is ke baad likha hai ke:-

“Dekhiye Bade Miyan to Bade Miyan Chote Miyan Subha-Allah khud ba-dault ko jumla maujoodaat ke jis-mein Samawaat wa arz wa Ma-baeen-e-huma sab dakhil hai manind-e-Dane Rae eke ya misl-e-rupiye ashrafi ke haath mein the. Murideen ke haath mein bhi arsh wa farsh manin-e-dane-Raee ke rakha huwa hai. aur Ahle-e-Sunnat ka aeteqaad yeh hai ke yeh aik nau-ki Shirk-e-Haqeeqi ka dawa-hai aor yeh farq kuch ba-kar aamad nahin hai ke yeh sifat Allahu Ta’ala mein bizzaat hai aor bashar mein bilwasita-e-ata-e-Ilahi hai kuinke Allahu Ta’ala apne sifat-e-bashar mein paida nahin karta hai ke koi bashar manind-e-Haq-e-Subhanahu ke aalam-e-maujoodaat ya Khaliq-e-Kaenaat ya Razzaq haywanaat ya hafiz-

e-arz wa samawaat ho-jaey. استغفر الله العظيم **phir Khuda aur bande mein kiya farq raha.**(ہدیۂ مہدویہ عقیدۂ ہفدتم).

Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ke rakeek andaaz-e-bayan aor hazal wa hajo par hayrat wa ta'ajub ki zaroorat nahin hai kuin-ke is kitab ke zarey ziyadah-tar maqamaat par is-se bahut ziyadah na-shaesta mazameen maujood hain jo khud muallif hi-ke maeyaar-e-akhlaq aor mailaan-e-tabaee ke aaena-dar hain. Aor muallif ka yeh maeyaar-e-akhlaq khud un-ke ilzamaat-e-mansooba ka jawab bhi hai jo un-huin-ne aik Muddaee-e-Mahdiyat wa Khilafat Hasti, jis-ki Vilayat ki hud-tak is-zamane ke aksar aghyaar ka ittefaq un-ki tasaneef mein maujood hai. Is-Hasti ki taraf bad-khalqiyaan mansoob karne ki niyyat se tahreefaat aor galat istedlaal mein intehaee jidojahad ki hai.

Zair-e-bahes mahola-e-bala mazmoon mein mu'teriz ne likha hai ke:-

"Yeh farq kuch bikar aamad nahin hai ke yeh sifat Allahu Ta'ala mein bizzaat hai aor bashar mein bilwasita-e-ataa-e-Ilahi hai kuinke Allahu Ta'ala apni sifat-e-bashar mein paida nahin kart---alkh. Aor isi bina par Niyaz Fatah poori mudeer-e-Risala Nigar Lucknow ne bhi Hazrat Rasooullah SAWS ki paisheen-goeaun ki riwayaat ko na qabil-e-lehaz qaraar diya hai. Hum ne is ke jawab mein aik Risala Musamma-ba "Ilm-e-Gaib" 1359 **Mein shaye kiya hai jis mein ba-daleel wazeh bahes ki hai aor sabit kiya hai ke yeh aisi faash galati hai jis se Aayaat-e-Qur'aani aor Ahaadees-e-Mutawatira-e-Sahihiya ka inkaar lazim aata hai. Ulma-e-Mutaqadimeen wa Muta'aqireen ne is-masale par jo ke Ma'rekatul-Aara bahesein ki hain un-ke muta'ele se maloom hota hai ke Ilm-e-Gaib wo hai jo-sare mumkinaa zaraya-e-ilm mafqood hone ke bawajood bagair kisi tawassut ke maloom hojaye. Zahir hai ke aisa Ilm insaan ki taqat se baher hai hatta-ke Nabi wa Khalifatullah ke liey bhi muhaal hai. Maulvi Abdul Haq Dahlavi ne.**

فلایظھر علی غیبہٖ احداً الامن ارتضیٰ من رسول **ki tafseer mein likha hai. Imam Fakhar Uddin Razi RA Gaibihi se murad sirf Qiyamat ki khabar lete hain (Mu'tezalah wagaira ke) is aeteraaz se aor un-shubhaat se bachne ke liey Baaz "Gaib" kahan aur Ahl-e-Khwab bhi jante hain (Jild 7 S-244). Is-par Qazi Shanukani ne likha hai ke : "Zinniyat wa Qataeeyat ka bayyan farq hote-huwe Ilm-e-Gaib Rasool-ullah SAWS kw izhe mein kuin ta'mul karna chahiye.**

Ahkhar ka khayal yeh hai ke tawassut aur bila-tawassut ka farq aik Daleel-e-Wazeh aur Burhan-e-Qate' hai. Is-liey hum-ko na Mu'tezalah wagaira ke aise aeteraz se bachne ki zaroorat hai. Na Zinniyat wa Qataeeyat ki bahes ki zaroorat. Kuin-ke Kahanaun waghaira ke Ilm-ko zair-e-bahes Ilm-e-Gaib se koi nisbat hi nahin. Haqeeqat to yeh hai ke Nabi, Khalifatullah ko Omoor-e-Mu'geeba ka qataee ilm hone ke

bawajood is-par bhi Ilm-e-Gaib ka itlaaq nahin hosakta kuin-ke woh Ilm tawassut aur waseelah se hota hai. Khaw woh tawassut kisi Makhsoos Farishte ka ho-ya Khud Zaat-e-Bari-Ta'ala ka, Aakhir tawassut wa zarya zaroor hai. Isi liey Mazhab-e-Islam mein yeh Musallam hai ke Ilm-e-Gaib siwaey Khuda ke kisi ko hasil nahin.

Qur'aan-e-Majeed mein aisi Aayaat bhi milti hain jin-se Rasoolullah SAWS ka Sahib-e-Ilm-e-Gaib hona zahir hota hai. Allahu Ta'ala farmata hai. وَمَاهُوَعَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿24﴾ (سورة التكوير)

Translation: (Hazrat SAWS) gaib ki batein karne mein bakheel nahin hain. Mulaheza ho bakheel ka lafz Aap SAWS ke Sahib-e-Ilm-e-Gaib hone par dalalat kar raha hai kuin-ke bakheel wahi hai jis ke pas zar-wa-dawlat ho aor zaroorat par kaam na le. Agar kisi ke pas zar-wa dawlat hi na ho aor woh zaroorat par kharch na kar-sake to is-ko muflis wa muhtaaj kahte hain bakheel nahin kahte. pas " عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ **" ki nafi se sabit hai ke Aap SAWS Sahib-e-Ilm-e-Gaib hain. Is-ke alawa aisi Ahaadees bhi maujood hain yahi wajhe ki akabir-e-Ulma-e-Ahl-e-Sunnat ki baaz**

kitabaun mein Hazrat Rasoolullah ko bhi Aalimul Gaib kaha gaya hai. Aor yeh mahez majaaz ki haisiyat hai.

Khalifatullah ka yeh ilm agar-che zarya-e-waseela zaroor rakhte hai laikin woh aisa waseela hai ke iktesaab-e-ilm ke sare wasaael wa zaraye aor quaa-e-insaani ki poori mukammil quatein sarf kardene ke bawajood hasil karna muhaal hai. Go-ya Khalifatullah ka yeh Ilm Gaibiyat aor Wahbiyat ka mazhar hai. Isi liey aise ilm ko bhi majaazan Ilm-e-Gaib se-ta'beer kiya gaya hai. Hasi-e-kalam yeh ke Ilm-e-Gaib se Biz-Zaat muttasif sirf Khuda-e- وحدہٗ لا شریک لہٗ **hai. laikin Allahu Ta'la ne apne Khalifaun ko jin Omoor-e-Mugheeba se waqif karaya hai is-se inkaar Aayaat-e-Qur'aani ka inkaar hai aor Aayaat-e-Qur'aan ke inkaar ka hukm maloom. Is baab ki Aayaat-e-kareem mulaheza huin.**

(1) عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿26﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿27﴾ (سورة الجن)

Allah Gaib ka jan-ne wala hai apne Gaib par kisi ko Aagaah nahin karta magar Rasoolaun mein se jis-ko chahta hai Aagaah karta hai.

(2) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص - - -الخ (سورة اٰل عمران-179)

Aor Allah yuin nahin karta ke Gaib ki bataun par tum ko Aagaag karde laikin (kisi ko Aagaah karna chahta hai to) apne Rasoolaun mein se jis ko chahta hai chun leta hai.

(3) وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ (سورة البقره-255)

Translation:- Aor woh Khuda ke aik zara Ilm ka bhi ahata nahin karsakte magar itne ka jitne ka woh chahe.

(4) وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وكان فضل الله عليك عظيمًا ﴿113﴾ (سورة النسآء)

Translation:- Aor Allah ne Aap SAWS par Kitab wa Hikmat nazil ki aor Aap SAWS ko woh sab kuch ma'loom kardiya hai jo Aap nahin jante the aor Aap SAWS par Allah ka bada Fazl hai.

(5) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿89﴾ (سورة النحل)

Translation:- Aor Hum ne Aap SAWS par Kitab nazil ki hai har cheez ka bayan karne ke liye.

Allama Jalal Uddin Sewti RA ne is-Aayat ki tafseer mein likha hai:-

عن ابی بکربن مجاهد انه قال یوما ما من شی فی العالم الاوهو فی کتاب اللہ تعالیٰ (اتفان)

Translation:- Abu Bakar Bin Mujahid RA ki Riwayat hai ke unhuin-ne aik din kaha ke duniya mein koi cheez-aisi nahin jis ka zikr Qur'aan mein na ho. Aor Sahib-e-Arais ne likha hai ke:-

وهو کتابه المکنون و خطانه المصؤن بخبر عما کان و یکون من کل جد و علم۔

Translation:- Aor woh is-ki kitab jo chapi huwi hai aor us-ka woh khitab jis-ki hifazat ki gaee hai khabar dete hain poore poore ilm-e-wadah ke saath har us-cheez ki jo hochuki aor hone wali hai.

(6) وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿65﴾ (سورة الكهف)

Translation:- Aor hum-ne os-ko (Muhammad SAWS ko) hamare pas-se aik ilm sikha-diya hai.

In Aayaat-e-Karima se wazeh hai ke Allahu Ta'ala ne apne Khalifaun ko omoor-e-Mugheeba se waqif karaya hai. Is-atiya-e-Ilahi ko shirk qarar dena aor is-se Allahu Ta'ala ki sifat ka bashar mein paida karne ka ilzaam a'yad karna, Qur'aan-e-Majeed ki Aayaat-e-Sareeha ka badehi inkaar hai. Is-par lutf yeh ke is-ko Ahl-e-Sunnat ka aeteqaad qarar diya gaya hai. Aur yeh Ahl-e-Sunnat par sareeh Bohtaan hai.

ہر آں کہتر کہ با مہتر ستیزد☆☆☆ چناں افتد کہ ہرگز بر نہ خیزد

Ambiya-e-Kholafa-e-Ilahiya ko Omoor-e-Mughibah par aagah karna Aayaat-e-Kareema wa Ahaadees-e-Sahihya se sabit hai balke is-amr se bhi inkaar nahin kiya jasakta ke Awliya-e-Kamileen wa Sadiqeen ko bhi aagah kiya gaya tha. Hum yahan aisi Riwayaat bhi paish kar-sakte hain jo bi-ainihi Riwayat 11 aor un-Riwahyaat ke muta'biq hain jin par Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne Aqeeda-e-Haftdahum ke tahet aeteraaz kiya hai. Chunache Miskwat-e-Sharif mein hai:-

قال رسول اللہ ﷺ انی اری مالا ترون والسمع مالا تسمعون و انی اعلم اٰخر اھل الجنۃ دخولا و اٰخر اھل النار خروجًا۔

Translation:- Hazrat Rasoolullah SAWS ne farmaya ke mein woh dekhta huin jo tum nahin dekhte aor woh sun-ta huin jo tum nahin su-te aor mein is Aakhiri Shakhs ko bhi janta huin jo Jannat mein dakhil hoga aor os-Aakhiri Shakhs ko bhi janta huin jo Dozakh mein dakhil hoga.

Aor aik Hadees-e-Shareef hai ke:-

ان اللہ قدرفع لی الدنیا فانا انظر الیھا و الیٰ ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامت کا نما انظر الیٰ کفسی ھٰذہٖ۔

Translation:- Tahqeeq ke Allahu Ta'ala ne duniya ko mujh se (itna) qareeb kar-diya hai ke mein is-ko dekh raha huin aor is-mein Qiyamat tak jo kuch hone wala hai woh sab is-tarha dekh-raha huin goya ke meri dono hathailiyaun ko dekh raha hui. Is-Hadees-e-Shareefa ko abn-e-Hajar Makki RA ne Tabraani se riwayat kiya hai aur Syed Sha Mohi-Uddin Qadiri Walloori ne apni kitab Fazlull-khitab ke faeda 29 mein bayan kiya hai.

Qaedah hai ke doori ki wajhe har cheez apni haqeeqi jisamt se kam dikhaee deti hai khaw yeh doori Jahad-e-falk se ho-ya Jahat-e-Zameen se chand, suraj,sitare, sayyaare sab ki jitni jisamt hum apni Aakhaun se dekhte hain is mein se har aik ki jisamat filhaqeeqat ba-darjeha badi hoti hai. Isi tarha tayyaara jitna balan hot zameen par ki har cheez choti dikhaee dete hain is-se har aik ki jisamat fil-haqeeqat ba-darjeh badi hoti hai. Ise tarha tayyaara jitna baland hoga zameen par ki har badi cheez choti dikhaee degi. Maqaam-e-gaur hai ke jin ko Sair-e-mafauq-ul-Aflak-

al-Alarsh aor Fana-Fiz-zaat was-Sifaat hasil ho unko maujoodaat-e-Aalam ka aik zara barabar dikhaee dena qabil-e-aeteraz kaise ho-sakta hai? Chunache Sahib-e-Yawaqiyat ne likha hai ke:-

وانما كان تعالىٰ لايحويه مكانلان المكان المقول هو من سقف العرش الىٰ نجوم الا زمين و ذالک كالذرة بالنبة لما فوق العرش و لما تحت النجوم-

is ke baad likha hai ke:-

واما العارفون من الانبياء و كمل اتباعهم قيرون هٰذه العرش بالنبة لاتساع الوجود كالذرة الطايرة فى الهواء ليس لها سقف ترسى عليه و الارض تنزل عليها فسبحان الله من لايعرف قدره -(يواقيت بحث 34)

Mazkoorah dono ibarataun ka khulasa yeh hai ke Ambiya' aor un-ke Tabaeen ko Sair-e-Mafauq-ul-Aflak-al-Alarsh aur Fana-Fillah ki wajhe Arsh se Tahtus-Sara tak aik zarreh ke jaisa dikhaee deta hai. Hazrat Mahboob-e-Subhani Syed Abdul Qadir Jilani RA apne is-qaseedeh mein jis-ke matle ka misra-e-oola yeh hai:
سقانى الحب كاسات الوصال **yeh shair tahreer farmaya hai: Nazraat-ilaa**

biladallahi jamian mein ne Hukm-e-Ittesaal ki wajhe Allahu Ta'ala ke tamaam Kaenaat ko Rae eke dan eke kakhar dana ala hukm-e-Ittesaal manind dekha hai. (Makhaz az Khatmul Huda asbalis-siwa urdu radd-e-Hadiya-e-Mahdavia matbooa 1391 H.

Hasil-e-Kalam yeh ke in-haqayaq ki maujoodagi mein Imamuna Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS se mutalliq jin Riwayaat par jis andaaz se Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne aeteraz wa bahes ki hai is-mein akhlaq aur sirf Musallifaat-e-Akabir-e-Sunnat hi-ki khilafwarzi nahin balke is-se Ahadees-e-Rasoolullah SAWS aor Aayaat-e-Kalamullah ka inkaar bhi lazim Aaya hai. استغفر الله العظيم -

جو دونیِ فطرت سے نہیں لایقِ پرواز ☆☆☆ اس مرغکِ بےچارہ کا انجام ہے افتاد

☆☆☆☆☆

Explication of Riwayat 11

Because of Parable 11, the author of the book, Hadiya-e-Mahdavia has laid the blame of Shirk-e-Haqeeqi/Real Idolatry or Polytheism on Hazrat Mahdi AHS.The author quotes Quranic Verses, "Innallaaha yaa-lamu-gaybas-samaawaati wal-arz." and "Yaa- lamu-Maa yaliju fil-arzi wa maa yakh-ruju minhaa wa maavanzilu minas-samaaaee wa maa-yaruju fiihaa" and "In taku misqaala habbatim-min khardalin-fatakun fee sakhratin-aw fissamaawaati-aw fil-arzi ya-ti bihallaah" Then he says, "This is the attribute of Allah and in various places Allah has used it especially for Himself.

But the (Sheikh) Imam Mahdi AHS shares it with Him that similar unknown knowledge is available to him too." After this, the author of Hadiaya quotes similar passages as in parable 11 from Shawahid al-Vilayat and other books. Another parable he has quoted is, "The (Sheikh) Imam Mahdi AHS has said in favour of his Successor /Khalifah Hazrat Dilawar RZ that "Everything from the Empyrean to the nether regions of the earth/Taht-as-Sara is known to Dilawar RZ as a Mustard-Seed in his hand." After making some sarcastic and unsavoury remarks, the author of Hadiya (hereinafter called the critic) says, "He (Hazrat Mahdi AHS) claimed that all that exists, including the heavens and the earth and what is between them, was like a Mustard-Seed or a rupee or a sovereign in his hand. Now (he claims that) the Empyrean and the mat (on the floor or farsh) were like a Mustard-Seed in the hands of his disciple (murideen). But the belief of the Ahl-e-Sunnat is that this was a claim of the kind of real polytheism or Idolatry/Shirk-e-Haqeeqi. The difference between this attribute of the knowledge of the Unseen is in Allah by virtue of His zath/nature, and that it is in man by virtue of its having been bestowed by Him is of no use, because Allah does not create His own attributes in man so that a man becomes, like Allah Most High, the knower of all that exists (Maujudat, the Creator of the universe, the provider of nourishment for

the animals, the guardian of the heavens or of the earth. God forbid! What difference does then remain between the Creator and the created?"

There is no need to be astonished at the disgusting style of the critic, because he has used more uncivilized language at many places in his book. And this style reflects his low moral standards, which are the reply of the baseless allegations that he has leveled against the claimant of Mahdiship and Vice-regency of Allah, while even the Non-Mahdavi writers have unanimously acclaimed Hazrat Mahdi AHS, at least in respect of his Vilayat, in their books as a great saint. He has taken great pains to malign Hazrat Mahdi AHS with the intention of accusing him of rudeness by distortions and untenable arguments.

In his passage mentioned above, the critic writes, "The difference between this attribute of the knowledge of the Unseen is in Allah by virtue of His zath/nature and that it is in man by virtue of its having been bestowed by Him, is of no use, because Allah does not create His own attributes in man" On similar grounds, Nayaz Fatehpuri, editor of Nigar magazine of Lucknow, too had treated the predictions based on the Traditions of Prophet Muhammad SAWS as not worth a glance/Na-qabil-e-lihaz. We had published a tract in reply to it, entitled Ilm-e-Ghaib, in 1359 AH. In it, we had discussed the subject with convincing arguments and proved that his was an indecent mistake, which entailed the disavowal of the Quranic Verses and Traditions of the Prophet SAWS with constancy and accuracy. The scholars of the yore/past and of a later period have discussed the subject threadbare. A perusal of these debates shows that the Ilm-e-ghaib is that knowledge, which can be achieved, despite the unavailability of all the possible sources of acquiring knowledge, without a medium.

Obviously, such knowledge is beyond the reach of man. It is impossible even for an Apostle or a Viceregent of Allah. Maulvi Abdul Haq Muhaddis-e-Dahlavi has written in the exegesis of the Quranic Verse, "He alone knows the secret. So He does not disclose the secret to anyone" that Imam Fakhruddin Razi RA treats Ghaibihi (in the Arabic text of the

Verse) as the information pertaining to the Day of Resurrection, to avoid the criticism and doubts (of the Mu'tazila and others), that the conjurers and ahl-e-Khwab/people of dreams too have the knowledge of the unseen. Commenting on this, Qazi Shokani RA writes, "Why should one hesitate in the expression of Prophet Muhammad SAWS in view of the definite difference between zanniat/suspicion and Qataeeyaat/finality. In the opinion of this humble author, the difference between a medium and non-medium is a clear argument. Hence, we need not try to avoid the criticism of the Mu'tazila and others, nor do we need to join the debate of suspicion and finality, because the knowledge of the Unseen of the conjurers and others has no relationship with the divine knowledge of the Unseen, which is under discussion here.The reality, however, is that even if an Apostle or a Viceregent of Allah has the definite and certain knowledge of the Unseen, the term Ilm-e-Ghaib cannot be applied to it, because that knowledge is acquired through a medium or a source, whether that medium or source is a special Angel or the Zath of Allah Most High. After all, the medium and the source are essential. Hence, it is an accepted fact

in Islam that the knowledge of the Unknown and the Unseen is available to none other than Allah.

There are Verses in Qur'aan, which show that Prophet Muhammad SAWS is the knower of the Knowledge of the Unseen. Allah says, "And he (the Prophet Muhammad SAWS) is not a withholdder of the Unseen knowledge." Please note that the expression, withhold grudgingly, is a valid argument in favour of the Knowledge of the Unseen of Prophet Muhammad SAWS. One can grudgingly withhold only what he has. One who does not have something and does not put it to use, can be called a Muhtaj/Indigent. The Arabic words, Alal-gaybi bi-zaniin, /in the Arabic text of the Verse clearly show that the Prophet SAWS was Sahib-e-Ilm-e-Ghaib/Rabb/Lord of the Knowledge of the Unseen. Besides, there are similar Traditions. That is why Prophet SAWS has been called "Alim al-Ghaib" in the books of eminent scholars of the Ahl-e-Sunnat. But it is in

the exoteric aspect only. Although the knowledge of the Viceregent of Allah has a source and a medium, it is such that even after striving with the help of all the sources and the mediums and utilizing all the human potentialities to the fullest extent, it is impossible to acquire it, as if this knowledge of the Viceregent manifests the Unseen and the divine bestowal. Hence, this knowledge too is exoterically called Ilm-e-Ghaib. In short, Allah alone has the attribute of the Knowledge of the Unseen by virtue of his very nature Biz-Zath. But Allah Most High has informed His Viceregents/Calif about some of the matters Unseen. The disavowal of such matters is the disavowal of the Quranic Verses. And the order about the disavowal of Quranic Verses is too well known (to be repeated here). Please note the Quranic Verses on this subject:

1) "(He) the All-Knower of the unseen, so He does not reveals/disclose His unseen to anyone. Except to whom has approved a Messenger of His choice." (72-26-27)

2) "And Allah is not to inform/disclose to you about is kept the unseen, but Allah chooses from His Messengers/Apostles whom He wills." (3-179)

3) "And not they encompasses anything of His Knowledge except of what He willed." (2-255)

4) "And Allah has sent down to you the Book and the Wisdom and taught you what you did not know. And it is the Great Grace of Allah upon you. " (4-113).

5) "And We have sent down to you the Book explaining of everything and a guidance and mercy and glad tidings for the Muslims." (17-89)

In the exegesis of this Verse, Allamah Jalal Uddin Sewti RA writes, "Abu Bakr bin Mujahid narrates that he said one day, "There is nothing in the world, which has not been mentioned in the Qur'aan." And the author of Tafseer Arais writes, "His Book that has been published and His speech

that has been preserved informing (us) about the knowledge of what has happened and what is to happen."

6) "Whom (Prophet Muhammad SAWS) We had taught/blessed knowledge from Our own Presence." These Quranic Verses make it clear that Allah Most High has given His Viceregents the knowledge of the Unseen. To decree this Divine Gift of Allah and making an allegation of creating the attribute of Allah Most High in man is an open disavowal of clear Quranic Verses. And the joke is that he says that it is the belief of the Ahl-e-Sunnat! This is a clear slander of the Ahl-e-Sunnat.

The Quranic Verses and the accurate Prophetical Traditions prove Allah's informing His Messengers/Apostles and Viceregents of the Unseen. Further, one cannot deny that Allah also informs His Perfect and Truthful Saints. We can quote Traditions and parables which are exactly like the Parable 11 and other similar parables, on which the critic bases his criticism under his heading, Aqida-e-Haftdahum. And in Mishkwat-e-Shareef says,

قال رسول الله ﷺ انی اری مالا ترون والسمع مالا تسمعون و انی اعلم أخر اهل الجنة دخولا و أخر اهل النار خروجًا۔

"Prophet Muhammad SAWS has said, "I see what you cannot see. I hear what you cannot hear. I know the last person who enters the Paradise. And I also know the last person who enters the hell."

There is another Tradition, wherein the Prophet SAWS is quoted as saying, "Verily, Allah has brought the world so close to me that I am seeing it and I am seeing what is going to happen in it till the Day of Resurrection as I am seeing both the palms of my hands." Ibn-e-Hajar Makki has reported this Tradition from Tibrani and Syed Shah Mohiyuddin Qadri Vellori has copied it in his book Fasl-al-Khitab under Faida 29. The rule is that everything appears to be smaller than its actual size due to distance, whether this distance is from the side of the sky or the earth. The moon, sun, stars and planets are many times larger than what they appear to our eyes. Similarly, the aircraft appears to be smaller as it soars higher and

higher into the sky. It is an occasion to ponder over how it could be objectionable for a person who can journey beyond the skies and the Empyrean and who can perish into the zath and sifat/the nature and the attributes of Allah Almighty, if he sees the entire existence as a small atom or particle? The author of Yawaqiyat writes, "For the Apostles/ Messengers and their followers everything between the Empyrean and the nether regions of the earth appears as a particle by virtue of their journey beyond the Empyrean and their perishing in Allah Almighty."

And Hazrat Mahbub-e-Subhani Syed Abdul Qadir Jilani RA has written in his Qasidah, "I have seen the entire universe of Allah Most High as a mustard-seed because of the Hukm-e-Ittisal."

In short, in view of the facts/enumerated above, the criticism and discussion about the Parables of Hazrat Mahdi AHS by the critic not only contradicts the accepted principles of the eminent scholars of the Ahl-e-Sunnat but it disavows the Verses of Qur'aan and the Traditions of Prophet Muhammad SAWS.

استغفر اللہ العظیم۔

جو دونیِ فطرت سے نہیں لایقِ پرواز☆☆☆ اس مرغکِ بےچارہ کا انجام ہے افتاد

☆☆☆☆☆

توضیح روایت(12)

یہی روایت انصاف نامہ میں بھی باختلافِ الفاظ بیان ہوئی ہے۔ ہدیۂ مہدویہ میں انصاف نامہ کی روایت پر اعتراض کیا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:-

"انصاف نامہ کے باب اول میں لکھا ہے کہ علماء نے اِن کے مہدی سے سوال کیا کہ رسلِ خدا نے فرمایا کہ:-

یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی ۔یعنی مہدی کا نام میرے نام کے اور مہدی کے باپ کا نام میرے باپ کے موافق ہو گا۔اور تمہارے باپ کا نام توسید خاں ہے۔اُنھوں نے جواب دیا کہ رسلِ خدا کے باپ مرد کافر تھے اُن کا نام عبد اللہ کیونکر ہو سکتا ہے۔بلکہ محمد رسول اللہ کا نام محمد عبد اللہ تھا اور مہدی کا نام بھی محمد عبد اللہ ہے۔۔۔۔۔الخ

سبحان اللہ یہ عجیب کلام ہے کہ آج تک کسی نے کسی سے نہ سنا ہو گا اِن بزرگ کو باوجود دعویٰ قرآن فہمی کے اتنا خیال میں نہ آیا کہ کفارِ عرب تمام اللہ کو مانتے تھے لیکن اِس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھیراتے تھے۔اِس واسطے کافر کہلاتے تھے۔۔۔اور صحابۂ کرامؓ میں بہت سے شخص ایسے تھے کہ اُن کے باپ داداوں کا نام عبد اللہ تھا۔۔اگر شیخ جونپور کو اِن میں سے ایک بھی یاد ہوتا تو ہرگز یہ شبہ نہ کرتے کہ کافر عربی کا نام عبد اللہ کیونکر ہو گا۔اور طرفہ یہ کہ اپنے باپ کا نام بسبب شہرت کے بدل نہ سکے اور حضرت رسالت پناہ کے باپ کا نام عبد اللہ ہونے سے انکار کیا اِس کو سہوِ کاتب ٹھیرایا اور خیال نہ کیا کہ یہ خبرِ متواتر قطعی ہے۔۔۔خود مہدی کا قول اِن کی کتابوں میں مذکور ہے کہ منکر اجماعِ صحابہ نبوت وولایت کافر ہو جاتا ہے۔باوجود اِس اعتقاد کے کیسا ایسے اجماع کا انکار کیا۔اب مہدویت کہاں باقی رہی مثلِ سہوِ کاتب اُڑ گئی۔اب چاہیے کہ ثابت کریں کہ جب کہ حضرت رسالت پناہ کا نام محمد عبد اللہ ہے اُن کے والدِ ماجد کا کیا اسم شریف ہے۔جب تک کہ یہ ثابت نہ کریں گے کہ حضرت کے والد کا نام بھی سید خاں تھا اِن بزرگ کا مطلب حاصل نہ ہوا۔۔۔۔اب بخوبی ثابت ہوا کہ جیسا کہ اِن کے مہدی کی نسل کی طرف اعلیٰ نعمت اللہ بیٹے امام کاظم کے نہیں ہیں طرف اسفل میں عبد اللہ بھی اُن کے باپ نہیں ہیں اور یہ نسب از سر تا بپا منشور اہے۔۔۔ اور مہدوی ناحق اپنے پیر و مرشد کے باپ دادا میں دست تصرف دراز کر رہے ہیں۔اور سید خاں کو اڑا کر سید عبد اللہ کو باپ ٹھیرا رہے ہیں۔نسب کے مقدمہ میں تصرف نہایت گناہ ہے۔اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے کی طرف نسبت کرنا سخت برا ہے۔وہ بزرگ اِسی گناہ کے خوف سے اپنے باپ کا نام نہیں بدلتے تھے مگر عجب غفلت تھی کہ اپنے واسطے پیغمبرؐ کے باپ کا نام بدل دیا اور قرآن کو بھی فراموش کیا۔۔۔الخ (ہدیۂ مہدویہ دلیل دوم)

اور اِس عبارت سے قبل لکھا ہے:-

فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے دنیا تمام نہ ہو گی یہاں تک کہ قائم کرے گا اللہ تعالیٰ ایک فرد میرے اہلِ بیت سے کہ موافق ہو گا نام اُس کا میرے نام کے اور اُس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے۔ پس بھر دے گا زمین کو عدل و انصاف سے جیسا کہ بھر گئی ہو گی ظلم و بیداد سے انتہائی۔ غرض کہ یہ حدیث مہدویوں اور اُن کے مہدیؑ کے نزدیک مسلم اور صحیح ہے۔ مگر جیسا کہ ایک شخص نماز نہیں پڑھتا تھا اُس سے لوگوں نے سبب پوچھا تو کہا کہ قرآن میں آیا ہے کہ "لا تقربالصلوٰۃ" لوگوں نے کہا اِس کے آگے تو پڑھ کہا کہ آگے تو تمام قرآن ہے سب پر کون عمل کرتا ہے۔ ایسے یہاں مہدوی پچھلے فقرہ کو دیکھ کر گھبرائے اِس واسطے کہ اُن کے مہدی کو حکومت نصیب نہ ہوئی کہ زمین کو عدل سے بھر دینا اُن پر صادق آئے۔ اِس واسطے اُن کے خورد و بزرگ مہدی سے لے کر یہاں تک اِس میں طرح طرح کی تاویلیں اور تحریفیں کرتے ہیں۔ مگر فقرہ اول کو سب نے بلا تحریف تسلیم کیا!۔ متقدمینِ مہدویہ نے بھی یہ دعویٰ نہ کیا چنانچہ عبدالملک سجاوندی صاحبِ سراج الابصار نے اصالۃً اور صاحبِ اعجاز دلائل نے متابعتاً جس جگہ کہ احادیث موافقہ اپنے میراں کی تائید میں نقل کیں اِس حدیث کا بالکل نام نہ لیا۔ اور متاخرین نے جب کہ زمانہ گزر گیا اور اُن کے باپ دادا کے پہچاننے والے مر گئے بے دھڑک میراں کے باپ کا نام بدل ڈالا بلکہ صاحبِ شواہد الولایت نے ماں کا نام بھی آمنہ ٹھیرایا حالانکہ مطلع الولایت اِس سے مقدم ہے اُن کی ماں کا نام بی بی آقا ملک لکھتا ہے۔۔ الخ

(ہدیۂ مہدویہ دلیل دوم)

اندازِ بحث اور معیارِ اخلاق کے بارے میں مزید تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ روایت (11) کی بحث میں ہم نے جو حقیقت نمایاں کی بہت کافی ہے۔ اب ملاحظہ ہو کہ مندرجہ بالا مضمون میں تحریف و حذف لفظ اور استدلال میں کس قدر اضداد و اختلاف موجود ہے۔

(1) پہلے تو کہا "مہدویوں کے پاس یہ حدیث مسلم ہے۔ پھر کہتا ہے کہ آخری حصہ سے گھبرا گئے۔ اور اِسی لیے "صاحبِ سراج الابصار و صاحبِ اعجاز الدلائل" نے اِس حدیث کا نام نہ لیا" حالانکہ یہ بھی غلط ہے کیونکہ صاحبِ سراج الابصار نے اِس حدیث

کے آخری حصہ پر مع دلائل تفصیلی بحث کی ہے۔ یہ کتاب مع مقدمہ و ترجمہ طبع ہو چکی ہے جو چاہیں تصدیق کر لیں خود معترض نے بھی لکھا ہے کہ "اِن کے خورد و بزرگ مہدی سے لے کر یہاں تک اِس میں طرح طرح کی تاویلیں و تحریفیں کرتے ہیں۔

(2) "مطلع الولایت" کے حوالہ سے معترض نے بیان کیا ہے کہ "اِن (مہدی) کی ماں کا نام بی بی آقا ملک ہے" یہ بھی سراسر غلط بیانی ہے۔ "مطلع الولایت" کے جتنے نسخے ہم نے دیکھے سب میں عبارت یہ ہے۔

"والدۂ آنحضرت نیز عفیفه صالحه مدام شب خیر بودند درثلث آخر معامله دید ند که آفتاب از آسمان در گریبانِ خود فرود آمده بالا سوئے آسمان رفت و بروایتے ماه از آسماں در گریبانِ خودفرود آمده بالا سوئے آسمان رفت۔ نام بی بی آمنه بود و نام بی بی آقا ملک میاں سید عثمان بعد معامله مذکور داشتند۔۔الخ (مطلع الولایت)

اِس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بی بی کا نام آمنہ تھا۔ لیکن مذکورہ واقعہ کے بعد میاں سید عثمانؒ آپ کو آقا ملک پکارنے لگے۔ ملاحظہ ہو کہ معترض نے محض الزام عاید کرنے کی نیت سے کس طرح عبارت حذف کر دی۔ اصل نام چھپا دیا۔ اور بلاوجہ صاحبِ شواہد الولایت پر تبدیلِ نام کا الزام عاید کر دیا۔

(3) معترض نے لکھا ہے کہ (حدیث کا) کا فقرۂ اول سب (مہدویوں) نے بلا تحریف تسلیم کیا" اور یہ بھی لکھا ہے کہ "متاخرین نے جب زمانہ گزر گیا اور اُن کے باپ دادا کے پہچاننے والے مر گئے بے دھڑک میراں کے باپ کا نام بدل ڈالا"۔ جب حدیث کے پہلے فقرہ کو تسلیم کرنے کی وجہ سے متاخرین کو اتنی دشواری پیش آئی کہ نام الٹ پلٹ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ تو مقامِ غور ہے کہ متقدمین نے اِس کو تسلیم ہی کیوں کیا اور دلیلِ دعویٰ کس بنا پر قرار دیا جب کہ باپ دادا کے پہچاننے والے موجود تھے۔؟ اِس کے خلاف میاں عبدالملک سجاوندیؒ صاحبِ سراج الابصار نے منہاج التقویم میں میاں شیخ مبارک ناگوری کے تیسرے سوال کے جواب میں وہی حدیث درج فرمائی ہے۔ اگر اُس زمانہ میں امامنا علیہ السلام کے والد کا نام سید عبداللہ مشہور نہ ہوتا تو علامہ سجاوندیؒ یہ حدیث پیش نہ کرتے۔

(4) معترض نے لکھا ہے کہ "اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے کی طرف نسبت کرنا سخت برا ہے وہ بزرگ اِس گناہ کے خوف سے باپ

کا نام نہیں بدلتے تھے" اور اِس کے بعد ہی یہ لکھا ہے کہ "مگر عجب غفلت ہے کہ اپنے واسطے پیغمبر کا نام بدل دیا۔" معترض کا یہ تضاد اور یہ غلط بیانی، نقلِ شریف میں تحریف و تصرف کا نتیجہ ہے۔ اِس کی توضیح آگے معلوم ہو جائے گی۔

(5) معترض نے انصاف نامہ کی اصل روایت ہی میں تصرف کیا ہے۔ انصاف نامہ کے الفاظ یہ ہیں:-

"پدرِ رسول مرد کافر بود آں عبداللہ چگونہ باشد۔ بلکہ محمد رسول اللہ ہم محمد عبد اللہ باشد و مہدی ہم محمد عبداللہ باشد۔"

اِس کے بجائے معترض نے یہ لکھا ہے "رسولِ خدا کے باپ مرد کافر تھے اُن کا نام عبد اللہ کیونکر ہو سکتا ہے بلکہ محمد رسول اللہ کا نام محمد عبد اللہ تھا اور مہدی کا نام بھی محمد عبد اللہ ہے۔" ظاہر ہے کہ انصاف نامہ کی عبارت میں "عبد اللہ" سے مقصود مدلول لفظ ہے۔ نام نہیں ہے۔ معترض نے نام کی قید اپنی جانب سے بڑھا دی۔ حالانکہ یہاں "عبد اللہ" نام ہونے کی بحث کو معنی "عبد اللہ" کا مصداق ہونے کی طرف رخ پھیر دیا گیا ہے۔

چنانچہ نقلیاتِ حضرت میاں عبد الرشیدؓ جو انصاف نامہ سے مقدم ہے اِس میں بھی یہی مفہوم زیادہ واضح الفاظ میں بیان ہوا ہے۔

"پدرِ حضرت رسالت پناہ مشرک بود عبداللہ چوں باشد ایں سہوِ کاتب است۔ عبارت در اصل محمد عبداللہ است و مہدی سیرِ عبداللہ است۔" (روایت 12) ملاحظہ ہو "چوں باشد" اور "چگونہ باشد" اور "عبارت" کے الفاظ اِس مقصد کے شاہد ہیں کہ یہاں "عبد اللہ" سے معنوں کا مصداق مقصود ہے۔

(6) معترض نے لکھا ہے کہ اب بخوبی ثابت ہوا کہ جیسا کہ اُن کے مہدی کی نسل کی طرف اعلیٰ نعمت اللہ بیٹے امام کاظمؒ کے نہیں طرف اسفل میں "عبد اللہ" بھی اُن کے باپ نہیں ہیں" اِس کے جواب میں صاحبِ ختم الہدیٰ نے جو تحریر فرمایا ہے اِس کا خلاصہ یہ ہے کہ کتبِ انساب میں امام موسیٰ کی اولاد کے ناموں میں بڑا اختلاف ہے اور حقیقت یہ ہے کہ نعمت بن اسمٰعیل بن موسیٰ کاظم" ہے۔ اگر کہیں اتفاقاً نعمت اور امام کاظمؒ کے درمیان کا نام اسمٰعیل ترک ہو گیا ہو تو اِس کو اِس طرح بنائے اعتراض بنانا ایسا ہی ہے جیسا کہ عماد الدین عیسوی نے "ہدایت المسلمین" کے باب ششم کی فصل سوم میں بعض اسلامی کتبِ تواریخ

"روضتہ الاحباب" و "مدارج النبوت" کے حوالے سے اعتراض کیا ہے کہ "عدنان" سے لے کر اوپر "اسمٰعیل" تک بعض اکتالیس نام اور بعض چالیس نام اور بعض کچھ اور بتلاتے ہیں۔ پس مسلمان جو محمد ﷺ کو ابراہیمؑ کی اولاد قرار دیتے ہیں ابراہیمؑ تک اُن کا نسب ثابت تو کر دیں! کیا یہ اعتراض محض تعصب کا نتیجہ نہیں۔"

واقعہ دراصل یہ ہے کہ جانتے تھے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے والدِ ماجد کا نام "سید عبد اللہ" تھا اور حکومتِ وقت کی طرف سے اُن کو "سید خاں" خطاب ملا تھا۔ خطاب میں لفظ "سید" خود بین ثبوت ہے اِس کے علاوہ اغیار کے متعدد شجراتِ نسب اور تصانیفِ متقدمین میں اِس کا ثبوت موجود ہے کہ حضرتؑ کے والد کا نام "سید عبد اللہؒ" تھا۔ چنانچہ صاحبِ ختم الہدیٰ لکھتے ہیں کہ "ہمارے ہم نسب اور تمہارے ہم مذہب میسور میں سید دستگیر صاحب وغیرہ مشائخین اُن کے شجراتِ انساب میں بھی یہاں "عبد اللہ" اور وہاں سید نعمت اللہ موجود ہے۔" (ختم الہدیٰ ردِ ہدیۂ مہدویہ)

مولوی خیر الدین محمد صاحب الہ آبادی نے جونپور نامہ کے باب پنجم میں لکھا ہے:-

"پدرش خواجه عبدالله از جانب سلطنت سید خاں خطاب داشت و مادرش آمنه خاتون که خواہر قیوام الملک باشد۔ به آقاملک مخاطب بود، ہر دو مادر و پدر از اجله سادات بنی فاطمه بودند۔

"جونپور نامہ" مولوی خیر الدین صاحب کی تالیف ہونے کے ثبوت میں صاحبِ مقدمہ سراج الابصار نے یس۔ ایم جعفر کی انگریزی تصنیف کا حوالہ بھی دیا ہے۔ ملاحظہ ہو مقدمہ سراج الابصار مطبوع 2

اور صاحبِ تحفتہ الکرام کی یہ تحریر بھی نقل کی ہے کہ:-

"سید الاولیا سید محمد الملقب میراں مہدی بن میر عبدالله المعروف به (سید) خاں که نسبتش به امام موسیٰ کاظم می پیوند (جلد دوم صفحه 22)

اس سے ظاہر ہے کہ آپؑ کے والد کا نام "سید عبد اللہؒ" مشہور و معروف تھا۔ اسی لیے حدیث "اسم ابیه اسم ابی" کو استدلال میں پیش کیا گیا ہے۔ اور یہ امر خود مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے بھی تسلیم کیا ہے کہ "یہ حدیث مہدویوں اور اُن کے مہدیؑ کے

نزدیک مسلم اور صحیح ہے۔"

غرض بعض معاصر علماء نے حضرت امامنا علیہ السلام کے نام و نسب کو جاننے کے باوجود لفظِ "خاں" کو عمداً بنائے اعتراض قرار دیا تو حضرت نے الزامی جواب دیا ہے کہ "خدا سے پوچھو کہ سید خاں کے بیٹے کو مہدی کیوں بنایا"!

صاحبِ ختم الہدیٰ نے بیان کیا ہے کہ "محققین کی اصطلاح میں "عبد اللہ" فردِ وقت ہوتا ہے۔ جس کو قطب مدار اور قطب داور بھی کہتے ہیں لیکن ابتدائے آدم سے انتہا تک روحِ محمدؐ ہی جمیع اقطاب کی مدد و معاون ہوتی ہے۔" چنانچہ یواقیت کے مبحث (45) میں درج ہے کہ:-

اماالقطب الواحدالجمیع الانبیاء و الرسل والاقطاب من حین نشاءالاقسانی الیٰ یوم القیامة فھو روح محمدنافھم۔ اور مبحث (33) میں لکھا ہے کہ:-

قال فی الفتوحات فی باب البعین و مائتین ان اسم القطب فی کل زمان عبداللہ۔۔الخ

اِس کا خلاصہ یہی ہے کہ روحِ محمد ﷺ پر قطبِ زماں کی مدد و معاون ہوتی ہے۔ اور وہ "عبد اللہ" ہوتا ہے اِس سے معلوم ہوا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ بحیثیتِ مسلمنِ تام "عبد اللہؒ" ہیں۔

اِسی لیے امامنا علیہ السلام نے اُن علماء کے جواب میں "عبد اللہ" کے الفاظ سے یہ استفادہ فرمایا کہ خلیفۃ اللہ کی اہم خصوصیت، عبدِ تام"، "مسلمنِ تام" ہوتا ہے۔ اِس لحاظ سے دیکھو یہ کہ جس طرح محمدؐ حقیقتاً "عبد اللہؒ" تھے بندہ بھی "عبد اللہؒ" کی شان رکھتا ہے یا نہیں؟ صرف والد کا نام "عبد اللہؒ" ہونا دعویٰ مہدیت کے لیے کافی نہیں ہے۔۔۔ امامنا علیہ السلام کے جواب میں رفع اعتراض کا ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ سید النسب اور سید عبد اللہ کے فرزند ہونے کے باوجود صرف خطاب کے لفظِ "خاں" پر سے سید خاں کے بیٹے قرار دے کر آپؑ کی سیادت کو متاثر کرنے کی کوشش کرنا حق بجانب ہو سکتا ہے تو لفظ کی یہی بحث حضرت رسول اللہ ﷺ کے والدِ ماجد کے نام سے متعلق بھی کی جا سکتی ہے کہ "مشرک" فی الحقیقت "عبد اللہ" کیسے ہو سکتا ہے اِس جواب سے حضرت رسول اللہ ﷺ کے والد کا نام "عبد اللہ" ہونے سے انکار لازم نہیں آتا ورنہ ہمارے سلسلۂ نسب میں

آنحضرتؐ کے والد کا نام "سید عبد اللہ" نہ ہوتا۔ اور اِسی لحاظ سے امامنا علیہ السلام کا نام "محمد عبد اللہ" ہونا چاہیئے تھا۔ حالانکہ سید محمدؐ ہے اور خود مولفِ ہدیہ نے بھی کہیں "محمد عبد اللہ" لکھنے کی جراءت نہیں کی ہے۔

لہٰذا حضرت رسول اللہ ﷺ کے والد کا نام "سید عبد اللہؓ" ہونے سے انکار قرار دے کر "خبرِ متواترِ قطعی" اور "اجماعِ صحابہؓ" سے انکار کا الزام جو عاید کیا گیا سراسر بے بنیاد ہے۔

Roman Tauzih-e-Riwayat 12)

Yahi Riwayat "Insaf Name" mein bhi ba-Ikhtelaf-e-alfaz bayan huwi hai. Hadiya-e-Mahdaviya mein "Insaf Name" ki Riwayat par aeteraz kiya gaya hai chunache likha hai ki: "Insaf Name" ke Bab awwal mein likha hai ke Ulama ne in-ke Mahdi se suwal kiya ke Rasool-e-Khuda ne farmaya ke:- یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی **yani Mahdi ka naam mere naam ke aor Mahid ke baap ka naam mere baap ke muafiq hoga. Aor tumhare baap ka naam to Syed Khan hai. Unhuin-ne jawab diya ke Rasool-e-Khuda ke baap mard-e-kafir the un-ka naam Abdullah kuinkar hosakta hai balke Muhammad Rasool-ullah ka naam Muhammad Abdullah tha aor Mahdi ka naam bhi Muhammad Abdullah hai…alkh. Subhan Allah yeh ajeeb kalam hai ke Aaj tak kisi ne kisi se na-suna hoga, in-buzurk ko bawajood dawa-e-Qur'aan fahmi ke itna khiyal mein na-aayaa ke kuffaar-e-Arab tamaam Allah ko mante the laikin is ke saat dosraun ko shareek tahraate the. Is-was-te kafir kahlate the…Aor Sahaba-e-Kiram RZ mein bahut se shakhs aise the ke un-ke baap daadawaun ka naam Abdullah tha. Agar**

Shaik-e-Juanpur ko-in mein se aik bhi yaad hota to hargiz yeh shub-na karte-ke kafir Arabi ka naam Abdullah kuin-kar hoga. Aor turfah yeh ke apne baap ka naam ba-sabab-e-shohrat ke badal na-sake aor Hazrat Risalat-Panah SAWS ke baap ka naam Abdullah hone se inkaar kiya is ko

sahu-e-katib thaeraya aor khiyal na-kiya ke-yeh Khabar-e-Mutawatir hai…Khud Mahdi ka qawl in-ki kitabaun mein mazkoor hai ke munkir Ijmaa-e-Sahaba-e-Nubuwat wa Vilayat kafir hojata hai. Bawajood is aeteqaad ke kaisa aise Ijmaa ka inkaar kiya. Ab Mahdiyat kahan baqi rahi misl-e-katib udhgaee. Ab chahiye ke sabit karein ke jab Hazrat Risalat Panah SAWS ka naam Muhammad Abdullah hai in-ke walid-e-majid ka kiya ism-e-shareef hai. Jab tak yeh Sabit na-kareinge Hazrat ke walid ka naam bhi Syed Khan tha in buzurg ka matlab hasil na huwa.

Ab ba-khoobi sabit huwa ke jaisa ke in ke Mahdi ki nasal Aala-Nematullah bete Imam Kazim ke nahin hain turf-e-asfal mein Abdullah bhi un-ke baap nahin hain aor yeh nasab az-sar-ta-ba-pa manshoora hai…aor Mahdavi na-Haq apne Peero Murshi ke baap dada mein dast-e-tasarruf daraaz kar rahehain. Aor Syed Khan ko udha-kar Syed Abdullah ko baap thahra-rahe hain. Nasab ke muqaddame mein tasarruf nehayat gunah hai. Apna baap chodh-kar dosre ki taraf nisbat karna sakht bura hai. Who Buzurg isi-gunah ke khauf se apne baap ka naam badal-dete the magar ajab gaflat thi ke apne waste Paigambar SAWS ke baap ka naam badal diya aor Qur'aan ko bhi faramoosh kiya .. (Hadiya-e-Mahdavia Daleel duwwam).

Aor is-ibarat se qabl likha hai:-

Farmaya Rasool-e-Khuda SAWS ne Duniya tamaam na hogi yahan tak-ke qaem karega Allahu Ta'ala aik fard mere Ahl-e-Bait se ke muafiq hoga naam os-ka mere naam ke aor os-ke baap ke naam ke. Pas bhardega zameen ko adl wa Insaaf se jaisa ke bhar gaee hogi zulm wa baidad se intehaee. Garz ke yeh Hadees Mahdaviyaun aor un-ke Mahdi ke nazdeek musallam aor sahih hai magar jaisa ke aik shakhs Namaz nahin padhta tha us-se logaun ne sabab poocha to kaha ke Qur'aan mein aaya hai ke

"لا تقربالصلوٰة" logaun ne kaha is-ke aage to-padh! Kaha ke aage to tamaam Qur'aan hai, sab par kaun amal karta hai. Aise Mahdavi pichle fiqre-ko dekh-kar ghabraye is-waste ke un-ke Mahdi ko hukumat naseeb na huwi

ke zameen ko adl se bbardena un-par sadiq aaye. Is waste un-ke khur wa buzurk Mahdi se le-kar yahan tak-is mein tarha-tarha ki taweelein aor tahreefein karte hain. Magar fiqra-e-awwal ko sab ne bila-tahreef tasleem kiay! Muqaddameen-e-Mahdavia ne bhi yeh dawa na kiya chunache Abdul Malik Sujawandi Sahib-e-Sirajul Absaar ne asalatan aor Sahib-e-Ija'z Dalael ne muta'beatan jis jagah ke Ahadees-e-Muafiqah apne Miran ki taeed mein Naql kein is-Hadees ka bilkul naam na liya. Aor muta'khireen ne jab ke zamana guzargaya aor un-ke baap dada ke pahchan-ne wale margaye be-dhadak Miran ke baap ka naam badal dala balke Sahib-e-Shawahid-al-Vilayat ne man-ka naam bhi Aamina tahraya halanke Matla-al-Vilayat is-se Muqaddam hai un-ki man-ka naam BiBi Aaqa Malik likha hai…Alkh (Hadya-e-Mahdavia Daleel-e-Duwwam) Andaz-e-Bahes aur may'ar-e-Akhlaq ke bare mein mazeed tabsere ki zaroorat nahin. Riwayat (11) ki bahes mein ham-ne jo haqeeqat numayan ki bahut kafi hai. Ab mulaheza ho-ke mandarje baala mazmoon mein tahreef wa hazaf lafz aor istedlaal mein kis qadar azdaad wa ikhtelaf maujood hai.

1) Pahle to kaha "Mahdaviyaun ke pas yeh Hadees Musallam hai phir kahta hai ke aakhiri hisse-se ghabra gaye. Aor isi liey "Sahib-e-Sira-ul-Absar wa Sahib-e-Aejaaz-ud-Dalael" ne is-Hadees ka naam na liya" Halanke yeh bhi galat hai kuin-ke "Sahib-e-Sira-ul-Absar" ne is Hadees ke aakhiri hisse par mae dalael tafseeli bahes ki hai. Yeh kitab mae Muqaddama wa Tarjumah taba' ho-chuki hai jo chahein tasdeeq karleiy khud mu'tariz ne bhi likha hai ke "In ke khurd wa Buzurg Mahdi se le-kar yahan tak is-mein tarah-tarah ki taweelein wa tahreefein karte hain .

2) "Matla-ul-Vilayat" ke hawale se mo'teriz ne bayan kiya hai ke "In (Mahdi) ki man'-ka naam BiBi Aaqa Malik hai" Yeh bhi sarasar galat bayani hai. "Matla-ul-Vilayat" ke jitney nuskhe ham ne dekhe sab mein Ibarat yeh hai.

"والدۂ آنحضرت نیز عفیفه صالحه مدام شب خیر بودند درثلث آخر معامله دید ند که آفتاب از آسمان در فرود آمده بالا سوئے گریبانِ خود فرود آمده بالا سوئے آسمان رفت و بروایتے ماه از آسماں در گریبانِ خود آسمان رفت۔ نام بی بی آمنه بود و نام بی بی آقا ملک میاں سید عثمان بعد معامله مذکور داشتند۔۔الخ (مطلع الولایت)

Is ibarat se saf zajir hai ke Bibi ka naam Aamina tha. Laikin Mazkoorah waqeh ke baad Miyan Syed Osman RA Aap ko Aaqa Malik pukarne lage. Mulaheza ho ke mu'tariz ne mahez ilzaam aayat karne ki niyyat se kis tarha ibarat hazaf kardi. Asl naam chupa diya aor bilawajhe Sahib-e-Shawahidul-Vilayat par tabdeel-e-naam ka ilzaam aayat kardiya.

3) Mu'tariz ne likha hai ke (Hadees ka) fiqrah-e-awwal sab (Mahdaviyaun) ne bila-tahreef tasleem kiya" aor yeh bhi likha hai ke "Muta'khireen ne jab zamana guzar gaya aor un-ke baap, dada ke pahchan-ne wale margay be-dhadak Miran ke baap ka naam badal dala". Jab Hadees ke pahle fiqre ko tasleem karne ki wahje se Muta'khireen ko itni dushwari paish aaee ke naam ulat-pulat karne par majboor hogaey to maqam-e-gaoor hai ke Muta'qaddimeen ne is-ko tasleem hi kuin kiya aor daleel-e-dawa kis bina par qarar diya jab ke baap, dada ke pahchan-ne wale maujood the? Is ke bar-khilaf Miyan Abdul-Malik Sujawandi RH Sahib-e-Siraj-ul-Absaar ne Minhaj-ut-taqweem mein Miyan Shaikh Mubarik Nagoori ke teesre suwal ke jawab mein wahi Hadees darj farmaee hai. agar os-zamane mein Imamuna AHS ke walid ka naam Syed Abdullah mash-hoor na hota to Allam Sujawandi RH yeh Hadees paish na karte.

4) Mu'tariz ne likha hai ke "apna baap chod-kar dosre-ki taraf nisbat karna sakht bura hai woh Buzurg is-gunah ke khauf se baap ka naam nahin badalte the." Aor is-ke baad yeh likha hai ke "Magar ajab gaflat hai ke apne waste Paighambar ka naam badal diya. "Mu'tariz ka yeh tazaad aor yeh galat bayani, naql-e-shareef mein tahreef wa tassaruf ka natija hai. is-ki tawazih maloom hojaeygi.

5) Mu'tariz ne Insaf Nama ki asal riwayat mein tasarruf kiya hai. Insaf Nama ke alfaaz yeh hain:-

"پدرِرسول مرد کافربود آں عبداللہ چگونہ باشد۔ بلکہ محمد رسول اللہ ہم محمد عبد اللہ باشد و مہدی ہم محمد عبداللہ باشد۔"

Is-ki bajaye mu'tariz ne yeh likha hai, "Rasool-e-Khuda ke baap mard-e-kafir the un-ka naam Abdullah kuinkar hosakta hai balke Muhammad Rasool-Allah ka naam Muhammad Abdullah tha aor Mahdi ka naam bhi Muhammad Abdullah hai." Zahir hai ke Insaf Nama ki Ibarat mein "Abdullah" se Maqsood madlool lafz hai. Naam nahin hai. Mu'tariz ne naam ki qaid apni janib se badha-di.Halan-ke yahan "Abdullah" naam hone ki bahes ko muani "Abdullah" ka musdaq hone ki tarf rukh phair-diya gaya hai. Chunach Naqliyat-e-Miyan Abdur-Rasheed RZ jo Insaf Nama se muqaddam hai is-mein bhi yahi mafhoom ziyadah wazeh alfaz mein bayan huwa hai.

"پدرِ حضرت رسالت پناہ مشرک بود عبداللہ چوں باشد ایں سہوِ کاتب است۔ عبارت در اصل محمد عبداللہ است و مہدی سیرِ عبداللہ است۔" (روایت12)

mulaheza ho,"چگونہ باشد" aor "چوں باشد" aur "عبارت" ke alfaz is maqsad ke shahid hain ke yahan "عبداللہ" se muanaun ka misdaq maqsood hai.

6) Mu'tariz ne likha hai ke ab bakhoobi sabit huwa ke jaisa ke un-ke Mahdi ki nasal ki taraf aala Ne'matullah bete Imam Kazin RA ke nahin taraf asfal mein "Abdullah" bhi un-ke baap nahin hain." Is ke jawab mein Sahib-e-Khatmul Huda ne jo tahreer farmaya hain is ka Khulasa yeh hai ke Kutub-e-Insab mein Imam Musa ki aulad ke namaun mein bada ikhtelaf hai aor haqeeqat yeh hai ke Ne'mat bin Ismael bin Moosa Kazim" hai. Agar kahin Ittefaqan Ne'mat aur Imam Kazim RA ke darmiyan ka naam Ismael tark hogaya ho to is ko is-tarha bina-e-aeteraz bana aisa hi hai jaisa ke Imaduddin Eisivi ne "ہدایت المسلمین" ke baab shashum ki fasl-e-

suwwam mein baaz Islami Kutub-e-Tawareekh "روضۃ الاحباب" و "مدارج النبوت" ke hawale se aeteraz kiya hai ke Adnan se le-kar oopar Ishmael tak baaz iktalees naam aor baaz chalees naam aor baaz kuch aor batlate hain. Pas Musalman jo Muhammad SAWS ko Ibrahim AHS ki aulad qaraar dete hain Ibrahim AHS tak un-ka Nasab sabit to kardein!!! Kiya yeh aeteraz mahez ta'asub ka natija nahin."

Waqiya dar asl yeh hai ke jante thy ke Hazrat Mahdi AHS ke walid ka naam "Syed Abdullah" tha aur Hukumat-e-waqt ki taraf se-un ko "Syed Khan" khitaab mila-tha. Khitab mein lafz "Syed" khud baiyyan Saboot hai is-ke ilawa aghyaar ke muta'adid shajarat-e-Nasab aur tasaneef-e-mu'taqadimeen mein is-ka saboot maujood hai ke Hazrat AHS ke walid ka naam "Syed Abdullah" tha. Chunach Sahib-e-Khatmul-Huda likhte hain ke:- Hamare ham nasab aur tumhare ham mazhab maysore mein Syed Dastageer Sahib waghaira Mashaiqeen un-ke shajarat-e-Ansab mein bhi yahan "Syed Abdullah" aor wahan Syed Ne'matullah maujood hai.

(ختم الہدیٰ ردِ ہدیۂ مہدویہ)

Maulavi Khairuddin Muhammd Sahib Ilah-abadi ne Jauapur Nama ke Baab Panjum mein likha hai:-

"پدرش خواجه عبدالله از جانب سلطنت سید خاں خطاب داشت و مادرش آمنه خاتون که خواہر قیوام الملک باشد۔ به آقاملک مخاطب بود، ہر دو مادرو پدر از اجله سادات بنی فاطمه بودند۔

"Juanpur Khairuddin Sahib ki ta'leef hone ke sabot mein Sahib-e-Muqaddam-Sirajul-Absaar ne SM Ja'far ki ingrazi tasneef ka hawal bhi diya hai. Mulaheza ho Muqaddam-Sirajul-Absaar matboo.

2) aor Sahib-e-tuhfatul-kiram ki yeh tahreer bhi naqal ki hai ke:-

"سید الاولیا سید محمد الملقب میراں مہدی بن میر عبدالله المعروف به (سید) خاں که نسبتش به امام موسیٰ کاظم می پیوند (جلد دوم صفحه 22)

Is se zahir hai ke Aa AHS ke walid ka naam "Syed Abdullah" mash-hoor wa ma'roof tha. Isi liey Hadees "اسم ابیه اسم ابی" ko istedlaal mein paish kiya gaya hai. aor yeh amr khud Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne bhi tasleem kiya hai ke "yeh Hadees Mahdaviyaun aor un-ke Mahdi AHS ke nazdeek musallan aur shahih hai." Garz baaz mua'sir Ulama ne Hazrat Imamuna AHS ke Naam wa Nasab ko jan-ne ke bawajood lafz-e-Khan ko amadan bina-e-aeteraaz qarar diya to Hazrat AHS ne ilzami jawab diya hai ke "Khuda se pooch ke Syed Khan ke bete ko Mahdi kuin banaya."

Sabib-e-Khatul Huda ne vayan kiya hai ke "Muhaqqiqeen ki istelah mein "Abdulla" Fard-e-Waqt hota hai. Jis-ko Qutub-e-Madaar aur Qutub-e-Dawar bhi kahte hain. Laikin ibteda-e-Aadam se inteha tak Rooh-e-Muhammad SAWS hi Jamee'-Aqtaab ki mamdo wa ma'oon hoti hai." Chunache Yawaqiyat ke Mub-has (45) mein darj hai ke:-

اماالقطب الواحدالجميع الانبياء و الرسل والاقطاب من حين نشاءالاقسانی الیٰ یوم القیامة فهو روح محمدنافهم۔

Aur Mub-has (33) mein likha hai ke:-

قال فی الفتوحات فی باب البعین و مائتین ان اسم القطب فی کل زمان عبدالله--الخ

Is ka khulasa yahi hai ke Rooh-e-Muhammad SAWS par Qutb-e-Zaman ki Mamdoo wa Maoon hoti hai aur woh "Abdullah" hota hai is-se maloom huwa ke Hazrat Rasoolullah SAWS bahaesiyat-e-Musalmaan-e-Taam "Abdullah" hain.

Isi liye Imamuna AHS ne un-Ulama ke jawab mein "Abdullah" ke alfaz se yeh istefadah farmaya ke Khalifatullah ki ahem Khusoosiyat, Abd-e-Taam, "Musal-maan-e-Taam" hota hai. Is lehaz se dekho yeh ke jis tarah Muhammad SAWS Haqeeqatan "Abdullah" the Banda bhi "Abdullah" ki shan rakhte hai ya nahin? Sirf Walid ka naam "Abdullah" hona Dawa-e-Mahdiyat ke liey kafi nahin hai… Imamuna AHS ke jawab mein rafa-e-

aeteraz ka aik nukta yeh bhi hai ke Syedun-Nasab aor Syed Abdullah ke farzand hone ke bawajood sirf Khitab ke lafz-e-Khan par se Syed Khan ke bete qaraar de-kar Aap AHS ki Siyadat ko muta's-sir karne ki koshish karna haq-ba-janib hosakta hai to lafz ki yahi bahes Hazrat Rasoolullah SAWS ke walid-e-Majid ke naam se muta'lliq bhi ki ja-sakti hai ke "Mushrik" fil-haqeeqat "Abdullah" kaise hosakta hai. Is jawab se Hazrat Rasoolullah SAWS ke walid ka naam "Abdullah" hone se inkaar lazim nahin aata warna hamare Silsila-e-Nasab mein Aan-Hazrat SAWS ke walid ka naam "Syed Abdullah" na hota. Aur isi lehaz se Imamuna AHS ka naam "Muhammad Abdullah" hona chahiey tha halanke Syed Muhammad SAWS hai aor khud Muallif ne bhi kahin "Muhammad Abdullah" likhne ki jurat nahin ki hai.

Lehaza Hazrat Rasoolullah SAWS ke walid ka naam "Syed Abdullah" hone se inkar qaraar de-kar "Khaba-e-Mutawatir-e-Qata'ee" aur "Ijma'-e-Sahaha RZ se inkar ka ilzaam jo aa'yad kiya gaya sarasar be-bunyaad hai.

English Translation (12)

This parable also appears in Insaf Nama with a slight difference of words. Hadiya-e-Mahdavia has criticised the Parable in the Insaf Nama. The critic writes, "In the first chapter of Insaf Nama, it is written that the Ulama quoted Prophet Muhammad SAWS as saying, "The name of Mahdi will be like my name and that of his father would be like my father's." But the name of your father is Syed Khan." He (Hazrat Mahdi AHS) said, "The father of Prophet Muhammad SAWS was a kafir. How could his name be Abdullah/Slave of Allah. Instead, the name of Muhammad Rasool-Allah SAWS was Muhammad Abdullah and the name of Mahdi too is Muhammad Abdullah." The critic further writes, "Allah be praised! This

is strange speech, which none could have heard from anybody. Despite his claim to understanding the Qur'aan, a thought could not cross his mind that all the infidels/kuffar of Arab believed in Allah, but then they assigned partners to Allah. Hence, they were called kafir... And there were a number of the companions of the Prophet SAWS, the name of whose fathers and 77 grandfathers was Abdullah….Had the Sheikh of Jaunpur/ Hazrat Mahdi AHS remembered even one of them, he would not have doubted as to how a kafir's name could be Abdullah. Strange too, that he could not change the name of his father because it was famous and disavowed the name of the father of the Prophet SAWS and said that it was a mistake of the calligrapher. He did not remember that this was a Tradition with constancy/khabar-emutawatir. Their books quote the saying of Mahdi that the person who disavows the consensus of the companions of the Nubuwat and Vilayat becomes a kafir. Despite this belief, how did he disavow such a consensus? Where does his Mahdaviyat remain now? It evaporated like the mistake of the calligrapher! It is now incumbent upon them (the Mahdavis) to prove that if the name of the Prophet SAWS was Muhammad Abdullah, what is the name of his father? And as long as they do not prove that the name of the father of Prophet SAWS was Syed Khan, the purpose of this buzurg (respected elderly person Hazrat Imam Mahdi AHS will not be achieved. It is now well proved that as Ne'matullah is not the son of Imam Musa Kazim RA at the higher level, Abdullah too is not his (Hazrat Mahdi AHS's) father. And the Mahdavis are struggling to distort the lineage of their Peero-Murshid. They have displaced the name of Syed Khan by Syed Abdullah as the name of his (Mahdi AHS's) father. The distortion of the lineage is a serious sin. To give up one's parents and associate with others is very bad. He (The Mahdi AHS) did not change the name of his own father daunted of that sin. But it was strange negligence that he changed for the sake of himself the name of the father of Prophet SAWS. And he even forgot the Qur'aan!"

And before the foregoing passage, the critic writes: "Prophet Muhammad SAWS has said, "The world will not come to an end until Allah Most High creates a man from my progeny, whose name will be like my name and whose father's name will be like that of my father. He will fill the earth with justice as it would have been filled with wrong and oppression. "The Mahdavis and their Mahdi accept this Tradition as correct. A person was not used to saying his prayers five times a day. People asked him why. He quoted/replied the Qur'aan, "Laa taqrabus-Salaata" People asked him to recite the Verse further. He replied, "There is the whole Qur'aan beyond that. Who works according to all that is there!" Similarly, the Mahdavis became aghast because their Mahdi was not destined to rule the earth and fill it with justice and (this forecast) did not come true for their Mahdi. Hence, their youngsters and elders, from the Mahdi till now, try to explain away by all kinds of distortions. But all of them have accepted the first part of the parable without any distortion. The (Mahdavi) Scholars of the early era too did not stake this claim. The author of Siraj-al-Absar, Abdul

Malik Sujawandi RH originally and the author of Ijaz-ad-Dalail, subsequently and submissively, copied the Traditions, when they found them to be in favour of their Miran, but they did not even mention this Tradition. But the Scholars of a later day, when a long time had elapsed and when all those who knew their (the scholars) forefathers had died, they unhesitatingly changed the name of the father of the Miran. Further, the author of Shawahid-al-Vilayat has gone a step further and said that the name of Miran's mother was Aaminah, while in Matla-al-Vilayat, which is more important (Muqaddam) and of an earlier period, it is written that her name was Bibi Aqa Malik.

There is no need for any further comment on the style of the debate and moral standards (of the critic). What we have discussed in respect of the

(Parable 11) is more than enough. Now, please note the contradictions in the distortions, omission of words and arguments in the critic's foregoing passages.

(1) First he said, "This is an accepted/musallam Tradition among the Mahdavis." Then he changed his version and said, "They were aghast." And that because of this the author of Siraj-ul-Absar and Aijaz-ud-Dalayal did not even mention this Tradition. Even this is wrong, because the author of Siraj-ul-Absar has discussed in detail the last part of this Tradition. This book has already been published with its translation [in Urdu] and a muqaddima [preface]. Whoever wants may confirm this. The critic too has written that the elders and youngsters of the Mahdavis, from the Mahdi to this day, have explained and distorted these matters.

(2) The critic has said, “The name of the mother of (Imam Mahdi) is Bibi Aqa Malik.” Even this is wrong. All the manuscripts of Matla-al-Vilayat we have seen has a passage, which shows that the name of the Bibi was Aaminah, but after the relevant incident, Miyan Usman started calling her as Aqa Malik. See, how the critic has omitted some words from the original passage, concealed the real name of the Bibi and unnecessarily and falsely accused the author of Shawahid-ul-Vilayat for changing her name with the intention of maligning the authors.

(3) The critic writes that, “All (the Mahdavis) have accepted the first part of the Tradition without any distortion.” Further, he writes that, “The Scholars of a later day, after a long time had elapsed and those who recognized their forefathers had died, undauntedly changed the name of the father of the Miran.” When accepting the first part of the Tradition created so great a difficulty for the latter-day scholars that they had to change the name, the point to ponder over is why did they accept the first part of the Tradition in the first place? And what was the basis of their argument in favour of the claim, when the people who recognized their forefathers were alive? Contrarily, Miyan Abdul Malik Sujawandi RA, author of Siraj-ul-Absar, quotes in his book, Minhaj-ut-Taqwim in reply to the third question of Miyan Sheikh Mubarak RA Nagori, the same Tradition.1 Had the name of the father of Imam Mahdi AHS not been famous as Syed Abdullah, why would Sujawandi RA quote the Tradition?

4) The critic writes, "It is very bad to leave one's own father and associate with another person. But that Buzurg would not change the name of his father, daunted of this sin." Immediately after this, he writes, "But it is strange negligence that he (Hazrat Mahdi AHS) changed the name of the father of Prophet Muhammad SAWS for his (Hazrat Mahdi AHS's) own sake." The critic's contradiction and wrong rendering is the result of distortion and alterations in the text of the relevant parable. We will deal with it later on.

5) The critic has altered the text of the parable in the Insaf Nama. The (Persian) wording of the parable in Insaf Nama is, "Pidar-e-Rasul mard-e-kafir bood. Aan Abdullah chagona bashad. Balkeh Muhammad Rasul-Allah Muhammad Abdullah bashad wa Mahdi ham Muhammad Abdullah bashad." Instead of this the critic writes, "The father of the Prophet SAWS was a kafir. How can his name be Abdullah? But the name of Muhammad Rasul-Allah is Muhammad Abdullah and the name of Mahdi too is

Muhammad Abdullah." It is obvious that the word Abd-Allah is used not as a name but in its meaning." The critic has added the specification of the name on his own; although the term Abdullah is used here in its literal meaning while the critic has changed it as a name. Hence, in the Naqliat Miyan Abdur Rashid RZ , which precedes Insaf Nama, the same sense has been expressed in very clear terms.

6) Then the critic has written, "Now it is well proven that as at the top side Ne'matullah is not the son of Imam Kazim RA, at the lower side Abdullah is not his father." In reply to this, the summary of what the author of Khatm-ul-Huda has written, is as follows: "There is a great contradiction in the books of genealogy (kutub-ul-Ansab) in the names of the progeny of Imam Musa Kazim RA. The reality, however, is that it is Ne'mat s/o Ismael

s/o Musa Kazim RA. If accidentally the name of Ismael is missing between the names of Ne'mat and Imam Kazim RA, to make it the basis of fault finding, is just like the fault finding of Imaduddin Esavi in Section three of

sixth chapter of his book, Hidayat-ul-Muslimeen, on the basis of some references from Islamic history books like, Rozathul-Ajnab and Madaarij-un-Nubuwat, that from Adnan to Ismael there are forty generations according to some, and forty-one generations according so some others, while yet others give some other figures. Hence, let the Muslims, who claim that Muhammad is among the descendants of Prophet Ibrahim AHS (Abraham), prove his descent from Ibrahim AHS. Is not this faultfinding the result of bigotry and prejudice?

The fact, however, is that everybody knew that the name of the father of Hazrat Mahdi AHS was Syed Abdullah and the government of the day had conferred on him the title Syed Khan.“The word Syed itself is a clear proof of his being from among the descendants of Prophet Muhammad SAWS. Besides, its proof is also available in the genealogical trees and the books of the non-Mahdavis that the name of the father of Hazrat Mahdi AHS was Syed Abdullah.The author of Khatm ul-Huda writes,“Among the descendants of our forefathers and the followers of your religion, Syed Dastageer Sahib and other Mashayakheen are there in Mysore; and in their genealogical trees the name Syed Abdullah here (as father of Hazrat Mahdi AHS) and Syed Ne’mat-ullah there (as the son of Imam Kazim RA) is present. Maulvi Khairuddin Muhammad Sahib Allahabadi writes, “His (the Imam’s) father was Khwaja Abdullah. The Government had conferred the title Syed Khan on him. His mother was Aamina Khatoon RA and she was the sister of Qawwamul Mulk. She was called Aaqa Malik. Both his mother and father were prominent (Ajillah) Syeds, the descendants of Bibi Fatima RZ (daughter of Prophet Muhammad SAWS). The author of Muqaddama-e-Siraj-ul-Absar writes in proof of the book Jaunpur Nama being the compilation of Maulvi Khairuddin Sahib quoting from the English book of S.M. Ja’far.

The author of Tuhfatul Kiram too has said, “Syed-ul-Awlia Syed Muhammad, whose title was Miran Mahdi, son of Mir Abdullah alias Syed Khan, who is a descendant of Imam Musa Kazim RA. This shows that the

name of the father of Hazrat Mahdi AHS was Syed Abdullah and it was well known in those days. Hence, the Tradition about the name of the fathers of the Prophet SAWS and Hazrat Mahdi AHS being the same has been quoted. Even the critic (the author of Hadiya) has admitted that this Tradition is accepted and treated as correct among the Mahdavis.In short, some of the contemporary Ulama have, despite knowing the name and the genealogy of Hazrat Mahdi AHS, made Khan the basis of their criticism. It was then that Hazrat Mahdi AHS retorted, "Ask Allah why He made the son of Syed Khan the Mahdi."

The author of Khatm-ul-Huda has said, "In the parlance of the researchers Muhaqqiqeen Abdullah is the Person of the Time (Fard-e-Waqt). He is called Qutub-e-Madar and Qutub-e-Dawar also. But from the beginning of Adam AHS to the end, the spirit of Muhammad SAWS alone is the helper of the Aqtab. In the discussions Mub-has of Yawaqiyat (45) , it is written that the soul of Prophet Muhammad SAWS becomes the helper of every Lord of Time (Qutb-e-Zaman) and he (the latter) becomes Abdullah. It is learnt from this that Prophet Muhammad SAWS is Abdullah by virtue of his being a perfect Musalman (Musalman-e-Taam). It is because of this that Hazrat Mahdi AHS took advantage of the word Abdullah in his reply to the Ulama that the special importance of the Viceregent/ khalifa- thullah is that he is Abd-e-Taam and Musalman-e-Taam. "From this point of view too, does this servant too have the glory of Abdullah or not, as Prophet Muhammad SAWS was Abdullah in reality?" The name of the father being Abdullah alone is not enough for staking the claim of being the Mahdi AHS. Another point in the reply of Hazrat Mahdi AHS for refuting the criticism is that, despite his being the Syed genealogically and the son of Abdullah, if the effort to rob him (Hazrat Mahdi AHS) of his Siyadat (being a Syed) by flourishing Khan from the

title Syed Khan to affirm that Hazrat Mahdi AHS was the son of Syed Khan, is justifiable, then the same kind of discussion on a word pertaining to the name of the father of the Prophet SAWS that a polytheist cannot

become Abdullah/servant or slave of Allah too is justifiable.This answer does not become tantamount to disavowing Abdullah as the name of the father of the Prophet SAWS. Otherwise, the name of the father of Hazrat Mahdi AHS would not have been Syed Abdullah. From this point of view also the name of Hazrat Mahdi AHS too should have been Muhammad Abdullah, although it is Syed Muhammad. Even the critic dared not call him Muhammad Abdullah' anywhere in his book. Hence, the accusation that we have disavowed Traditions with constancy and the consensus of the companions of the Prophet SAWS by disavowing Syed Abdullah as the name of the father of Prophet Muhammad SAWS is totally baseless.

☆☆☆☆☆

توضیح روایت(26،27)

حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں حق کی تاثیر ہر روز ترقی ہی پا رہی تھی۔ حتیٰ کہ افغانستان کی جیسی مملکت میں غیر معمولی مقبولیت و فتحمندی حاصل ہوئی جیسا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو ملک عرب میں حاصل ہوئی تھی۔ پانچ سو سال قبل کے افغانستان میں مہدویہ مذہب کی تبلیغ کوئی آسان کام نہ تھا۔ امامنا علیہ السلام کی کامیابی کا اِس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ شاہِ وقت نے آپؑ کا مزارِ مبارک اور گنبدِ شریف بنائی اور اب بھی وہاں ہزاروں آپؑ کے معتقد ہیں۔ آپؑ کا عرس اہتمام سے کرتے ہیں اگرچہ کہ حضرت کے خلفاو متبعین وہاں موجود نہ رہنے اور امتداد زمانہ کی وجہ حضرتؑ کی تعلیماتِ علیٰ حالیہ باقی نہیں رہی ہیں اِس کے باوجود آج بھی مہدوی وہاں زیارت کے لیے جاتے ہیں تو اُن کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔ غرض اِس روایت میں حضرتؑ کا یہ فرمان کہ:-

"تاثیرِ حق ہمچو ماہِ اول روز است کہ ہر روز زیادہ تر شود تا آنکہ بکمال رسد۔"

حضرتؑ کے زمانہ میں حضرتؑ کے دعویٰ مہدیت کی صداقت و قبولیت سے متعلق ہے جس کی تاثیر آپؑ کے زمانہ میں درجۂ کمال

کو پہنچ گئی تھی۔ یہ ترقی آپؑ کے بعد بھی رہی یا نہ رہی؟ یہ ایک علٰحدہ بحث ہے کیونکہ خود حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا ہے "ان الذین بدء غریباً سیعودالذین کمابدہ" اِسی طرح حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ: "درآخرِوقت دین نقصان خواہد شد"

☆☆☆☆☆

Roman:- Tauzih Riwayat (26,27):- Hazrat Mahdi AHS ke zamane mein Haq ki taseer har roz tarraqi hi pa-rahi thi. Hatta ke Afghanistan ki jaisi mamlekat mein gair-ma'muli maqbooliyat wa fath-mandi hasil hui jaisa ke Hazrat Rasoolullah SAWS ko Mulk-e-Arab mein Hasil huwi thi. Panch sau-saal qabl ke Afghanistan mein Mahdavia ki Tableegh koi Aasaan kaam na tha. Hazrat Mahdi AHS ki kamiyabi ka is-se badh-kar aor kiya Saboot hosakta hai ke Sha-e-Waqt ne Aap AHS ka Mazaar-e-Mubark aor Gumbad-e-Shareef banaee aur ab bhi wahan hazaraun Aap AHS ke mo'teqid hai. Aap AHS ka Urs aihtemaam se karte hain agarch-ke Hazrat ke Kholofa wa Muta'bieen wahan maujood na rahne aur imtedaad-e-zamana ki wajhe Hazrat AHS ki ta'leemaat-e-alaa-haliya baqi nahin rahi hain. Is-ke bawajood aaj bhi Mahdavi wahan Ziyarat ke liey jate hain to un-ke saath acha sulook kiya jata hai. Garz is-Riwayat mein Hazrat AHS ka yeh farman ke:-

"تاثیرِحق ہمچوماہِ اول روزاست کہ ہرروززیادہ ترشود تاآنکہ بکمال رسد۔"

Hazrat AHS ke zamane mein Hazrat AHS ke Dawa-e-Mahdiyat ki Sadaqat se muta'liq hai jis-ki ta'seer Aap AHS ke zamane mein darja-e-kamaal ko pahunch gaee-thi. Yeh taraqqi Aap AHS ke baad bhi rahi? Yeh aik alahedah bahes hai kiun-ke khud Hazrat Rasoolullah SAWS ne farmadiya hai ke:-

"ان الذین بدء غریباً سیعودالذین کمابدہ" **Isi-tarha Hazrat Mahdi AHS ne bhi farmaya ke:** "درآخرِوقت دین نقصان خواہد شد"

☆☆☆☆☆

English Translation (26,27)

During the days of Hazrat Imam Mahdi AHS the effect of the Truth was on the ascendancy, so much so that in a country like Afghanistan, (the religion of the Imam AHS) was becoming extraordinarily popular, as (the religion of) Prophet Muhammad SAWS had gained popularity in Arabia during the time of the Prophet SAWS. Propagating the Mahdavia religion in the Afghanistan five hundred years ago was not an easy job. The king of the country got the grave and tomb of the Imam AHS constructed. What more proof of his popularity is needed? Even today, there are thousands of his devotees in that country. His death anniversary is observed even today, even though his successors and followers are not there. And due to the vagaries of time and tide, the teachings of Hazrat Mahdi AHS have been obliterated. Despite all this, the Mahdavis go there to pay their respects at the Mausoleum of Hazrat Mahdi AHS. The local people treat them with love and respect. In short, Hazrat Mahdi AHS says in this parable, "The effect of the Truth is like the moon of the first day. It goes on increasing day by day till it becomes full." This saying of Hazrat Mahdi AHS relates to the truth and popular acceptance of his claim during his lifetime, when his popularity had reached its climax. Whether this popularity persisted after him or not is a different story, as the Prophet SAWS had said, "Verily, the religion was not familiar. Soon it will return to the state it was in at the beginning." Similarly, Hazrat Imam Mahdi AHS too has said, "The religion will become weak at the end."

☆☆☆☆☆

توضیح روایات در بیانِ معجزات

ایک چیز کا وجود، دوسری چیز کے وجود یا ظہور کی دلیل ہونا یقینی و مسلمہ امر ہے ورنہ معلومات سے مجہولات کا علم حاصل نہ ہوتا۔ اِسی لیے نشانی یا دلیل طلب کرنا انسان کی فطری خصوصیت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کبھی اپنے خلیفہ کو بھیجا اُس کے ساتھ نشانیاں بھی دی ہیں کہ جن سے حجت قائم ہو چنانچہ فرماتا ہے:-

ذَالِکَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَ هُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿22﴾
(سورة المؤمن)

ترجمہ:- یہ اِس وجہ سے ہے کہ رسول اُن کے پاس کھلی نشانیاں لے آتے تھے۔ اُن لوگوں نے انکار کیا پس اللہ تعالیٰ نے اُن کا مواخذہ کیا بے شک وہ قوی ہے۔ سخت عذاب دینے والا ہے۔

لطافتِ طبع، رقتِ قلب اور اثر پذیری ایک نیک سرشت انسان کے خاص جوہر ہیں جن کے ذریعہ وہ پند و نصیحت، ارشاد و ہدایت کو قبول کر سکتا ہے۔ شعاعِ نور شیشہ کے اندر سے گذر جاتی ہے لیکن پتھر میں فولادی تیر بھی گھس نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ خلیفتہ اللہ کے سامنے آتے ہی اُس کو مان لیتے ہیں۔ اُن پر اِس کے حرکات و سکنات، اخلاق و عادات، احکام و تعلیمات کا فوراً اثر پڑنے لگتا ہے اور بعض لوگ مزید اطمینان کے لئے خرقِ عادت یعنی معجزہ کے طلب گار ہوتے ہیں۔ اللہ چاہتا ہے تو اپنے خلیفہ کے ذریعہ ایسا معجزہ دِکھاتا ہے کہ وہ لوگ ویسا کام کرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو معجزہ کے ظہور کے بعد معترف ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا کو اژدھا بنانے کے بعد بعض ساحروں نے آپؑ کی نبوت کو تسلیم کر لیا تھا۔ اور جن کے دلوں میں ہدایتِ ایمان کی سعادت نہیں ہوتی اور جھٹلانے کے لئے معجزہ طلب کرتے ہیں وہ اب بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ:-

" اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿110﴾ (سورة المآئدة) یعنی یہ بجز کھلے جادو کے اور کچھ بھی نہیں۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿13﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ
(سورة النمل-14)

ترجمہ:- پس جب اُن کے پاس ہماری کھلی نشانیاں (راستہ) دِکھانے والی آئیں تو کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے اور انھوں نے گمراہی و تکبر سے انکار کر دیا۔ حالانکہ اُن کے دل اُن کی صداقت کا یقین کر چکے تھے۔

اِس سے معلوم ہوا کہ کفار اگرچہ نشانیاں دیکھ کر بھی انکار کر بیٹھتے ہیں مگر اُن کے دل اُن نشانیوں کے منجانب اللہ ہونے پر یقین کر لیتے ہیں۔ اور ظاہر بات ہے کہ جب تک وہ نشانیاں طاقتِ بشری سے خارج نہ ہوں اُس قسم کا یقین ہو نہیں سکتا۔ اِسی لیے قرآنِ مجید میں آیات یا بنیات کا استعمال انھیں معنوں میں ہوا ہے جو قدتِ بشری سے خارج ہوں اور وہ خاص قدتِ الٰہیہ پر دلالت کرتے ہوں یا انبیاء کی نبوت کو ثابت کرتے ہوں۔ اور اِسی لیے ان کو معجزات کہتے ہیں۔

معجزہ کا ممکن ہونا ایک بدیہی امر ہے جس پر دلیل لانے کی ضرورت نہیں کیونکہ بہ ظاہر جو باتیں عادت کے خلاف دکھائی دیتی ہیں وہ فی الاصل ممکن ہوتی ہیں۔ اگر وہ ممکن نہ ہوتیں تو اُن کا ظہور ہی نہ ہوتا۔ بعض منکرینِ نبوت کا خیال ہے کہ قانونِ قدرت کے خلاف کسی امر کے تسلیم کرنے کو عقل جائز نہیں سمجھتی کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو جائز ہو جائے گا کہ پہاڑ سونا ہو جائیں اور دریا تیل۔؟ علامہ سعد الدین تفتازانی نے "شرح مقاصد" میں اس خیال کی تردید فرمائی ہے کہ:-

ان المراد بخوارق العادة امور ممكنة فی نفسها و ممتنة فی العادة بوقوعها كانقلاب عصاحية فامكا نها ضروری و ابداء هاليس ابعد من ابداء خلق الارض و السماء و بينهما۔

ترجمہ:- خوارقِ عادت سے مراد وہ اُمور ہیں جو بذاتہا ممکن ہوتے ہیں اور عادتاً ممتنع۔ عادتاً ممتنع ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ایسے امور عادت کے طور پر وقوع میں نہیں آیا کرتے۔ مثلاً لکڑی کا سانپ بن جانا۔ بعید از عقل معلوم ہوتا ہے لیکن لکڑی کو سانپ و ہی قدرت بنائی جس نے زمین و آسمان اور اُن کے درمیان کی ہر چیز پیدا کی ہے۔ لہٰذا عصا کا سانپ بن جانا بھی ممکن ہے۔

اگرچہ، سحر، خارق عادت ہونے میں معجزہ سے مشابہ ہے لیکن اُصول میں بہت زیادہ فرق ہے۔

(1) سحر میں تعلیم و تعلم کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ مخصوص عملیات کی وجہ سے صادر ہوتا ہے اور معجزہ محض منشائے قدتِ الٰہی کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

(2)"سحر" نفوسِ خبیثہ سے صادر ہوتا ہے اور معجزہ نفوسِ قدسیہ سے۔

علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں:-

السحر امر خارق للعادة من نفس شریر خبیثة بمباشرة اعمال مخصوصه یجری فیهاالتعلیم و التلمذ بهذین الامرین یفارق المعجزة والکرامة (شرح مقاصد)

ترجمہ:- سحر ایک خارق عادت امر ہے جو بد نفس اور خبیث لوگوں سے صادر ہوتا ہے۔ جس کے لیے مخصوص اعمال اور تعلیم و تعلم کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ دونوں خصوصیتیں معجزہ و کرامت کے مقابلہ میں سحر کے فرق کو ظاہر کر دیتی ہیں۔

شیخ الرئیس نے ایک رسالہ میں "فعل و انفعال" پر بحث کرتے ہوئے "معجزہ" کی تین خصوصیتیں بیان کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ:-

صنف یتعلق بفضلة العلم و ذالک بان یوتی المستعدذالک کمال العلم عن غیر تعلیم و تعلم البشری حتی یحیط علما بماشاء الله تعالیٰ بقدر لطافة البشری باله الحق و طبقات الملٰئکة۔

ترجمہ:- انبیاء کا معجزہ فضیلتِ علم سے بھی متعلق ہوتا ہے اور یہ کمالِ علم بشری تعلیم و تعلم سے نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ اور اُس کے ملائیکہ کے ذریعہ نبی اپنی استعداد و لطافت کے موافق ہر اِس علم پر حاوی ہو جاتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔

اِس توضیح سے ظاہر ہے کہ معجزہ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ انسانی جدوجہد کے بغیر منجانب اللہ اُس کا ظہور ہوا کرتا ہے اور کرامت کی بھی یہی صورت ہے۔ لیکن معجزہ اور کرامت میں اصطلاحی فرق یہ ہے کہ مدعی خلافتِ الٰہیہ سے صادر ہو تو معجزہ۔۔ نفوسِ مطہرہ و مقدسہ سے بلا دعویٰ خلافتِ الٰہیہ صادر ہو تو کرامت کہتے ہیں۔

چونکہ مہدیٔ موعود علیہ السلام خلیفتہ اللہ ہیں جن کی خصوصیت محی الدین عربیؒ نے فتوحاتِ مکیہ میں یہ بیان فرمائی ہے۔:-

فان المهدی حجة الله علیٰ اهل زمانه و هی درجة الانبیاء التی یقع فیهاالمشارکة۔

ترجمہ:- بے شک مہدیؑ، اپنے اہلِ زمانہ پر اللہ کی حجت ہے اور وہ حجت انبیاء کے درجہ سے مشارک ہے۔

اور صاحبِ کشف الحقائق نے لکھا ہے کہ:-

دعوته کدعوةالنبی و جزبه کحزب النبی و علمه کعلم النبی و ذاته کذات النبی۔

ترجمہ:- مہدیؑ کی دعوت نبیؐ کی دعوت کی جیسی، اُس کی گروہ نبیؐ کی گروہ کی جیسی، اُس کا علم نبیؐ کے علم کے جیسا اور اُس کی ذات نبیؐ کی ذات کے جیسی ہے۔

اِس لیے امامناعلیہ السلام سے جو خوارقِ عادات ظہور میں آئے ہوں اُن کو بھی معجزات کہتے ہیں۔ چونکہ معجزات کا ظہور بالکلیہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے وہ جب چاہتا ہے اپنے خلیفہ کی تائید میں ظاہر فرماتا ہے۔ اِس لیے امامناعلیہ السلام نے بارہا فرمایا کہ:

حجت دادن کارِخداوند یست حجت دہد یا نہ دہد بندہ را دریں چہ کار است بر ما تبلیغ فرض است۔ (روایت 26)

ترجمہ:- معجزہ عطا کرنا خدائے تعالیٰ کا کام ہے عطا کرے یا نہ کرے بندہ کا اِس میں کیا دخل ہے؟ ہم پر تو صرف تبلیغ فرض کی گئی ہے۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے بہت معجزے عطا فرمائے ہیں جن میں سے چند معجزے نقلیات کی اِس کتاب میں درج ہوئے ہیں اِس کے علاوہ "حجته المنصفین"، "انصاف نامه" ' مولود مولفه حضرت میاں عبد الرحمٰنؒ، "مطلع الولایت" وغیرہ کتابوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ نے "افضل المعجزات" میں ایک سو معجزے جمع کیے ہیں " شواہد الولایت" باب (36) میں بھی بیان ہوئے ہیں نیز غیر مہدویوں کی بعض کتابوں میں بھی پائے جاتے ہیں جن کی تفصیل طوالت کا باعث ہوگی۔ یہاں اس کا موقع نہیں۔ آپؑ کے معجزات میں اہم اہم اخبارِ مغیبہ پائے جاتے ہیں۔

مثلاً:-(1) روایت ہے کہ امامناعلیہ السلام نے آخر وقت سب کو پند و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کسی کو میری مہدیت میں شک ہو یا آزمایش منظور ہو تو قبر میں رکھنے کے بعد دیکھو اگر بندے کو پاؤ تو سمجھو کہ بندہ مہدیٔ موعود نہیں تھا۔ جب آپؑ کا وصلِ مبارک ہو گیا آپؑ کو لحدِ مبارک میں پہنچانے کے بعد آپؑ کے فرزند حضرت بندگی میاں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہٗ نے آپؑ کا فرمان یاد دلایا اور دیکھا تو لفافہ خالی تھا۔ یہ کیسی اہم پیشگوئی ہے جسے امامناعلیہ السلام نے اپنے دعوے کی صداقت کی

ایک حجت قرار دی اور تحدید کے ساتھ پیش فرمایا اگر یہ پوری نہ ہوتی تو آپؑ کے متبعین ایک سال تک وہاں رہ کر تبلیغ جاری نہ رکھتے۔

(2) امامناعلیہ السلام ایک دفعہ اِس آیت پر بیان فرمارہے تھے۔

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا۔۔۔الخ (سورۃ اٰل عمران۔195)

ترجمہ:- جن لوگوں نے ہجرت (1) کی اور جو اپنے گھروں (2) سے نکالے گئے اور میرے (یعنے اللہ کے) راستے (3) میں ستائے گئے اور جنھوں نے جہاد کیا اور قتل کئے گئے۔

اِس آیت کی چاروں صفات کی توضیح کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ یہ صفات بندہ اور بندہ کی گروہ سے بھی متعلق ہیں۔ پہلی تین صفات کا ظہور تو ہو چکا۔ چوتھی صفت باقی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو گی اور چونکہ بندہ مہدیٔ موعود خلیفۃ اللہ ہے دنیا کی کوئی قوت بندے پر غالب نہیں آسکتی۔ اِس لیے بندہ کی چوتھی صفت کا ظہور "سید خوندمیر" (آپؑ کے داماد و صحابیؓ) کے ذریعہ ہو گا۔ یہ میرے بدل ہوں گے۔ یہ خاتمِ ولایتِ محمدیہ کی صفت کا بار ہے اِس کے حامل کا سر جدا، تن جدا، پوست جدا ہو کر رہے گا۔۔۔۔ پھر آپؑ نے حضرت سید خوندمیرؓ کی کمر سے دو تلوار باندھتے ہوئے فرمایا کہ جس وقت مقاتلہ ہو گا پہلے دن لڑائی میں تمہاری فتح ہو گی اگرچہ اِس دن ساری دنیا کی قوت بھی تمہارے مقابلہ میں ہو اور تم تنہا رہیں یہ بات بندے کی صداقتِ مہدیت کی حجت ہے۔ یعنی اگر ایسا نہ ہو تو سمجھنا کہ میں مہدیٔ موعود نہیں تھا"۔ روایات سے ثابت ہے کہ امامناعلیہ السلام کے بیس سال بعد پیشگوئی پوری ہوئی اور آج حضرت شاہِ خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کی تین زیارت گاہ ہیں۔ سدراسن (1)۔ پٹن (2)۔ چاپانیر (3) ۔علاقۂ گجرات میں موجود ہیں۔ اِس کی "تفصیل" روایت (176)، (177) کی توضیح میں معلوم ہو جائیگی۔

☆☆☆☆☆

Tauzih-e-Riwayat dar-bayan-e-Mu'jizaat

Aik cheez-ka wojood, dosri cheez-ke wojood ya zahoor ki daleel hona yaqeeni wa musallimah amr hai warna ma'lumaat se majlhoolaat ka ilm hasil na hota. Isi-liey nishani ya daleel talb karna insan ki fitri khusoosiyat hai. Aor yahi wajhe hai ke Allahu Ta'ala jab kabhi apne Khalifeh ko bhaija os-ke Saat nishaniyan bhi di-hain ke jin-se Hujjat Qaem ho; chunache farmata hai:-

ذَالِکَ بِاَنَّهُمۡ کَانَتۡ تَّاۡتِیۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَکَفَرُوۡا فَاَخَذَ هُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿22﴾ (سورۃ المؤمن)

Translation: Yeh is-wajhe se hai ke Rasoolullah un-ke pas khuli nishaniyan le-aate the. Un-logaun-ne inkaar kiya pas Allahu Ta'ala ne un-ka muakhizah kiya be-shak woh qawi hai. Sakht azaab dene wala hai.

Latafat-e-Taba', riqqat-e-qalb aor asar pazeeri aik naikk sarisht insan ke khas jauhar hain jin ke zarye woh pand wa nasihat wa hidayat ko qabool karsakta hai. Shua'-e-noor shishe-ke-andar se guzar jati hai laikin pathar mein fauladi teer bhi ghus nahin sakte. Yahi wahje hai ke baaz log Khalifatullah ke samne aate hi us-ko man lete hain. Un-par is ke harakat wa sakanat, akhlaq wa aadaad, ahkaam wa ta'leemat ka fauran asar padhne lagta hai aur baaz log mazeed itmainaan ke liey kharq-e-aadat yani Mu'jizah ke talab-gaar hote hain. Allah chahta to apne Khalifah ke zarye aisa Mu'jizah dikhata hai ke who log waisa kaam karne se aajiz ho-jate hain. Yahi log hain jo Mu'jizah ke Zahoor ke baad mu'tarif hojate hain. Jaisa ke Hazrat Musa AHS Asa ko axdaha banana ke baad baaz sahiraun ne Aap AHS ki nubuwat ko tasleem karliya tha. Aor jin-ke dilaun mein Hidayat-e-Eiman ki sa'dat nahin hoti aor jhutlane ke liey Mu'jizah talab karte hain woh ab bhi yahi kah-rahe hain ke:-

اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿110﴾ (سورۃ المآئدۃ) **yani yeh bajuz khule jado ke aor kuch bhi nahin.**

فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ اٰیٰتُنَا مُبۡصِرَةً قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿13﴾ وَجَحَدُوۡا بِهَا وَاسۡتَیۡقَنَتۡهَاۤ اَنۡفُسُهُمۡ ظُلۡمًا وَّعُلُوًّا ؕ

(سورۃ النمل-14)

Pas jab un-ke pas hamari khuli nishaniyan (rasta) dikhane wali aaein to kahne lage yeh to khula jado hai aur unhuine gumrahi wa takkabur se inkar kardiya. Halanke un ke dil un-ki Sadaqat ka yaqeen karchuke the.

Is se maloom huwa ke kuffar agarche nishaniyan dekh kar bhi inkar kar baithe hain magar un-ke-duk un-nishaniyaun ke minjanib Allah hone par yaqeen karlete hain. Aor zahir baat hai ke jab-tak woh nishaniyan taqat-e-bashari se kharij na hon-us qisam ka yaqeen ho-nahin sakta. Isi liey Quraan-e-Majeed mein Aayaat ya Bayyinaat ka istemaal inhien mua'naun mein huwa hai jo qudrat-e-bashari se kharij hon aor woh khas qudrat-e-ilahiya par dalalt karte hon ya Ambiya' ki Nubuwat ko sabit karte hon. Aor isi liey in ko Mu'jizaat kahte hain.

Mu'jizah ka mumkin hona aik bidihi amr hai. jis par daleel lany ki zaroorat nahin kuin-ke ba-zahir jo batein a'dat ke khilaf dikhaee deti hain woh fil-asl mumkin hoti hain. Agar woh mumkin na hotein to un-ka Zahoor hi-na hota. Baaz munkireen-e-Nubuwat ka khiyal hai ke qanoon-e-qudrat ke khilaf kisi amr ke tasleem karne ko aql jaez nahin samjhti kuin-ke agar yah tasleem karliya jaey to jaez hajaega ke pahadh zona hojaeinge aur darya tail? Allama Sa'adudin Tafta-zani RA "Sharah-e-Maqasid" mein is-khayal ki tardeed farmaee hai ke:-

ان المراد بخوارق العادة امور ممكنة فی نفسها و ممتنة فی العادة بوقوعها كانقلاب عصاحية فامكا نها ضروری و ابداء هاليس ابعد من ابداء خلق الارض و السماء و بينهما۔

Translation:- Khawariq-e-a'dat se murad woh umoor hain jo bazatiha mumkin hote hain aor aadatan mumtane'. A'datan mumtane' hone ke yeh mua'ni hain ke aise umoor a'dat ke taur par woqo mein nahin aayaa karte. Maslan lakdi ka sanp banjana baeed az aql maloom hota hai laikin lakdi ko sanp wahi qudrat banaee jis ne zameen wa aasmaan aur un-ke darmiyan ki har cheez paida ke hai. lehaza Asa' ka sanp banjana bhi mumkin hai. Agar-che Saher, Khariq aadat hone mein Mu'jizah se mushabeh hai laikin osool mein bahut ziyada farq hai.

1) Saher mein ta'leem wa ta'allum ki zaroorat hoti hai aur woh makhsoos amaliyat ki wahje se sadir hota hai aor Mu'jizah mahez manshaa-e-qudrat-e-Ilahi ki wajhe se zahir hota hai.

2) Saher nufoos-e-khabeesa se sadir hota hai aor Mu'jizah nufoos-e-qudsiya se. Allama Sa'duddin Taftazani farmate hain:-

السحرامر خارق للعادة من نفس شریر خبیثة بمباشرة اعمال مخصوصه یجری فیهاالتعلیم و التلمذبهذین الامرین یفارق المعجزة والکرامة (شرح مقاصد)

Translation:- Saher aik khariq aadat amr hai jo bad-nafs aor khabees logaun se sadir hota hai. Jis ke liey makhsoor aamaal aur ta'leem wa ta'allum ki zaroorat hote hai aur yeh dono khusoosiyatein Mu'jizah wa Karamat ke muqabile mein saher ke farq ko zahir kardeti hain. Shaikhur-Raees ne aik risale mein " fel wa anfa'l" par bahes karte huwe "Mu'jizah" ki teen khusoosiyatein bayan ki hain jin mein se aik yeh hai ke:-

صنف یتعلق بفضلة العلم و ذالک بان یوتی المستعدذالک کمال العلم عن غیر تعلیم و تعلم البشری حتی یحیط علما بماشاء الله تعالیٰ بقدر لطافة البشری باله الحق و طبقات الملٰئکة۔

Translation:- Anmbiya ka Mu'jizah fazilat-e-ilm se bhi muta'liq hota hai aur yeh kamal-e-Ilm-e-bashari ta'leem wa ta'allum se nahin balke Khuda-e-Ta'ala aor uske Malaeka ke zarey Nabi apni istedaad wa latafat ke muafiq har us-ilm par havi hojata hai je Allahu Ta'ala ko Manzoor ho.

Is Tauzih se zahir hai ke Mu'jizah ki ahem khusoosiyat yeh hai ke insani jidojahd ke bagair minjanib Allah us-ka Zahoor ho-wa karta hai aor Karamat ki bhi hahi yahi soorat hai. Laikin Mu'jizah aur Karamt mein istelahi farq yeh hai ke Muddaee-e-khilafat-e-Ilahiya se sadir ho-to Mu'jizah..Nufoos-e- mutaharrah wa muqaddisa se bila-Dawa Khilafat-e-Ilahiya sadir ho-to Karamt kahte hain.

Chunke Mahdi-e-Maud AHS Khalifatullah hain jin ki khusoosiyat Mohi-Uddin Arabi RA ne Futuhaat-e-Makkiya mein yeh bayan farmaee hai.

فان المهدی حجة الله علیٰ اهل زمانه و هی درجة الانبیاء التی یقع فیهاالمشارکة۔

Translation:- Be-shak Mahdi AHS, apne Ahle-e-Zamana par Allah ki hujjat hai aor woh Ambiya ke darajeh se musharik hai.

Aor Sahib-e-Kashful Haqaeq ne likha hai ke:-

دعوته کدعوةالنبی و جزبه کحزب النبی و علمه کعلم النبی و ذاته کذات النبی۔

Translation:- Mahdi AHS ki Dawat Nabi SAWS ki Dawaqt ki jaisi, os-ki Grouh Nabi SAWS ki jaisi, Os-ka Ilm Nabi SAWS ke Ilm ke jaisa aur os-ki Zaat Nabi SAWS ki Zaat ke jaisi hai.

Is-liey Imamuna AHS se jo-khawariq-e-a'daat zahoor mein aaey hon-un ko bhi Mu'jizaat kahte hain. Chunke Mu'jizaat ka Zahoor bilkuliya Allahu Ta'ala ke ikhtiyaar mein hai woh jab chahta hai apne Khalifeh ki taeed mein zahir farmata hai. is-liey Imamuna AHS ne barha frmaya ke:-

حجت دادن کارِخداوند یست حجت دہد یا نہ دہد بندہ را دریں چہ کار است بر ما تبلیغ فرض است۔(روایت 26)

Translation:- Mu'jizah ata karna Khuda-e-Ta'ala ka kaam hai ata kare ya na kare bandeh ka is-mein kiya dakhal hai? ham par to sirf tableegh farz ki gaee hai. Aap AHS ko Allahu Ta'ala ne bahut Mu'jizeh ata farmaey hain jin mein se chan Mu'jizeh Naqliat ki is-kitab mein darj huwe hain is-ke ilawa

"حجته المنصفین"، "انصاف نامه" 'مولود مولفه حضرت میاں عبد الرحمٰنؒ، "مطلع الولایت"

Wagairah kitabaun mein bhi pae-jate hain. Hazrat Sha-e-Qasim Mujtahid-e-Groh RA ne "Afzal-ul-Mu'jizaat" mein aik-saw Mu'jizaat jama' kiye hain. "Shawahid-ul-Vilayat" Baab (36) mein bhi bayan huwe hain neez ghair Mahdaviyaun ki baaz kitabaun mein bhi pae-jate hain jin ki tafseel tawalat ka ba'as hogi. Yahan is-ka mauqa nahin. Aap AHS ke Mu'jizaat mein ahem ahem akhbar-e-mughiba pae-jate hain. Maslan:-

1) Riwayat hai ke Imamuna AHS ne Aakhir waqt sab ko pand wa nasaeh karte huwe frmaya ke agar kisi ko meri Mahdiyat mein shak ho-ya Aazmaesh Manzoor ho to qaba mein rakhne ke baad dekho agar bande ko pao tw samjho ke banda Mahdi-e-Mau'ood nahi tha. Jab Aap AHS ka

wisaal hugaya Aap AHS ko Lahad-e-Mubarak mein pahunchane ke baad Aap AHS ke farzand Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Sani-e-Mahdi RZ ne Aap AHS ka farman yad-dilaya awr dekha to Lifafah khali tha. Yeh kaisi ahem paisheengoee hai jise Imamuna AHS ne apne Dawe ki Sadaqat ki aik hujjat qarar di-aor tahdeed ke saath paish farmaya agar yeh poori na-hoti to Aap AHS ke mutabieen aik saal tak wahan rah kar tableegh jari na-rakhte.

2) Imamuna AHS aik dafa is-Aayat par bayan farma-rahe the.

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِيْلِیْ وَ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا۔۔۔الخ (سورۃ اٰل عمران۔195)

Translation:- Jin logaun-ne Hijrat (1) ki aor apne gharaun (2) se nikale gaye aor mere (yani Allah ke) raste (3) mein sataye gaye aor jin-huin-ne Jihad kiya aor qatl kiye gaye.

Is Aayat ki charaun sifaat ki tauzih karte huwe Aap AHS ne farmaya ke yeh Sifaat bande aur Bande ki Groh se bhi muta'liq hain. Pahle teen Sifaat ka Zahoor to ho-chuka. Chauthi Sifat baqi hai. In Sha Allahu-ta'ala poori hogi aur chunke banda Mahdi-e-Mau'ood Khalifatullah hai duniya ki koi quwwat bande par galib nahin aasakti. Isi liey bande ki chauthi sifat ka Zahoor "Syed Khundmeer" (Aap ke Damad wa Sahabi RZ) ke zareye hoga. Yeh mere badal honge. Yeh Khati-e-Vilayat-e-Muhammadiya ki sifat ka baar hai is-ke hamil ka sar juda, tan juda, post juda ho-kar rahega….Phir Aap AHS ne Hazrat Syed Khundmeer RZ ki kamar se do-talwar bandhte huwe farmaya ke jis waqt Muqatila hoga pahle din ladaee mein tumhare fatah hogi agarche is-din sari duniya ki quwwat bhi tumhary muqabile mein ho aor tum tanha rahein. Yeh baat bande ki Sadaqat-e-Mahdiyat ki Hujjat hai. ya'ni agar aisa-na ho to samajhna ke mein Mahdi-e-Mau'ood nahin tha.

Riwayaat se sabit hai ke Imamuna AHS ke (20) saal baad paisheengoee poori huwi aur aaj Hazrat Sha-e-Khundmeer RZ ki teen Ziyarat Gah hain. SUDRASAN (1), PATAN (2), CHA-PANEER (3) Ilaqa-e-Gujrat mein

maujood hain. Is ki tafseel Riwayat (176-177) ki tauzih mein maloom hojayegi.

Miracles

It is an accepted and certain fact that the existence of one thing is the proof of the existence or manifestation of another thing. Otherwise, the knowledge of the known thing would not lead to unknown things. Hence, demanding a sign or a proof is the special nature of man, and, hence, whenever Allah sent his Viceregents, He also sent with them some signs that proved (their claims). Allah says,

ذَالِکَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَ هُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿22﴾ (سورة المؤمن)

“It was so because their apostles had come to them with proofs (of their mission), but they (the people) rejected them; So Allah seized them; for He is Mighty, Strict in chastising.”

The elegance of natural temper, subtlety of the heart and acceptance of the influence are the special merits of a human being, through which he accepts advice and guidance. A ray of light passes through the glass but a steel arrow too will not penetrate a rock. This is why some people accept the Vice-regent of Allah as soon as they come in his presence. The actions and movements, character and habits and commands and teachings of the Vice-regent of Allah affect such a person as soon as he comes into contact with the Viceregent. But some people demand miracles or unusual happenings for their further satisfaction. When Allah wills, He manifests through His Vice-regent such miracles that other people are incapable of performing. These are the people who concede after they see the miracle, as the conjurers accepted the Prophet-hood of Musa AHS/Moses when he turned his staff into a large serpent. And people whose hearts are not

endowed with the good fortune of receiving Divine Guidance and Faith and who demand a miracle just as an excuse to belie, say that this is greater sorcery. Allah says, "And when Our miracles were wrought in their very presence, so as to bring home to them the truth of Our message, they said, "This is plain sorcery. Although in their minds they felt certain that they (the Miracles) were true, they denied them in sheer wickedness and pride." This shows that the infidels disavow even after the signs manifest, but their hearts accept the signs as coming from Allah. It is obvious that unless these signs do not emanate from the human power, such certainty/yaqeen does not occur. That is why the signs and clear arguments have been used in this sense in Qur'aan. And they prove the special Omnipotence or they prove the prophet-hood of the prophets. Hence, they are called Miracles. The possibility or otherwise of Miracles is obvious. There is no need to prove it because events that appear to be contrary to nature are in reality possible. Had they been impossible, they would not have occurred. Some of the disavowers think that wisdom does not consider it legal to accept an event that is unusual, because it would become legal if they accept such events like a mountain turning into gold and the water in rivers or oceans turning into oil. Allama Sa'aduddin Tuftazani RA has contradicted this thinking and writes in his book, Sharah-e-Maqasid, "Unusual events are those, which are by their nature possible but are impossible by or against habit. Adatan mumtane means that they do not occur as a matter of habit. For instance, a stick becoming a snake appears to be against reason. The same Omnipotence that has created all that is between the heavens and the earth also changes a stick into a snake. Hence, the stick becoming a snake too is possible. Although sorcery is very much like the miracle, there is a great difference between the two in principle:

(1) Sorcery is to be taught and learnt and comes into effect through special deeds/amaliyat, but miracles take place due to the will of the Almighty.

(2) Sorcery takes place through the evil spirits, while the Miracles take place through the holy spirits. Allama Tuftazani RA says, "Sorcery is an unusual event that takes place through evil spirits and wicked people and it needs special teaching, learning and works. These things manifest the difference between sorcery and Miracles or other supernatural events /Karamat." Sheikh-ur-Rais Bu-Ali-Sina (Avicenna) has discussed the subject of "Activity and Passivity" (fe'l and infi'al) in a tract and enumerated the three specialties of Miracles; one of them is, "The Miracles of the Prophets are related to the superiority of the knowledge and becoming a snake too is possible. Although sorcery is very much like the Miracle, there is a great difference between the two in principle:

(1) Sorcery is to be taught and learnt and comes into effect through special deeds/Amaliyat, but Miracles take place due to the will of the Almighty.

(2) Sorcery takes place through the evil spirits, while the Miracles take place through the holy spirits. Allama Tuftazani RA says, "Sorcery is an unusual event that takes place through evil spirits and wicked people and it needs special teaching, learning and works. These things manifest the difference between sorcery and miracles or other supernatural events /Karamat." Sheikh ur-Rais Bu-Ali-Sina (Avicenna) has discussed the subject of "Activity and Passivity" (fe'l and infi'al] in a tract and enumerated the three specialties of miracles; one of them is, "The Miracles of the Prophets are related to the superiority of the knowledge and Prophet SAWS and his zaat/nature is like the zaat of the Prophet SAWS." It is for this reason that the unusual events or those against the common habit that Hazrat Mahdi AHS has performed too are called Miracles /Mu'jizaat, and since the manifestation of the Miracles is wholly in the power of Allah Almighty, He manifests them in favour of His Vice-regent, whenever He wishes. Hence, Hazrat Mahdi AHS has said, "To grant a Miracle is the work of Allah Most High. He may or may not grant it. What part does this servant have to play in it? Only propagation is made obligatory on us." Allah Most High has granted many Miracles to Hazrat

Mahdi AHS. Some of them have been reported in this book of Naqliyaat /Parables. Apart from this, the books, Hujjat-ul-Munsifeen, Insaf Nama, Maulood, Miyan Abdur-Rahman RZ, Matla-ul-Vilayat and others, too have reported them. Hazrat Shah Qasim RA Mujtahid-e-Giroh has reported a hundred Miracles of Hazrat Imam Mahdi AHS in his book, Afzal al-Mu'jizaat. The Miracles have been reported in Chapter 36 of Shawahid-ul-Vilayat also. They have also been reported in the books of non-Mahdavi writers. To enumerate all these will add to the bulk of this book. This is not the occasion to give details. Among his Miracles, some very important information of the Unknown and the Unseen is found. A couple of them are as follows:

(1) It is narrated that after giving final advice to his companions on his death bed, Hazrat Mahdi AHS said, "If anybody has any doubt about my being the Mahdi-al-Mau'ood, or somebody wants to test the veracity of my claim to Mahdiship, let him check in the shroud after placing my body in the grave. If they find me there, then believe that this Banda/ servant of Allah was not the Mahdi-al-Mau'ood." After placing the body in the grave, his son Hazrat Bandagi Miran Syed Mahmood RZ recalled the saying of Hazrat Imam Mahdi AHS, searched in the shroud and found that the shroud was empty. This is a very important prediction, which Hazrat Imam Mahdi AHS challengingly made the basis of the proof of his staking the claim to Mahdiship. Had this prediction not come true, his followers would not have stayed (at Farah in Afghanistan) and continued the work of the propagating his religion.

(2) Hazrat Imam Mahdi AHS was delivering the bayan of the Quranic Verse, "So those who fled and were driven forth from their homes and suffered damage in My cause, and fought and were slain, verily I shall remit their evil deeds from them." Explaining all the four ingredients of this Verse, Hazrat Imam Mahdi AHS said, "These attributes are also of this servant of Allah and his community. The first three ingredients have come to happen. The fourth is yet to manifest. And since this servant is the

Vice-regent of Allah, no power on earth will overpower him. It will manifest through Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ (Companion, Son-in-law and second successor of Hazrat Imam Mahdi AHS). He will be my substitute. This is the burden of the attribute of the Seal of the Sainthood of Prophet Muhammad SAWS. The bearer of this burden will have his head separated, his body separated and his skin too will be separated." Further, tying two swords on either side of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ, Hazrat Imam Mahdi AHS said, "When the battle takes place, the first day you will be victorious, even if the entire forces of the world are fighting against you and you are alone. This will be the proof of the veracity of the Mahdiship of this servant of Allah. In other words, if this does not happen, believe or consider that I am not the Mahdi al-Mau'ood." Later events have proved that the predictions of Hazrat Imam Mahdi AHS have come true some twenty years after Hazrat Mahdi AHS's demise. And today, there are his graves at three places, Sudrasan, Patan and Chapanir in Gujarat. Further details will be known in the Tauzih of parables 174 and 177.

☆☆☆☆☆

توضیح روایات در بیان پسخوردہ

تاثیراتِ پسخوردہ کی روایات میں امامنا علیہ السلام کے پسخوردہ کا عمل جو پایا جارہا ہے وہ سنتِ رسول اللہ ﷺ کے عین مطابق ہے۔ آنحضرت ﷺ کا بھی یہی عمل تھا۔ بچے بیمار پڑتے یا پیدا ہوتے تو اُن کو آپؐ کی خدمت میں حاضر کرتے آپؐ بچے کے سر پر ہاتھ پھیر کر اپنے منھ میں کھجور ڈال کے اِس کے منھ میں ڈالتے اور اس کے لیے برکت کی دعا فرماتے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا لڑکا پیدا ہوا تو آپؐ کی خدمت میں لائے آپؐ نے اس کا نام رکھا اپنے منھ میں کھجور ڈال کے اِس کے

منھ میں ڈالی اور برکت کی دعاء فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے تو اُن کی والدہ حضرت اسماءؓ اُن کو لے کر آئیں اور آپؐ کے گود میں رکھ دیا۔ آپؐ نے کھجور منگوا کر چبائی اور اِس کے منھ میں ڈالدیا پھر برکت کی دعا دی۔

آپؐ بعض بچوں کے منھ میں کلی کر دیتے اور بعض کے منھ میں لعابِ دہنِ مبارک ڈالتے اور بعض کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ (بخاری کتاب الدعوات باب الدعالو للصبیان بالبرکة مسح زؤسهم و کتاب العقیقة باب تسمیة المولوددعداة یولدلمن لم یحق تحنیکه) ماخوذ اسوۂ صحابہؓ

اِس کے علاوہ امامناعلیہ السلام کے زمانے میں مریدوں اور عوام پر مشائخیں کی کرامات اور مافوق العادت مظاہرے اُن کے اعلیٰ معیار کی دلیل قرار پا چکے تھے۔ اس لیے عموماً مشائخیں ، اپنی بساط قائم رکھنے کے لیے تعویذ گنڈے عملیات کی سادھنی، جنات و موکلین کو تابع کرنے کی مشقیں وغیرہ اُمور میں منہمک ہو چکے تھے اور یہ شریعت و اخلاق کی کھلی خلاف ورزی تھی۔ اِس لئے امامناعلیہ السلام نے پسخوردہ کا عمل جاری فرمایا۔ جس کے ذریعہ ہر تکلیف و ہر بلا سے نجات مل جاتی تھی بلکہ نورِ ایمان بھی نصیب ہوتا تھا۔ اور یہ کیفیت محض صالحیت اور لطفِ الٰہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اِسی لئے آپؐ کے متبعین کا بھی یہی عمل رہا ہے۔

روایت ہے کہ شہر چاپانیر میں ایک رئیس حضرت بندگی میاں شاہِ نعمت رضی اللہ عنہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کچھ (سرّ وغیرہ) پڑھ کر پھونکنے کی درخواست کی آپؑ نے فرمایا:-

ما خواندن نمی دانیم اگر در خاطر باشد پسخورده بدہم والشفاء من اللہ۔(انصاف نامہ باب2)

یعنی میں (سرّ وغیرہ) پڑھنا نہیں جانتا ہوں اگر چاہتے ہو تو پسخوردہ دونگا۔ اور شفاء تو اللہ کی جانب سے ہے۔ حاصل یہ کہ امامنا علیہ السلام کا اور آپؑ کی گروہ میں فقرائے کرام کا عمل پسخوردہ ہی رہا ہے۔۔

روایت (267،275):- میں بار گزیدہ کتے کا زہر حضرت کے لعابِ دہنِ مبارک سے رفع ہو جانے کا ذکر ہے۔

مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے دائرہ میں کتے کی موجودگی پر سخت اعتراض کیا ہے حالانکہ دوسری روایات میں یہ توضیح موجود ہے کہ

"جن" تھا۔ چنانچہ دوران اعتراض میں خود صاحبِ ہدیہ نے بھی اپنے الفاظ میں یہ روایت درج کی ہے۔ وہ

"میاں سید محمود مہدیِ ثانی کے پاس بھی ایک کتا تھا لالہ نام ایک روز بی بی ملکنؓ نے اِس کو اینٹ کا ٹکڑا مارا۔ میاںؓ نے کہا کہ اگر وہ کتا ہو تو اُس کو مارو لیکن وہ کتا نہیں ہے۔ بی بیؓ نے کہا کہ میرا نجیؑ یہ بھائی کالو (امامنا علیہ السلام کے دائرہ کا کتا) کے بجائے کہا، ہاں یہ اِس کا بھائی ہے۔ (ماخوذ از ہدیۂ مہدویہ) اِس کے علاوہ اِس کتے کا ذکر اللہ میں مشغول رہنا، احترامِ رمضان کی وجہ اوقاتِ روزہ میں کچھ نہ کھانا اور بعض وقت اِس کی بانگ پر موذن کا بیدار ہونا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن کو عرفان مآب ہستیوں کے سوائے عام لوگ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کوئی حیرت و تعجب کی بات نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ صاف و صریح طور پر فرمایا ہے کہ:-

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ۔ الخ (سورۃ بنیٓ اسرآئیل۔ 44)

ترجمہ:- اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی حَمْدُ وَتَسْبِیْحُ نہ پڑھتی ہو۔

ہرگیا ہے کہ از زمیں روید، وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ گوید

یعنی جو گھانس زمین سے اُگتی ہے "وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ" کہتی ہے۔ مگر افسوس کہ مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے خوب دل کھول کر طنز ہو، د کیا ہے۔ حالانکہ روایت سے ظاہر ہے کہ وہ جن تھا تو پھر اُس کی موجودگی اور اُس کی خصوصیات پر اعتراض کا موقع ہی موقع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿56﴾ (سورۃ الذّٰریٰت)

ترجمہ:- میں نے جن و انسان کو عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔

Roman: Tauzih Riwayaat dar paskhurdah

Taseer-e-Paskhurah ki riwayaat mein Imamuna AHS ke Paskhurde ka amal jo paya ja-raha hai woh Sunnat-e-Rasoolullah SAWS ke ain mutabiq

hai. Aan Hazrat SAWS ka bhi yahi amal tha. Bache bimaar pad-te ya paida hote to un ko Aap SAWS ki khidmat mein hazir karte Aap SAWS bache ke sar par haat phair kar apne munh mein khajoor daal ke us-ke munh mein dalte aor os ke liye barakat ki dua farmate.

Hazrat Abu Musa Asha'ri RA ka ladka paida huwa to Aap SAWS ki khidmat mein laye Aap SAWS ne os-ka naam rakha apne munh mein khajoor dal ke os ke munh mein dali aor barakat ki dua farmaee. Hazrat Abdullah Bin Zubair RZ paida huwe to un-ki walida Hazrat Asma' RZ un-ko lekar aaein aor Aap SAWS ke god mein rakh-diya. Aap SAWS ne khajoor mangwa-kar chabaee aor os-ke munh mein dal diya phir barakat ki dua dee.

Aap SAWS baaz bachaun ke munh mein kulli kardete aor baaz ke munh mein Loa'b-e-Dahen-e-Mubarak dalte aor baaz ki aankhaun par haath phairte the.

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعالو للصبیان بالبرکۃ مسح زؤسھم و کتاب العقیقۃ باب تسمیۃ المولوددعداۃ یولدلمن لم یحق تحنیکہ) ماخوذ اسوۂ صحابہؓ

Is ke ilawa Imamuna AHS ke zamane mein mureedaun aor awaam par Mashaekheen ki kara-maat aor Mafauqul-A'dat muzahire un-ke aalaa maiyaar ki daleel qaraar pa chuke the. Is liye omooman Mashaekheen apni bisaat qaem rakhne ke liye Ta'veez, Gande, Amaliyaat ki Sadhni, Jinnaat wa Muakkileen ko tabe' karne ki mashqein wagaerah omoor mein munhamik hochuke the aor yeh Shariyat wa Akhlaq ki khuli khilaf-warzi thi. Is-liye Imamuna AHS ne Paskhurde ka amal jari farmaya. Jis ke zarye har takleef wa har bala se najat mil-jati thi. Balke Noor-e-Eiman bhi naseeb hota tha. Aor yeh kaifiyat mahez salehiyat aor lutf-e-Ilahi se hasil ho-sakti hai. Isi liye Aap AHS ke muta'bieen ka bhi yahi amal raha hai. Riwayat hai ke Shahr-e-Chapanir mein aik Raees Hazrat Bandagi Miyan Sha-e-Nemat RZ ki khidmat mein hazir huwa, kuch (Mantar wagairah) padh-kar phokne ki darkhast ki Aap RZ ne farmaya:-

ما خواندن نمی دانیم اگر درخاطر باشد پسخورده بدہم والشفاء من اللہ۔(انصاف نامہ باب2)

Ya'ni mein (Mantar wagairah) padhne nahin janta huin agar chahte-ho to Paskhurdah duinga. Aor Shifa to Allah ki janib se hai. Hasil yeh ke Imamuna AHS ka aor Aap AHS ki Groh mein Fuqa'-e-Kiram ka amal Paskhurdah hi-rah-hai.

Riwayat 267, 275 mein bar-guzida kutte ka zahr Hazrat ke Loa'b-e-Dahen-e-Mubarak se rafa' hojane ka zikr hai. Muallif-e-Hadiya ne Daire mein kutte ki maujoodagi par sakht aeteraz kiya hai halanke dosri Riwayat mein yeh tauzih maujood hai ke woh "Jinn" tha. Chunache daruan-e-aeteraz mein khud Sahib-e-Hadiya ne bhi apne alfaz mein yeh Riwayat darj ki hai. "Miyan Syed Mahmood Mahdi-e-Sani ke pas-bhi kutta tha Lala naam aik roz Bibi Malkan RZ ne os ko eint ka tukda mara. Miyan ne kaha ke woh kutta ho to us ko maro laikin woh kutta nahin hai. Bibi RZ ne kaha ke Miranji AHS yeh Bhai Kalu (Imamuna AHS ke daire ka kutta) ke bajaye kaha, han yeh is-ka bhai hai. (Makhooz az Hadiya-e-Mahdaviya) Is-ke ilawah is kutte ka Zikrullah mein mashghool rahna, ahteram-e-Ramzan ki wajhe Auqaat-e-Roza mein kuch na khana aor baaz waqt is-ke bang par muazzan ka baidar hona yeh aisi batein hain jin ko Irfan-Muaab hastiyaun ke siwaye aap log bhi samjh sakte hain ke yeh koi hairat wa ta'jub ki baat nahin kuinke Allahu Ta'aala saf wa sareeh taur par farmaya hai ke:- وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ۔ الخ (سورۃ بنیٓ اسرآئیل۔ 44)

Yani, aor koi cheez-aisi nahin jo Allahu Ta'aala ki "Hamd wa Tasbeeh" na padhti ho. ہر گیاہے کہ از زمیں روید، وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ گوید

Yani, jo ghans zameen se ugti hai, " وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ **" kahti hai. Magar afsos ke Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne khoob dil khol kar tanz wa tahazud kiya hai. Halanke Riwayat se zahir hai ke woh Jinn tha to phir us-ki maujoodagi aor us-ki khusoosiyaat par aeteraz ka mauqa hi nahin hai.**

Allahu Ta'aala ne farmaya:- وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّالِيَعْبُدُوْنِ ﴿56﴾ (سورۃ الذّٰریٰت)

yani Mein ne Jinn wa Insan ko Ibadat ke liey hi paida hai.

Sanctified Leftover

On the effect of Paskhurdah/Sanctified Leftover, there are some parables. The practice of Hazrat Imam Mahdi AHS in this respect is in perfect consistency with the sunnat of Prophet Muhammad SAWS. The practice of the Prophet SAWS too was similar. When children became sick or were born, they were brought before the Prophet SAWS and the latter would place his hand on the head of the child and caress it affectionately, put a date in his own mouth and then put it in the child's mouth and then he would supplicate for its prosperity. A child was born to Abu Musa Ash'ari RZ. It was brought to the Prophet SAWS. He named the child, put a date in his own mouth and then in the child's mouth and blessed it. When Hazrat Abdullah bin Zubair RZ was born, his mother Asma' brought him to the Prophet SAWS and placed him in the lap of the Prophet SAWS, who got some dates fetched, chewed them and put them in the mouth of the child before blessing it. The Prophet SAWS used to gargle/kulli karna in the mouth of some children and put his saliva into the mouth of others. He would caress the eyes of the children with his hands. Further, during the period of Hazrat Imam Mahdi AHS, the people and the disciples/Murideen considered the minor Miracles/Karamaat of the Mashayekheen as a norm of their spiritual superiority. Hence, the Mashayekheen used to indulge in giving talismans, rings etc. to maintain their grip over the people. But this was totally against the Shariyat. Hence, Hazrat Imam Mahdi AHS started the practice of Paskhurdah/Sanctified Leftover, which cured the ailments, evils and other spirits. Besides, it also provided the luminosity of the faith Noor-e-Iman among the disciples. Only good deeds and the Pleasure of

Allah allow the achievement of this situation. Hence, the followers of Hazrat Imam Mahdi AHS continued this practice. A wealthy person is narrated to have come to Bandagi Miyan Shah Ne'mat RZ in Chapanir and requested him to recite some Mantras or something else and perform some charm. Bandagi Miyan Shah Ne'mat RZ said, "I do not know any charms or Mantras. I will give you some Paskhurdah/Sanctified Leftover. But the cure is from Allah." In short, the practice of Hazrat Imam Mahdi AHS and the fuqara of his community have always been to give Paskhurdah. The parables 275 and 267 mention about how the saliva of Hazrat Imam Mahdi AHS had cured a snake-bitten dog. It acted as an anti-dote to relieve the dog of the pain caused by snake poison. The author of Hadiya-e-Mahdavia has severely criticised the presence of a dog in the Daira of Hazrat Imam Mahdi AHS, even though in some other parables, it has been explained that it was a Genie/Jinn in the guise of a dog. In the course of his criticism, the critic has quoted the following parable:- There was also a dog with Miyan Syed Mahmood. Its name was Lala. One day, Bibi Malkan pelted a piece of brick at it. The Miyan said, "Hit it if it is a dog. But it is not a dog." The Bibi RZ asked, "Miranji, is it in place of Bhai Kalu (the dog of the Daira of Hazrat Imam Mahdi AHS?" Miyan Syed Mahmood RZ said, "Yes, it is its brother." Besides, the dog being in the Remembrance/Zikr of Allah, it's not eating anything reverently during the fasting hours in the holy month of Ramazan and the waking up of the muezzin at its barking --- all these are the things, which, besides the mystics, ordinary people too can understand that this is nothing to be astonished about, because Allah Most High has clearly stated, "There is nothing which does not celebrate/practice His praise"

A Persian couplet is quoted here, meaning, "The grass, that grows out of the earth, emerges reciting, He is one; He has no partners."

But alas! The critic the author of Hadiya has been sarcastic and poured venom on the Mahdavi community, although the parable makes it clear that it was a Genie/Jinn not a dog. There is no room for any criticism of its

presence and its peculiarities. Allah says, "I created the jinn and mankind only that they might worship Me." And there are a number of traditions that the Jinn have lived in disguise in the company of the apostles and the saints to draw spiritual Bounty/Faiz.

☆☆☆☆☆

توضیح روایت(26،27)

حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں حق کی تاثیر ہر روز ترقی ہی پا رہی تھی۔ حتیٰ کہ افغانستان کی جیسی مملکت میں غیر معمولی مقبولیت و فتحمندی حاصل ہوئی جیسا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو ملک عرب میں حاصل ہوئی تھی۔ پانچ سو سال قبل کے افغانستان میں مہدویہ مذہب کی تبلیغ کوئی آسان کام نہ تھا۔ امامنا علیہ السلام کی کامیابی کا اِس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ شاہِ وقت نے آپؑ کا مزارِ مبارک اور گنبدِ شریف بنائی اور اب بھی وہاں ہزاروں آپؑ کے معتقد ہیں۔ آپؑ کا عرس اہتمام سے کرتے ہیں اگرچہ کہ حضرت کے خلفاو متبعین وہاں موجود نہ رہنے اور امتداد زمانہ کی وجہ حضرتؑ کی تعلیماتِ علیٰ حالیہ باقی نہیں رہی ہیں اِس کے باوجود آج بھی مہدوی وہاں زیارت کے لیے جاتے ہیں تو اُن کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔ غرض اِس روایت میں حضرتؑ کا یہ فرمان کہ:-

"تاثیرِ حق ہمچو ماہِ اول روز است کہ ہر روز زیادہ تر شود تا آنکہ بکمال رسد۔"

حضرتؑ کے زمانہ میں حضرتؑ کے دعویٰ مہدیت کی صداقت و قبولیت سے متعلق ہے جس کی تاثیر آپؑ کے زمانہ میں درجۂ کمال کو پہنچ گئی تھی۔ یہ ترقی آپؑ کے بعد بھی رہی یا نہ رہی؟ یہ ایک علٰحدہ بحث ہے کیونکہ خود حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا ہے "ان الذین بدء غریباً سیعودالذین کمابدہ" اِسی طرح حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ:
"درآخرِ وقت دین نقصان خواہد شد"

توضیح روایات دربیانِ معجزات

ایک چیز کا وجود، دوسری چیز کے وجود یا ظہور کی دلیل ہونا یقینی و مسلمہ امر ہے ورنہ معلومات سے مجہولات کا علم حاصل نہ ہوتا۔ اِسی لئے نشانی یا دلیل طلب کرنا انسان کی فطری خصوصیت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کبھی اپنے خلیفہ کو بھیجا اُس کے ساتھ نشانیاں بھی دی ہیں کہ جن سے حجت قائم ہو چنانچہ فرماتا ہے:-

ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ كَانَتۡ تَّاۡتِيۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوۡا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲۲﴾ (سورة المؤمن)

ترجمہ:- یہ اِس وجہ سے ہے کہ رسول اُن کے پاس کھلی نشانیاں لے آتے تھے۔ اُن لوگوں نے انکار کیا پس اللہ تعالیٰ نے اُن کا مواخذہ کیا بے شک وہ قوی ہے۔ سخت عذاب دینے والا ہے۔

لطافتِ طبع، رقتِ قلب اور اثر پذیری ایک نیک سرشت انسان کے خاص جوہر ہیں جن کے ذریعہ وہ پند و نصیحت، ارشاد و ہدایت کو قبول کر سکتا ہے۔ شعاعِ نور شیشہ کے اندر سے گذر جاتی ہے لیکن پتھر میں فولادی تیر بھی گھس نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ خلیفتہ اللہ کے سامنے آتے ہی اُس کو مان لیتے ہیں۔ اُن پر اِس کے حرکات و سکنات، اخلاق و عادات، احکام و تعلیمات کا فوراً اثر پڑنے لگتا ہے اور بعض لوگ مزید اطمینان کے لئے خرقِ عادت یعنی معجزہ کے طلب گار ہوتے ہیں۔ اللہ چاہتا ہے تو اپنے خلیفہ کے ذریعہ ایسا معجزہ دِکھاتا ہے کہ وہ لوگ ویسا کام کرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو معجزہ کے ظہور کے بعد معترف ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا کو اژدھا بنانے کے بعد بعض ساحروں نے آپؑ کی نبوت کو تسلیم کر لیا تھا۔ اور جن کے دلوں میں ہدایتِ ایمان کی سعادت نہیں ہوتی اور جھٹلانے کے لئے معجزہ طلب کرتے ہیں وہ اب بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ:-

"اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۱۰﴾ (سورة المآئدة) یعنی یہ بجز کھلے جادو کے اور کچھ بھی نہیں۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿13﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ

(سورة النمل۔14)

ترجمہ:۔ پس جب اُن کے پاس ہماری کھلی نشانیاں (راستہ) دِکھانے والی آئیں تو کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے اور انھوں نے گمراہی و تکبر سے انکار کر دیا۔ حالانکہ اُن کے دل اُن کی صداقت کا یقین کر چکے تھے۔

اِس سے معلوم ہوا کہ کفار اگرچہ نشانیاں دیکھ کر بھی انکار کر بیٹھتے ہیں مگر اُن کے دل اُن نشانیوں کے منجانب اللہ ہونے پر یقین کر لیتے ہیں۔ اور ظاہر بات ہے کہ جب تک وہ نشانیاں طاقتِ بشری سے خارج نہ ہوں اُس قسم کا یقین ہو نہیں سکتا۔ اِسی لئے قرآنِ مجید میں آیات یا بنیات کا استعمال انھیں معنوں میں ہوا ہے جو قدتِ بشری سے خارج ہوں اور وہ خاص قدتِ الٰہیہ پر دلالت کرتے ہوں یا انبیاء کی نبوت کو ثابت کرتے ہوں۔ اور اِسی لئے ان کو معجزات کہتے ہیں۔

معجزہ کا ممکن ہونا ایک بدیہی امر ہے جس پر دلیل لانے کی ضرورت نہیں کیونکہ بہ ظاہر جو باتیں عادت کے خلاف دکھائی دیتی ہیں وہ فی الاصل ممکن ہوتی ہیں۔ اگر وہ ممکن نہ ہوتیں تو اُن کا ظہور ہی نہ ہوتا۔ بعض منکرینِ نبوت کا خیال ہے کہ قانونِ قدرت کے خلاف کسی امر کے تسلیم کرنے کو عقل جائز نہیں سمجھتی کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو جائز ہو جائے گا کہ پہاڑ سونا ہو جائیں اور دریا تیل۔؟ علامہ سعد الدین تفتازانی نے "شرح مقاصد" میں اِس خیال کی تردید فرمائی ہے کہ:۔

ان المراد بخوارق العادة امور ممكنة فى نفسها و ممتنة فى العادة بوقوعها كانقلاب عصاحية فامكا نها ضرورى و ابداء هاليس ابعد من ابداء خلق الارض و السماء و بينهما۔

ترجمہ:۔ خوارقِ عادت سے مراد وہ اُمور ہیں جو بذاتہا ممکن ہوتے ہیں اور عادتاً ممتنع۔ عادتاً ممتنع ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ایسے امور عادت کے طور پر وقوع میں نہیں آیا کرتے۔ مثلاً لکڑی کا سانپ بن جانا۔ بعید از عقل معلوم ہوتا ہے لیکن لکڑی کو سانپ و ہی قدرت بنائی جس نے زمین و آسمان اور اُن کے درمیان کی ہر چیز پیدا کی ہے۔ لہٰذا عصا کا سانپ بن جانا بھی ممکن ہے۔ اگرچہ، سحر، خارق عادت ہونے میں معجزہ سے مشابہ ہے لیکن اُصول میں بہت زیادہ فرق ہے۔

(1)سحر میں تعلیم و تعلم کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ مخصوص عملیات کی وجہ سے صادر ہوتا ہے اور معجزہ محض منشاءِ قدرتِ الٰہی

(2)"سحر" نفوسِ خبیثہ سے صادر ہوتا ہے اور معجزہ نفوسِ قدسیہ سے۔علامہ سعد الدین تفتازانی کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:-

السحر امر خارق للعادة من نفس شریر خبیثة بمباشرة اعمال مخصوصه یجری فیهاالتعلیم و التلمذ بهذین الامرین یفارق المعجزة والکرامة (شرح مقاصد)

ترجمہ:- سحر ایک خارق عادت امر ہے جو بد نفس اور خبیث لوگوں سے صادر ہوتا ہے۔جس کے لیے مخصوص اعمال اور تعلیم و تعلم کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ دونوں خصوصیتیں معجزہ و کرامت کے مقابلہ میں سحر کے فرق کو ظاہر کر دیتی ہیں۔

شیخ الرئیس نے ایک رسالہ میں "فعل وانفعال" پر بحث کرتے ہوئے "معجزہ" کی تین خصوصیتیں بیان کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ:-

صنف یتعلق بفضلة العلم و ذالک بان یوتی المستعدذالک کمال العلم عن غیر تعلیم و تعلم البشری حتی یحیط علما بماشاء الله تعالیٰ بقدر لطافة البشری باله الحق و طبقات الملٰئکة۔

ترجمہ:- انبیاء کا معجزہ فضیلتِ علم سے بھی متعلق ہوتا ہے اور یہ کمالِ علم بشری تعلیم و تعلم سے نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ اور اُس کے ملائیکہ کے ذریعہ نبی اپنی استعداد و لطافت کے موافق ہر اِس علم پر حاوی ہو جاتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔

اِس توضیح سے ظاہر ہے کہ معجزہ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ انسانی جدوجہد کے بغیر منجانب اللہ اُس کا ظہور ہوا کرتا ہے اور کرامت کی بھی یہی صورت ہے۔لیکن معجزہ اور کرامت میں اصطلاحی فرق یہ ہے کہ مدعی خلافتِ الٰہیہ سے صادر ہو تو معجزہ۔۔ نفوسِ مطہرہ و مقدسہ سے بلا دعویٰ خلافتِ الٰہیہ صادر ہو تو کرامت کہتے ہیں۔

چونکہ مہدیٔ موعود علیہ السلام خلیفتہ اللہ ہیں جن کی خصوصیت محی الدین عربیؒ نے فتوحاتِ مکیہ میں یہ بیان فرمائی ہے۔:-

فان المهدی حجة الله علیٰ اهل زمانه و هی درجة الانبیاء التی یقع فیهاالمشارکة۔

ترجمہ:- بے شک مہدیؑ ، اپنے اہلِ زمانہ پر اللہ کی حجت ہے اور وہ حجت انبیاء کے درجہ سے مشارک ہے۔

اور صاحبِ کشف الحقائق نے لکھا ہے کہ:-

دعوته کدعوةالنبی و جزبه کجزب النبی و علمه کعلم النبی و ذاته کذات النبی۔

ترجمہ:- مہدیؑ کی دعوت نبیؐ کی دعوت کی جیسی، اُس کی گروہ نبیؐ کی گروہ کی جیسی، اُس کا علم نبیؐ کے علم کے جیسا اور اُس کی ذات نبیؐ کی ذات کے جیسی ہے۔

اِس لئے امامناعلیہ السلام سے جو خوارقِ عادات ظہور میں آئے ہوں اُن کو بھی معجزات کہتے ہیں۔ چونکہ معجزات کا ظہور بالکلیہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے وہ جب چاہتا ہے اپنے خلیفہ کی تائید میں ظاہر فرماتا ہے۔ اِس لیے امامناعلیہ السلام نے بارہا فرمایا کہ :-

حجت دادن کارِخداوند یست حجت دہد یا نه دہد بنده را دریں چه کار است بر ما تبلیغ فرض است۔ (روایت 26)

ترجمہ:- معجزہ عطا کرنا خدائے تعالیٰ کا کام ہے عطا کرے یا نہ کرے بندہ کا اِس میں کیا دخل ہے؟ ہم پر تو صرف تبلیغ فرض کی گئی ہے۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے بہت معجزے عطا فرمائے ہیں جن میں سے چند معجزے نقلیات کی اِس کتاب میں درج ہوئے ہیں اِس کے علاوہ "حجته المنصفین"، "انصاف نامه" ' مولود مولفه حضرت میاں عبد الرحمٰنؒ، "مطلع الولایت" وغیرہ کتابوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ حضرت شاہِ قاسم مجتہدِ گروہؒ نے "افضل المعجزات" میں ایک سو معجزے جمع کئے ہیں "شواہد الولایت" باب (36) میں بھی بیان ہوئے ہیں نیز غیر مہدویوں کی بعض کتابوں میں بھی پائے جاتے ہیں جن کی تفصیل طوالت کا باعث ہو گی۔ یہاں اس کا موقع نہیں۔ آپؑ کے معجزات میں اہم اہم اخبارِ مغیبہ پائے جاتے ہیں۔

مثلاً:- (1) روایت ہے کہ امامناعلیہ السلام نے آخر وقت سب کو پند و نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کسی کو میری مہدیت میں شک ہو یا آزمایش منظور ہو تو قبر میں رکھنے کے بعد دیکھو اگر بندے کو پاؤ تو سمجھو کہ بندہ مہدیٔ موعود نہیں تھا۔ جب آپؑ کا

وصلِ مبارک ہو گیا آپؑ کو لحدِ مبارک میں پہنچانے کے بعد آپؑ کے فرزند حضرت بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدی رضی اللہ عنہٗ نے آپؑ کا فرمان یاد دلایا اور دیکھا تو لفافہ خالی تھا۔ یہ کیسی اہم پیشگوئی ہے جسے امامناعلیہ السلام نے اپنے دعوئے کی صداقت کی ایک حجت قرار دی اور تحدید کے ساتھ پیش فرمایا اگر یہ پوری نہ ہوتی تو آپؑ کے متبعین ایک سال تک وہاں رہ کر تبلیغ جاری نہ رکھتے۔

(2) امامناعلیہ السلام ایک دفعہ اِس آیت پر بیان فرمارہے تھے۔

فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا۔۔۔الخ (سورۃ اٰل عمران۔195)

ترجمہ:- جن لوگوں نے ہجرت (1) کی اور جو اپنے گھروں (2) سے نکالے گئے اور میرے (یعنے اللہ کے) راستے (3) میں ستائے گئے اور جنھوں نے جہاد کیا اور قتل کیے گئے۔

اِس آیت کی چاروں صفات کی توضیح کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ یہ صفات بندہ اور بندہ کی گروہ سے بھی متعلق ہیں۔ پہلی تین صفات کا ظہور تو ہو چکا۔ چوتھی صفت باقی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو گی اور چونکہ بندہ مہدیٔ موعود خلیفۃ اللہ ہے دنیا کی کوئی قوت بندے پر غالب نہیں آسکتی۔ اِس لئے بندہ کی چوتھی صفت کا ظہور "سید خوندمیر" (آپؑ کے داماد و صحابیؓ) کے ذریعہ ہو گا۔ یہ میرے بدل ہوں گے۔ یہ خاتمِ ولایتِ محمدیہ کی صفت کا بار ہے اِس کے حامل کا سر جدا، تن جدا، پوست جدا ہو کر رہے گا۔۔۔۔ پھر آپؑ نے حضرت سید خوندمیرؓ کی کمر سے دو تلوار باندھتے ہوئے فرمایا کہ جس وقت مقاتلہ ہو گا پہلے دن لڑائی میں تمہاری فتح ہو گی اگرچہ اِس دن ساری دنیا کی قوت بھی تمہارے مقابلہ میں ہو اور تم تنہا رہیں۔ یہ بات بندے کی صداقتِ مہدیت کی حجت ہے۔ یعنی اگر ایسا نہ ہو تو سمجھنا کہ میں مہدیٔ موعود نہیں تھا"۔

روایات سے ثابت ہے کہ امامناعلیہ السلام کے بیس سال بعد پیشگوئی پوری ہوئی اور آج حضرت شاہِ خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کی تین زیارت گاہ ہیں۔ سدراسن (1)۔ پٹن (2)۔ چاپانیر (3)۔ علاقۂ گجرات میں موجود ہیں۔ اِس کی "تفصیل" روایت (176)، (177) کی توضیح میں معلوم ہو جائیگی۔

☆☆☆☆☆

Roman:- Tauzih Riwayat (26,27)

Hazrat Mahdi AHS ke zamane mein Haq ki taseer har roz tarraqi hi pa-rahi thi. Hatta ke Afghanistan ki jaisi mamlekat mein gair-ma'muli maqbooliyat wa fath-mandi hasil hui jaisa ke Hazrat Rasoolullah SAWS ko Mulk-e-Arab mein Hasil huwi thi. Panch sau-saal qabl ke Afghanistan mein Mahdavia ki Tableegh koi Aasaan kaam na tha. Imamuna AHS ki kamiyabi ka is-se badh-kar aur kiya Saboot hosakta hai ke Sha-e-Waqt ne Aap AHS ka Mazaar-e-Mubark aor Gumbad-e-Shareef banaee aur ab bhi wahan hazaraun Aap AHS ke mo'teqid hai. Aap AHS ka Urs aihtemaam se karte hain agarch-ke Hazrat ke Kholofa wa Muta'bieen wahan maujood na rahne aor imtedaad-e-zamana ki wajhe Hazrat AHS ki ta'leemaat-e-alaa-haliya baqi nahin rahi hain. Is-ke bawajood aaj bhi Mahdavi wahan

Ziyarat ke liey jate hain to un-ke saath acha sulook kiya jata hai. Garz is-Riwayat mein Hazrat AHS ka yeh farman ke:-

"تاثیرِ حق ہمچو ماہِ اول روز است کہ ہر روز زیادہ تر شود تا آنکہ بکمال رسد۔"

Hazrat AHS ke zamane mein Hazrat AHS ke Dawa-e-Mahdiyat ki Sadaqat se muta'liq hai jis-ki ta'seer Aap AHS ke zamane mein darja-e-kamaal ko pahunch gaee-thi. Yeh taraqqi Aap AHS ke baad bhi rahi? Yeh aik alahedah bahes hai kiun-ke khud Hazrat Rasoolullah SAWS ne farmadiya hai ke:-

"ان الذین بدء غریباً سیعودالذین کمابدہ"" درآخرِوقت دین نقصان خواہد شد"

Isi-tarha Hazrat Mahdi AHS ne bhi farmaya ke:

Tauzih-e-Riwayat dar-bayan-e-Mu'jizaat

Aik cheez-ka wojood, dosri cheez-ke wojood ya zahoor ki daleel hona yaqeeni wa musallimah amr hai warna ma'lumaat se majlhoolaat ka ilm hasil na hota. Isi-liey nishani ya daleel talb karna insan ki fitri khusoosiyat hai. Aor yahi wajhe hai ke Allahu Ta'ala jab kabhi apne Khalifeh ko bhaija os-ke Saat nishaniyan bhi di-hain ke jin-se Hujjat Qaem ho; chunache farmata hai:-

ذَالِکَ بِاَنَّهُمۡ کَانَتۡ تَّاۡتِیۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَکَفَرُوۡا فَاَخَذَ هُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿22﴾ (سورۃ المؤمن)

Translation:- Yeh is-wajhe se hai ke Rasoolullah un-ke pas khuli nishaniyan le-aate the. Un-logaun-ne inkaar kiya pas Allahu Ta'ala ne un-ka muakhizah kiya be-shak woh qawi hai. Sakht azaab dene wala hai.

Latafat-e-Taba', riqqat-e-qalb aor asar pazeeri aik naikk sarisht insan ke khas jauhar hain jin ke zarye woh pand wa nasihat wa hidayat ko qabool karsakta hai. Shua'-e-noor shishe-ke-andar se guzar jati hai laikin pathar mein fauladi teer bhi ghus nahin sakte. Yahi wahje hai ke baaz log Khalifatullah ke samne aate hi us-ko man lete hain. Un-par is ke harakat wa sakanat, akhlaq wa aadaad, ahkaam wa ta'leemat ka fauran asar padhne lagta hai aur baaz log mazeed itmainaan ke liey kharq-e-aadat yani Mu'jizah ke talab-gaar hote hain. Allah chahta to apne Khalifah ke zarye aisa Mu'jizah dikhata hai ke who log waisa kaam karne se aajiz ho-jate hain. Yahi log hain jo Mu'jizah ke Zahoor ke baad mu'tarif hojate hain. Jaisa ke Hazrat Musa AHS Asa ko axdaha banana ke baad baaz sahiraun ne Aap AHS ki nubuwat ko tasleem karliya tha. Aor jin-ke dilaun mein Hidayat-e-Eiman ki sa'dat nahin hoti aur jhutlane ke liey Mu'jizah talab karte hain woh ab bhi yahi kah-rahe hain ke:-

اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿110﴾ (سورۃ المآئدۃ) **yani yeh bajuz khule jado ke aor kuch bhi nahin.**

فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ اٰیٰتُنَا مُبۡصِرَةً قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿13﴾ وَجَحَدُوۡا بِهَا وَاسۡتَیۡقَنَتۡهَاۤ اَنۡفُسُهُمۡ ظُلۡمًا وَّعُلُوًّا ؕ

(سورۃ النمل-14)

Pas jab un-ke pas hamari khuli nishaniyan (rasta) dikhane wali aaein to kahne lage yeh to khula jado hai aor unhuine gumrahi wa takkabur se inkar kardiya. Halanke un ke dil un-ki Sadaqat ka yaqeen karchuke the.

Is se maloom huwa ke kuffar agarche nishaniyan dekh kar bhi inkar kar baithe hain magar un-ke-duk un-nishaniyaun ke minjanib Allah hone par yaqeen karlete hain. Aor zahir baat hai ke jab-tak woh nishaniyan taqat-e-bashari se kharij na hon-us qisam ka yaqeen ho-nahin sakta. Isi liey Qur'aan-e-Majeed mein Aayaat ya Bayyinaat ka istemaal inhien mua'naun mein huwa hai jo qudrat-e-bashari se kharij hon aor woh khas qudrat-e-ilahiya par dalalt karte hon ya Ambiya' ki Nubuwat ko sabit karte hon. Aor isi liey in ko Mu'jizaat kahte hain.

Mu'jizah ka mumkin hona aik bidihi amr hai. jis par daleel lany ki zaroorat nahin kuin-ke ba-zahir jo batein a'dat ke khilaf dikhaee deti hain woh fil-asl mumkin hoti hain. Agar woh mumkin na hotein to un-ka Zahoor hi-na hota. Baaz munkireen-e-Nubuwat ka khiyal hai ke qanoon-e-qudrat ke khilaf kisi amr ke tasleem karne ko aql jaez nahin samjhti kuin-ke agar yah tasleem karliya jaey to jaez hajaega ke pahadh zona hojaeinge aor darya tail? Allama Sa'adudin Tafta-zani RA "Sharah-e-Maqasid"

mein is-khayal ki tardeed farmaee hai ke:-

ان المراد بخوارق العادة امور ممكنة فی نفسها و ممتنة فی العادة بوقوعها كانقلاب عصاحية فامكا نها ضروری و ابداء هاليس ابعد من ابداء خلق الارض و السماء و بينهما۔

Translation:- Khawariq-e-a'dat se murad woh umoor hain jo bazatiha mumkin hote hain aor aadatan mumtane'. A'datan mumtane' hone ke yeh mua'ni hain ke aise umoor a'dat ke taur par woqo mein nahin aayaa karte. Maslan lakdi ka sanp banjana baeed az aql maloom hota hai laikin lakdi ko sanp wahi qudrat banaee jis ne zameen wa aasmaan aor un-ke darmiyan ki har cheez paida ke hai. lehaza Asa' ka sanp banjana bhi mumkin hai. Agar-che Saher, Khariq aadat hone mein Mu'jizah se mushabeh hai laikin osool mein bahut ziyada farq hai.

1) Saher mein ta'leem wa ta'allum ki zaroorat hoti hai aor woh makhsoos amaliyat ki wahje se sadir hota hai aor Mu'jizah mahez manshaa-e-qudrat-e-Ilahi ki wajhe se zahir hota hai.

2) Saher nufoos-e-khabeesa se sadir hota hai aor Mu'jizah nufoos-e-qudsiya se. Allama Sa'duddin Taftazani farmate hain:-

السحرامر خارق للعادة من نفس شریر خبیثة بمباشرة اعمال مخصوصه یجری فیهاالتعلیم و التلمذبهذین الامرین یفارق المعجزة والکرامة (شرح مقاصد)

Translation:- Saher aik khariq aadat amr hai jo bad-nafs aor khabees logaun se sadir hota hai. Jis ke liey makhsoor aamaal aor ta'leem wa ta'allum ki zaroorat hote hai aor yeh dono khusoosiyatein Mu'jizah wa Karamat ke muqabile mein saher ke farq ko zahir kardeti hain. Shaikhur-Raees ne aik risale mein " fel wa anfa'l" par bahes karte huwe "Mu'jizah" ki teen khusoosiyatein bayan ki hain jin mein se aik yeh hai ke:-

صنف یتعلق بفضلة العلم و ذالک بان یوتی المستعدذالک کمال العلم عن غیر تعلیم و تعلم البشری حتی یحیط علما بماشاء الله تعالیٰ بقدر لطافة البشری باله الحق و طبقات الملٰئکة۔

Translation:- Anmbiya ka Mu'jizah fazilat-e-ilm se bhi muta'liq hota hai aur yeh kamal-e-Ilm-e-bashari ta'leem wa ta'allum se nahin balke Khuda-e-Ta'ala aur uske Malaeka ke zarye Nabi apni istedaad wa latafat ke muafiq har us-ilm par havi hojata hai je Allahu Ta'ala ko Manzoor ho. Is Tauzih se zahir hai ke Mu'jizah ki ahem khusoosiyat yeh hai ke insani jidojahd ke bagair minjanib Allah us-ka Zahoor ho-wa karta hai aor Karamat ki bhi hahi yahi soorat hai. Laikin Mu'jizah aor Karamt mein istelahi farq yeh hai ke Muddaee-e-Khilafat-e-Ilahiya se sadir ho-to Mu'jizah. Nufoos-e- mutaharrah wa muqaddisa se bila-Dawa Khilafat-e-Ilahiya sadir ho-to Karamt kahte hain.

Chunke Mahdi-e-Maud AHS Khalifatullah hain jin ki khusoosiyat Mohi-Uddin Arabi RA ne Futuhaat-e-Makkiya mein yeh bayan farmaee hai.

فان المهدی حجة الله علیٰ اهل زمانه و هی درجة الانبیاء التی یقع فیهاالمشارکة۔

Translation:- Be-shak Mahdi AHS, apne Ahle-e-Zamana par Allah ki hujjat hai aur woh Ambiya ke darajeh se musharik hai.

Aur Sahib-e-Kashful Haqaeq ne likha hai ke:-

دعوته کدعوةالنبی و جزبه کحزب النبی و علمه کعلم النبی و ذاته کذات النبی۔

Translation:- Mahdi AHS ki Dawat Nabi SAWS ki Dawaqt ki jaisi, os-ki Grouh Nabi SAWS ki jaisi, Os-ka Ilm Nabi SAWS ke Ilm ke jaisa aor os-ki Zaat Nabi SAWS ki Zaat ke jaisi hai.

Is-liey Imamuna AHS se jo-khawariq-e-a'daat zahoor mein aaye hon-un ko bhi Mu'jizaat kahte hain. Chunke Mu'jizaat ka Zahoor bilkuliya Allahu Ta'ala ke ikhtiyaar mein hai woh jab chahta hai apne Khalifeh ki taeed mein zahir farmata hai. is-liey Imamuna AHS ne barha frmaya ke:-

حجت دادن کارِخداوند یست حجت دہد یا نہ دہد بندہ را دریں چہ کار است بر ما تبلیغ فرض است۔(روایت 26)

Translation:- Mu'jizah ata karna Khuda-e-Ta'ala ka kaam hai ata kare ya na kare bandeh ka is-mein kiya dakhal hai? ham par to sirf tableegh farz ki gaee hai. Aap AHS ko Allahu Ta'ala ne bahut Mu'jizeh ata farmaey hain jin mein se chan Mu'jizeh Naqliat ki is-kitab mein darj huwe hain is-ke ilawa

"حجته المنصفین"، "انصاف نامه" 'مولود مولفه حضرت میاں عبد الرحمٰنؓ، "مطلع الولایت"

Wagairah kitabaun mein bhi pae-jate hain. Hazrat Sha-e-Qasim Mujtahid-e-Groh RA ne "Afzal-ul-Mu'jizaat" mein aik-saw Mu'jizaat jama' kiye hain. "Shawahid-ul-Vilayat" Baab (36) mein bhi bayan huwe hain neez gair Mahdaviyaun ki baaz kitabaun mein bhi pae-jate hain jin ki tafseel tawalat ka ba'as hogi. Yahan is-ka mauqa nahin. Aap AHS ke Mu'jizaat mein ahem-ahem akhbar-e-mughiba pae-jate hain. Maslan:-

1) Riwayat hai ke Imamuna AHS ne Aakhir waqt sab ko pand wa nasaeh karte huwe frmaya ke agar kisi ko meri Mahdiyat meinshak ho ya Aazmaesh Manzoor ho to qaba mein rakhne ke baad dekho agar bande ko pao tw samjho ke banda Mahdi-e-Mau'ood nahi tha. Jab Aap AHS ka

wisaal hugaya Aap AHS ko Lahad-e-Mubarak mein pahunchane ke baad Aap AHS ke farzand Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Sani-e-Mahdi RZ ne Aap AHS ka farman yad-dilaya awr dekha to Lifafah khali tha. Yeh kaisi ahem paisheengoee hai jise Imamuna AHS ne apne Dawe ki Sadaqat ki aik hujjat qarar di-aur tahdeed ke saath paish farmaya agar yeh poori na-hoti to Aap AHS ke mutabieen aik saal tak wahan rah kar tableegh jari na-rakhte.

2) Imamuna AHS aik dafa is-Aayat par bayan farma-rahe the.

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِيْلِیْ وَ قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا۔۔۔الخ (سورۃ ال عمران۔195)

Translation:- Jin logaun-ne Hijrat (1) ki aor apne gharaun (2) se nikale gaye aor mere (yani Allah ke) raste (3) mein sataye gaye aor jin-huin-ne Jihad kiya aor qatl kiye gaye.

Is Aayat ki charaun sifaat ki tauzih karte huwe Aap AHS ne farmaya ke yeh Sifaat bande aur Bande ki Groh se bhi muta'liq hain. Pahle teen Sifaat ka Zahoor to ho-chuka. Chauthi Sifat baqi hai. In Sha Allahu-ta'ala poori hogi aor chunke banda Mahdi-e-Mau'ood Khalifatullah hai duniya ki koi quwwat bande par galib nahin aasakti. Isi liey bande ki chauthi sifat ka Zahoor "Syed Khundmir" (Aap ke Damad wa Sahabi RZ) ke zareye hoga. Yeh mere badal honge. Yeh Khati-e-Vilayat-e-Muhammadiya ki sifat ka baar hai is-ke hamil ka sar juda, tan juda, post juda ho-kar rahega….Phir Aap AHS ne Hazrat Syed Khundmir RZ ki kamar se do-talwar bandhte huwe farmaya ke jis waqt Muqatila hoga pahle din ladaee mein tumhare fatah hogi agarche is-din sari duniya ki quwwat bhi tumhary muqabile mein ho aur tum tanha rahein. Yeh baat bande ki Sadaqat-e-Mahdiyat ki Hujjat hai. ya'ni agar aisa-na ho to samajhna ke mein Mahdi-e-Mau'ood nahin tha.

Riwayaat se sabit hai ke Imamuna AHS ke (20) saal baad paisheengoee poori huwi aur aaj Hazrat Sha-e-Khundmir RZ ki teen Ziyarat Gah hain. SUDRASAN (1), PATAN (2), CHA-PANEER (3) Ilaqa-e-Gujrat mein

maujood hain. Is ki tafseel Riwayat (176-177) ki tauzih mein maloom hojayegi.

Tauzih Riwayaat Dar Bayan-e-Paskhurdah:- Taseer-e-Paskhurah ki riwayaat mein Imamuna AHS ke Paskhurde ka amal jo paya ja-raha hai woh Sunnat-e-Rasoolullah SAWS ke ain muta-biq hai. Aan Hazrat SAWS ka bhi yahi amal tha. Bache bimaar pad-te ya paida hote to un-ko Aap SAWS ki khidmat mein hazir karte Aap SAWS bache ke sar par haat phair kar apne munh mein khajoor daal ke us-ke mun mein dalte aur os-ke-liey barakat ki dua farmate.

Hazrat Abu Musa Asha'ri RA ka ladka paida huwa to Aap SAWS ki khidmat mein laye Aap SAWS ne os-ka naam rakha apne munh mein khajoor dal-ke is-ke munh mein dali aor barakat ki dua farmaee. Hazrat Abdullah Bin Zubair RZ paida huwe to un-ki walida Hazrat Asma' RZ un-ko le-kar aaein aor Aap SAWS ke god mein rakh-diya. Aap SAWS ne khajoor mangwa-kar chabaee aur os-ke munh mein dal-diya phir barakat ki dua dee.

Aap SAWS baaz bachaun ke munh mein kulli kardete aor baaz ke munh mein Loa'b-e-Dahen-e-Mubarak dalte aor baaz ki aankhaun par haath phairte the.

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعالو للصبیان بالبرکۃ مسح زؤسھم و کتاب العقیقۃ باب تسمیۃ المولوددعداۃ یولدلمن لم یحق تحنیکہ) ماخوذ اسوۂ صحابہؓ

Is-ke ilawa Imamuna AHS ke zamane mein mureedaun aor awaam par Mashaekheen ki kara-maat aor Mafauqul-A'dat muzahire un-ke aalaa maiyaar ki daleel qarar-pa chuke the. Is liye omooman Mashaekheen apni bisaat qaem rakhne ke liey Ta'veez, Gande, Amaliyaat ki Sadhni, Jinnaat wa Muakkileen ko tabe' karne ki mashqein wagaerah omoor mein munhamik hochuke the aor yeh Shariyat wa Akhaq ki khuli khilaf-warzi thi. Is-liey Imamuna AHS ne Paskhurde ka amal jari farmaya. Jis ke zarye har takleef wa har bala se nijat mil-jati thi. Balke Noor-e-Eiman bhi

naseeb hota tha. Aor yeh kaifiyat mahez salehiyat aor lutf-e-Ilahi se hasil ho-sakti hai. Isi liey Aap AHS ke muta'bieen ka bhi yahi amal raha hai. Riwayat hai ke Shar-e-Chapa-Neer mein aik Raees Hazrat Bandagi Miyan Shah Ne'mat RZ ki khidmat mein hazir huwa, kuch (Mantar wagairah) padh-kar phokne ki darkhast ki Aap RZ ne farmaya:-

ما خواندن نمی دانیم اگر درخاطر باشد پسخورده بدہم والشفاء من اللہ۔(انصاف نامہ باب2)

Ya'ni mein (Mantar wagairah) padhne nahin janta huin agar chahte-ho to Paskhurdah duinga. Aor Shifa to Allah ki janib se hai. Hasil yeh ke Imamuna AHS ka aor Aap AHS ki Groh mein Fuqa'-e-Kiram ka amal Paskhurdah hi-rah-hai.

Riwayat 267, 275 mein bar-guzida kutte ka zaher Hazrat ke Loa'b-e-Dahen-e-Mubarak se rafa' hojane ka zikr hai. Muallif-e-Hadiya ne Daire mein kutte ki maujoodagi par sakht aeteraz kiya hai halanke dosri Riwayat mein yeh tauzih maujood hai ke woh "Jinn" tha. Chunache daruan-e-aeteraz mein khud Sahib-e-Hadiya ne bhi apne alfaz mein yeh Riwayat darj ki hai. "Miyan Syed Mahmood Mahdi-e-Sani ke pas-bhi kutta tha Lala naam aik roz Bibi Malkan RZ ne is-ko eint ka tukda mara. Miyan ne kaha ke woh kutta ho to us-ko maro laikin woh kutta nahin hai. Bibi RZ ne kaha ke Miranji AHS yeh Bhai Kalu (Imamuna AHS ke daire ka kutta) ke bajaye kaha, han yeh is-ka bhai hai. (Makhooz az Hadiya-e-Mahdaviya) Is-ke ilawah is kutte ka Zikrullah mein mashghool rahna, ahteram-e-Ramzan ki wajhe auqaat-e-Roza mein kuch na khana aor baaz waqt is-ke bang par muazzan ka baidar hona yeh aisi batein hain jin ko Irfan-Muaab hastiyaun ke siwaye aap log bhi samjh sakte hain ke yeh koi hairat wa ta'jub ki baat nahin kuinke Allahu Ta'ala saf wa sareeh taur par farmaya hai ke:-

وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ۔ الخ (سورۃ بنیٓ اسرآئیل۔ 44)

Ya'ni, aor koi cheez-aisi nahin jo Allahu Ta'ala ki "Hamd wa Tasbeeh" na padhti ho.

ہر گیاہے کہ از زمیں روید، وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ گوید

Ya'ni, jo ghans zameen se ugti hai, "وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ" kahti hai. Magar afsos ke Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne khoob dil khol kar tanz wa tahazud kiya hai. Halanke Riwayat se zahir hai ke woh Jinn tha to phir us-ki maujoodagi aur us-ki khusoosiyaat par aeteraz ka mauqa hi nahin hai. Allahu Ta'ala ne farmaya:- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿56﴾ (سورۃ الذّٰریٰت)

Ya'ni, Mein ne Jinn wa Insan ko Ibadat ke liey hi paida hai.

☆☆☆☆☆

Explication of Riwayat (26,27)

During the days of Hazrat Imam Mahdi AHS the effect of the Truth was on the ascendancy, so much so that in a country like Afghanistan, (the religion of Hazrat Mahdi AHS) was becoming extraordinarily popular, as (the religion of) Prophet Muhammad SAWS had gained popularity in Arabia during the time of the Prophet SAWS. Propagating the Mahdavia religion in the Afghanistan five hundred years ago was not an easy job.

The king of the country got the grave and tomb of Hazrat Mahdi AHS constructed. What more proof of his popularity is needed? Even today, there are thousands of his devotees in that country. His death anniversary is observed even today, even though his successors and followers are not there. And due to the vagaries of time and tide, the teachings of Hazrat Mahdi AHS have been obliterated. Despite all this, the Mahdavis go there to pay their respects at the Mausoleum of Hazrat Mahdi AHS. The local people treat them with love and respect. In short, Hazrat Mahdi AHS says in this parable, "The effect of the Truth is like the moon of the first day. It goes on increasing day by day till it becomes full." This saying of Hazrat Mahdi AHS relates to the truth and popular acceptance of his claim during

his lifetime, when his popularity had reached its climax. Whether this popularity persisted after him or not is a different story, as the Prophet SAWS had said, "Verily, the religion was not familiar. Soon it will return to the state it was in at the beginning." Similarly, Hazrat Mahdi AHS too has said, "The religion will become weak at the end."

Miracles:- It is an accepted and certain fact that the existence of one thing is the proof of the existence or manifestation of another thing. Otherwise, the knowledge of the known thing would not lead to unknown things. Hence, demanding a sign or a proof is the special nature of man, and, hence, whenever Allah sent his Viceregents, He also sent with them some signs that proved (their claims). Allah says,

ذَالِکَ بِاَنَّهُمْ کَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَکَفَرُوْا فَاَخَذَ هُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿22﴾ (سورۃ المؤمن)

"It was so because their apostles had come to them with proofs (of their mission), but they (the people) rejected them; So Allah seized them; for He is Mighty, Strict in chastising."

The elegance of natural temper, subtlety of the heart and acceptance of the influence are the special merits of a human being, through which he accepts advice and guidance. A ray of light passes through the glass but a steel arrow too will not penetrate a rock. This is why some people accept

the Viceregent of Allah as soon as they come in his presence. The actions and movements, character and habits and commands and teachings of the Viceregent of Allah affect such a person as soon as he comes into contact with the Viceregent. But some people demand Miracles or Unusual Happenings for their further satisfaction. When Allah wills, He manifests through His Viceregent such Miracles that other people are incapable of performing. These are the people who concede after they see the Miracle, as the conjurers accepted the Prophet-hood of Musa AHS/Moses when he turned his staff into a large serpent. And people whose hearts are not endowed with the good fortune of receiving Divine Guidance and Faith

and who demand a Miracle just as an excuse to believe, say that this is greater sorcery. Allah says, "And when Our miracles were wrought in their very presence (so as to bring home to them the truth of Our message), they said, "This is plain sorcery. Although in their minds they felt certain that they (the Miracles) were true, they denied them in sheer wickedness and pride." This shows that the infidels disavow even after the signs manifest, but their hearts accept the signs as coming from Allah. It is obvious that unless these signs do not emanate from the human power, such certainty/Yaqeen does not occur. That is why the signs and clear arguments have been used in this sense in the Qur'aan. And they prove the special Omni-potence or they prove the prophet-hood of the prophets. Hence, they are called Miracles.

The possibility or otherwise of Miracles is obvious. There is no need to prove it because events that appear to be contrary to nature are in reality possible. Had they been impossible, they would not have occurred. Some of the disavow-ers think that wisdom does not consider it legal to accept an event that is unusual, because it would become legal if they accept such events like a mountain turning into gold and the water in rivers or oceans turning into oil. Allama Sa'adudin Taftazani RA has contradicted this thinking and writes in his book, Sharah-e-Maqasid, "Unusual events are those, which are by their nature possible but are impossible by/or against habit. "Adatan-Mumtane" means that they do not occur as a matter of habit. For instance, a stick becoming a snake appears to be against reason. The same Omnipotence that has created all that is between the heavens and the earth also changes a stick into a snake. Hence, the stick becoming a snake too is possible.

Although sorcery is very much like the Miracle, there is a great difference between the two in principle:

1) Sorcery is to be taught and learnt and comes into effect through special deeds/ Amaliat, but Miracles take place due to the will of the Almighty.

2) Sorcery takes place through the Evil spirits, while the Miracles take place through the Holy Spirits. Allama Taftazani RA says, "Sorcery is an unusual event that takes place through Evil Spirits and wicked people and it needs special teaching, learning and works. These things manifest the difference between Sorcery and Miracles or other Supernatural Events/Karamat." Sheikh-ur-Raees Bu-Ali-Sina/Avicenna has discussed the subject of "Activity and Passivity" (fe'l and infi'al) in a tract and enumerated the three specialties of Miracles; one of them is, "The Miracles of the Prophets are related to the superiority of the knowledge and perfection and this is achieved from Allah and His angels, as He wills, in accordance with one's own capacity and subtlety, and not by human teaching and learning."

From this explanation, it is obvious that the specialty of a Miracle is that it is manifested from Allah without any human efforts.Similar is the case of Karamat. But the technical difference between Karamat and Mu'jizah is that a Viceregent of Allah performs a Mu'jizah, but if the holy men, who have not staked their claim to being the Viceregents of Allah, perform it, it is a Karamat.

Since Hazrat Mahdi AHS is the Viceregent of Allah, Hazrat Shaikh Akbar Mohi-Uddin Ibn Arabi RA has described the specialty of Hazrat Mahdi AHS in his book Futuhat-e-Makkiah, as follows: "Verily, Hazrat Mahdi

AHS is the final argument of Allah on the people of the era/Ahle-Zamana and that argument is common with the category of the Apostles." And the author of the book, Kashf-ul-Haqaeq writes, "The call or Invitation/Dawat of Hazrat Mahdi AHS is like the Dawat of the Prophet SAWS, his group is like the group of the Prophet SAWS, his knowledge is like the knowledge of the Prophet SAWS and his Zaat/Nature is like the Zaat of the Prophet SAWS."

It is for this reason that the unusual events or those against the common habit that Hazrat Mahdi AHS has performed too are called Miracles

Mu'jizaat, and since the manifestation of the Miracles is wholly in the power of Allah Almighty, He manifests them in favour of His Viceregent, whenever He wishes. Hence, Hazrat Mahdi AHS has said, "To grant a Miracle is the work of Allah Most High. He may or may not grant it. What part does this servant have to play in it? Only propagation is made obligatory on us."

Allah Most High has granted many Miracles to Hazrat Mahdi AHS. Some of them have been reported in this book of Naqliyat (Parables). Apart from this, the books, Hujjat al-Munsifeen, Insaf Nama, Mau-lood written by Miyan Abdur Rahman RZ , Matla-ul-Vilayat and others, too have reported them. Hazrat Shah Qasim Mujtahid-e-Giroh RA has reported a hundred Miracles of Hazrat Mahdi AHS in his book, Afzal-ul-Mu'jizat. The Miracles have been reported in Chapter (36) of Shawahid-ul-Vilayat also. They have also been reported in the books of non-Mahdavi writers. To enumerate all these will add to the bulk of this book. This is not the occasion to give details. Among his Miracles, some very important information of the Unknown and the Unseen is found. A couple of them are as follows:

1) It is narrated that after giving final advice to his companions on his death bed, Hazrat Mahdi AHS said, "If anybody has any doubt about my being the Mahdi-al-Mau'ood, or somebody wants to test (the veracity of my claim to Mahdiship), let him check in the shroud after placing my body in the grave. If they find me there, then believe that this servant of Allah was not the Mahdi-al-Mau'ood." After placing the body in the grave, his son Hazrat Bandagi Miran Syed Mahmood RZ recalled the saying of Hazrat Mahdi AHS, searched in the shroud and found that the shroud was empty.This is a very important prediction, which Hazrat Mahdi AHS challengingly made the basis of the proof of his staking the claim to Mahdiship. Had this prediction not come true, his followers would not have stayed at Farah in Afghanistan and continued the work of the propagating his religion.

2) Hazrat Mahdi AHS was delivering the bayan of the Quranic Verse,"So those who fled and were driven forth from their homes and suffered damage in My cause, and fought and were slain, verily I shall remit their evil deeds from them." Explaining all the four ingredients of this Verse, Hazrat Mahdi AHS said, "These attributes are also of this servant of Allah and his Qaum/ community. The first three ingredients have come to happen. The fourth is yet to manifest. And since this servant is the Viceregent of Allah, no power on earth will overpower him. It will manifest through Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ (companion, son-in-law and second successor of Hazrat Mahdi AHS). He will be my substitute. This is the burden of the attribute of the seal of the Sainthood of Prophet Muhammad SAWS. The bearer of this burden will have his head separated, his body separated and his skin too will be separated." Further, tying two swords on either side of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ, Hazrat Mahdi AHS said, "When the battle takes place, the first day you will be victorious, even if the entire forces of the world are fighting against you and you are alone. This will be the proof of the veracity of the Mahdiship of this servant of Allah. In other words, if this does not happen, believe/consider that I am not the Mahdi-al-Mau'ood." Later events have proved that the predictions of Hazrat Mahdi AHS have come true some twenty years after Hazrat Mahdi AHS's demise. And today, there are his graves at three places, Sudrasan, Patan and Chapanir in Gujarat. Further details will be known in the Tauzih of parables 174 and 177.

☆☆☆☆☆

توضیح روایات در بیان انکارِ مہدی

انکارِ مہدیٔ موعودؑ کفر ہونے کے بارے میں جو روایات باب دوم میں بیان ہوئی ہیں اُن کے متعلق کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ روایت (3) کی توضیح میں آئیہ کریمہ " اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ " کے تحت بحث کی جاچکی ہے۔ اِس کے علاوہ جب کہ بعثتِ مہدیٔ موعودؑ کی ضرورت احادیثِ رسول اللہ ﷺ سے بھی ثابت ہے تو بعثتِ مہدیٔ موعودؑ یا بعثت کے بعد ذاتِ مہدیٔ موعودؑ کا انکار فی الحقیقت احادیثِ شریفہ کا انکار ہو گا۔ اور یہ یقیناً کفر ہے۔

ان احادیث وجود المهدی وخروجه فی اٰخرالزمان وانه من عترة رسول الله من ولد فاطمة بلغت حدالتواتر المعنوی فلا معنی لانکارها۔ومن ثم وردمن کذب بالدجال فقد کفرومن کذب بالمهدی فقد کفرواه ابوبکر الاسکاف فی فواید الاخبارو ابوالقاسم اسمعیل فی شرح السیر۔(اشاعة فی اثیرالساعة)

ترجمہ:- یعنی مہدیؑ کا وجود اور آخر زمانے میں اُن کا خروج ہونے اور آلِ رسول و اولادِ فاطمہؓ سے ہونے کے بارے میں احادیث تواترِ معنوی کا درجہ رکھتی ہیں اِس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے (یہ حدیث) وارد ہوئی ہے کہ جس نے (اخراج) دجال کا انکار کیا کافر ہے اور جس نے مہدیؑ کا انکار کیا کافر ہے۔ ابو بکر اسکاف نے فواید الاخبار میں ابوالقاسم اسمٰعیل نے شرح السیر میں اِس کی روایت کی ہے۔

متواترات موجبِ یقین ہوتے ہیں اِن کا انکار بالاتفاق کفر ہے۔ مہدیٔ موعودؑ سے متعلقہ احادیث کے تواتر معنوی کو تسلیم کر لیا گیا ہے اس لئے آمدِ مہدیٔ موعودؑ کا اور آمد کے بعد ذاتِ مہدیٔ موعودؑ کا انکار کفرِ مسلم ہے۔ یہ انکار از روئے احکامِ شرعیہ کفر تو ہے لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی آدمی کو کافر کہتے پھریں چنانچہ روایت نمبر 29 ملاحظہ ہو کہ صحابہ کرامؓ نے بغیر عبارت یعنی آیت و حدیث کے بغیر کسی کو کافر نہ کہنے پر گفتگو فرمائی ہے۔ اور خراسان میں بعض برادرانِ دائرہ کی نسبت حضرت امامناؑ کی خدمت میں شکایت پیش ہوئی کہ شہر میں جا کر لوگوں کو کافر کہتے پھرتے ہیں تو حضرتؑ نے اُن لوگوں کو سزا دینے کا حکم صادر فرمایا تھا اور یہ روایت متفق علیہ ہے۔

اِسی طرح تبلیغِ دین میں موعظۂ حسنہ کے جو اُصول ہیں اُن کی پوری پوری پابندی کی جاتی تھی۔ روایت (40) میں ملاحظہ ہو کہ

ایک ضدی عالم حضرت مہدی علیہ السلام سے بے ہودہ بحث کر رہا تھا ایک برادر نے تنگ ہو کر عرض کیا کہ میرا نجیؑ! آپؑ کیوں سر خالی فرمارہے ہیں۔ فرمایا بندہ کو خدائے تعالیٰ نے اِسی لئے تو بھیجا ہے۔

امامنا علیہ السلام نے اپنی صداقت کی تفہیم کے لیے ہر ممکن طریقہ اختیار فرمایا ہے۔ چنانچہ روایت نمبر (83) ملاحظہ ہو کہ حضرتؑ کی عادتِ شریفہ تھی کہ بیانِ قرآن کے وقت اہلِ فہم کو قریب بلایا کرتے تھے اگرچہ وہ مفلس و محتاج ہی کیوں نہ ہو۔ آپؑ کے صحابۂ کرامؓ کا بھی یہی طریقہ تھا۔ روایت نمبر (41) کے ملاحظہ سے ظاہر ہو گا کہ حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ سے بیانِ قرآن کے وقت یا خانگی ملاقات کے وقت کوئی شخص بے ڈھنگا سوال کرتا تو آپؓ اُس کو سوال کا طریقہ بتلاتے اور سمجھاتے کہ تمہارے سوال کا یہ مقصد ہو گا۔ لیکن تنگ نہ ہوتے تھے۔ بلکہ کسی مہاجرؓ نے بھی سوال کرنے والے سے بیزاری نہیں کی اور نہ کسی کو سوال سے باز رکھا ہے اور نہ کسی کو اپنی بات پر اعتقاد رکھنے پر مجبور کیا ہے۔ بلکہ فرمایا کرتے کہ جو بات مشکل ہو اُس کی تحقیق کر لیا کرو ورنہ وبال تمہاری گردن پر رہے گا۔

نیز روایت (57) ملاحظہ ہو کہ ایک عالم عہدہ دار سے حبِ دنیا کفر ہونے پر بحث ہوئی تھی۔ اِس نے ضد سے اپنے آپ کو محبِ دنیا قرار دینے کی کوشش کی تو آپؑ نے تین بار تفہیم فرمائی کہ تم کلمہ گو ہو تم میں ایسی صفت نہیں ہونی چاہیئے جس کی قرآن مذمت کر رہا ہو۔ اِس پر بھی وہ مصر رہا تو اُس نوبت پر بھی آپؑ نے یہ نہ فرمایا کہ میں تم کو کافر کہتا ہوں بلکہ فرمایا خدائے تعالیٰ کے حکم سے تم کافر ہیں۔ اِس پر قرآنِ شریف کی آیت بھی آپؑ نے سنادی۔

کسی فرد یا کسی فعل کے اچھا ہونے یا برا ہونے کا معیار احکامِ شرع ہیں۔ اہلِ سنت کا یہی عقیدہ ضابطہ ہے۔

الحسن ما حسنه الشرع والقبح ما قبحه الشرع۔

یعنی جس کو شرع اچھا قرار دے وہی اچھا ہے۔ جس کو برا قرار دے وہی برا ہے۔

بے حکمِ شرع آب خوردن خطا است☆☆ و گر خوں بریزی بفتویٰ روا ست (سعدیؒ)

حاصل یہ کہ احکامِ شرع کی رؤ سے مہدیٔ موعودؑ کا انکار کفر ثابت ہے اور اِس کا اطلاق بلالحاظِ قلت و کثرت ہو گا جیسا کہ ہر خلیفتہ اللہ کی بعثت کے وقت دنیا کے انسان مؤمن و کافر دو جماعتوں میں تقسیم ہوتے آئے ہیں۔

روایت(51) کی توضیح "قَاتِلُوْا وَ قُتِلُوْا" کی روایات میں(176، 177) کے تحت تفصیلاً بیان ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور روایت (50 تا 55) میں مخالفین کے گھر جانے کی ممانعت وغیرہ سے متعلق جو بیان ہے اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت امام علیہ السلام سے خصوصاً قاضی و علماء و مشائخین نے سخت مخالفت برپا کی تھی۔ اور اِس کا زیادہ تر سبب یہ تھا کہ حضرتؑ کے احکام و تعلیمات کے لحاظ سے اُن لوگوں کی روش پر از روئے دین کاری ضرب لگ رہی تھی انکار، مکر و فریب اور اُن کی دنیا پرستی اور بد اعمالیاں بے نقاب ہو رہی تھیں۔ ایسی صورت میں امام علیہ السلام نے اپنے متعبین کو اُن لوگوں سے روابط نہ رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ کیوں کہ مہدوی جہاں جاتے تھے تو اُن کو الٹی حجتوں سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتے یا اُن کو جھگڑے میں مبتلا کر دیتے تھے اس لیے امامؑ نے فتنہ و فساد سے بچانے کی تدبیر اختیار فرمائی۔

اور روایت(55) میں یہ آیت بھی بیان ہوئی ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿100﴾ (سورۃ ال عمران)

ترجمہ:- اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو اگر تم اہلِ کتاب سے کسی فریق کی پیروی اختیار کرو گے تو وہ تمہارے ایمان کے باوجود تم کو کفر کی حالت کی طرف پھیر دیں گے۔

اِس سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ مخالفین کی صحبت، اہلِ ایمان کے لئے مضر ہوا کرتی ہے اِس لیے بھی حضرتؑ نے منع فرمایا ہے۔ علماء و مشائخین کی طرف سے اِس شدت کی مخالفت کے بارے میں حضرت محی الدین ابنِ عربیؒ نے فتوحاتِ مکیہ کے باب 33 میں پہلے ہی پیشگوئی فرمادی تھی کہ:-

ازاخراج ھٰذاالامام فلیس له عدو مبین الالفقها خاصة لانهم لا یبقی ریا ستهم۔

ترجمہ:- جب امام مہدیؑ کا ظہور ہو گا تو خصوصاً فقہاو علماء ہی اُن کے کھلے دشمن ہوں گے کیوں کہ اُن کی حکومت باقی نہ رہے گی۔

☆☆☆☆☆

Roman: Tauzih-e-Riwayaat Dar Bayan-e-Inkaar-e-Mahdi AHS

Inkaar-e-Mahdi-e-Mau'ood Kufr hone ke bare mein jo Riwayaat Bab Duwwam mein bayan huwi hain un ke mutaliq kisi mazeed Tashreeh ki zaroorat nahin. Riwaya (3) ki tauzih mein Aayat-e-Kareema :-

" اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ " **ke tahet bahes ki ja chuki hai. Is ke ilawah jab ke Baisat-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS ki zaroorat Ahaadees-e-Rasoolullah SAWS se bhi sabit hai to Baisat-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS ya Baisat ke ba'ad Zaat-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS ka Inkaar fil-haqeeqat Ahaadees-e-Shareefah ka Inkaar hoga. Aor yeh yaqeenan Kufr hai.**

ان احادیث وجود المهدی و خروجهٖ فی اٰخرالزمان و انه من عترة رسول الله من ولد فاطمة بلغت حدالتواتر المعنوی فلا معنی لانکارها۔ومن ثم وردمن کذب بالدجال فقد کفرومن کذب بالمهدی فقد کفرواه ابوبکر الاسکاف فی فواید الاخبارو ابوالقاسم اسمعیل فی شرح السیر۔(اشاعة فی اثیرالساعة)

Translation:- Ya'ni Mahdi AHS ka wujood aor Aakhir zamane mein un ka khurooj hone aor Aal-e-Rasool wa Aal-e-Fatima RZ se hone ke bare mein Aahadees Tawatur-e-Maanawi ka darja rakhti hain is ke inkar ki koi wajhe nahin hosakti. Isi liye (Yeh Hadees) warid huwi hai ke jis ne (Ikhraaj) -e-Dajjal ka Inkar kiya Kafir hai aor jis ne Mahdi AHS ka Inkar kiya Kafir hai. Abu Bakar Askaf ne Fawaid-ul-Akhbar mein Abul Qasim Ismael ne Sharah-ul-Sier mein is ki Riwayat ki hai.

Mutawatiraat Mujib-e-Yaqeen hote hain in ka Inkaar bil-ittefaaq Kufr hai. Mahdi-e-Mau'ood AHS se muta'liq a Ahaadees ke Tawatur-e-

Ma'nawi ko Tasleem karliya gaya hai is liye Aamad-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS ka aor Aamad ke ba'ad Zaat-e-Mahdi-e-Mau'ood ka Inkaar Kufr-e-Musallam hai. Yeh Inkaar az-roo-e-Shariya Kufr to hai laikin is ka yeh matlab nahin ke Aadmi Aadmi ko Kafir kahte phirein chunache Riwayat Number 29 mulaheza ho ke Sahaba-e-Kiram RZ ne baghair Ibarat ya'ni Aayat wa Hadees ke baghair kisi ko Kafir na kahne par guftugo farmaee hai. aor Khurasan mein ba'az Biradara-e-Daira ki nisbat Hazrat Imamuna AHS ki khidmat mein shikayat paish huwi ke shaher mein jakar logaun ko Kafir kahte phirte hain to Hazrat AHS ne un logaun ko saza dene ka Hukm sadir farmaya tha aor yeh Riwayat muttafiq ilaih hai.

Isi tarha tableegh-e-deen mein muaez-e-hasana ke jo osool hain in ki poori pabandi ki jati thi. Riwayat 40 mein mulaheza ho ke aik Ziddi Aalim Hazrat Mahdi AHS se be-huda bahes kar-raha tha aik biradar ne tang ho-kar arz kiya ke Miranji! Aap kuin sar khali farma-rahe hain. Farmaya Bande ko Khuda-e-Ta'ala ne isi liey to bhaija hai.

Imamuna AHS ne apne Sadaqat ki tafheem ke liey har mumkin tareeqa ikhtiyaar farmaya hai. Chunache Riwayat number 83 mulaheza ho ke Hazrat AHS ki a'dat-e-sharifah thi ke Bayan-e-Qur'aan ke waqt Ahle-Fahm ko qareeb bulaya karte the agar-che woh muflis wa muhtaaj hi-kuin-na-ho. Aap AHS ke Sahaba-e-Kiram RZ ka bhi yahi tareeqa tha. Riwayat number 41ke mulaheze se zahir hoga ke Hazrat Syed Khunmir RZ se Bayan-e-Qur'aan ke waqt ya khangi mulaqaat ke waqt koi shakhs be-dhanga suwal karta to Aap RZ us-ko suwal ka tareeqa batlate aur samjhate ke tumhare suwal ka yeh maqsad hoga. Laikin tang na hote the. Bulke kisi Muhajir RZ ne bhi suwal karne wale se be-zaari nahin ki aur na kisi ko suwal se baaz rakha hai aur na kisi ko apni baat par aiteqaad rakhne par majboor kiya hai. bulke farmaya karte ke jo baat mushkil ho us-ki tahqeeq karliya karo warna wabal tumhari gardan par rahega.

Neez Riwayat 57 mulaheza ho ke aik Aalim Ohdedaar se Hubb-e-Duniya Kufr hone par bahes huwi thi is ne Zid se apne-aap ko Muhibb-e-Duniya qarar dene ki koshish ki to Aap AHS ne teen bar tafheem farmaee ke tum

Kalimah-Go ho tum mein aisi sifat nahin honi chahhiye jis-ki Qur'aan mazammat kar-raha-ho. Is-par bhi woh musir raha to uss naubat par bhi Aap AHS ne yeh na farmaya ke mein tum ko Kafir kahta huin balke farmaya Khuda-e-Ta'ala ke Hukm se tum Kafir hain. Is-par Qur'aan-e-Shareef ki Aayat bhi Aap AHS ne sunadi.

Kisi fard ya kisi fail ke achcha hone ya na hone ka ma'yar Ahkaam-e-Shara' hain Ahl-e-Sunnat ka yahi aqeedah zabeta hai.

الحسن ما حسنه الشرع والقبح ما قبحه الشرع۔ **Ya'ni jis ko Shara' achcha qaraar de wahi achcha hai. Jis ko bura qaraar de wahi bura hai.**

بے حکمِ شرع آب خوردن خطا است ☆☆ و گر خوں بریزی بفتویٰ روا ست (سعدیؒ)

Hasil yeh ke Ahkaam-e-Shara' ki roo' se Mahdi-e-Mau'ood AHS ka Inkaar Kufr sabit hai aor is ka Itlaaq Bila Lehaaz-e-Qillat wa Kasrat hoga. Jaisa ke Khalifatullah ki bai'sat ke waqt duniya ke insan Mo'min wa Kafir do jama'taun mein taqseem Hote Aaye hain.

Riwayat 51 ki tauzih "قَاتِلُوْا وَ قُتِلُوْا" ki tauzih ki Riwayaat **mein 176,177 ke tahet tafseelan bayan hogi. In Sha Allahu Ta'ala aur Riwayat 50-55 mein Mukhalifeen ke ghar jane ki muma'niyat waghairah se muta'liq jo bayan hai is se Zahir hota hai ke Hazrat Imamuna AHS se khusoosan Qazi wa Ulama wa Masha-yekheen ne sakht mukhalifat barpa ki thi. Aor is ka ziyadah tar sabab yeh tha ke Hazrat AHS ke ahkaam wa talimaat ke lehaz se un-logaun ki rawish par az rooey-Deen kari zarab lag rahi thi inkaar, makr wo faraib aor un-ki Duniya-Parasti aur Bad-Aamaaliyan be-niqaab ho-rahi thein. Aisi soorat mein Imamuna AHS ne apne Muta'bieen ko un-logaun se rawabita na rakhne ki Hidayat farmaee. Kuin-ke Mahdavi jahan jaate the to un-ko olti hujjataun se bargashtah karne ki koshish**

karte ya un-ko jhagde mein mubtela kardete the is-liey Imamuna AHS ne Fitna wa Fasad se bachne ki tadbeer ikhtiyar farmaee.

Aor Riwayat 55 mein yeh Aayat bhi bayan huwi hai.

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًامِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُواالْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿100﴾ (سورة اٰل عمران)

Translation:- Aey logo jo Iman lachuke ho agar tum Ahl-e-Kitab se kisi fareeq ki pairavi ikhtiyaar karoge to woh tumhare Eiman ky bawajood tum ko kufr ki halat ki taraf phair deinge.

Is-se yeh baat maloom ho rahi hai ke Mukhalifeen ki sohbat, Ahl-e-Eiman ke liey muzir huwa karti hai. Is-liey bhi Hazrat AHS ne mana' farmaya hai. Ulama wa Mashayekheen ki taraf se is-shiddat ki mukhalifat ke bare mein Hazrat Muhiyuddin Ibn Arabi RA ne Futuhaat-e-Makkiya ke Bab 33 mein pahle hi pai-sheengoee farmadi thi ke:-

ازاخراج هٰذاالامام فليس له عدو مبين الالفقها خاصة لانهم لا يبقى ريا ستهم۔

Translation:- jab Imamuna Mahdi AHS ka Zahoor hoga to khusoosan Fuqaha wa Ulama hi un-ke khule dushman honge kuin-ke un-ki hukumat baqi na rahe-gi.

☆☆☆☆☆

Disavowal of Mahdi AHS

There is no need for any further elucidation about the parables wherein the disavowal of Hazrat Mahdi Mau'ood AHS has been called Kufr (Infidelity). We have already discussed the Quranic Verse, "Afaman-kaana'alaa Bayyi-na-tim-mir-Rabbi-hii "…. under the Parable 3. Besides, while the need for the advent of Hazrat Mahdi AHS has been proved also by the Traditions of Prophet Muhammad SAWS , the disavowal of the advent of Hazrat Mahdi AHS or the zaath of Hazrat Mahdi AHS after his advent would be tantamount to the disavowal of the relevant Traditions of

the Prophet Muhammad SAWS. And this is obviously is Kufr (Infidelity). The Traditions about the existence (wujood) of Hazrat Mahdi AHS, his emergence (Khurooj) in the Last Era and his being from among the descendants of Hazrat Fatima RZ and Prophet Muhammad SAWS have the rank of the constancy in meaning and there is no reason why they should be disavowed. Hence, this "Tradition of the Prophet SAWS is that he who disavowed of the emergence of Dajjal (Anti-Christ) is a Kafir and he who disavows Hazrat Mahdi AHS is a Kafir." Abu Bakr Askaf and Abul Qasim As-hal have reported this in their books, Fawaid-ul-Akhbar and Sharah as-Sier, respectively. The Traditions with constancy are always reliable. The constancy in the meaning of the Traditions about Hazrat Mahdi AHS has been established. Hence, the disavowal of the advent of Hazrat Mahdi AHS and of his zath after his advent is admittedly Kufr. It is also Kufr under the rules of Shariat, but it does not mean that one goes around calling people as Kafir. Please note that in Parable 29 that the Companions of Hazrat Mahdi AHS had discussed the question of not calling anybody a Kafir without explaining, with reference to the relevant Quranic Verses and the Traditions of Prophet SAWS, why one is called a Kafir. Further, some people had complained to Hazrat Mahdi AHS that his companions went into the city in Khurasan and called people Kafir. Hazrat Mahdi AHS had ordered that such people should be punished. This parable is unanimously accepted as true.

Similarly, all the principles of delivering the sermons for the propagation of the religion were strictly followed. Please note that an adamant scholar was asking silly questions of Hazrat Mahdi AHS and a brother of the daira, disgusted at the situation, requested Hazrat Mahdi AHS, "Miranji, why are you wasting your time with him?" Hazrat Mahdi AHS, however, told the brother, "Allah Most High has sent this servant to waste his time in such discussions."

Hazrat Mahdi AHS adopted every possible means to explain the truth of his mission. It was his habit to call the intelligent people, even if they were

poor and needy, to come and sit near him at the time of the Bayan of Qur'aan. That was the practice of his companions too. Similar was the practice of Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ, during the Bayan of Qur'aan or at personal meetings. If somebody asked irrelevant or badly phrased questions, Bandagi Miyan RZ would rephrase his question and

would say, "This was the purpose of your question." But he would not be disgusted. No Migrant-Companion/Muhajir RZ of Hazrat Mahdi AHS would be disgusted at the questionings. None was prohibited from asking. Nor did they insist on accepting any belief. They used to ask their companions to get their doubts clarified. Otherwise, they said, "The blame would be on you." Hazrat Mahdi AHS was discussing with an official, who was also a scholar, the question of the love of the world being infidelity. The scholar-official adamantly tried to prove that he had love for the world. Hazrat Mahdi AHS tried thrice to convince him that he (the official) recited the Islamic testification, "There is no god but God, "La ilaha illa Llah," and that he should not have any love of the world, an attribute the Qur'aan had forbidden, in him. In spite of all this, he insisted on his love for the world. But, even at this stage, Hazrat Mahdi AHS did not tell him, "I call you a kafir." All he said was, "Then you are a Kafir under the command of Allah." And he recited a (relevant) Quranic Verse to bring home his point.

The norms to judge whether a person or a deed is good or bad are the rules of Shariyat. This is the belief of the Ahl-e-Sunnat.

الحسن ما حسنه الشرع والقبح ما قبحه الشرع۔

Whatever the Shariyat decrees to be good is good. That which Shariyat decrees as bad is bad.

بے حکمِ شرع آب خوردن خطا است ☆☆ و گر خوں بریزی بفتویٰ روا ست (سعدیؒ)

In short it concludes, according to Shariyat, the Disavowal of Hazrat Mahdi AHS is proved to be Kufr/Infidelity, and this applies without

consideration of its quantum, as has happened at the advent of every Viceregent of Allah/ Khalifatullah, when the people of the world are divided into two groups: Momineen and Kafireen/Believers and Disavowers or Infidels.

The explication of the parable 51 will come under the head, "Explica

-tions/Explanations of parables 176 and 177 " pertaining to fought and fallen Wa qaatalu wa Qutilu, Allah willing. In parables 50 to 55, there is restriction on visiting the houses of the opponents of Hazrat Mahdi AHS. This shows that the Qazis, the Ulama and Mashayekheen had become the bitter opponents of Hazrat Mahdi AHS. The reason behind the opposition was that the teachings and commands of Hazrat Mahdi AHS had, from the point of view of the religion, very adversely affected them. Their love for the world, Evil Deeds, cheating and deceit were being exposed day in and day out. In these circumstances, Hazrat Mahdi AHS had advised his followers to avoid contacts with them, because, whenever the Mahdavis went to them, they tried to mislead them with their false arguments or involve them in disputes. Hence, Hazrat Mahdi AHS devised a way to avoid tension and strife.

In parable 55, a Quranic Verse is quoted. It says,

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًامِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُواالْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿100﴾ (سورة اٰل عمران)

“O’ you who believe! Were you to obey some of those who have been given the Book, they would turn you unbelievers after you have believed.” This shows that the company of the opponents becomes harmful to the believers. Hence, Hazrat Mahdi AHS interdicted his follow- ers. Hazrat Muhiyuddin Ibn Arabi RA had already predicted the severe opposition to the Imam AHS from the Ulama and Mashayakheen thus: “The Ulama and the Fuqaha will particularly be the open enemies Hazrat Mahdi AHS after his advent because their influence/athouraty among the people will diminish.”

☆☆☆☆☆

توضیح روایات دربیانِ اقتدائے منکرین

اقتدائے منکرین جائز نہ ہونے کے بارے میں جو روایات (42 تا 49) بیان ہوئی ہیں اُن پر تبصرہ کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ انکارِ مہدیٔ موعودؑ از روئے احکام شرعیہ کفر ثابت ہے اس لیے منکرین کی اقتداء ناجائز ہونا کسی بحث کا محتاج نہیں۔ ائمہ اربعہؒ کے اختلافات جن مسائل میں پائے جاتے ہیں وہ اگرچہ کہ فروعی اختلافات ہیں اِس کے باوجود مسائل کے احکام کی وجہ ایک امام کا پیرو، دوسرے امام کے پیرو کی اقتداء نہیں کر سکتا کیوں کہ ایک امام کے مسئلہ کے تحت وضو ہو جاتا ہے اور دوسرے امام کے تحت نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں آخر الذکر امام کا پیرو اول الذکر امام کے پیرو کی اقتداء نہیں کرے گا کیونکہ اِس کے امام کے مسئلہ کے حکم کے لحاظ سے اِس کی نماز بے وضو قرار پاتی ہے جب کہ فروعی مسائل کے اختلاف کی یہ صورت ہے تو مہدیٔ موعودؑ کی ذات سے اختلاف جو کہ اُصولِ دین سے اختلاف کے حکم میں داخل ہے یقیناً مانعِ اقتداء ہے۔ خصوصاً نمازِ پنجگانہ ایسی عبادت ہے جس کے لیے امام صحیح الاعتقاد ہونا ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

ROMAN: TAUZIH RIWAYAAT DAR BAYAN-E-IQTEDA-E-MUNKIREEN

Iqteda-e-Munkireen Jaez na hone ke bare mein jo Riwayaat 42,43, 44,45, 46,47,48,49 bayan huwee hain un par tabsere ki chandan zaroorat nahin kuin ke Inkaar-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS az roo-e-Ahkaam-e-Shariya Kufr sabit hai is liye Munkireen ki Iqteda' na jaez hona kisi bahes ka muhtaaj nahin. Aemma-e-Arbaa' RA ke ikhtelaf jin masael mein paye jate hain woh agar che Faroee ikhtelafaat hain is ke ba-wujood masael ke ahkaam

ki wajhe aik Imam ka pairo dosre Imam ke pairo ki Iqteda' nahin kar sakta kuin ke aik Imam ke masa 'le ke tahet Wuzu ho jata hai. Aor dosre Imam ke tahet nahin hota. Aisi surat mein Aakhir-uz-Zikr Imam ka pairo Awwal-ul-Zikr ke pairo ki Iqteda nahin

kare ga kuin ke is ke Imam ke mas'ale ke Hukm ke lehaz se is ki Namaz be Wa-zu qaraar pati hai jab ke Faroee masael ke ikhtelaf ki yeh surat hai to Mahdi-e-Mau'ood AHS ki zath se Ikhtelaf jo ke Osool-e-Deen se Ikhtelaf ke Hukm dakhil hai yaqeenan ma'ne-e-Iqtedaa' hai. khusoosan Namaz-e-Panj-gaana aisi ibadat hai jis ke liye Imam Sahin-ul-Aeteqaad hona zaroori hai.

Following Disavowers in Prayers

42. O friend! Know it well that Hazrat Mahdi AHS has prohibited joining prayers (Namaz) led by those who disavowed him. He has said that "If you have said prayers under the leadership of such a person by mistake, say your prayers again."

43. It is narrated that at the time when opposition was on the increase at the town of Thatta (in Sindh province, now in Pakistan) to such an extent that a battle appeared to be imminent, some of the companions told Hazrat Mahdi AHS that they had said their prayers (Namaz) in the leadership of a person, opposed to Hazrat Mahdi AHS. Hazrat Mahdi AHS instructed, "Say your prayers again." A question was raised, "What should we do if we are one or two." Hazrat Mahdi AHS said, "Go in a group and say your prayers in your congregation (ba- Jama'at)."

If Hazrat Mahdi AHS were to send somebody on an errand, he would send at least two persons, so that they could say their prayers in congregation (ba-jama'at).

44. Further, it is narrated that all the migrant-companions (of Hazrat Mahdi AHS), including Bandagi Miyan Syed Khundmir, Miyan Nizam, Miyan Ne'mat, Miyan Malikjeo, Miyan Abu Bakr and Bandagi Miyan Syed Salamullah and others (Allah may be pleased with them all), met at Bhadriwali Village at the time of Asr (late afternoon) prayers. The topic under discussion was that "If a person says his prayers under the leadership (Imamat) of a munkir (non-Mahdavi), we would call him a khariji (out-caste). After this, Miyan Nizam RZ asked Miyan Abu Bakr RZ and Miyan Syed Salamullah RZ, What is your practice because opponents (Mukhalifeen) also live in your Daira." Bandagi Miyan Syed Salamullah RZ was annoyed and said, "We will deal with the situation when we encounter with it." Bandagi Miyan Nizam RZ said, smiling, "You have become a kharij in this majlis."

45. Further, it is narrated that Hazrat Mahdi AHS said, "Why do you go to a place where you have to say your prayers in the leadership (Imamat) of a Munkir?"

46. Further, it is narrated that Bandagi Miyan Shah Nizam RZ was delivering his sermon inviting people to (join the religion). After the sermon was over, he stood up and said, "Hazrat Mahdi AHS has said, "Why do you go to a place where it becomes necessary (for you) to say your prayers in the Iqtida of a Munkir (a person who has disavowed Hazrat Mahdi AHS)?"

47. Further, it is narrated that in the town of Nahrvala, Shaikh Ahmad Muallim (teacher) advanced (towards the niche Mehrab) to lead the Maghrib prayers. Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ pulled him back, saying, "You are a Munkir-e-Mahdi AHS saying prayers in your leadership is not permitted."

48. Further, it is narrated that a teacher expressed the desire to lead the prayers in the congregation (Majlis) of Bandagi Miran Syed Mahmood RZ.

A brother of the Daira pulled him back saying, "You are a Munkir of Mahdi AHS, saying prayers in your Iqtida is not permitted."

49. Further, it is narrated that Imam-e-Zaman, Khalifat-ur-Rahman (that is, Hazrat Mahdi AHS) was free from bid'at (innovations) and was the one who revived iman and sunnat (faith and practice of Prophet SAWS) and eradicated false customs and religions. His Companions had assembled after the Zuhr (afternoon) prayers. One of them said, "Why did Hazrat Mahdi AHS say his Friday and festival (Eid) prayers in the leadership (Imamat) of the Munkireen if saying the prayers in the leadership of Munkireen was not permitted (Najaiz)?" After this, Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ, Bandagi Miyan Shah Ne'mat RZ and others said, "We will not go into all that. We will do what Hazrat Mahdi AHS has asked us to do. And we will not do what Hazrat Mahdi AHS has asked us not to do." There is no need to comment on the illegality of following disavowers of Hazrat Mahdi AHS as leaders in daily congregational obligatory ritual prayers, which is dealt with in parables 42 to 49,1 (quoted above) because the disavowers of Hazrat Mahdi AHS have been proved to be Kafirs (Infidels) under the Rules of Shariat and this renders any discussion on the matter superfluous. The differences among the four Imams of Fiqh on any given issue relate to practical aspects of religious doctrine and are of a minor nature. Despite this, the follower of one Imam cannot follow the follower of another Imam in congregational prayers, because according to one Imam Wuzu (Ablutions) may be perfect while according to another Imam it may not be perfect. In such a case, the follower of the latter Imam will not follow the follower of the former Imam in congregational prayers, because the prayer-leader is be-Wuzu (without ablutions) according to the ruling of the latter Imam. When the situation is so serious even in the minor differences, the disavowal of Hazrat Mahdi AHS, which is a point of controversy in the principles of religion, the following of a disavower in congregational prayers is taboo. In the ritual obligatory prayers said five

times a day in congregation, it is necessary that the prayer-leader should be of correct beliefs (Sahih-ul-Iteqaad).

☆☆☆☆☆

توضیح روایات در بیانِ عشق

کہنے کو تو عشق ایک معمولی لفظ ہے لیکن مجاز و حقیقت، امکان اور وجوب کے عجیب و غریب نازک معانی و مطالب کا حامل ہے۔ فلاسفہ اور علمائے محققین نے اِس پر بہت طویل و دقیق بحثیں کی ہیں۔ ہم یہاں اِس کی ایک اہم نوعیت کا اجمالاً بقدر ضرورت ذکر کرتے ہیں جس سے حضرتِ خاتمین علیہما السلام کا مرتبہ اور اُن کی بنیادی خصوصیات کا علم ہو سکے گا۔

بحر العلوم علامہ شمسی مرحومؒ نے جلاء العنیین میں لکھا ہے:-

"واضح ہو کہ عشق کمالِ محبت کا نام ہے۔ اگر یہ صفت ممکنات میں نفوس "ناطقہ" سے متعلق کی جائے تو "زولِ علم و عقل" کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ اِلَّا مَاشَاء اللہ اگر واجب تعالیٰ سے متعلق کی جائے تو کمالِ محبت، کمالِ علم کے ساتھ ماننا لازم ہو گا۔ یہاں (یہاں یعنی جب اِس کا تعلق واجب تعالیٰ سے ہو) اُس عشق کی بحث ہے جو ظہورِ حقیقت واجب تعالیٰ کا مقتضی ہو۔ واجب تعالیٰ کے عشق سے مراد وہ تحریک ذاتی ہے جو باطن واجب تعالیٰ کے ظہور کا سبب بنے۔ اِس کے یہ معنی ہیں کہ ایک ذات کے دو اعتبار ہیں۔ ایک اعتبارِ باطن دوسرا اعتبارِ ظاہر ہے۔ اعتبارِ اول سے مراد عاشق اور اعتبارِ ثانی سے مراد معشوق ہے۔ پس تجلیِ ذاتی کی تحریک سے ذات کا باطن ایک صیقل دار آئینہ بن گیا۔ جس میں باری تعالیٰ کے وجودِ ظاہر کا حسن جلوہ گر ہو گیا۔"

فخر الدین اعراقی نے "لمعات" میں بیان فرمایا ہے کہ:-

خود را درآئینہ عاشقی من حیث باطن الوجود الذی من خواصہ الامکان و معشوق من حیث ظاھر الوجود

الذی من لوازمه الوجوب۔ برخود عرض کرد و حسنِ خود را من حیث ظاہر الوجود بر نظر خود من حیث باطن الوجود جلوہ داد۔؟

لیکن بعض محققینِ صوفیہ مثلاً شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ اور مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ وغیرہ کا مذہب یہ ہے کہ زیرِ بحث نوعیت میں عاشق و معشوق میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور تفصیلی دقیق بحث کے بعد یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ایجادِ عالم کی یہی علت ہے۔ غرض صوفیہ کرام کے قول کے مطابق، عالمِ شہادت کی ہر جنس کا ظہور ہر ایک خاص اسم باری تعالیٰ سے ہوا ہے۔ اور حضرتِ انسان کا ظہور اسمِ جامع یعنی اسم "اللہ" سے ہوا ہے۔ حضرت شیخ اکبرؒ نے فتوحاتِ مکیہ جلد ثانی میں اِس کی بہت تفصیل بیان فرمائی ہے۔

اِس لحاظ سے عام افراد انسانی اگرچہ مظہر شیون الوہیت ہیں تاہم انبیاء علیہم السلام کا وجود اِس ظہور میں ممتاز ہے۔ سب کمالاتِ الوہیت و آثار اُن کے معجزات میں عرفان مآب ہستیوں کو نظر آتے ہیں۔

حاصلِ کلام یہ کہ محققینِ صوفیہؒ کا یہی مذہب ہے کہ آنحضرت ﷺ عشقِ حقیقی کے مظہرِ کامل ہیں۔ اِس مختصر اجمالی بحث سے واضح ہو جاتا ہے کہ موجوداتِ عالم میں عشق کی اکمل مظاہر ذات سرورِ کائناتؐ ہے۔ اور یہی حبِ ذاتی اور عشقِ حقیقی مبداء ولایتِ محمدیہؐ ہے۔ جسے عام اصطلاح میں تعینِ اول کہتے ہیں۔ اِس ولایت سے حضرت خاتم الانبیاء سرورِ کائنات موصوف ہیں اور اِس کے خاتم حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام ہیں۔ یعنی خاتمین علیہما السلام کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ حبِ ذاتی اور عشقِ حقیقی کے اکمل مظاہر ہیں۔

اِسی لیے شیخ محی الدین اکبرؒ نے "خصوص" میں حدیث کنت بیناء أدم بین الماء والطین (میں نبیؐ اُس وقت تھا جب کہ آدمؑ کی مٹی خمیر کی جا رہی تھی) کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

وغیرہ من الانبیاء ماکان نبیا لاحین بعث و کذالک خاتم الاولیاء کان ولیاء أدم بین الماء و الطین وغیرہ من الاولیاء ما کان ولیاء الا بعد تحصیل شرائط الولایة۔

ترجمہ:-(ازلی نبیؐ ہونے کی خصوصیت حضرت رسول اللہ ﷺ ہی کے لیے مخصوص ہے) آپؐ کے سوائے جتنے انبیاء ہیں نبی اُس وقت ہوتے ہیں جب کہ اُن کی بعثت ہو۔ اور اِسی طرح خاتم الاولیاءؑ اُس وقت سے ولی ہیں جب کہ آدم کی مٹی وہ خمیر کی جارہی تھی۔ خاتم الاولیاءؑ کے سوائے جو ولی ہوتے ہیں وہ اُس وقت ہوتے ہیں جب کہ اُن کو ولایت کی شرائط کی تحصیل ہو۔ اِس سے ظاہر ہے کہ جس طرح تمام انبیاء و مرسلین کی نبوت و رسالت میں اور حضرت خاتم النبیینؐ کی نبوت و رسالت میں مراتب و خصوصیات کا فرق ہے "تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ"(سورۃ البقرہ-253) یعنی یہ حضرتِ مرسلین ایسے ہیں کہ ہم نے اُن میں بعضوں کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے۔

اِسی طرح تمام اولیاء کی ولایت اور حضرت مہدی علیہ السلام کی ولایت میں مراتب و خصوصیات کا فرق ہے۔ اور یہ دونوں قدسی صفات ہستیاں ازل ہی سے مرتبہ بسملہ پر فائز ہیں۔

خاتمِ ولایتِ محمدیہؐ کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد ولایتِ عامہ بھی جاری نہ رہے گی کیونکہ مذہبِ مہدویہ میں دیدارِ خدا ممکن اور جائز ہے اور طلبِ دیدارِ خدا فرض ہے اور "دیدارِ خدا" "قربِ الٰہی" "ولایتِ عامہ" کا مفہوم ایک ہی ہے جب دیدارِ خدا ممکن ہے تو اُس کے یہ معنی ہیں کہ "قربِ الٰہی" یعنی ولایت سے بھی مشرف ہونا ممکن ہے۔ اور اِسی لیے "طلبِ دیدارِ خدا" فرض کی گئی ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام صرف ولایتِ محمدیہؐ کے خاتم ہیں جس کی ازلی خصوصیت آپؑ کو منجانب اللہ حاصل ہے۔

نفوسِ ناطقہ کے لحاظ سے صفتِ عشق کا اطلاق کمالِ محبت کے بعد کیا جاتا ہے۔ یعنی محبت کی انتہا پر عشق کی ابتداء ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل توضیحات سے ظاہر ہوگا کہ فرایضِ ولایت کا تعلق فی الحقیقت عشق ہی کے لوازم سے ہے۔

روایت(189) ملاحظہ ہو کہ امامنا علیہ السلام نے فرمایا:- طالب پر وہ کیا چیز فرض ہے جس کی وجہ خدا کو پہنچ سکے۔

پھر آپؑ ہی نے جواب فرمایا کہ وہ عشق ہے۔ عشق کس طرح حاصل ہو سکتا ہے! فرمایا کہ "دل کی توجہ ہمیشہ خدائے تعالیٰ کی طرف قائم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے"۔

اور ایک موقع پر بطورِ تمثیل فرمایا کہ:-

"ایک شخص کا لڑکا گم ہو جائے تو والدین کے دل میں کس قدر تشویش پیدا ہو جاتی ہے اور اُن کا کیا حال ہو جاتا ہے؟ طالبانِ خدا نے عرض کیا کہ میرا نجیؑ والدین کو اپنے لڑکے کی محبت میں کھانا پانی سب زہر ہو جاتا ہے۔ نیند نہیں آتی جب تک لڑکا ہاتھ نہ آئے اُس کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ امامناعلیہ السلام نے فرمایا۔ بھائیو! خدا کی طلب اور اُس کے عشق میں اُن والدین کی سی کیفیت ہو جانا چاہیے۔ پھر فرمایا لڑکے کا عشق تو بہت بڑا ہے ایک سوئی کے گم ہو جانے پر اُس کی تلاش میں جتنی توجہ کی جاتی ہے اتنا بھی خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ تو خدا کو پہنچ سکو گے۔" (شواہد اولایت)

اور روایت (218) ملاحظہ ہو کہ ایک دفعہ خراسان میں امامناعلیہ السلام عشق کا بیان فرما رہے تھے مولانا درویش محمدؓ نے جامہ چاک کرتے ہوئے نعرہ لگایا کہ ہم عشق کہاں سے لائیں۔ آپؑ نے فرمایا بندہ عشقِ کسبی کا بیان کر رہا ہے۔ کام کرو تا کہ عشق حاصل ہو سکے۔ عشقِ عطائی تو پیغمبروںؑ کا مقام ہے۔

دوسری روایات سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ امامناعلیہ السلام کی خدمت میں وہبی عشق سے سرفراز ہستیاں بھی موجود تھیں۔ روایت ہے کہ ایک روز میاں فہیم مہاجر رضی اللہ عنہٗ نے سیدنا علیہ السلام سے عرض کیا کہ میاں سید خوندمیرؓ و میاں عبدالمجیدؓ ہاتھ ملائے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ اور زیادہ وقت ذکر اللہ میں نہیں بیٹھتے۔ آپؑ نے فرمایا:-

" نشستن کارِشما است که شما کاسب ہستید و کارِ ایشاں دیگر است۔ ایشاں را عطاست"
(انتخاب الموالید باب 11)

اِس سے معلوم ہوا کہ کاسب اور عطائی دونوں قسم کے صحابہؓ تھے۔ عشقِ وہبی کے لیے کسب کی ضرورت نہیں ہوتی صرف فیضِ صحبت کافی ہو جاتا ہے۔

چنانچہ روایت ہے کہ حضرت بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدیؓ کی عمرِ شریف 18 یا 19 سال کی تھی کہ آپؓ نے حجرہ کے باہر سے اِس "تعلیمِ بلاواسطہ" کا ذکر جو عطائے منصبِ مہدیت کے بارے میں حضرت امامناعلیہ السلام اپنی زوجۂ محترمہ بی بی الہدادی

رضی اللہ عنہا سے بیان فرمارہے تھے۔ سنتے ہی جذبۂ حقانی طاری ہو گیا بے ہوش ہو گئے۔ امامنا علیہ السلام کو منجانب اللہ خبر ہوئی تو گود میں اٹھا کر حجرے میں لے گئے۔ بی بیؓ سے فرمایا کہ دیکھو سید محمودؓ کا گوشت، پوست، استخواں بال بال اِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہو گیا ہے۔ جب ہوش آیا تو آپؑ نے ذکرِ خفی کی تلقین کی۔ اور اُسی وقت بی بیؓ اور فرزندِ ارجمندؓ نے تصدیقِ مہدیتؑ کا شرف حاصل کیا۔

نیز حضرت سید خوندمیرؓ کی نسبت آپؑ نے فرمایا:-

" بھائی سید خوندمیر به استعدادِ تمام آمده بودید چراغ دان ، فتیله و روغن موجوده بود اما ہمیں یک کار افروختن باقی مانده بود۔ اکنوں از چراغِ ولایتِ محمدی روشن کرده است"۔

اِسی لیے امامنا علیہ السلام نے ایک دفعہ یہ بھی فرمایا کہ: " تصدیقِ بنده بینائی خدا " (حاشیه انصاف نامه)

اور اِسی لیے بعض صحابہؓ کو آپؑ نے پیغمبروں کے مقام کی بشارت دی ہے۔ اور حضرت رسول اللہ ﷺ نے بھی قومِ مہدیؑ کی نسبت ایسی ہی پیشگوئی فرمائی ہے۔ چنانچہ امام فخر الدین رازیؒ نے تفسیرِ کبیر میں ایک حدیث بیان کی ہے کہ:-

قال رسول الله صلی الله علیه و سلم انی لا عرف قوما هم بمنزلتی فقال الاصحاب کیف یکون یا رسول الله انت خاتم النبین و لا نبی بعدک فقال لیسوا من الانبیاء ولٰکن یغبطهم الانبیاء بقربهم و مقعدهم من الله وهم المتحابون فی الله۔ (جلد ثانی)

ترجمہ:- حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایسی قوم کو جانتا ہوں جو میری منزل میں ہے۔ اصحابؓ نے عرض کیا یا! رسول اللہ ﷺ ایسا کیسا ہو سکے گا جب کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ لوگ انبیاء تو نہیں ہیں لیکن اللہ سے اُن کے قرب و مقامِ قرب کی وجہ سے انبیاء اُن پر رشک کریں گے۔ اور وہ حق تعالیٰ سے محبت رکھنے والے ہونگے۔

گویا یہ حدیثِ شریف قرآنِ مجید کی آیت " فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ "(سورة المآئدة۔54)

یعنی اللہ ایسی قوم کو لائے گا جس سے اللہ محبت رکھتا ہو اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہوں) کی تفسیر واقع ہوئی ہے۔ ہم اِس آیت اور حدیث پر فضائلِ صحابہؓ سے متعلقہ روایات کی توضیح میں بحث کریں گے انشااللہ تعالیٰ۔

مقامِ غور ہے کہ انسان کی اِس سے بلند معراج بھی ممکن ہے؟ کہ وہ خدا کا محب ہو اور خدا اُس کا۔ قرآن نے انسانیت کے ارتقاء کا جو تصور پیش کیا ہے اِس سے بڑھکر بھی کوئی فلسفہ ہے جو انسانوں کو اِس کے سوائے اِس سے بلند تر مرتبہ پر فائز کر سکے۔

عشق دمِ جبرئیل ، عشق دلِ مصطفیٰ ☆☆☆ عشق خدا کا رسول ، عشق خدا کا کلام
عشق کی مستی سے ہے پیکرِ گل تابناک☆☆☆ عشق ہے صہبائے خام ، عشق ہے کاس الکرام
عشق فقیہہِ حرم ، عشق امیرِ جنود ☆☆☆ عشق ہے ابن السبیل اس کے ہزاروں مقام

غرض عشق و محبتِ الٰہی فی الحقیقت بدنِ اسلام کی روح ہے۔ حضرت امام علیہ السلام کی تعلیمات، بے روح علمیت کے خلاف ایک جہادِ عظیم ہیں۔ جو لوگ محض ظاہری شعائر کی پابندی کو اسلام سمجھ رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے بجائے بندوں کی حاکمیت میں گرفتار تھے ایک بے روح جسد کو زندہ قالب سمجھ رہے تھے اُن کے لئے ہدایت ہیں۔

عقل و دل و نگاہ کا مرشدِ اولیں ہے عشق ☆☆ عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات

(اقبالؔ)

قرآنِ مجید کا مخاطب عقل بھی ہے قلب بھی ہے۔ بلکہ عقل سے زیادہ قلب مخاطب ہے کیونکہ قلبی شہادت ہی ایمان بالغیب کی حامل ہو سکتی ہے۔ قرآن سے ہدایت پانے والوں کے لیے یہی شرطِ اولیں اور یہی اُن کے ارتقاء کا معیار ہے۔

" هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ۔۔الخ"(سورۃ البقرہ ۔2-3)

اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود کو صرف عقلی حیثیت سے تسلیم کرنا کافی نہیں قرار دیا بلکہ خالق کے ساتھ محبت پیدا کرنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔ جس کے بغیر محض عقلی بیعت کی بنا، پر انسان ایک جسدِ بے روح کی حیثیت میں رہ جاتا ہے۔ اِسی لیے فرماتا ہے کہ

"وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ "---الخ (سورة المآئدة۔35) (یعنی اللہ تعالیٰ کو پہنچنے کے لیے وسیلہ تلاش کرو) تقویٰ کے ساتھ ساتھ بموجب آیت " كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ" ﴿119﴾ (سورة التوبة۔119)

صحبتِ صادقین کی برکت سے عشق و محبتِ الٰہی کا صحیح اور قریب ترین راستہ معلوم کیا جاسکتا ہے ورنہ ایک غیر مربوط انسان کو ہزارہا خطرات، صدہا وساوس اور بیسیوں حوادث بہت جلد گمراہ کرسکتے ہیں۔ "بیعت" شیخ کے واسطہ سے عبد و معبود کے درمیان ایک سلسلہ محبت قائم کرنے والا ذریعہ ہے۔ اور یہ ایسا وسیلہ ہے جس سے قالبِ بے جان میں حقیقی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔

اِسی لیے دورِ نبوت میں بھی بیعت کا عمل جاری تھا اور دورِ ولایت میں بھی۔ تا ایں دم بفضلِ خدائے تعالیٰ جاری ہے۔ اور تا قیامت جاری رہے گا۔

د یں نہ گردو پختہ بے آدابِ عشق ** د یں بگیر از صحبتِ اربابِ عشق (اقبالؔ)

آیات و احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ دنیا میں جب صالحین و راشدین کا وجود ختم ہو جائے گا تو سمجھ لو کہ وہی وقت وقوعِ قیامت کا ہے۔

حاصلِ کلام یہ کہ امامنا علیہ السلام کی تعلیمات مثلاً طلبِ دیدارِ خدا، ترکِ دنیا، توکل، ذکرِ کثیر، صحبتِ صادقاں، عزلت، ہجرت وغیرہ امور فی الحقیقت عشق و محبتِ الٰہی کے لوازم ہیں اور ہر عاشق کو خواہ وہ کسی کا عاشق ہو فطرتاً ایسے ہی مسائل کا حامل ہونا لازم ہے۔ اور از خود اِس میں یہ کیفیات پیدا ہوتی جاتی ہیں بشرطیکہ عشق کی لو پیدا ہو چکی ہو۔ یہ ایسی بات ہے کی جس کو ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے اِس لیے مزید تشریح ہم موجبِ طوالت سمجھتے ہیں۔

یا وسعتِ افلاک میں تکبیرِ مسلسل ☆☆☆ یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات

وہ مذہبِ مردانِ خود آگاہ و خدا مست ☆☆☆ یہ مذہبِ ملا و جمادات و نباتات اقبالؔ

☆☆☆☆☆

Roman: Tauzih Riwayaat dar Bayan-e-Ishq

Kahne ko to Ishq aik ma'muli lafz hai laikin majaz wa haqeeqat, imkaan aor Wujoob ke ajeeb wa Ghareeb nazuk mua'ni wa matalib ka hamil hai. Filasifah aor Ulama-e-Muhaqqiqeen ne is par bahut taweel wa daqeeq bahsein ki hain. Hum yahan is ki aik ahem nau-wiyat ka ijmaal-an ba qadr-e-zaroorat zikr karte hain jis se Hazraat-e-Khatimeen Alaihim-Massalam ka martab aor un ki bunyaadi khusoosiyaat ka ilm ho sake ga.

Bahr-ul-uloom Allama Shamsi Marhoom ne Jila-ul-Ai'nain mein likha hai: "Wazeh ho ke Ishq kamal-e-Muhabbat ka naam hai. Agar yeh sifat mumkin aat mein nufoos "Natiqa" se muta'leq ki jaye to "zawal-e-Ilm wa Aql" ke saath paee jati hai. اِلَّا مَاشَاءَ اللہ agar Wajib-e-Ta'aala se muta'leq ki jaye to Kamaal-e-Muhabbat, Kamaal-e-Ilm ke saath maan na lazim hoga. Yahan (yahan ya'ni jab is ka ta'luq Wajib-e-Ta'aala se ho) is Ishq ki bahes hai jo Zahoor-e-Haqeeqat Wajib-e-Ta'aala ka Muqta-zi ho. Wajib-e-Ta'aala ke Ishq se murad woh tahreek-e-zati hai jo batin Wajib-e-Ta'ala ke zahoor ka sabab bane. Is ke yeh ma'ni hain ke aik zath ke do aetebar hain. Aik aetebar-e-batin dosra aetebar-e-zahir hai. aetebar-e-awwal se murad Ishq aor aetebar-e-sani se murad Ma'shooq hai. Pas Tajalli-e-Zaati ki tahreeq se zaath ka batin aik Saiqul daar aaena ban gaya. Jis mei Bari Ta'aala ke wujood-e-zahir ka Husn jalwa gar ho gaya."

Fakhr-uddin Ae'raqi ne "Lam'at" mein bayan farmaya hai ke:-

خود را درآئینہ عاشقی من حیث باطن الوجود الذی من خواصہ الامکان و معشوق من حیث ظاھر الوجود الذی من لوازمہ الوجوب۔ برخود عرض کرد و حسنِ خود را من حیث ظاہر الوجود بر نظر خود من حیث باطن الوجود جلوہ داد۔؟

Laikin ba'az Muhaqiqeen-e-Sufia maslan Shaikh Akbar Muhi-uddin Ibn Arabi RA aor maulana Abdur Rahman Jami RA waghaira ka mazhab yeh hai ke zair-e-bahes nau-wiyat mein Aashiq wa Ma'shooq mein koi farq nahin hai. Aor tafseeli daqeeq bahes ke ba'ad yeh sabit kiya gaya hai ke

Ijaad-e-Aalam ki yahi illat hai. Gharz Sufia-e-Kiram ke qaol ke mutabiq, Aalam-e-Shahadat ki har Jins ka zahoor har aik khas Ism-e-Baari se huwa hai. Aor Hazrat-e-Insan ka Zahoor Ism-e-Jame' yani Ism-e-Allah se huwa hai. Hazrat Shaikh Akbar RA ne Futuhaat-e-Makkiya jild-e-sani mein is ki bahut tafseel bayan farmaee hai.

Is lehaz se aam afraad-e-insani agarche Mazhar-e-Shewan-ul-Mahiyat hain taham Anmbiya Alaihim-Massalam ka wujood is zahoor mein Mumtaaz hai. Sab Kamalaat-ul-Mahiyat wa aasaar un ke Mu'jizaat mein Irfan-ma-aab hastiyaun ko nazar aate hain.

Hasil-e-Kalam yeh ke Mohaqqiqeen-e-Sufia RH ka yahi Mazhab hai ke Aan-Hazrat SAWS Ishq-e-Haqeeqi ke Mazhar-e-Kamil hain. Is mukhtesar ijmaal-i bahes se wazeh ho jat hai ke maujoodaat-e-aalam mein ishq ki Akmal muzahir zaat-e-Sarwar-e-Kaenaat SAWS hai. Aor yahi Hubb-e-Zaati aor Ishq-e-Haqeeqi Mabdah-e-Vilayat-e-Muhammadia SAWS hai jise aam istelah mein Ta'iyun-e-Awwal kahte hain. Is Vilayat se Hazrat Khatimul Ambiya Sarwar-e-Kaenaat mausoof hain aor is ke Khatim Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS hain. Ya'ni Khatimeen Alaihimas-salam ki ahem khusoosiyat yeh hai ke Hubb-e-Zati aor Ishq-e-Haqeeqi ke Akmal hain. Isi liye Shaikh Mohiuddin Akbar RH ne "Khusoos" mein Hadis;

كنت بيناء أدم بين الماءوالطين **(mein Nabi us waqt tha jab ke Aadam AHS ki mitti Khameer ki ja rahi thi) ki Tafseer mein farmate hain.**

وغيره من الانبياء ماكان نبيا لاحين بعث و كذالک خاتم الاولياء كان وليا ء أدم بين الماء و الطين وغيره من الاولياء ما كان وليا ء الا بعد تحصيل شرائط الولاية۔

Translation:- (Azali Nabi SAWS hone ki khusoosiyat Hazrat Rasoolullah SAWS hi ke liye makhsoos hai) Aap ke siwa-e-jitne Anmbiya hain woh Nabi us waqt hote hain jab ke un ki bai'sat ho. Aor isi tarha Khatimul Awliya AHS us waqt se Vali hain jab ke Aadam AHS ki mitti Khameer ki

ja rahi thi. Khatimul Awliya AHS ke sawa-e-jo Vali hote hain woh us waqt se Vali hote hain jab ke un ko Vilayat ki sharayat ki tahseel ho.

Is se zahir hai ke jis tarha tamaam Anmbiya wa Mursaleen ki Nubuwat wa Risalat mein aor Hazrat Khatimun-Nabieen SAWS ki Nubuwat wa

Risalat mein Maratib wa Khusoosiyat ka farq hai.

" تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ"(سورۃ البقرہ۔253) **Ya'ni yeh Hazraat-e-Mursaleen aise hain ke Hum ne un mein Ba'zaun ko Ba'zaun par fauqiyat Bakhshi hai.**

Isi tarha tamaam Awliya ki Vilayat aor Hazrat Mahdi AHS ki Vilayat mein Maratib wa Khusoosiyat ka farq hai. aor yeh dono Qudsi Sifaat Hastiyan Azal hi se Martaba-e-Khatimiyat par faez hain.

Khatim-e-Vilayat-e-Muhammadiya SAWS kahne ka yeh matlab nahin ke Hazrat Mahdi AHS ke ba'ad Vilayat-e-Aamma bhi jari na rahe gee, kuin ke Mazhab-e-Mahdavia mein Deedar-e-Khuda Mumkin aor Jaez hai aor Talab-e-Deedaar-e-Khuda farz hai aor "DEEDAAR-E-KHUDA" "QURB-E-ILAHI" "VILAYAT-E-AAMMA" ka mafhoom aik hi hai jab Deedaar-e-Khuda mumkin hai to us ke yeh ma'ani hain ke "Qurb-e-Ilahi" ya'ni Vilayat se bhi Musharraf hona mumkin hai. aor isi liye Talab-e-Deedar-e-Khuda Farz ki gaee hai. Hazrat Mahdi AHS sirf Vilayat-e-Muhammadia SAWS ke Khatim hain jis ki Azali Khusoosiyat Aap AHS ko minjanib Allah Hasil hai. Nufoos-e-Natiqa ke lehaaz se Sifat-e-Ishq ka itlaaq Kamaal-e-Muhabbat ke ba'ad kiya jata hai. Ya'ni muhabbat par Ishq ki ibteda' hoti hai Aaendah Tauzihaat se zahir hoga ke Faraez-e-Vilayat ka ta'aluq fil-haqeeqat Ishq hi ke lawazim se hai.

Riwayat (189) mulaheza ho ke Imamuna AHS ne farmaya:- Talib par woh kiya cheez farz hai jis ki wajhe Khuda ko pahunch sake. Phir Aap AHS hi ne jawab farmaya ke woh Ishq hai. Ishq kis tarha hasil ho sakta hai! farmaya ke "DIL KI TAWAJHE HAMESHA KHUDA-E-TA'AALA KI TARAF QAEM RAKHNE SE HASIL HOTA HAI."

Aor aik mauqe par bataur-e-tamseel farmaya ke:-

“Aik shakhs ka ladka gum ho jaye to Waledaen ke dil mein kis qadar tashweesh paida ho jati hai aor un ka kiya haal ho ja ta hai?

Taliban-e-Khuda ne arz kiya ke Miranji AHS Waledaen ko apne ladke ki muhabbat mein khana pani zaher ho jata hai, neend nahin aati jab tak ladka haath na Aaye us ki talash mein sargardan rahte hain. Imamuna AHS ne farmaya; Bhaio! Khuda ki talab aor us ke ishq mein un Waledaen ki se kaifiyat ho na chahiye. Phir farmaya ladke ka Ishq to bahut bada hai aik Suee ke gum ho jane par us ki talash mein jitne tawajhe ki jati hai utna bhi Khuda ki taraf mutawajhe ho jao to Khuda ko pahunch sako ge. (Shawahidul Vilayat)

Aor Riwayat 218 mulaheza ho ke aik dafa’ Khurasan mein Imamuna AHS Ishq ka bayan farma rahe the, Maulana Durwish Muhammad RZ ne jama chak karte huwe Na’arah la-gaya ke hum Ishq kahan se laein. Aap AHS ne farmaya Banda Ishq-e-Kasab ka bayan kar raha hai. Kaam karo ta ke Ishq hasil ho sake. Ishq-e-A ’taee to Paighambaraun ka Maqaam hai.

Dosri Riwayat se bhi yeh maloom hota hai ke Imamuna AHS ki khidmat mein Wahabi Ishq se sarfaraz hastiyan bhi maujood thein.

Riwayat hai ke aik roz Miyan Faheem Muhaji RZ ne Syeduna AHS se arz kiya ke Miyan Syed Khundmeer RZ wa Miyan Abdul Majeed RZ haat mi-laye huwe baatein kar rahe hain. Aor ziyada waqt Zikrullah mein nahin baithe. Aap AHS ne farmaya:-

" نشستن کارِشما است که شما کاسب ہستید و کارِ ایشاں دیگر است۔ ایشاں را عطاست" (انتخاب الموالید باب 11)

Is se ma’loom howa ke Kasib aor A ’taee dono qism ke Sahaba RZ the. Ishq-e-Wahabi ke liye Kasab ki zaroorat nahin hoti sirf Faiz-e-Sohbat kafi ho jata hai. Chunache riwayat hai ke Hazrat Bandagi Miyan Syed Mahmood Sani-e-Mahdi RZ ki umr-e-shareef 18 ya19 saal ki thi ke Aap RZ ne hujre ke baher se is “Ta’aleem-e-Bilawasita” ka zikr jo Ata-e-Mansab-e-Mahdiyat ke bare mein Hazrat Imamuna AHS apni Zaujaha-e-

Muhteramah Bibi Ilhadad-i Razi Allahu Anha se bayan farma rahe the, sunte hi Jazba-e-Haqqani tari ho gaya be-hosh ho gaye. Imamuna AHS ko minjanib Allah Khabar huwi to gode mein utha kar Hujre mein le gaye.

Bibi se farmaya ke dekho Syed Mahmood RZ ka gosht, post, ustakhan Bal-Bal اِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ho gaya hai. jab hosh aaya to Aap AHS ne Zikr-e-Khafi ki talqeen ki. Aor usi waqt Bibi RZ aor Farzand-e-Arjuman-d RZ ne Tasdeeq-e-Mahdiyat ka sharf hasil kiya.

Neez Hazrat Syed Khundmir RZ ki nisbat Aap AHS ne farmaya:-

" بھائی سید خوندمیر به استعدادِ تمام آمده بودید چراغ دان ، فتیله و روغن موجوده بود اما ہمیں یک کار افروزختن باقی مانده بود۔ اکنوں از چراغِ ولایتِ محمدی روشن کرده است"۔

Isi liye Imamuna AHS ne aik dafa' yeh bhi farmaya ke:-

"تصدیقِ بنده بینائی خدا" (حاشیه انصاف نامه) **Aor isi liye ba'az Sahaba RZ ko Aap AHS ne Paighambaraun ke maqaam ki basharat di hai. Aor Hazrat Rasoolullah SAWS ne bhi Qaom-e-Mahdi AHS ki nisbat aisi hi Paisheen-Goee farmaee hai. Chunache Imam Fakharuddin Razi RH ne Tafseer-e-Kabeer mein aik Hadees bayan ki hai ke:-**

قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم انی لا عرف قوما هم بمنزلتی فقال الاصحاب کیف یکون یا رسول اللہ انت خاتم النبین و لا نبی بعدک فقال لیسوا من الانبیاء ولٰکن یغبطهم الانبیاء بقربهم و مقعدهم من اللہ وهم المتحابون فی اللہ۔ (جلد ثانی)

Translation:- Hazrat Rasoolullah SAWS ne farmaya mein aisi Qaom ko janta huin jo meri manzil mein hai. Ashaab RZ ne arz kiya Ya Rasoolullah SAWS aisa kaisa ho sake ga jab ke Aap Khatimun-Nabieen hain aor Aap ke ba'ad koi Nabi nahin. Aap SAWS ne farmaya woh log Anmbiya to nahin hain laikin Allah se un ke Qurb wa Maqaam-e-Qurb ki wajhe se Anmbiya un par Rashk karein ge. Aor woh Haq Ta'aala se muhabbat rakhne wale honge. Goya yeh Hadees-e-Shareef Qur'aan-e-Majeed ki

Aayat:- "فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ"(سورۃ المآئدۃ-54) **ya'ni Allah aisi Qaom ko layega jis se Allah muhabbat rakhta ho aor woh Allah se muhabbat rakhte hon.) ki Tafseer waqae huwi hai. Hum is Aayat aor Hadees par Fazael-e-Sahaba RZ se mutaliqah Riwayat ki tauzih mein bahes kareinge.**

In Shaa Allah.

Maqaam-e-ghaor hai ke insan ki is se baland Me'raaj bhi mumkin hai? ke wo Khuda ka Muhibb ho aor Khuda us-ka. Qur'aan ne insaniyat ke irteqa' ka jo tasawwor paish kiya hai is se badh kar bhi koi Falsafah hai jo insanaun ko is ke siwaye is se baland tar martabeh par faez kar sake.

عشق دمِ جبرئیل ، عشق دلِ مصطفیٰ ☆☆☆ عشق خدا کا رسول ، عشق خدا کا کلام
عشق کی مستی سے ہے پیکرِ گل تابناک☆☆☆ عشق ہے صہبائے خام ، عشق ہے کاس الکرام
عشق فقیہہِ حرم ، عشق امیرِ جنود ☆☆☆ عشق ہے ابن السبیل اس کے ہزاروں مقام

Gharz Ishq wa Muhabbat-e-Ilahi fil-haqeeqat badan-e-Islam ki Rooh hai. Hazrat Imamuna AHS ki Taleemaat, be-Rooh Ilmiyat ke khilaf aik Jihad-e-Aazeem hain. jo log mahez zahiri Shi'aer ki pabandi ko Islam samjh rahe the aor Allahu Ta'aala ki Hakimi-at ke bajaye Bandaun ki Hakimi-at mein giraftar the aik Be-Rooh Jasad ko zindah Qalib samjh rahe the un ke liye Hidayat hain.

عقل و دل و نگاہ کا مرشدِ اولیں ہے عشق ☆☆ عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات

(اقبالؔ)

Qur'aan-e-Majeed ka mukhatib Aql bhi hai Qalb bhi hai, balke Aql se ziyadah Qalb mukhatib hai kuin ke Qalbi Shahadat hi Iman Bil-Qalb ki hamil ho sakte hai. Qur'aan se Hidayat pane walaun ke liye yahi Shart-e-Awwaleen aor yahi un ke irteqa' ka maeyaar hai.

"هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝2 الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ـــالخ"(سورۃ البقرہ-2-3) **Allahu Ta'aala ne apne**

wujood ko sirf aqli haisiyat se tasleem karna kafi nahin qaraar diya balke Khaliq ke saath Muhabbat paida karne ki talqeen bhi farmaee hai. Jis ke baghair Mahez Aqli Bai'at ki bina par insan aik Jasad-e-be-Rooh ki haisiyat mein rah jata hai. Isi liye farmata hai ke:-

"وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ "---الخ (سورة المآئدة-35) **(ya'ni Allahu Ta'aala ko pahunchne Ke liye Waseelah talash karo) Taquwa ke saath saath ba-mujib-e-Aayat**

"كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ" ﴿119﴾ (سورة التوبة-119) **Sohbat-e-Sadiqaan ki Barkat se Ishq wa Muhabbat-e-Ilahi ka Sahih aor qareeb tareen rasta maloom kiya jasakta hai warna aik ghair mar-boot insan ko hazar-ha khat-raat, sadha wasawis aor beesiyaun hawadis bahut jald gumrah kar sakte hain. "Bai'yat-e-Shaikh ke wasita se Abd wa Ma'bood ke darmiyan aik Rishta-e-Muhabbat qaem karne wala zarya hai. aor yeh aisa waseela hai jis se Qalib-e-be-jaan mein Haqeeqi zindagi hasil ho sakti hai. Isi liye Daur-e-Nubuwat mein bhi Bai'yat ka amal jari tha aor Daur-e-Vilayat mein bhi. Ta ein dam ba-fazl-e-Khuda-e-Ta'aala jari hai aor ta Qiyamt jari rahe ga.**

د یں نہ گردو پختہ بے آدابِ عشق **د یں بگیر از صحبتِ اربابِ عشق (اقبالؔ)

Aayaat wa Ahadees se yeh amr sabit hai ke duniya mein jab Saliheen wa Rashideen ka wujood khatm ho jayega to samjh lo ke wahi waqt woqoo-e-Qiyamt ka hai.

Hasil-e-Kalam yeh ke Imamuna AHS ki Ta'alimaat maslan Talb-e-Deedar-e-Khuda, Tark-e-Duniya, Tawakkul, Zikr-e-Kaseer, Sohbat-e-Sadiqaan, Uzlat, Hijrat waghaira umoor fil-haqeeqat Ishq wa Muhabbat-e-Ilahi ke lawazim hain aor har Aashiq ko khaw woh kisi ka aashiq ho fitratan aise hi masael ka hamil hona lazim hai. Aor az khud is mein yeh kaifiyaat paida hoti jati hain ba shart-e-ke Ishq ki lao paida ho chuki ho. Yeh aisi baat hai ke jis ko har shakhs ba-aasani samjh sakta hai is liye mazeed tashreeh hum mujib-e-tawalat samjhte hain.

یا وسعتِ افلاک میں تکبیرِ مسلسل ☆☆☆ یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات

وہ مذہبِ مردانِ خود آگاہ و خدا مست ☆☆☆ یہ مذہبِ مُلا و جمادات و نباتات اقبالؔ

☆☆☆☆☆

Explications of Parables on Divine Love

Divine Love :- Although "Ishq (Love) is an ordinary word but because of its being manifest or real, its possibility or necessity, etcetera and other nuances in its meaning are so astonishing that the philosophers and research-scholars have long been debating it. Here we will deal summarily with an important aspect of this subject, which will reveal the basic specialties of the rank and position of the Seals of Nubuwat and Vilayat. Bahr-ul-Uloom Allamah Syed Ashraf Shamsi RA writes in his book, "Jila-ul-ai'nain".

"Be it known that Ishq is the name of Perfect Love. If this attribute is associated with the beings endowed with the faculty of speech among possibilities (Mumkin aat), it is found with diminishing knowledge and intellect. Except what Allah wills! If it is associated with Allah Most High, one has to accept it as the Perfect Love with Perfect Knowledge. At this stage, when it is associated with Allah Most High, we are discussing the Ishq which demands the manifestation of the Divine Reality. The purport of the Love of Allah Most High is that movement of zaath, which becomes the cause of the manifestation of the Immanence of Allah Most High. The meaning of this is that one zaath has two beliefs (Aetebar). One is the esoteric and the other is the exoteric. The purport of the first belief is the lover (Ashiq) and that of the second belief is the beloved (Ma'shooq). Hence, the movement of the manifestation of the Immanence of the zaath becomes a polished mirror in which appears the beauty of the manifest existence (Wujood) of Allah Most High." But some of the research-

scholars (Muhaqqiqeen-e-Sufia) like Muhiyuddin ibn Arabi RA, Maulana Abdur Rahman Jami RA and others hold the opinion that in a situation under discussion there is no difference between, Ashiq and Ma'shooq and, after a long and arduous study, it was proved that this was the cause of creating the world. In short, as stated by the respected Sufis, the manifestation of every species in Alam-e-Shahadat (Witnessed World) has come from a special name of the Allah Most High, and the manifestation of human being (Insan) has come from the comprehensive name of Allah. Hazrat Sheikh Akbar Ibn Arabi RA has dealt with this subject at some length in the second volume of his book, Futuhat-e-Makkiah. From this point of view, common individuals among the human beings are the manifestation of shun-e-Oloohiyat, but the existence of the apostles is distinguished. All the perfections and the divine orders and effects in their miracles are visible to the knowledgeable (Irfan-maab) persons. In short, the view of the Sufi (Mystic) scholars is that Prophet Muhammad SAWS was the perfect manifestation of Ishq-e-Haqeeqi (Real Divine Love). From this short discussion, it has become obvious that in the whole existence of the world the zaath of Prophet Muhammad SAWS alone is the perfect manifestation of Divine Love. This Love of the zaath and Real Love (Hub-be-zaath i and Ishq-e-Haqeeqi) is the Vilayat-e-Muhammadia, which is called in common parlance as Ta'iyun-e-Awwal. Prophet Muhammad SAWS is celebrated with this Vilayat and its Seal is Hazrat Mahdi AHS. In other words, the most important specialty of the two Seals of Vilayat and Nubuwat is that they are the perfect manifestation of Hub-be-zaath i and Ishq-e-Haqeeqi. It is for this reason that Shaikh Akbar Mohiyuddin ibn Arabi RA says, in his book, Fusus-ul-Hikam, in the exegesis of the Hadees, "I was a prophet when Adam AHS was between water and clay", that Being an eternal prophet as a specialty is confined to Prophet Muhammad SAWS alone. All other prophets become prophets when they are delegated to the mission of Prophet-Hood. Similarly, the Seal of Sainthood too was a saint when Adam AHS was between water and clay. All other saints

become saints when they fulfill the conditions of becoming a Saint." This shows that there is difference of ranks and specialties between the Nubuwat and Risalat (Prophet-Hood and Apostleship) of all the prophets and the Messengers and those of the Seal of Prophet-Hood. Allah says, "These apostles! We have bestowed on some a higher distinction than on others." Similarly, there is difference of ranks and specialties between the Saint-Hood of all the Saints and that of Imam Mahdi AHS. And these two Holy personages have been placed at the rank and position of the Seals (of Prophet-Hood and Saint-Hood). To say that Hazrat Mahdi AHS is the Seal of Saint-Hood of Prophet Muhammad SAWS does not mean that after him even the ordinary Saint-Hood will not continue, because the Vision of Allah is permitted and possible in the Mahdavia Religion. And the desire of the Vision of Allah is Obligatory. And the meaning of Deedar-e-Khuda, Qurb-e-Ilahi and Vilayat-e-A'am mah (Vision of Allah, Proximity to Allah and Common Saint-Hood) is the same. When the Vision of Allah is possible, it means that achieving the Qurb-e-Ilahi or Vilayat too is possible. And this is why the desire for the Vision of Allah has been made Obligatory (Farz) in Mahdaviyat. Hazrat Mahdi AHS is only the Seal of the Saint-Hood of Prophet SAWS, the eternal specialty which Allah has granted to him. (Qur'aan. S. 2: 253)

From the point of view of the creatures, endowed with the faculty of speaking, the attribute, Ishq, is applied after the perfection of (Divine Love). In other words, Ishq begins at the extreme end of love (Muhabbat). The subsequent explications (Tauzihat) will show that in reality the obligations of Vilayat are really related to the concomitants of Ishq. The Parable 189 may be seen. It reads, Then the Imam AHS asked, "What is Obligatory on the seeker that will reach him to Allah? He himself answered, "It is Ishq (Love). How can Ishq be achieved? By keeping the thought of Allah in the heart or mind with full concentration." Hazrat Mahdi AHS said.

"On another occasion Hazrat Mahdi AHS said as an example: "How much the parents would worry if their son is missing and what would be their condition?" The seekers of Allah said, Miranji! They would worry very much in their love for the son that even food appears to be poison to them. They get no sleep. And they will search for him till they find their son." Hazrat Mahdi AHS said, "Brothers! The condition of the seekers should become like that of the parents of the missing son in his desire and love for Allah also." Then again Hazrat Mahdi AHS said, "The love for the son is very great. If the same attention, as given to find a missing needle, is directed towards Allah, you can reach Him." Please see parable 218.

It is as follows:- "It is narrated that Hazrat Mahdi AHS was explaining about Ishq (Divine Love). Maulana Darwish Muhammad RZ tore his cloak and said, "Where do we bring Ishq from?" Hazrat Mahdi AHS said, "This Banda (Servant of Allah) is talking about the achieved Divine Love. Perform (good) deeds so that you can achieve it. The Bestowed Love (Ishq-e-Ata i) is divinely granted particularly to the Prophets."

The second parable shows that people of the bestowed knowledge (Wahbi-Ilm) too were present in the company of Hazrat Mahdi AHS. It is narrated that one-day Miyan Fahim Muhajir RZ told Hazrat Mahdi AHS that Miyan Syed Khundmir RZ and Miyan Abdul Majeed RZ are joining hands and talking, and they do not sit in the zikr of Allah. Hazrat Mahdi AHS said, "Sitting is your work because you are a kasib (earner, who earns his Divine Love by his efforts) and their work is different. They are bestowed (Divine Love/Ishq)." This shows that the companions of Hazrat Mahdi AHS were of two kinds: those who were endowed with bestowed Divine Love and those who had to earn Divine Love by their efforts. There is no need for them to make efforts to win inspired or bestowed Ishq; the bounty (Faiz) of Companionship (Suhbat of Hazrat Mahdi AHS) is enough for them. It is narrated that when Hazrat Bandagi Miran Syed Mahmood RZ Sani-e-Mahdi was 18 or 19 years old, he had overheard the conversation between Hazrat Imam Mahdi AHS and his wife, Bibi Ilahdati

RZ, about the Divine Bestowal of the teachings without a medium to Hazrat Mahdi AHS at the time Allah offered the position of Mahdiship to him. As soon as he heard the talk, he went into a Divine Ecstasy and became unconscious. Allah informed Hazrat Mahdi AHS, who carried him into the room and told his wife, "See! His flesh, skin, bones and every hair has become La ilaha illa Llah." When he came to Hazrat Mahdi AHS initiated him by giving him the Talqeen (Teaching). It was at this time the Bibi RZ and her son affirmed the Mahdiship of Hazrat Mahdi AHS. About Hazrat Syed Khundmir RZ, Hazrat Mahdi AHS said, "Bhai Syed Khundmir had come in all the readiness; the lamp, the wick and oil, everything was ready. It had to be and was lighted from the lamp of Vilayat of Prophet Muhammad SAWS." It is for this reason that Hazrat Mahdi AHS once said, "The affirmation (Tasdeeq) of this Banda (the servant of Allah) is the seeing (Beena i) of Allah." Hence, Hazrat Mahdi AHS gave glad tidings of the positions of some apostles to some of his Companions. And the Prophet SAWS too had made a similar prediction in favour of the followers of Hazrat Mahdi AHS. Hence, Imam Fakhruddin Razi RA has quoted the following Hadees in his book, Tafsir-e-Kabir: "Prophet Muhammad SAWS said, "I know a community, which will be in my position. His Companions said, "O Messenger of Allah! How can this come to happen? You are the Seal of the Prophets and there would be no prophet after you." The Prophet Muhammad SAWS said, "Those people will not be Prophets but they will be so close to Allah that Prophets will be jealous of them. They will all be people who love Allah." This Hadees appears to be the exegesis of the Quranic Verse, "O ye who believe! Whoso of you become a renegade from his religion, (know that in his stead) Allah will bring a people whom He loves and who love Him."

We will discuss this Quranic Verse and the Hadees in the explication (Tauzih) of the parables relating to the ranks of the Companions of Hazrat Mahdi AHS, Allah Willing. This is an occasion to ponder over whether there is ascension (Mi'raj) to a position higher than this, where a man will

be a devotee (friend) of Allah and Allah Himself will be a Friend (Muhibb) of man. Is there any philosophy or concept of the development (Irteqa) of man to a position loftier than the one the Qur'aan has presented?

Urdu-Persian philosopher-poet, Dr. Muhammad Iqbal's three Urdu couplets mean:- "Ishq (Love) is the breath of Jibrail AHS [Gabriel]; "Ishq is the heart of Prophet Muhammad SAWS; Ishq is the Messenger of Allah; Ishq is the speech of Allah; The countenance of the flower is bright from the inebriation of Ishq; Ishq is raw wine; Ishq is the wine-glass of people of high caliber; Ishq is the theologian of sacred sanctuary; Ishq is the Commander of the Soldiers; Ishq is the Traveler; His are thousands of destinations."

In short, Perfect Love for Allah is in reality the soul of the body of Islam. The teachings of Hazrat Mahdi AHS are a Holy War against the soulless learning. The people who thought the performance of the manifest rituals to be Islam and, who were the captives of the supremacy of the slaves of Allah, instead of the supremacy of Allah Himself, thought a soulless body to be a live figure. For them the teachings (of Islam) are guidance.

Iqbal says; Ishq is the first preceptor (Murshid) of intellect, heart and look. If there is no Ishq, the Shariyat and Religion are an idol-temple of imagination."

The Qur'aan speaks both to the intellect and the heart. Indeed! It has more to do with the heart than the intellect. This is so because the evidence of the heart alone bears the Faith (Iman) in the Unseen and the Unknown. This is the first condition for those who get guidance from Qur'aan and this is the norm of their progress. Allah says in Qur'aan; "It is a guidance to those who care to live aright, to those who believe in the Unseen." Allah Most High has not decreed that accepting the existence of Allah intellectually is enough. He has also instructed them to develop the Love for the Creator. Without this Love, a human being remains in the position of a soulless body if he accepts the divine existence on the basis of

intellectual fealty alone. It is for this reason that Allah says, "Seek the means of approach to Qur'aan, (S. 2: 2-3).

This has to be done along with Taqwa (Fear of Allah) in obedience to the Verse, "Be with those who are true in word and deed." With the bounty (Barkat) of the company of the truthful, one can find the correct and the nearest path of the Divine Love of Allah. Otherwise, an unconnected person falls a prey to thousands of thoughts, hundreds of doubts and scores of accidents (hadis-aat) and can go astray. The bai'yat (fealty) to the Sheikh (Murshid–Preceptor) is the source of a relationship of Love between the worshipper and the Worshipped (Abd-o-Ma'bood). This is a kind of means (Waseelah), which creates a real life in a soulless body. That is why even during the period of Prophet-Hood, the system of fealty (bai'yat) was prevalent, as it was during the period of the Vilayat. By the Grace of Allah, this system continues (Among the Mahdavis) even to this day and will continue till the day of Resurrection. The Quranic Verses and the Traditions prove that the time for the Doomsday comes when the existence of the virtuous and the followers of the right path come to an end. In short, the Teachings of Hazrat Mahdi AHS, like the Desire for the Vision of Allah, Giving up the World, Trust in Allah, Abundant remembrance of Allah, Company of the Truthful, Seclusion and Migration etc., are in reality the concomitants of the Love of Allah, and every Lover, irrespective of whom he/she loves, has naturally to face similar problems. Such situations themselves come into being, provided the flame of Love has been kindled in every person. This is a thing, which every person can easily understand. Hence, further elucidation is deemed unnecessary. Iqbal says:- Either the magnification (of Allah) in the expanse of the heavens/ Or the liturgies and supplications in the lap of the dust/ That is the religion of the men of Self-Realization and the men inebriated in 1.Qur'aan (S. 5: 35) 2. Qur'aan (S. 9: 119)

(the Love of Allah) But this is the religion of the priest and the existing things, the fossils and stones (that do not grove).

☆☆☆☆☆

فرائضِ ولایت

حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کی خصوصیات کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا اور جو کچھ آگے بیان ہو گا اُس سے یہ ثابت ہے کہ آپؑ خلیفة الله، مامور من الله ہیں۔ آپؑ کی تصدیق فرضِ شرعی ہے۔ اِس لحاظ سے آپؑ نے جن احکام کو منجانب اللہ فرض قرار دیا ہو وہ سب احکام لازماً فرائضِ ولایت ہیں اور احکامِ شرعیہ کے مماثل ہیں۔

اِس کے علاوہ جب کوئی حکم اُصولِ دین (کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ، اجماع، قیاس) سے کسی ایک اصل کے تحت ثابت ہو جاتا ہے تو اِس کا شمار احکامِ شرعیہ میں ہوتا ہے۔ اِس لحاظ سے بھی امامنا علیہ السلام کے احکام، فرائضِ شرعیہ کے مماثل ہیں کیونکہ آپؑ نے کتاب اللہ و احادیثِ رسول اللہ سے بھی اُن احکام کی فرضیت ثابت فرمائی ہے۔

اب یہ بحث کہ جن مسائل کو ائمہ مجتہدین نے مستحب قرار دیا ہو اُن کو فرض قرار دینے سے اختلافاتِ کثیرہ موجود ہیں۔ اکثر مسائل کسی کے پاس فرض ہیں، کسی کے پاس سنت، کسی کے پاس مستحب جب کہ اِس اختلاف سے نسخ لازم نہیں آتا ہے تو احکامِ فرائض مہدیٔ موعودؑ سے نسخ کا لزوم کیسے صحیح ہو سکے گا درانحالانکہ مہدیٔ موعودؑ کا حکم، احکامِ مجتہدین کے بہ نسبت زیادہ موجبِ تعمیل ہے کیونکہ مہدیٔ موعودؑ، معصوم عن الخطا، خلیفة الله، مخبرِ صادق ہیں۔ اِسی لیے امام شعرانی نے بیان کیا ہے کہ:-

فیطبل فی عصره التعبید بالعمل بقول من قبله من المذاهب۔۔الخ

ترجمہ:- (جب مہدی علیہ السلام کی بعثت ہو جائے گی تو) آپؑ کے زمانے میں آپؑ سے پہلے کے سارے مذاہب (ائمہ و علماء) کی تعبید بالعمل باطل ہو جائے گی۔۔الخ

بعض لوگ شریعت و طریقت کو دین میں تفریق اور "اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَاللّٰهَ الْاِسْلَامُ" کے مغائر سمجھتے ہیں حالانکہ اُن دونوں

ے قرار دینے سے نسخ لازم آئے گا صحیح نہیں ہے۔ اول تو یہ کہ خود ائمہ کے مسائل میں اختلافات

کی اصل کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ ہے۔ حق تو یہ ہے کہ وہ طریقت ہی کیا جو شریعت کے خلاف ہو؟ جیسا کہ ہم نے اِس سے پہلے اِس امر کو واضح کیا ہے۔ فی الاصل یہ ایک سے ایک اعلیٰ صورت ہے جس طرح کے اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگریاں نظامِ تعلیمات میں پائی جاتی ہیں۔

تفسیر، فقہ، کلام وغیرہ سب کا موضوعِ بحث قرآن تو ہے لیکن ہر ایک کے اُصول اور ہر ایک کا اندازِ بحث جدا جدا ہے۔ اِس نوعی جدائی کو فی الاصل تفریق نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ہر ایک کے مسائل و لوازم اپنی اپنی خصوصیات کے حامل ہیں۔ اِس طرح کہ ایک دوسرے کے ممد و معاون ہیں۔ جس سے احکام و تعلیم کی تکمیل اور "تعمیلِ تامہ" کا مفاد حاصل ہوتا ہے۔

حکومت کے مختلف شعبوں کے آئین و قوانین، بلحاظِ ضروریات، جدا جدا ہوتے ہیں۔ فوجداری کے مسائل میں مالگزاری کے قوانین سے استدلال بے محل اور غیر متعلق قرار دیا جائے گا۔ دارالقضا کے قوانین کا استعمال بلدیہ کے زیرِ بحث مسائل میں صحیح نہ ہو سکے گا۔۔ ہر ایک کی بجائے خود منفردانہ خصوصیات کے باوجود سب کا تعلق اِسی نظامِ حکومت سے ہے جس سے یہ منسلک ہیں بلکہ مذکورہ مثالوں میں نسبتہً ایک سے دوسرے میں بہت کچھ فرق نمایاں ہے لیکن مسائلِ طریقت کے لیے تو شریعت کی استمداد و استعانت لازم ہوتی ہے۔ اِس سے ظاہر ہے اِن دونوں میں تفریق نہیں ہے۔ البتہ ہر ایک کے مسائل کی بحث میں اِسی کی خصوصیات و لوازم اور اِسی کے اُصول سے استدلال کیا جاتا ہے۔ غالباً اِسی وجہ سے بعض وقت بادی النظر میں "تفریق" کا گمان پیدا ہو جاتا ہے جو صحیح قیاس پر مبنی نہیں۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دوسرے معاشی و سیاسی معاملات اور قلب و باطن کی پاکی، خلوص، خشوع و خضوع، دیانت وغیرہ تمام اُمور، انسان کے اوصاف اور معاشرتی لوازم کو منظم کرتے اور اعلیٰ تہذیب کی طرف انسانیت کی رہبری کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اِن مسائل میں باطنی حیثیات بھی موجود ہیں اور یہ سب کے سب اِتباعِ شریعت و حجتِ خدا اور رسول میں داخل ہیں۔ لیکن اِن سب کے ہوتے ہوئے لقائے محبوب کی طلب و جستجو اور اُس کے عشق کی لَو کا دل میں پیدا ہونا اور طلب کے حصول کے لیے

اربابِ معرفت کی صحبت میں عملِ صالح پر کاربند ہونا۔ احوال و مقامات کا حاصل ہونا یہ ایسے باطنی اُمور ہیں جن پر باطن کا لفظ فی الحقیقت اپنے مفہومِ تام کے ساتھ صادق آتا ہے۔

حاصل یہ کہ اِس اصطلاحی ظاہر و باطن کے مسائل بجائے خود اپنی اپنی ضروریات و خصوصیات کے حامل ہیں جن میں تفریق کی نوعیت یا تَبَیُّن. (خلاف) کی حیثیت سے نہیں قائم کی جاسکتی۔ بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ باطن کے مسائلِ ظواہر کو انسانیت کے اعلیٰ مراتب اور اشرف المخلوقات کی حیثیت عطا کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مخلوقات میں ملائکہ بھی ہیں اِس لیے اشرف المخلوقات کا مفہوم اِسی وقت مکمل ہو سکتا ہے جب کہ انسانیت، ملائکہ کی لطافت اور اُن کے شرفِ قربِ الٰہی پر اشرف ہو۔!!!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ (سورة العنكبوت-45)

ترجمہ:- بے شک نماز برائیوں اور ممنوعات سے روکتی ہے اور البتہ اللہ کا ذکر بہت ہی بڑا ہے۔

نماز اور اُس کی غرض و غایت کے بیان کے بعد نہایت مختصر اور بے انتہا بلیغ انداز میں فرمایا ہے کہ:- "وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ" اب یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دین تو ایک ہی ہے۔ "اِنَّ الدین عنداللہ الاسلام" اور یہ اسلام ساری انسانی دنیا کے لئے تمام انسانی ضروریات کا حامل ہے۔ جو لوگ دنیا کی سیاسی معاشی تنظیم چاہتے ہیں اُن کی بھی رہبری کرتا ہے جو لوگ انسانی تہذیب اور عبادات و اذکار کا ذوق رکھتے ہوں اُس کی تعلیم بھی اِسی دینِ اسلام میں موجود ہے۔ جو لوگ لقاءاللہ چاہتے ہوں اُن کی رہبری بھی یہی اسلام کرتا ہے۔ اسلام ایک مکمل دین ہے جس میں اعلیٰ ترین مراتب تک ارتقاء کا سامان پایا جاتا ہے۔ پس یہ نہیں کہا جاسکتا کہ باطن کے مسائل اسلام سے الگ ہیں یا شریعت و طریقت میں تفریق و تَبَیُّن. (خلاف) ہے۔!!!

حاصل یہ کہ فرائضِ ولایت بھی احکامِ شرعیہ کے مماثل ہیں اور یہ علمائے اُصول و فقہاء و متکلمین کے مستخرجہ احکامِ کلیہ اور اُن کے معینہ اُصول کی فروع سے مطابقت بھی رکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

Fraez-e-Vilayat

(Roman)

Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS ki khusoosiyat ke bare mein jo kuch likha gaya aor jo kuch aage bayan hoga is se yeh sabit hai ke Aap AHS خلیفته الله، مامور من الله hain. Aap AHS ki Tasdeeq Farz-e-Sharaee hai. Is lehaz se Aap AHS ne jin Ahkaam ko Minjanib Allah Farz qaraar diya ho who sab Ahkaam laziman Faraez Vilayat hain aor Ahkaam-e-Shariya ke Mumasil hain.

Is ke ilawah jab koi Hukm Osool-e-Deen (Kitabullah, Sunnat-e-Rasoolullah, Ijma', Qiyas) se kisi aik Asl ke tahet sabit ho jata hai to is ka shumar Ahkaam-e-Shariya mein hota hai. Is lehaz se bhi Imamuna AHS ke Ahkaam, Faraez-e-Shariya ke mumasil hain kuin ke Aap AHS ne Kitabullah wa Ahadees-e-Rasoolullah se bhi un Ahkaam ki Farziyat sabit farmaee hai.

Ab yeh bahes ke jin Masael ko Aemma-e-Mujtahideen ne Mustahab qaraar diya ho un ko Farz qaraar dene se Ikhtelafaat-e-Kaseerah maujood hain. (*qaraar dene se Naskh Lazim aayega Sahih nahin hai. Awwal to yeh ke khud Aemma ke masael mein Ikhtelaf hai.)

Aksar masael kisi ke pas Farz hain, kisi ke pas Sunnat, kisi ke pas Mustahab jab ke is Ikhtelaaf se Naskh lazim nahin aata hai to Ahkaam-e-Faraez-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS se Naskh ka luzoom kaise sahih ho sake ga dar aan halan ke Mahdi-e-Mau'ood AHS ka Hukm, Ahkaam-e-Mujtahideen ke ba-nisbat ziyadah Mujib-e-Ta'meel hai kuin ke Mahdi-e-

Mau'ood AHS, Ma'soom Anil Khata, Khalifatullah, Mukhbir-e-Sadiq hain. Isi liye Imam Shairani ne bayan kiya hai ke:-

فیطبل فی عصرہ التعبید بالعمل بقول من قبلہ من المذاھب۔۔الخ

Translation:- (Jab Mahdi AHS ki bai'sat ho jaye gi to) Aap AHS ke zamane mein Aap AHS se pahle ke Sare Mazahib (Aemma wa Ulama) ki ta'beed bil-amal Batil ho jaye gi… Alakh

Ba'az log Shariyat wa Tareeqat ko Deen mein Tafreeq aor "اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَاللّٰہَ الْاِسْلَامُ" ke mughaer samajhte hain halanke un dono ki asal Kitabullah wa Sunnat-e-Rasoolullah hai. Haq to yeh hai ke woh Tareeqat hi kiya jo Shariyat ke khilaf ho? Jaisa ke hum ne is se pahle is amr ko wazeh kiya hai. Fil-asal yeh aik se aik aala surat hai jis tarha ke aala se aala Degreeyan Nizam-e-Taleemaat mein paee jati hain.

Tafseer, Fiqa, Kalam waghaira sab ka Muazu-e-bahes Qur'aan to hai laikin har aik ke Osool aor har aik ka andaaz-e-bahes juda-juda hai. Is nauee judaee ko filasl tafreeq nahin qaraar diya ja sakta. Har aik ke masael wa lawazim apni-apni khusoosiyaat ke hamil hain. Is tarha ke aik dosre ke mamdo wa ma'oon hain. Jis se Ahkaam wa Ta'leem ki takmeel "Ta'ameel-e-Tammah" ka mufad hasil hota hai.

Hukumat ke mukhtalif sho'bauan ke Aaeen wa Qawaneen, ba-lehaaz-e-zaroorat, juda-juda hote hain. Faujdaari ke masael mein Malguzaari ke qawaneen se istedlaal be mahel aor ghair mutaliq qaraar diya jaye ga. Darulqza ke qawaneen ka iste'mal Baldiya ke zair-e-bahes masael mein sahih na ho sake ga. Har aik ki bajaye khud munfaridana khusoosiyaat ke bawajood sab ka ta'aluq isi nizam-e-hukumat se hai jis se yeh munsalik hain balke mazkoorah misalaun mein nisbatan aik se dosre mein bahut kuch farq numayan hai laikin Masael-e-Tareeqat ke liye to Shariyat ki istemdaad wa iste'anat lazim hoti hai. is se zahir hai in dono mein tafreeq nahin hai. Albatta har aik ke masael ki bahes mein isi ki khusoosiyaat wa lawazim aor isi ke Osool se istedlaal kiya jata hai. Galeban isi wajhe se

ba'az waqt badi-un-nazat mein Tafreeq ka guman paida ho jata hai jo sahih qiyas par mabni nahin.

Namaz, Roza, Hajj, Zakat aor dosre mua'shi wa siyasi mua'milaat aor qalb wa batin ki paki , Khuloos, khushoo wa khuzoo, diyanat waghaira tamaam omoor, insan ke ausaaf aor mua'shiraati lawazim ko munazzam karte aor aala tahzeeb ki taraf insaniyat ki rahbari karte hain. Zahir hai ke in Masael mein batini haisiyat bhi maujood hain aor yeh sab ke sab Itteba'-e-Shariyat wa Hujjat-e-Khuda wa Rasool mein dakhil hain. Laikin in sab ke hote huwe liqa-e-Mahboob wa Justujoo aor is ke Ishq ki Lao ka dil mein paida hona aor talab ke husool ke liye Arbab-e-Mua'rifat ki sohbat mein Amal-e-Saleh par kar band hona. Ahwaal wa maqaamaat ka hasil hona yeh aise batini Omoor hain jin par Batin ka lafz fil-haqeeqat apne mafhoom-e-taam ke saath sadiq aata hai.

Hasil yeh ke is Istelahi Zahir wa Batin ke masael bajaye khud apni apni zarooriyaat wa khusoosiyaat ke hamil hain jin mein tafreeq ki nauiyat batin ki haisiyat ata karte hain. Zahir hai ke Makhlooqaat mein Malaeka bhi hain is liye Ashraful-Makhlooqaat ka mafhoom is waqt mukammil ho sakta hai jab ke Insaniyat, Malaeka ki latafat aor un ke Sharf-e-Qurb-e-Ilahi par Ashraf ho.!!!

Allahu Ta'aala farmata hai:-

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ (سورۃ العنکبوت۔45)

Translation:- Beshak Namaz buraeyaun aor Mamnua'at se rokti hai aor albatta Alallah ka Zikr bahut hi bada hai.

Namaz aor is ki Gharz wa ghayat ke bayan ke ba'ad nehayat mukhtesar aor be inteha Baleeqh andaz mein farmaya hai ke:- "وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ" **ab yeh baat wazeh ho jati hai ke Deen to aik hi hai.** "اِنَّ الدین عنداللہ الاسلام" **aor yeh Islam sari insani duniya ke liye tamaam insani zarooriyat ka hamil hai jo log duniya ki siyasi mua'shi tanzeem chahte hain un ki rahbari karta hai**

jo log Insani Tahzeeb aor Ibadaat wa Az-kaar ka zauq rakhte hon us ki ta'leem bhi isi Deen-e-Islam mein maujood hai. Jo log Liqa 'ullah chahte hon un ki rahbari bhi yahi Islam karta hai. Islam aik mukammal Deen hai jis mein Aala Tareen maratib tak Irteqa' ka saman paya jata hai. Pas yeh nahi kaha ja sakta ke Batin ke masael Islam se alag hain ya Shariyat wa Tareeqat mein tafreeq wa tabayen.

Hasil yeh ke Faraez-e-Vilayat bhi Ahkaam-e-Shariya ke mumasil hain aor yeh Ulama-e-Osool wa Fuqaha wa Mutakallimeen ke Mustakhrajah Ahkaam-e-Kulliyah aor un ke mue 'Yana Osool ki Faro se mutabiqat bhi rakhte hain.

Obligations of Sainthood

Whatever has been written and whatever will be written subsequently about the specialties of Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS proves that he was the Vice-regent of Allah and had been appointed by Him. His acceptance, affirmation and confirmation are an Obligation of the Shariyat. From this point of view, all the Commands Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS has issued on behalf of Allah are essentially the Obligations of Sainthood/Faraez-e-Vilayat. And they are like the Commands of Shariyat. Besides, when a Command is proved under the principles of Deen that is, the Book of Allah, the practice of Prophet Muhammad SAWS , consensus and analogy or any one of those principles, it is counted among the Commandments of the Shariyat. From this point of view also, the Commands of Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS become like the Obligations of the Shariyat/ Faraiz-e-Shariyat, because he too has proved that the Commands were Obligatory under the Book of Allah and the Traditions of Hazrat Prophet Muhammad SAWS. The controversy that if the issues that Hazrat Mahdi AHS and directors /A'immah and Mujtahideen have treated as desirable

/mustahab are now treated as Obligatory/Farz, it leads to Naskh/Repeal, is not correct. First, there are great differences among the issues decided by the A'immah/Imams. Some of the Imams have treated some issues as Farz while some other Imams have treated the same issues as Sunnat. Yet others have treated them as Desirable. If these differences among the Imams do not lead to repeal, how will the Commands of Hazrat Mahdi-e-Mau'ood AHS about some issues being Obligatory, which the Mujtahids had earlier treated as Sunnat or Desirable, lead to repeal, when obedience to the Commands of Hazrat Mahdi AHS is deemed to be more essential than obeying the Commands of the Mujtahideen, because Hazrat Mahdi AHS is infallible/Masoom-Anil-Khata, Vice-regent/Khalifathullah and Truthful Messenger/Mukhbir-e-Sadiq? It is for this reason that Imam Shi'rani RA writes, "After the advent of Hazrat Mahdi AHS, all the Religions/Mazahib of the imams of Shariyat, prevalent before Hazrat Mahdi AHS, will become practically void." Some people think that Shariyat and Tareeqat will cause controversies in the Religion and is repugnant to the Quranic Verse, which says; "The way of life acceptable to Allah is Islam/the way of devotion, of surrender to the Divine Will." But both Shariyat and Tareeqat are based on the Book of Allah and the Sunnat of Prophet Muhammad SAWS. The truth is that the Tareeqat, which is opposed to Shariat, is nothing, as we have already explained. The subject of Tafseer, Fiqh, Kalam, etc. is the Qur'aan, but the principles of each of these branches of knowledge are different and the ways they discuss their subject too are different. These specific differences cannot be called controversies. The issues of each of these branches of knowledge and their concomitants have their specialties and they complement each other. They lead to perfection of the divine Commands and teachings and their flawless implementation.

The rules and regulations of various departments are different and are framed to meet the needs of each department. You cannot argue a criminal case on the basis of the rules and regulations of the revenue

departments. The rules and regulations pertaining to the civil disputes will be out of place in solving the municipal problems. Despite these specific differences, all these departments are part and parcel of the same system of the governance. These examples show that there are a number of differences between different departments. But for the issues of Tareeqat the support and help of the Shariyat is imperative. This shows that there are no differences between the two. But while discussing the issues of each of them, the specialties and concomitants of the respective branch of religion have to be used in relevant arguments. Perhaps this is the reason why a suspicion of dispute contradiction or separation arises. This is not based on correct thinking. Matters like Namaz, Roza, Hajj, Zakat. (Ritual daily prayers, fasting, pilgrimage and payment of poor-money), economic and political affairs besides the purity of the inner self and heart, humility, honesty and other things organize the morals and qualities and societal concomitants of human beings and lead the humanity towards an exalted civilization. Obviously, these issues include the esoteric status also. All these are also part of obedience of the Shariyat and Love for Allah and His Apostle Muhammad SAWS. In addition to all these, the rise, in the heart, of a desire and inquisitiveness for the Vision of the Beloved (that is, Allah), deep Meditation in Divine Love, and, in pursuance to the objective, join the company of the knowledgeable people (Arbab-e-Ma'rifat) to perform good deeds, and, finally, reach the situation/ahwal and stations/ maqamaat all these are the esoteric affairs, which the word batin/immanence connotes in its comprehensive meaning. In short, these technically exoteric and esoteric issues are in themselves bearers of some essentials and specialties. The nature of these differences cannot be determined as incompatibilities. But it can be said that the esoteric issues bestow higher ranks and status on the exoteric aspects of the Noblest of the Created/ Ashraful-Makhlooqaat on the humans. It is obvious that the angels too are the Created/Makhlooqaat. Hence, the meaning of the term, Noblest of the Created, can be applied in its true sense to the humans only when they become superior to the Angels in their subtlety and proximity to Allah.

Allah says, "For Prayer/Salat restrains from shameful and unjust deeds; and remembrance of Allah is the greatest thing in life without doubt." Explained in a short and eloquent manner that the (Qur'aan, S.29:45)

remembrance of Allah is the greatest (thing in life) without doubt.' Now it becomes very clear that even though the religion is one and the same, as Allah has said, "The way of life acceptable to Allah is Islam." And this Islam is for the whole world of humanity and meets all human needs. It also guides those people who want to organize the political and economic institutions. It also teaches those people who have a penchant for culture, worship and divine remembrances. Their teachings come from this very Islam. It also guides those people who want to achieve the Vision of Allah. Islam is a perfect and Complete Religion, which has in it the entire wherewithal to reach the highest ranks. Hence, it cannot be said that the affairs of the immanence are separate from Islam or that there is difference between the Shariyat and Tareeqat. In short, the Obligations of the Sainthood/Vilayat are like the Commandments of Shariyat. These are like the Principles and the Commandments the ulama and fuqaha/the scholars and the legists, have extracted from the Sources of Islamic Law. They are also like the practical aspects/Furo of the principles laid down.

☆☆☆☆☆

توضیح روایات در بیانِ طلبِ دیدارِ خدا

اللہ تعالیٰ کے وجود اور اُس کی وحدانیت پر ایمان و اعتقاد کے بعد اُس کی طلب پیدا ہونا ایک فطری لازمہ ہے۔ انسان کی نفسیات کا علم رکھنے والے اِس بات سے انکار نہ کر سکیں گے کہ ہر انسان میں ذقِ طلب کا جذبہ فطرۃً موجود ہے۔ جس کی وجہ صدہا، ہزارہا مقاصد دورانِ عمر میں حاصل ہوتے جاتے ہیں لیکن ذقِ طلب میں فرق نہیں آتا۔ مطمئن ہونے نہیں پاتا۔ بڑی

بڑی سندیں حاصل کرنے کے لئے نہایت انہماک و محنت کے ساتھ کوشش کئے جاتا ہے۔ جب یہ حاصل ہو جائیں تو طلب کا جذبہ ختم نہیں ہو جاتا۔ بڑے بڑے عہدے، عزو جاہ، دولت و ثروت، اہل و عیال کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ حاصل ہو جائیں تو پھر کسی نہ کسی طلب کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اِس طرح ہزاروں مقاصد حاصل ہوتے چلے جاتے ہیں پھر بھی تشنگیِ طلب موجود ۔۔۔۔ سکون و اطمینان ندارد۔

اِس ناقابلِ انکارِ حقیقت پر غور کرنا چاہیئے کہ آخر انسان کے لیے وہ کونسا مقصد ہے جس کے حاصل ہو جانے کے بعد جذبۂ طلب اتنا سیر ہو جائے کہ پھر کسی دوسری طلب کی ضرورت ہی نہ رہے۔ سکون و اطمینانِ قلب نصیب ہو جائے۔ قرآنِ مجید کے اِس مضمون پر غور کرنے کی ضرورت ہے جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ ازل ہی میں ہم سے کیا جواب لیا گیا تھا۔ " اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰى ۛؔ " (سورۃ الاعراف۔ 172) یعنی کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔ (بے شک تو ہی ہمارا رب ہے) اِس سے ظاہر ہے کہ ہم ازل ہی میں اُس کی ربوبیت کا اِقرار کر چکے ہیں۔

اِس جہان میں آنے کے بعد انسان میں ذقِ طلب کا پایا جانا اور دنیا کا کسی بڑے سے بڑا فائدہ حاصل ہو جانے کے باوجود سکون و اطمینانِ قلب کا نصیب نہ ہونا اِس امر کا بین ثبوت ہے کہ اِس طلب کا اصل تعلق اُسی ربوبیت سے ہونا چاہیئے جس کا ہم اقرار کر چکے ہیں مگر عقل کی غلط رہبری اور گمراہ ماحول کے اثرات نے زیادہ تر انسانوں کو غیر اللہ کا پرستار بنا دیا۔ اور ایسے ہزاروں اسبابِ پرستش پیدا ہو گئے۔ خواہ کسی کی پرستش کی طرف مائل ہو جائیں لیکن کسی قابلِ پرستش و قابلِ عبادت وجود کی طلب و جستجو کا فطری میلان تو پایا جا رہا ہے۔۔۔ جو لوگ منکرینِ خدا ہیں اُن سے نظامِ کائنات کے اسباب و علل پر بحث کی جائے تو وہ بھی یہ حقیقت تسلیم کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں کہ ایک طاقت ضرور ہے جو اِس نظامِ کائنات کی علت العلل ہے۔ گویا یہ "اللہ" کے منکر ہیں لیکن اُس لفظ کے مفہوم کو ماننے پر مجبور ہیں اس لیے یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں کوئی خدا کا منکر نہیں۔ اِصطلاحات و تصورات کا فرق ہے۔ جس کی وجہ اعتقادات و عملیات میں بھی بہت بڑا فرق واقع ہو گیا ہے۔

اِسی لیے قرآنِ مجید میں مذکور ہے کہ:-

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿87﴾ (سورة الزخرف)

ترجمہ:- اور اگر تم اُن سے پوچھو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ "اللہ" تو پھر یہ کہاں بہکے پھر رہے ہیں۔

غرض انسان میں جو ذوقِ طلب موجود ہے اِس کو اِسی خدائے وحدہٗ لاشریک کی طرف رجوع کیا جائے جس کی وجہ ایسا سکون و اطمینان نصیب ہو سکتا ہے کہ غیر اللہ کی طلب کا ذوق ہی نہیں رہنے پاتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿27﴾ ارۡجِعِىۡۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً ﴿28﴾ فَادۡخُلِىۡ فِىۡ عِبٰدِىۡ ﴿29﴾ وَادۡخُلِىۡ جَنَّتِىۡ ﴿30﴾ ع (سورة الفجر)

ترجمہ:- اے نفسِ مطمئنہ اپنے رب کی طرف راضی برضا بن کر رجوع ہو جا۔ اپنے خدا کے بندوں میں شامل ہو اور جنتِ دیدار میں داخل ہو جا۔ انسان جس طرح نفع بخش و محفوظ کُن محسوسات سے محبت رکھتا ہے اِسی طرح اُن ماورائے محسوسات اُمور سے بھی محبت کرتا ہے جن کے فضل و کمال کا علم ہو جائے۔ رستم کو اگرچہ دیکھا نہیں لیکن اُس کے کمالِ طاقت اور کمالِ شجاعت کا آج بھی علم ہوتا ہے تو اُس کی قدر و محبت کا میلان پیدا ہو جاتا ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہر شخص تسلیم کرے گا کہ کسی کے فضل و کمال کا ذکر ہو تو اُس کی تعریف و توصیف اور اظہارِ قدر کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح اُس ذاتِ وحدہٗ لاشریک کے مظاہرِ قدرت سے جب کہ اُس کے کمالِ لایزال کا علم ہو جائے لازماً محبت اور اُس کے احترام کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اِسی لیے ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اُس کی وحدانیت پر ایمان و اعتقاد کے بعد اُس کی طلب پیدا ہونا ایک فطری لازمہ ہے۔

ہر شخص کی محبت اور طلب کا تعلق اسباب و اغراض کی نوعیتوں کا تابع رہا کرتا ہے۔ ہر ایک کی محبت اور اُس کے درجاتِ ایقان کی حیثیت سے محبت کے مراتب بڑھتے جاتے ہیں۔ بعض لوگ صرف ظاہری نظامِ عبادات و معاملات کی حد تک مظاہرۂ محبت و اطاعت پر اِکتفا کرتے ہیں۔ اور بعض کے جذباتی عنصر میں اتنا انقلاب پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اُن حدود سے اُوپر ترقی چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات منزہ عن التشبیہات ہے۔ کوئی تمثیل ممکن نہیں۔ صرف تفہیم کی خاطر ہم یہاں ایک نوعیت کا ذکر کرتے ہیں۔ کلمۂ توحید، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اوامر و نواہی سے متعلقہ عام مسائل پر اعتقاد و عمل، مطیعِ خدا و رسول ہونے کے لیے

کافی ہے۔اِس کے باوجود بعض مؤمنین ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں عرفان اور وصال الی المطلوب کی طلب پیدا ہوتی ہے۔

اِس کے لیے عشق و محبتِ الٰہی کے لوازم اور کاملین صادقین کے فیضِ صحبت اور اُن کی تعلیم و تربیت پر صدقِ دل سے پورے طالبِ صادق کی شان میں عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اِن تمام شرائطِ عشق و محبت کی پابندی کے بعد بھی مقصد کا حاصل ہونا صرف فضلِ الٰہی پر منحصر رہتا ہے اور بس۔

ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوۡالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ﴿29﴾ (سورۃ الحدید) اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوتِ متخیلہ عطا فرمائی ہے۔اِس کی وجہ سے تصورات حاصل ہوا کرتے ہیں جو چیز اُس کے سامنے ہو اُس کا تصور تو "حواسِ ظاہریہ" کے ذریعہ ہو جاتا ہے لیکن جو سامنے موجود نہ ہو اُس کا ذکر کیا جائے اور اُس کی خصوصیات و علامات بیان کی جائیں تو ذہن میں بوجہ ما اُس چیز کا تصور پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہے۔مثلاً جنگ کا محاظ ہم نے دیکھا نہیں لیکن وہاں کے حالات اور ہتیاروں کی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں تو اُن اُمور کی نسبت ایک تصور قائم ہو جاتا ہے۔اگر وہاں کی تصاویر سامنے ہوں تو اُس صورت میں جو تصور قائم ہو گا بلحاظ صحت اول الذکر تصور کے مقابلہ میں قابلِ ترجیح ہو گا۔سب سے زیادہ صحیح تصور تو اِسی صورت میں ہو سکے گا جب کہ ہم خود جنگ کے محاذ پر پہنچ کر بچشمِ خود معائنہ کریں۔تصور کی اِس مجمل گفتگو کے بعد یہ سمجھنا زیادہ آسان ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے بارے میں رسولوں اور صحائف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی صفات و خصوصیات سمجھائی گئی ہیں۔ دنیا میں اُس کی قدرت کے گوناگوں مظاہرات پر سے اُس کے وجود کا یقین پیدا کیا گیا ہے۔جس کا اِقرار اولین شرطِ اسلام قرار دی گئی ہے۔اِس اہتمامِ اقرار کے بعد انسان کے ذہن میں اللہ کے وجود کے متعلق بوجہ ما تصور پیدا ہونا بھی فطری امر ہے۔یہ تصور جس انسان میں زیادہ سے زیادہ قریب الصحت ہو گا اِقرارِ توحید کے منازل میں اُس کا مقام آگے ہو گا۔

بحر العلوم علامہ شمسی مرحوم نے لکھا ہے:-

"وجود اور صفاتِ باری تعالیٰ چونکہ حکما و صوفیہ کے پاس عینِ ذاتِ باری تعالیٰ ہیں تو محال ہے کہ باری تعالیٰ کا تصور بالکنہ یا بکہنہ ہو سکے مگر تصور بالوجہ و بوجہ محال نہیں کیونکہ مخلوقات اور اُن کے آثار میں غور کرنے سے تصور بالوجہ اور تصور بوجہ کا

حصول ممکن ہے۔اِسی واسطے اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں فکر و غور کرنے کا حکم دیا ہے۔(تنویر الہدایہ 16)

کسی ملک کی رعایا اپنے حاکم کی حکومت میں زندگی بسر کر رہی ہے وہاں کے قوانین کی پابندی، سزا و جزا کو قبول کرتے ہوئے پوری اطاعت کر رہی ہے۔اِس لحاظ سے وہ سب لوگ مطیع و فرمانبردار رعایا کی حیثیت رکھتے ہیں۔ان ہی میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے قلوب میں یہ جذبہ مؤجزن ہوتا ہے کہ بادشاہ کے مقرب و منظورِ نظر بننے کا شرف و اعزاز حاصل کریں۔اِس مقصد کے حصول کے لیے امن و امان اور عام اجتماعی سیاسی قوانین کے علاوہ دوسرے طریقے ایسے بھی اختیار کرنے پڑتے ہیں کہ مقربِ بارگاہِ سلطانی بننے میں سہولت حاصل ہو۔اِسی کے ذرائع اور وسائل کی جستجو میں منہمک رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اِس سارے مراحل کے طئے ہو جانے کے باوجود، تقرب کا اعزاز عطا ہونے کی درخواست کا منظور ہونا صرف لطف و کرمِ سلطانی کا محتاج رہا کرتا ہے۔

زبان سے کلمۂ توحید کہہ دینے رسول و قرآن پر ایمان لانے اور حتیٰ المقدور قوانین کا اتباع کر لینے سے داخلِ اسلام تو ہو جاتا ہے لیکن یہ عامیوں کا درجہ ہے۔دوسری صورت اُن علما و متکلمین و فلاسفہ کی ہے جو دلائل و براہین سے وجودِ باری تعالیٰ ثابت کرتے ہیں۔تیسری صورت اُن عارفین کی ہے جو استدلالی طریقہ کو ناقص سمجھتے اور دیدار کے طالب ہوتے ہیں۔گویا علم الیقین سے عین الیقین زیادہ کامل ہے اور اُس سے زیادہ حق الیقین کا درجہ ہے۔امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں:-

ان القلوب الصافية مجبولة على حب معرفة الله على اكمل الوجوه و اكمل طوق المعرفة هوالروية
(تفسیرِ کبیر جلد 3 صفحہ 243)

ترجمہ:- بے شک صاف قلوب، اللہ تعالیٰ کی معرفت کامل ترین درجہ پر حاصل کرنے کے لیے فطرۃً مائل ہیں اور معرفت کا کامل ترین طریقہ۔رویت ہے: گفت ایں علم و ہنر گفتم کہ پوست ☆☆ گفت حجت چیست؟ گفتم روئے دوست

گفت دین عامیاں؟ گفتم شنید ☆☆ گفت دین عارفاں؟ گفتم کہ دید (اقبالؔ)

علم سے متعلقہ احکام کے باب میں عشق و علم اور علومِ مکاشفہ و علومِ شرعیہ پر تفصیلی بحث کی جائے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ نے عقیدۂ شریفہ میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

نیز حکم کردہ است کہ از ہریکے مرد و زن طلبِ دیدارِ خدا فرض است تا آنکہ بچشمِ سر یا بچشمِ دل یا درخواب نہ بیند مومن نباشد مگر طالب صادق۔۔۔الخ

ترجمہ:- نیز امامنا علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ ہر مرد و عورت پر طلبِ دیدارِ خدا فرض ہے۔ چشمِ سر یا چشمِ دل سے یا خواب میں خدا کو جب تک نہ دیکھے مومن نہ ہوگا مگر طالبِ صادق (پر بھی ایمان کا حکم ہے)۔

مومن کی یہ خصوصیت درجاتِ یقین کے اعتبار سے ہے۔ لیکن مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے اِس سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مذہبِ مہدویہ میں بجز دیدارِ خدا کے مومن نہیں ہو سکتا اور مہدویوں پر خوب طعن ہرزہ کیا ہے۔ اور دیدارِ خدا کے بارے میں بھی اُنھوں نے اختلاف کیا ہے اور اِس کو مسلماتِ اہلِ سنت کے مغائر قرار دیا ہے۔۔۔۔ناظرین

خود محسوس فرمالیں گے کہ یہ غلط الزام ہے۔ کیونکہ فرمانِ مذکور الصدر میں "دیدارِ خدا" کو فرض نہیں کہا گیا ہے بلکہ "طلبِ دیدار" فرض قرار دی گئی ہے اور دیدار پر ایمان کا انحصار بھی نہیں کیا گیا ہے۔ "مگر طالبِ صادق" کے الفاظ اِس کے شاہد ہیں۔

اِس کے علاوہ نقلیاتِ میاں عبدالرشیدؓ میں اِسی مضمون کی صاف و صریح روایت موجود ہے کہ:- "حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مؤمنِ حقیقی وہ شخص ہے جو بینا ہو، چشمِ سر سے یا چشمِ دل سے یا خواب میں۔ اگر اِن تینوں میں سے ایک بینائی بھی حاصل نہ ہو اور پوری طلب رکھتا ہو کہ بینائی روزی ہو تو ایسے مؤمن پر بھی ایمان کا حکم ہے"۔ ملاحظہ ہو روایت (188)۔

اِسی مضمون کی ایک اور توضیحی روایت بیان ہوئی ہے جس میں "ظالم النفسہٖ" مقتصد اور سابق بالخیرات کی تفسیر بیان ہوئی اور جبروتی، ملکوتی، لاہوتی اِن تینوں مقامات کے ذکر کے بعد یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں کہ:-

ہریکے ازیں سہ مقام ندارد و طلب و سعی ہم ندارو ماتم نمی کند آں از گروۂ مہدی نباشد از مدعیاں و مکذباں ناشد (روایت 223)

اِس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ دیدارِ الٰہی سے مطلق مشرف نہ ہوئے ہوں اُن سے نفسِ ایمان کی نفی نہیں کی گئی ہے مگر افسوس کہ مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے یہ الزام عاید کیا ہے کہ جن مہدویوں کو دیدار حاصل نہیں وہ سب کافر ہیں۔ حالانکہ اِسی قسم کے احکام کی مثالیں آیات و احادیث میں بھی موجود ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿47﴾ (سورۃ المآئدۃ)

ترجمہ:- اللہ نے جو کچھ نازل فرمایا ہے جو لوگ اِس کے مطابق فیصلہ / حکم نہ کریں وہ فاسق ہیں۔

حدیثِ شریف ہے کہ:-

لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهدله۔

ترجمہ:- جس شخص میں امانت نہ ہو اُس کو ایمان نہیں ہے جس میں عہد کی پابندی نہ ہو اُس کو دین نہیں۔

ایضاً :- المسلم من سلم المسلمون من یدہٖ و لسانه۔

ترجمہ:- مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ سے اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ایضاً:- من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر۔

ترجمہ:- جس نے عمداً نماز ترک کی وہ کافر ہوا۔

ایضاً:- لیس بمومن مامن بات شبعاناو جارہ جایع۔

ترجمہ:- وہ شخص مومن نہیں جس کا ہمسایہ بھوکا ہو اور خود پیٹ بھر کھا کر رات گزارے۔

ایسی بہت ساری مثالیں ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اِن احکام کی اتباع جن مسلمانوں میں نہ پائی جائے وہ مسلمان و مومن نہیں کہلائے جاسکتے ؟ اِس کا جو کچھ جواب ہو گا وہی ہمارا جواب ہے۔

اللہ کا دیدار چشمِ سر یا چشمِ دل سے یا خواب میں ہونے کے بارے میں مہدویہ کا جو مسلک ہے وہ بھی مسلمات اہلِ سنت کے مغائر نہیں ہم اِس کی بھی مختصراً توضیح دیتے ہیں۔

شرح مواقف جو علم کلام کی مشہور کتاب ہے اُس میں دیدار کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے:-

اجتمعت الائمة من اصحابنا علیٰ ان رویة اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الاٰخرة جائزة عقلاً واختلفوا فی جوازها سمعا فی الدنیا فاثبة بعضهم و نفاه اٰخرون۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کی رویت، دنیا و آخرت میں عقلاً جائز ہونے پر ہمارے ائمہؒ کا اجماع ہے۔ اور بہ اعتبارِ نقل دنیا میں جائز ہونے پر اختلاف ہے۔ بعض نے دنیا میں دیدار ہونے کو ثابت کیا ہے اور بعض نے اِس کی نفی کی ہے۔

اور شرح عقاید میں لکھا ہے کہ:-

هٰذا مشعر بامکان الروية فی الدنیا ۔ یعنی یہ اِشارہ ہے اِس بات کا کہ دنیا میں رویت ممکن ہے۔

اور علامہ تفتازانی نے شرح مقاصد میں ذکر کیا ہے کہ:-

اما الاجماع فاتفاق الامة قبل حدوث المخالفین علیٰ وقوع الروية۔

ترجمہ:- مخالفین پیدا ہونے کے پہلے اُمتِ محمدیہؐ نے وقوعِ رویت پر اتفاق کیا ہے۔

ایضاً :- حتی روی حدیث الروية احدو عشرون رجلاً من کبارالصحابة رضی اللہ عنهم۔

ترجمہ:- رویت کی حدیث اکیس جلیل القدر صحابیوں سے مروی ہے۔

قرآنِ مجید میں دیدارِ الٰہی سے متعلق جو آیتیں ہیں اُن میں سے ہم یہاں صرف ایک آیت کی بحث پر اکتفا کرتے ہیں اور یہ ایسی آیت ہے کہ جس پر معرکتہ الآرا بحثیں ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿103﴾ (سورة الانعام)

ترجمہ:- ابصار اُس کا (اللہ تعالیٰ کا) اِدراک نہیں کرسکتے اور وہ ابصار کا اِدراک کرتا ہے اور وہ لطیف خبیر ہے۔

بعض جماعتوں نے اِس آئیہ شریفہ سے نفیِ رویت پر استدلال کیا ہے اور مفسرینِ اہلِ سنت نے اِس سے دیدارِ الٰہی کا ثبوت بیان کیا ہے۔ چنانچہ امام فخر الدین رازیؒ نے تفصیلاً بحث کرتے ہوئے متعدد دلائل سے ثابت کیا ہے کہ اِس آیت سے دیدارِ الٰہی کی نفی نہیں بلکہ تائید ہوتی ہے۔

واضح ہو کہ کسی شئے کو دیکھنے کی عموماً دو صورتیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ شئے کا جتنا حصہ نظر کے مقابل ہو اتنا ہی دیکھا جاسکے۔ دوسری یہ کہ شئے کے سارے اطراف و جوانب بہ یک نظر دیکھ سکیں۔ اِس لحاظ سے رویت کی دو قسمیں ہوئیں۔ (1) رویتِ لا مع الاحاطہ (2) رویت مع الاحاطہ۔ دوسری صورت کو ادراک کہتے ہیں۔۔۔ اِس توضیح سے ظاہر ہے کہ آئیہ شریفہ میں اِدراک کی نفی کی گئی ہے جو بالکل درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بے حد و نہایت ہے اِس لئے اِس ذات کا اِدراک یعنی اُس کی رویت مع الاحاطہ

یقیناً ممتنع ہے۔ اِسی لیے اِدراک کی نفی کی گئی ہے لیکن اِس اِدراک کی نفی سے نفسِ رویت کی نفی کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اِس کے قطع نظر نفیِ رویت پر دلالت کرنے والی صاف و صریح کوئی آیت قرآنِ مجید میں موجود ہی نہیں ہے۔ امام موصوف کا استدلال ملاحظہ ہو:-

فنقول المرئی اذا کان له حدونهاية و ادرکه البصر بجميع حدوده و جوانبه و نهاياته کان ذالک الابصار احاط به فتسمتی هٰذه الروية ادراکا اما اذالم يحط البصر بجوانب المولیٰ لم تسم تلک الروية ادرکا۔ فالحاصل ان الروية جنس تحتها نوعان روية مع الاحاطه و روية لا مع الاحاطه۔ والروية مع الاحاطة هوالمسماة بالادراک فنفی الادراک يقيد نفی نوع واحد من نوعی الروية۔ و نفی النوع لا يوجب نفی الجنس فلم يلزم من نفی الادراک عن الله نفی الروية من الله فهذا وجه حسن مقبول فی الاعتراض علیٰ کلام الخصم (تفسیرِ کبیر الجزءالرابع صفحه 170)

ترجمہ:- ہمارا اِستدلال یہ ہے کہ جب کوئی شئے محدود ہو اور اُس کے پورے حدود و جوانب و نہایات کا بصر نے اِدراک کر لیا ہو تو

گویا بصر نے شئے کا احاطہ کر لیا۔ ایسی رویت کو اِدراک کہتے ہیں۔۔ لیکن اگر بصر شئے نے شئی کے پورے جوانب کا احاطہ نہ کیا تو ایسی رویت کو اِدراک نہیں کہا جاتا۔ حاصل یہ کہ رویت جنس ہے جس کے تحت دو نوع ہیں۔ ایک رویت مع الاحاطہ۔ دوسری رویت لا مع الاحاطہ۔ اور رویتِ مع الاحاطہ کو اِدراک کہا جاتا ہے۔ پس نفیِ اِدراک سے دونوعوں میں صرف ایک نوع کی نفی متعین ہو چکی۔ اور قاعدہ یہ ہے کہ نوع کی نفی سے جنس کی نفی لازم نہیں آتی۔ پس اِدراک اللہ کی نفی سے "رویۃ اللہ" کی نفی نہیں لازم آتی اور یہ دلیل خصم کے اعتراض کے جواب میں اچھی و مقبول ہے۔

علماء پر مخفی نہیں کہ تمام اکابرِ اہلِ سنت، بلا اختلاف نفسِ مسئلۂ دیدارِ الٰہی کے قائل ہیں اور آخرت میں دیدار سے مشرف ہونے کے بارے میں بھی سب متفق و معتقد ہیں۔ البتہ بعض کو اختلاف ہے تو دنیا میں دیدارِ الٰہی کے شرف کے بارے میں ہے۔۔ لیکن یہ بھی کوئی ایسا مشکل امر نہیں کیونکہ جو خدائے قدیر جس طرح قیامت میں جن مؤمنین کو دیدار سے مشرف ہونے کے قابل نظر عطا فرمانے کی قدرت رکھتا ہے وہی خدا اِس دنیا میں بھی ایسی نظر عطا کرنے سے ہر گز عاجز نہیں۔!!!

امام محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:-

فعلم انه كلما جازوقوعه فى المنادوفى الدار الآخرة جازو قوعه و تعجيله لمن شاء فى اليقظة و الحيٰوة الدنيا۔ (فتوحاتِ مكيه باب 64)

ترجمہ:- معلوم ہوا کہ جب دیدار کا وقوع، خواب میں اور آخرت میں جائز ہے تو جس شخص کو اللہ چاہے بیداری اور اِس زندگانی، دنیا میں بھی اُس کے لیے دیدار کا وقوع جائز ہے۔ حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

ان الله اجتجب عن القلوب كما اجتجب عن الابصار فان اوقع تجليا فابصروا لفوا د واحد (عرايس البيان)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ جس طرح آنکھوں سے حجاب میں ہے اُسی طرح قلوب سے بھی حجاب میں ہے۔ پس اگر وہ اپنی تجلی ڈالے تو پھر آنکھ اور دل دونوں ایک ہیں۔

حضرت جامیؒ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

دیدِ محمدؐ نہ بچشمِ دگر ☆☆☆ بلکہ ہمیں چشمِ سر و چشمِ سر

حضرت خواجہ بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شیخ سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک کتاب کی شرح لکھی ہے جس کا نام " آداب المریدین" ہے۔اِس میں دیدار سے متعلق یہ لکھا گیا ہے:-

و اجماع صوفیان است که خدائے تعالیٰ بدیں چشمے که برروئے است ایں صدقه که ہست و روشنائی که دریں حدقه که ہست ہمبریں روشنائی که خدائے را خواہنددید ۔۔۔ من که محمد حسینی ام می گویم که خدائے را بزرگاں باشند که ہم دردنیا بچشمِ دل بینند۔۔۔۔ثابت شد که طالب صادق و مشتاق واثقِ جمالِ حضرت سبحانہٗ و تعالیٰ بلا کیف و کیفیته دردنیا بیند۔(آداب المریدین)

ترجمہ:- یعنی اِس بات پر صوفیوں کا اجماع ہے کہ اِن آنکھوں سے جو کہ چہرہ پر ہیں اور اِنھیں حدقوں سے کہ جن میں روشنائی ہے اِسی روشنائی سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں۔ میں جو کہ محمد حسینی ہوں کہتا ہوں کہ ایسے بزرگ بندے بھی ہیں کہ جنھوں نے اِس دنیا میں خدا کو چشمِ دل سے دیکھا ہے۔(اِس کے بعد آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں کہ) ثابت ہے کہ طالبِ صادق اور مشتاقِ واثق حضرت سبحانہٗ تعالیٰ کے جمال کو اِس دنیا میں دیکھ سکتا ہے۔

آدمی دید است باقی پوست است ☆☆☆ دیدآں باشد که دید دوست است (مولانا رومؒ)

اِس مختصر بحث سے ظاہر ہو چکا کہ مولفِ ہدیۂ مہدویہ نے دیدارِ الٰہی کے بارے میں مہدویہ کے مسلک کو مسلمۃِ اہلِ سنت سے مغائر قرار دینے کی جو کوشش کی بہر جہت غلط ہے۔ البتہ بات صرف اِتنی سی ہے کہ طلبِ دیدارِ خدا کی فرضیت، اہلِ سنت میں متعارف نہیں تھی حضرت امام علیہ السلام نے بحکمِ خدا فرض قرار دیا ہے اور اِس کے مزید ثبوت کے طور پر قرآنِ مجید کی آیات بھی بیان فرمائی ہیں۔۔ یہاں ایک شرعی ضابطہ پیشِ نظر رکھنا کافی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ جس امر کا حکم دے اور جس امر

سے منع کرے اور اُس کی خلاف ورزی کی سزا دوزخ قرار دے تو اُس حکم کی اِتباع کرنا اور اُو امر ممنوع کو ترک کرنا فرض ہو گا۔

بحر العلوم علامہ شمسی مرحوم نے اِس ضابطہ پر تنویر الہدایہ میں بحث کی ہے:- اللہ تعالیٰ دیدار سے متعلق فرماتا ہے:-

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿110﴾ (سورة الكهف)

ترجمہ:- جو شخص اپنے رب کی لقاء (دیدار) کا اُمیدوار ہو تو وہ عملِ صالح (ترکِ دنیا و ترکِ شرک) کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

"لقاء" کے معنوں میں بھی علماء نے بہت بحث کی ہے۔ بعض نے "ثواب" اور بعض نے "رجوع الی اللہ" مراد لی ہے۔ اصل یہ ہے کہ علمائے متقدمین متکلمین کے زمانے میں یونانی فلسفہ کی عالمِ اسلام میں شہرت ہو چکی تھی اور غیر مسلم علماء کی طرف سے اِنہیں اُصول پر اعتراضات کئے جارہے تھے۔ اِس لئے علماء کا زیادہ وقت اِنہیں مباحث میں گزر رہا تھا۔ اور فلسفہ کی عام مقبولیت کی وجہ علمائے معقول نے یہ دعویٰ کر دیا کہ شرایع انبیاء علیہم السلام فلسفہ سے بالکل مطابق ہیں۔ اِس دعویٰ کی بناء پر اِن کے لیے لازم ہو گیا کہ مسائلِ شرعیہ کو مباحثِ فلسفہ سے مطابق کریں اِس کام کے لیے اُنھیں شرایع الہیہ میں ہزاروں تاویلیں کرنی پڑیں دیدارِ الٰہی کے بارے میں معتزلہ وغیرہ کے اختلاف کی بھی یہی وجہ ہے کہ شرائطِ رویت جو فلسفہ میں مذکور ہیں اُن کے لحاظ سے رویتِ باری تعالیٰ کو اگر ممکن و جائز قرار دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے لیے جسم اور لوازم ہونا لازم آئے گا جو صحیح نہیں۔ اِس لیے اُنھوں نے کمالِ تنزیہ کے نظر کرتے امکانِ رویتِ باری تعالیٰ سے انکار کیا۔ اور رویت سے متعلقہ آیتوں کے الفاظ میں تاویلات کی تکلیف اٹھائی۔ اگرچہ اشاعرہ نے معتزلہ کے رد کی کوشش کی ہے لیکن اُن کے بعض اِستدلالات بھی لغزش سے بری نہیں ہیں۔ اِن سب خرابیوں کی علت وہی فلسفہ سے مطابق کرنے کی کوشش ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو نور سے موصوف کیا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور نور ایسا ہے کہ ادنیٰ و اعلیٰ اُس کو محسوس سمجھتے ہیں۔ اور اِس کو اشرفِ محسوسات جانتے ہیں بلکہ نور کی وجہ سے دوسری چیزوں کا بھی اِدراک کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا نام نور رکھا ہے اور نور کی جہت سے سب قسم کی اشیا کی رویت ہوتی ہے تو اِسی نور ہونے کی جہت سے

اللہ تعالیٰ کی ذات بھی جائز الرویت ہو گی اور جو جائز الرویت ہو اُس کی طلب محال نہیں۔ پس معتزلہ کے سارے اعتراضات جن کی بناء اُصولِ عقلیہ پر ہے اور جن کا منشاء کمالِ تنزیہ ہے اس تقریر سے اُٹھ گئے اور اشاعرہ کے اُن تاویلات کی بھی ضرورت نہ رہی جو توجیہ و تاویلِ آیت " لَنْ تَرَانِیْ " میں پیش کرتے ہیں۔ (تنویر الہدایہ صفحہ 138)

اِس کے علاوہ جب کہ تمام فلاسفہ اِس امر میں متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات "مادی جسم اور لوازم" سے بری ہے تو رویتِ باری تعالیٰ کے بارے میں رویت کی اِن شرائط کی بحث ہی بے سود ہے جو مادی جسم اور اُس کے لوازم سے تعلق رکھتی ہیں ورنہ یہ قیاس مع الفارق کے حکم میں ہو گا جس کا نتیجہ ثبوت کبھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ اِس سے ظاہر ہے کہ "لقاء" کے لغوی معنی "دیدار" کو چھوڑ دینا اور محض مادی جسم کی شرائطِ رویت کو پیشِ نظر رکھ کر بے جا تاویلات میں مبتلا ہونا درست نہیں۔ اِسی لیے امام رازیؒ نے ضرار بن عمرو الکوفی کا بیان نقل کیا ہے کہ:-

وانما یری بحاسة مادمة یخلقها الله تعالٰی بالبصر (تفسیر کبیر الرابع 171)

ترجمہ:- بے شک ایک چھٹی قوتِ حاسہ کے ذریعہ (اللہ تعالیٰ کی) رویت حاصل ہو گی جسے اللہ بصر میں پیدا فرما دیگا۔

آگے چل کر امام رازیؒ نے بعض لوگوں کے اِس خیال کی کہ "اہلِ جنت" قربت کی وجہ دیدار سے مشرف اور اہلِ نار دوری کی وجہ محروم رہتے ہیں، تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

بل لا ته یخلق الرویة فی عیون اهل الجنة ولا یخلقها فی عیون اهل النار (جلد رابع 173)

ترجمہ:- بلکہ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کی آنکھوں میں رویت کی صلاحیت پیدا فرماتا ہے اور اہلِ دوزخ کی آنکھوں میں نہیں پیدا فرماتا۔

فرض جو حکمِ قرآنِ مجید اور حدیثِ متواتر سے ثابت ہو عام ازیں کہ وہ تنزیہی ہو یا تشبیہی اِس پر ایمان لانا فرض ہے خواہ ہماری عقل اِس کے معنی دریافت کر سکے یا دریافت سے قاصر رہے۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں ☆☆☆ عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ (اقبالؔ)

پس عشق کا اقتضاء احکام کی تقلید کے سوائے کچھ نہیں۔

حاصلِ کلام یہ کہ "لقاء" کے معنی "دیدار" ہیں اِس کے سوائے دوسرے معانی بیان کرنا تاویلاتِ بعیدہ ہیں اِسی لیے آیتِ مذکورہ کی تفسیر میں امام فخر الدین رازیؒ لکھتے ہیں:-

واصحابنا حملوا لقاء الرب علی روية (تفسير كبير جلد 5 صفحه 761)

ترجمہ:- یعنی ہمارے ساتھیوں نے لقائے رب کو رویت پر محمول کیا ہے۔

صاحبِ بیضاوی نے لکھا ہے کہ:- يامل حسن لقاءله (جلد 1 صفحه 55)

ترجمہ:-یعنی اللہ کا حسن لقاء کا آرزو مند ہے۔

اِس کے علاوہ ایسی آیت بھی ملتی ہے جس میں دیدار کی آرزو نہ کرنے والے کا ٹھکانہ دوزخ قرار دیا گیا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا وَرَضُوْا بِا لْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۙ﴿7﴾
اُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿8﴾ (سورة يونس)

ترجمہ:-جو لوگ ہمارے لقاء (دیدار) کی اُمید نہیں رکھتے اور حیاتِ دنیا سے خوش ہو گئے اور اُسی پر مطمئن ہو گئے اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں اُن سب کا ٹھکانہ اُن کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ نے اِس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:-

واعلم ان حل فرجا علی الخوف بعيد لان تفسير الغد بالهند غير جالزولا مقع هيا من حل ارجفاء علىٰ ظاهره الجة (تفسير كبير جلد 4 صفحه 502)

ترجمہ:- واضح ہو کہ رجاء کا خوف پر محمول کرنا بعید ہے کیونکہ ضد کی تفسیر ضد سے کرنا جائز نہیں ہے۔اور اِس میں شک نہیں

کہ یہاں رجاء کو اُس کے ظاہری معنی پر محمول کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے۔

حاصل یہ کہ دیدارِ الٰہی کی اُمید نہ رکھنے اور حیاتِ دنیا سے خوش و مطمئن ہو جانے کی سزا دوزخ قرار دی گئی ہے لہٰذا طلبِ دیدارِ خدا کو فرض تسلیم کرنا ہو گا۔ اِس بحث کے قطعِ نظر جب کہ مہدیٔ موعودؑ خلیفۃ اللہ، مامور من اللہ ہیں اور کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ کی پیروی تعلیمِ بلاواسطہ سے کرتے ہیں جس کا بیان روایت 9 اور 10 کی توضیح میں کیا جا چکا ہے ملاحظہ ہو۔ اِس لحاظ سے آپؑ جس امر کو فرض قرار دیں گے واجب العتقاد و العمل ہو گا۔

روایت (227) (3) ملاحظہ ہو کہ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا بندہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے قدم بقدم چلتا آیا ہے اور بینائیِ چشمِ سر و بینائیِ چشمِ دل میں آنحضرتؐ کی پوری پوری متابعت رکھتا ہے اور چشمِ سر و چشمِ دل کی اطلاقیت اِس درجہ پر پہنچ چکی ہے کہ) ایک ایک رونگٹا آئینہ و چشم بن چکا ہے۔ اور آپؑ کے صحابی حضرت سید خوندمیرؓ نے ایک دفعہ فرمایا:- اللہ تعالیٰ نے بندہ کے ایک ایک بال کو دو دو آنکھیں عنایت کیں جن سے میں نے خدا کو دیکھا۔ اِسی لیے امام علیہ السلام نے آپؓ کو یہ بشارت بھی دی کہ "برادرم سید خوندمیر فنا فی اللہ شدہ بہ بقا باللہ رسیدند" فنا فی اللہ رویتِ چشمِ سر ہے اور بقا باللہ "موبمو" درائے موبمو" اِس سے ظاہر ہے کہ رویت کی دو قسم ہیں۔ اگر بلاوسطہ ہو تو وہ رویتِ مطلقہ ہے اگر بالواسطہ ہو تو مقیدہ۔

رویتِ مطلقہ، ناظرِ تجلیِ ذات کو حاصل ہوتی ہے اور وہی مسلمِ تام ہے۔ اِسی لیے مہدویہ کے پاس ثابت ہے کہ ناظرانِ تجلیِ ذات اور مسلمانانِ تام خاتمین علیہم السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا:-

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ قف عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۰۸ (سورۃ یوسف)

ترجمہ:- کہدے (اے محمدؐ) یہ میرا راستہ ہے۔ اللہ کی طرف بصیرۃ (دیدار) پر میں بلاتا ہوں اور وہ شخص بھی بلائے گا جو میرا تابع (تام) ہے اور سبحان اللہ ہم دونوں مشرک نہیں ہیں۔ اِس آیت میں لفظِ "انا" سے مراد ذاتِ رسول اللہ ﷺ اور "مَنِ

اَتَّبَعَنِیْ "سے مراد ذاتِ مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے چونکہ اِن حضرتؑ کی رویت میں اصطلاحی شرک کا بھی شائبہ نہیں رہا ہے اِس لیے "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَمَا اَنَامِنَ الْمُشْرِکِیْنَ" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو مسلمنِ تام ہونے پر ہدایۃً دلالت کر رہے ہیں۔ خاتمین علیہما السلام کے سوائے جن صحابہؓ کے حق میں مسلمنِ تام۔ فنائے تام۔ ناظرِ تجلّیِ ذات کی بشارت پائی جائے وہ بشارت، بصدقہ خاتم ولایتِ محمدیہؐ خاص مرتبہ کی حامل ہوگی۔ باقی جتنے ناظرینِ صفاتی ہیں اُن پر رویتِ مقیدہ کا اطلاق ہوگا جو بالواسطہ ہوا کرتی ہے۔

امامنا علیہ السلام نے یہ جو فرمایا: "ہر کہ خدائے را مقید بیند مشرک است" یہاں شرکِ شرعی نہیں بلکہ اصطلاحی شرک مراد ہے۔ صوفیۂ محققینؒ کے پاس بھی یہ نوعیت مسلم ہے اِن کی اصطلاح میں یہ ایسا شرک ہے جسے شرفِ رویتِ باری تعالیٰ حاصل رہتا ہے۔ مگر یہ رویت بلاواسطہ نہیں بلکہ بالواسطہ ہے۔ رویتِ بلاواسطہ تو خاتمینؑ ہی کی خصوصیت ہے۔

سیدِ کل صاحبِ اُم الکتاب ☆☆ پرد گیہا بر ضمیرش بے حجاب

گرچہ عینِ ذات را بے پردہ دید ☆☆ رَبِّ زِدنی از زبانِ اُو چکید

(اقبالؒ)

☆☆☆☆☆

Roman Translation

Tauzihaat-e-Riwayaat dar Bayan-e-Talab-e-Deedar-e-Khuda

Allahu Ta'ala ke wujood aur us-ke Wahdaniyat par Iman wa aeteqaaed ke baad us-ki Talab paida hona aik fitri lazimah hai. Insan ki Nafsiyaat ka ilm rakhne wale is-baat se inkaar na kar-sakeinge ke har insan mein zauq-e-talab ka jazbah fitratan maujood hai. Jis ki wajhe sadha, hazaar-ha

maqasid dauraan-e-umr mein hasil hote jate hain laikin zauq-e-talab mein fraq nahin aata, mutmaen nahin hone pata. Badi sanadein hasil karne ke liye nehayat inhemaak wa mehnat ke saath koshish kiye jata hai. Jab yeh hasil hojaein to talab ka jazbah khatam nahin hojat, bade ohde, izzo-jah, daulat wa sarwat, ahl-wo-ayaal ki talab paida ho-jati hai. Yeh hasil ho-jaein to phi kisi na kisi talab ki taraf mayal ho-jata hai. Is-tarha hasaraun maqasid hasil hote chale jate hein phir bhi tishnagi-e-talab maujood— sukoon wa itmenaan nadard.

Is na-qabil-e-inkaar haqeeqat par gaur karna chahiye ke aakhi insan ke liye woh kaunsa maqsad hai jis ke hasil ho-jane ke baad Jazba-e-Talab itna sair ho jaye ke phir kisi dosri talab ki zaroorat hi na rahe. Sukoon wa itmenaan-e-qalb naseeb ho-jaye. Qur'aan-e-Majeed ke is mazmoon par gaur karne ki zaroorat hai jis mein yeh wazeh kiya gaya hai ke Azal hi mein hum se kiya jawab liya gaya tha.

اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰى ۛۚ (سورۃ الاعراف۔ 172) yani kiya mein tumbara Rab nahin huin? Sab ne jawab diya ke kuin nahin. (be-shak tu-hi hamar Rabb hai). Is-se zahir hai ke Azal hi-mein us-ki Ruboobiyat ka iqraar kar-chuke hain.

Is jahan mein aane ke ba'ad insan mein zauq-e-talab ka paya jana aor duniya ka kisi bade see bada faedah hasil ho-jane ke bawajood sukoon wa itme'naan-e-qalb ka naseeb na hona is amr ka baiyyan saboot hai ke is talab ka asal ta'luq usi Rububiyat se hona chahiye jis ka hum iqraar karchuke hain magar aql ki galat rahbari aor gumrah maahole ke asarat ne ziyadh tar insanaun ko gair-ullah ka parastar banadiya. Aor aise hazaaraun asbaab-e-parastish paida hogaye. Khawh kisi ki parastish ki taraf mael ho-jaein laikin kisi qabil-e-parastish wa qabil-e-ibadat wajood ki talab wa justujoo ka fitri mailaan to paya jata hai…. Jo log Munkireen-e-Khuda hain un-se Nizam-e-Kaenaat ke asbaab wa alal par bahes ki jaye to woh bhi yeh haqeeqat tasleem karne par majboor nazar aate hain ke aik taaqat zaroor hai jo is-Nizam-e-Kaenaat ki illat-ul-amal hai. Goya yeh "Allah" ke munkir hain laikin us-lafz ke mafhoom ko maan-ne par

majboor hain is-liye yeh bhi ma'loom huwa ke duniya mein koi Khuda ka munkr nahin. Istelahaat wa tasaw-wuraat ka farq hai is ki wahjhe Aeteqadaat wa Amaliyaat mein bhi bahut bada farq hogaya hai.

Isi liye Qur'aan-e-Majeed mein mazkoor hai ke:-

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿87﴾ (سورة الزخرف)

Translation:- aor agar tum un-se poocho kis-ne paida kiya hai to woh zaroor yahi kaheinge ke "Allah" to phir yeh kahan bahke phir rahe hain.

Garz insan mein jo zauq-e-talab maujood hai is-ko isi Khuda-e-Wadahu-La-Shareek ki taraf rujoo' kiya jaye jis-ki wajhe aisa sukoon wa intme'naan naseeb ho-sakta hai ke Gairullah ki talab ka zauq hi nahi rahne pata. Allahu Ta'ala farmata hai:-

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿27﴾ ق صلے اِرْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿28﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿29﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿30﴾ ع (سورة الفجر)

Translation:- Aey Nafs-e-Mutmaenna apne Rab ki taraf Razi ba-Raza ban kar Rujoo' ho-ja. Apne Khua ke Bandaun mein shamil ho-ja aur "Jannat-e-Deedar mein dakhil ho-ja.

Insan jis tarah nafa'-bakhsh wa mahfooz kun Mahsoosaat se muhabbat rakhte hai isi tarha un-mawaraye mahsoosaat omore se bhi muhabbat karta hai jin ke fazl wa kamal ka ilm hojye. Rustum ko agarche dekha nahin laikin us-ke kamal-e-taqat aur kamal-e-shuja'at ka aaj bhi ilm hota hai to us-ki qadr-wo-muhabbat ka mailaan paida jo-jata hai aur yeh koi naee baat nahin. Har shakhs tasleem karega ke kisi ke fazl-wo-kamal ka zikr ho-to us-ki ta'areef wa tauseef aur izhaar-e-qadr ki taraf mayal ho-jata hai. Isi tarha us-zaat-e-Wahdahu-La-Shareek ke muzahir-e-qudrat se jab ke us-ke kamal-e-layazal ka ilm ho-jaye laziman muhabbat aur us-ke ahteram ka jazbah paida ho-sakta hai. Isi liye hum ne kaha ke Allahu Ta'ala ke wajood aur us-ki wahdaniyat par iman wa aeteqaad ke ba'ad us-ki Talab Paida hona aik fitri lazimah hai.

Har shakhs ki muhabbat aur talab ka ta'aluq asbaab wa aghraaz ki nauwiyataun ka ta'be raha karta hai. Har aik ki muhabbat aur us-ke darahaat-e-eiqaan ki haisiyat se muhabbat ke maratib badte jate hain. Ba'az log sirf zaheri nizam-e-ibadaat wa mua'milaat ki had tak muzahira-e-muhabbat wa ita'at par iktefa karte hain. Aor ba'az ke jazbati unsur mein itna inqlaab paida ho jata hai ke woh un hudood se oopar taraqqi chate hain.

Allahu Ta'ala ki zaat Munazzah-Anat-Tash-bihaat hai. koi tamseel mumkin nahin. Sirf tafheem ki khatir hum yahan aik nau-wiyat ka zikr karte hain.

Kisi mulk ki ria'ya apne Hakim ki Hukumat mein zindagi basar kar-rahi hai wahan ke qawaneen ki pabandi, saza wa jaza ko qabool karte huwe poori ita'at kar rahi hai. is lehaz se who sab log mutee' wa farma-bardar ria'ya ki haisiyat rakhte hain. Inhi mein ba'az log aise bhi hote hain jin ke quloob mein yeh jazbah mua'jzan hota hai ke Bade-Sha ke muqarrib wa Manzoor -e-Nazar ban-ne ka sharf wa aezaaz hasi karein. Is maqsad ke husool ke liye amn wa aamaan aur a'am ijtema'ee siyasi qawaneen ke alawah dosre tariqe aise bhi ikhtiyaar karne padte hain ke Muqarrib-e-Bargah-e-Sultani ban-ne mein suhulat ho. Isi ke zara'ye aor wasael ki justujo mein munhamik rahne ke zaroorat hoti hai. Is sare marahil ke taye hojane ke bawajood, taqarrub ka aezaaz ata hone ki darkhwast ka Manzoor hona sirf Lutf-wa Karam-e-Sultani ka muhtaaj raha karta hai.

Kalimah-e-Tawheed, Namaz,Roza, Hajj, Zakat, O'amr wa Nahi se mutaliqah aam masael par aeteqaad wa amal, mute-e-khuda wa Rasool hone ke liye kafi hai. Is-ke bawajood ba'az Mo'mineen aise bhi hote hain jin mein Irfaan aur Wisaal aur Wisaal Ilal-Matloob ki talab paida hoti hai. Is ke liye Ishq wa Muhabbat-e-Ilahi ke lawazim aur Kamileen, Sadiqeen ke Faiz-e-Sohbat aur un-ki Ta'leem wa Tarbiyat par Sidge Dil se poore Talib-e-Sadiq ki Shaan mein Amal karne ki Zaroorat hoti hai. In tamaam Sharayat-e-Ishq wa Muhabbat ki pabandi ke ba'ad bhi maqsad ka hasil hona sirf Fazl-e-Ilahi par munhasir rahta hai aur bas.

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿29﴾ (سورۃ الحدید)

Allahu Ta'ala ne insan ko Quwat-e-Mutkhilah ata faramee hai. Is ki wajhe se tasawuraat hasil huwa karte hain jo cheez us-ke samne ho us-ka tasawur to "Hawas-e-zahirah" ke zariye ho-jata hai laikin jo samne maujood na ho us-ka zikr kiya jaye aor us-ki khususiyaat wa alamaat vayan ki jaein to zahn mein bawajhema us cheez ka tasawur paida ho jaja aik lazimi amr hai. Maslan jung ka mahaaz hum ne dekha nahin laikin wahan ke halat aor hatiyaraun ki khususiyaat vayan ki jati hain to un-omoore ki nisbat aik tasawur qaem hoja hai. Agar wahan ki tasaweer samne huin to us-soorat mein jo tasawur qaem hog aba-lehaz-e-sahet awwaluz-zikr tasawur ke muqabile mein qabil-e-tarjeeh hoja. Sab-se ziyadah sahih tasawur to isi soorat mein ho-sakega jab ke hum khud jung ke mahaz par pahunch kar ba-chash-e-khud mua'enah karein. Taswur ki is mujmil guftugu ke ba'ad yeh samajhna ziyadah aasan ho-ja-ta hai ke Allahu Ta'ala ke wujood ke bare mein Rasoolaun aor Sahaef ke zarye Allahu Ta'ala ki Sifaat wa Khususiyaat samajhaee gaee hain. Duniya mein is ki Qudrat ke gun-na-gun muzahiraat par se is-ke wajood ka yaqeen paida kiya gaya hai. Jis ka iqraar awaleen Shart-e-Islam qaraar di-gaee hai. Is Ihtemaam-e-Iqraar ke ba'ad insan ke zahn mein Allah ke wajood ke mutaliq bawajhe-ma-tasawur paid hona bhi fitri amr hai. Yeh tasawur jis insan mein ziyadah se ziyadah qareebus-sahet hoga iqraar-e-tawheen ke manazil mein is-ka maqam aage hoga.

Bah-rul-uloom Allama Shamsi Marhoom ne likha hai:- "Wujood aor Sifaat-e-Bari-Ta'ala chunke Hukma wa Sufiyah ke pas Ain-e-Zaat-e-Bari-Ta'ala hain to muhaal hai ke Bari-Ta'ala ka tasawur bil-kuna y aba-kunah hosakega magar tawur bil-wajhe w aba-wajhe muhaal nahin kuin-ke Makhlooqaat aor un-ke Aasaar meingaur karne se tasawur bil-wajhe aur taswur ba-wajhe ka husool mumkin hai. Isi waste Allahu Ta'ala ne Makhlooq mein fikr wa gaur karne ka Hukm diya hai.(Tanweerul-hidaya 16)

Zaban se Kalimah-e-Tawheed kah dene-se Rasool wa Qur'aan par Iman lane aor hatal-maqdoor qawaneen ka iteba'a karlene se dakhil-e-Islam to hojata hai laikin yeh a'amiyaun ka dardah hai. Dosri surat un-Ulama wa mutakallimeen wa filasifah ki hai jo dalael wa baraheen se wajood-e-Bari ta'ala sabit karte hain. Teesri surat un Aarifeen ki hai jo istedlaali tariqe ko naqis samjhte aor Deedar ke talib hote hain. Goya Ilmul-Yaqeen se Ainul-Yaqeen ziyada camil hai aor us-se ziyada Haqqul-Yaqeen ka daradah hai. Imam Fakhrud-din Razi RH farmate hain.

ان القلوب الصافية مجبولة على حب معرفة الله على اكمل الوجوه و اكمل طوق المعرفة هوالروية (تفسیرِ کبیر جلد 3 صفحہ 243)

Translation:- Be-shak saf quloob, Allahu Ta'ala ki mua'rifat Kamil tareen darajhe par hasil karne ke liey fitratan mael hain. Aor Mua'rifat ka Kamil tareen tareeqa. Riwayat hai:-

گفت ایں علم و ہنر گفتم کہ پوست ☆☆ گفت حجت چیست؟ گفتم روئے دوست

گفت دین عامیاں ؟ گفتم شنید ☆☆ گفت دین عارفاں ؟ گفتم کہ دید (اقبالؔ)

Ilm se mutaliqah ahkaam ke baab mein Ishq wa Ilm aor Uloom-e-Mukashifah par tafseeli bahes ki jaegi. In Sha Allahu Ta'ala. Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ ne Aqeedah-e-Sharifah mein tahreer farmaya hai ke:-

نیز حکم کردہ است کہ از ہریکے مرد وزن طلبِ دیدارِ خدا فرض است تا آنکہ بچشمِ سر یا بچشمِ دل یا درخواب نہ بیند مومن نباشد مگر طالب صادق۔۔۔الخ

Translation:- Neez Imamuna AHS ne Hukm diya hai ke har mard wa aurat par talab-e-deedar-e-Khuda farz hai. Chashm-e-sar ya Chashm-e-dil se ya Khwab mein Khuda ko jab tak na dekhe Mo'min na-hoga magar Talib-e-Sadiq (par bhi Iman ka Hukm hai).

Mo'min ki yeh khusoosiyat darjaat-e-yaqeen ke aetebar se hai. Laikin Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne is se yeh nateejah akhaz kiya hai ke

Mazhab-e-Mahdavia mein ba-juz dedear-e-Khuda ke Mo'min nahin hosakta aur Mahdaviyaun par khoob ta'an wa tahazzud kiya hai. Aor Deedar-e-Khuda ke bare mein bhi un-huin ne ikhtelaf kiya hai aor is-ko musallimaat-e-Ahle-Sunnat ke mugaer qaraar diya hai. Naazireen khud mahsoos farmaleinge ke yeh galat ilzaam hai. Kuin-ke Farman-e-Mazkurus-sadr mein "Deedar-e-Khuda" ko farz nahin kaha gaya hai balke "Talab-e-Deedar" farz qaraar di-gaee hai aur Deedar par Iman ka inhesar bhi nahin kiya gaya hai "Magar Talib-e-Sadiq" ke alfaaz is-ke shahid hain.

Is-ke ilawah Naqliyat-e-Miyan Abur-Rasheed RZ mein isi mazmoon ki saaf wa sareeh riwayat maujood hai ke:- Hazrat Mahdi AHS ne farmaya Mo'min-e-Haqeeqi woh shakhs hai jo Beena ho, Chashm-e-Sar se Ya Chashm-e-Dil se Ya Khwab mein. Agar in-teenaun mein se aik Beenaee bhi hasil na ho aur poori Talab rakhte ho ke Beenaee Rosi ho to aise Mo'min par bhi Iman ka Hukm hai. "Mulaheza ho Riwayat (188).

Isi mazmoon ki aik aor tauzihi Riwayat bayan huwe hai jis mein "ظالم النفسہٖ" muqtasad aor sabiq bil-khiraat ki Tafseer bayan huwe aor Jabrooti, Malakooti, Lahooti in teenaun maqamaat ke zikr ke ba'ad yeh alfaz bayan huew hain ke:

ہریکے ازیں سہ مقام ندارد و طلب و سعی ہم ندارو ماتم نمی کند آں ازگروۂ مہدی نباشد از مدعیاں و مکذباں ناشد (روایت 223)

Is-se zahir hai ke jo log Deedar-e-Ilahi se mutaliq Musharraf na huew hon un-se Nafs-e-Iman ki nafi nahin ki-gaee hai magar afsos ke Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne yeh ilzam ayad kiya hai ke jin Mahdaviyaun ko Deedar hasil nahin who sab Kafir hain. Hanlan-ke isi qism ke Ahkaam ki misalein Aayaat wa Ahadees mein bhi maujood hain maslan Allahu Ta-aala farmata hai:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿47﴾ (سورۃ المآئدۃ)

Translation:- Allah ne jo kuch Nazil farmaya hai jo log us-ke Muabiq Faislah/Hukm na-karein who Fasiq hain.
Hadees-e-Shareef hai ke:

(1) لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهدله۔ **Translation: Jis shakhs mein Amanat na ho us-ko Iman nahin hai, jis mein Ahed ki pabandi na ho us-ko Deen nahin.**

(2) المسلم من سلم المسلمون من یدہٖ و لسانه۔ **ایضاً :- Translation:- Musalman wahi hai jis ke haath se aor jis-ki zaban se dosre Muslaman mahfooz rahein.**

(3) من ترک الصلوٰة متعمداً فقد کفر۔ **ایضاً:- Translation:- Jis ne amadan Namaz tark ki woh Kafir huwa.**

(4) لیس بمومن مامن بات شبعاناو جارہ جایع۔ **ایضاً:- Translation:- Woh shakhs Mo'min nahin jis ka hamsaya bhooka ho aor khud pait bhar kha kar raat guzaare.**

Aisi bahut sari misalein hain. Ab suwal yeh hai ke kiya in Ahkaam ki Itteba' jin Musalmanaun mein na paee jaye woh Muslaman wa Mo'min nahin kahlaye jasakte? Is ka jo bhi jawab hoga wahi hamara jawab hai.

Allah ka Deedar chashm-e-sar ya chashm-e-dil ya khawb mein hone ke bare mein Mahdavia ka jo Maslak hai who bhi Musallimaat-e-Ahl-e-Sunnat ke mughaer nahin hum is ki bhi mukhtesar tauzih dete hain.

Sgarag Muaqif jo Ilm-e-Kalam ki mash-hoor kitab hai us-mein Deedar ke muta'liq yeh bayan kiya gaya hai:-

ها سمعا اجتمعت الائمة من اصحابناعلیٰ ان رویةالله تعالیٰ فی الدنیا و الاٰخرة جائزة عقلاً واختلفوا فی جواز فی الدنیا فاثبة بعضهم و نفاه اٰخرون۔

Translation:- Allahu ta-aala ki ru'yat, Duniya wa Aakhirat mein aqlan jaez hone par hamare Aemma RA ka Ijma' hai. Aor ba-Aetebar-e-Naql Duniya mein jaez hone par ikhtelaf hai. Ba'az ne Duniya mein Deedar hone ko sabit kiya hai aur Ba'az ne is ki Nafi ki hai. Aor Shara-e-Aqayed

mein likha hai ke:- هٰذا مشعر بامكان الروية فى الدنيا ۔ **yani yeh isharah hai is-baat ka ke Duniya mein Ru'yat mumkin hai. Aor Allama Taftazani RA ne Sharah-e-Maqasid mein zikr kiya hai ke:-**

Translation:- اما الاجماع فاتفاق الامة قبل حدوث المخالفين علىٰ وقوع الروية۔ **Mukhalifeen paida hone ke pahle Ummat-e-Muhamadiya SAWS ne woqoo-e-ru'yat par ittefaaq kiya hai.**

ایضاً :- حتى روى حديث الروية احدو عشرون رجلاً من كبارالصحابة رضى الله عنهم۔

Translation:- Ru'yat ki hadis akkees (21) jaleelul qadr Sahabiyaun RZ se marwi hai. Qur'aan-e-Majeed mein Deedar-e-Ilahi se mutalliq jo Aayatein hain un-se hum yahan sirf aik Aayat ki bahes par iktefaa karte hain aor yeh aise Aayat hai ke jis par Ma'rekatul Aaraa bahsein huwee hain. Allahu Ta-aala farmata hai:-

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَيُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَاللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿103﴾ (سورة الانعام)

Translation:- Absar us-ka (Allahu Ta-aala ka) idraak nahin kar sakte aor woh absar ka idraak karta hai aor woh Lateef Khabeer hai.

Ba'az jamataun ne is-Aaya-e-Shareefah se nafi-e-Ru'yat par istedlaal kiya hai aur Mufassireen-e-Ahl-e-Sunnat ne-is se Deedar-e-Ilahi ka saboot bayan kiya hai. Chunache Imam Fakhruddin Raazi RA ne tafseelan bahes karte huwe muta'did dalayal se sabit kiya hai ke is-Aayat se Deedar-e-Ilahi ki nafi nahin balke Ta'eed hoti hai.

Wazeh ho ke kisi shaye ko dekhne ki omooman do sooratein hoti hain aik yeh ke shaye ka jitna hissa nazar ke muqabil ho utna hi dekha jasake. Dosri yeh ke kisi shaye ke sare atraaf wa jawanib ba-yak nazar dekh sakein. Is lehaaz se Riwayat ki do qismein huwein. (1) Ru'yat-e-La-Ma'al-Ihaatah (2) Ru'yat-e-Ma'al-Ihaatah. Dosri soorat ko Idraak kahte hain.

Is-Tauzih se Zahir hai ke Aaya-e-Sharifah mein Idraak ki nafi ki gaee hai jo bulkul durust hai. Kuin-ke Allahu Ta-aala ki zath Be-hadd-o-Nehayat

hai is-liye is zath ka Idraak yani us-ki Ru'yat Ma'al-Ihaatah yaqeenan mumtane' hai. Isi-liye Idraak ki nafi ki gaee hai laikin is-Idraak ki nafi se Nafs-e-Ru'yat ki nafi ka saboot nahin hosakta. Is-ke qata'-e-nazar Nafi-e-Ru'yat par dalalat karne wali saaf wa sareeb koi Aayat-e-Qur'aan-e-Majeed maujood hi nahi hai. Imam Mausoof ka istedlaal mulahezah ho:-

افنقول المرئی اذاکان له حدونهایة و ادرکه البصر بجمیع حدوده و جوانبه و نهایاته کان ذالک الابصار احاط به فتسمتی هٰذه الروية ادراکا ۔ امااذالم یحط البصر بجوانب المولیٰ لم تسم تلک الروية ادرکا۔ فالحاصل ان الروية جنس تحتها نوعان روية مع الاحاطه و روية لا مع الاحاطه۔ والروية مع الاحاطة هوالمسماة بالادراک فنفی الادراک یقید نفی نوع واحد من نوعی الروية۔ و نفی النوع لا یوجب نفی الجنس فلم یلزم من نفی الادراک عن الله نفی الروية من الله فهذا وجه حسن مقبول فی الاعتراض علیٰ کلام الخصم (تفسیرِ کبیر الجزءالرابع صفحه 170)

Translation:- Hamara istedlaal yeh hai ke jab koi shaye mahdood ho aor us-ke poore hudood wa jawaanib wa nehaayaat ka Basr ne Idraak karliya ho to goya Basr ne shaye ka aehaatah karliya. Aise Ru'yat ko Idraak kahte hain. Laikin Basr shaye ne shaee ke poore jawanib ka aehaatah na kiya to aisi Ru'yat ko Idraak nahin kaha jata. Hasil yeh ke Ru'yat Jins hai jis ke tahet do nau' hain. Aik Ru'yat Ma' al-Ihaatah dosri Ru'yat-La- Ma' al-Ihaatah. Aur Ru'yat Ma' al-Ihaatah ko Idraak kaha jata hai. Pas nafi-e-Idraak se do nao'aun mein sirf aik nao' ki nafi muta'yin hochuki. Aor qaedah yeh hai ke Nao' ki nafi se Jins ki nafi lazim nahin aati. Pas Idraakullah ki nafi se "روية الله" RU'YATULLAH ki nafi lazim aati aor yeh daleel-e-khism ke aeteraaz ke jawab mein achchi wa maqbool hai.

Ulama par makhfi nahin ke tamaam Akabir-e-Ahl-e-Sunnat, bila Ikhtelaf nafs-e-masala-e-Deedar-e-Ilahi ke qayal hain aor Aakhirat mein dedear se Musharraf hone ke bare mein bhi sab muttafiq wo mo'teqid hain. Albatta ba'az ko ikhtelaaf hai to duniya mein Deedar-e-Ilahi ke sharf ke bare mein hai. Laikin yeh bhi koi aisa mushkil amr nahin kuin-ke jo Khuda-e-Qadeer jis-tarha Qiyamat mein jin Mo'mineen ko Deedar se musharf hone

ke qabil nazar ata farmayane ki Qudrat rakhta hai wahi Khuda is-Duniya mein bhi aisi nazar ata karne se hargiz A'ajiz nahin.!!!

Imam Mohiuddin Ibn Arabi RA farmate hain:-

فعلم انه کلما جازوقوعه فی المنادوفی الدار الآخرة جازو قوعه و تعجیله لمن شاء فی الیقظة و الحیٰوة الدنیا۔
(فتوحاتِ مکیه باب 64)

Translation:- Maloom ho ke jab Deedar ka wuqoo, khwab mein aor Aakhirat mein jaez hai to jis shakhs ko Allh chahe baidaari aor is zindagani, Duniya mein bhi is ke liye Deedar ka wuqoo jaez hai. Hazrat Ba-Yazeed RA farmate hain:-

ان اللہ اجتجب عن القلوب کما اجتجب عن الابصار فان اوقع تجلیا فابصرو الفوا دو احد (عرایس البیان)

Translation:- Allahu Ta-aala jis tarha Aankhaun se hijab mein hai usi-tarha Quloob se bhi hijab mein hai. Pas agar woh apni Tajalli Dale to Phir Aankh aur Dil dono aik hain. Hazrat Jaami RA farmate hain:-

دیدِ محمدؐ نه بچشمِ دگر ☆☆☆ بلکه ہمیں چشمِ سر و چشمِ سر

Hazrat Khawja Banda Nawaz RA ne Hazrat Shaikh Sahar-Wardi RA ki aik Kitab ki sharah likhi hai jis ka naam "Aadaabul Murideen" hai. Us-mein Deedar se mutalliq yeh likha hai:-

واجماع صوفیان است که خدائے تعالیٰ بدیں چشمے که برروئے است ایں صدقه که ہست وروشنائی که دریں حدقه که ہست ہمبریں روشنائی که خدائے را خواہنددید --- من که محمد حسینی ام می گویم که خدائے را بزرگاں باشند که ہم دردنیا بچشمِ دل بینند----ثابت شد که طالب صادق و مشتاق واثقِ جمالِ حضرت سبحانه و تعالیٰ بلا کیف و کیفیته دردنیا بیند۔(آداب المریدین)

Translation:- Yani is-baat par Sufiyaun ka ijma'a hai ke in-Aankhaun se jo ke chehre par hain aor in-hein Hadqaun se ke jin mein raushini hai isi raushnaaee se Allahu Ta-aala ko dekh sakte hain. Mein jo ke Muhammad Husaini huin kahta hun ke aise Burzrug Bande bhi hain ke jinhuin-ne is-Duniya mein Khuda ko chasm-e-dil se dekha hai. (is ke baad aage chal-kar

tahreer farmate hain ke) Sabit hai ke Talib-e-Sadiq aur Mushtaaq-e-Wasiq Hazrat-e-Subhanahu Ta-aala ke jamal ko is-Duniya mein dekh sakta hai.

آدمی دید است باقی پوست است ☆☆☆ دیدآں باشد که دید دوست است (مولانا رومؒ)

Is Mukhtesar bahes se zahir hochuka ke Muallif-e-Hadiya-e-Mahdavia ne Deedar -e-Ilahi ke bare mein Mahdavia ke Maslak ko Musallimaat-e-Ahle-Sunnat se mughaer qarar deni ki jo koshish ki bahar-jahat galat hai. Albatta baat sirf itni-si hai ke Talab-e-Deedar-e-Khuda ki Farziyat, Ahl-e-Sunnat mein muta'aruf nahin thi Hazrat Imamuna AHS ne ba-Hukm-e-Khuda Farz qaraar diya hai aur is ke mazeed sabot ke taur par Qur'aan-e-Majeed ki Aayaat bhi bayan farmaee hain… yahan aik Sharaee Zabetah paish-e-nazar rakhna kafi hai woh yeh ke Allahu Ta-aala jis Amr ka Hukm de-aur jis Amr se Mana' kare aor us-ki Khilafwarzi ki saza dozakh qaraar de-to us Hukm ki Itteba' karna aur Oo-Amr mamnoo' ko tark karna Farz hoga. Bahrul-Ulooom Allam Shamsi Marhoom ne is-Zabete par Tanveerul Hiydaya mein bahes ki hai. Allahu Ta-aala Deedar se mutalliq farmata hai.:-

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿110﴾ (سورة الكهف)

Translation:- Jis ko apne Parwardigaar ke Deedar ki tamanna ho os par wajib hai ke Amal-e-Saleh (Tark-e-Duniya/Tark-e-Shirk wa khudi) kare aor uss-ki Ibaadat mein kisi ko shareek na jane.

"لقاء LIQA' " ke ma'naun mein bhi Ulama' ne bahes ki hai. Ba'az n e "Sawab"

aor ba'az ne "Rujoo'-Ilallah muraad li-hai. Asal yeh hai ke Ulama-e-Mutaqaddi-meen-e-Mutakallim ke zamane mein Unaani Falsafah ki Aalam-e-Islam mein shuhrat ho-chuki thi aor Ghair Muslim Ulama' ki taraf se inhein Osool par aeterazaat kiye jar-rahe the. Is-liye Ulama' ka ziyadah waqt in-hein mubahis mein guzar raha tha. Aor Falsafe ki-aam

maqbooliyat ki wajhe Ulama-e-Ma'qool ne yeh Dawa kardiya ke Sharaaye Ambiya' Alaihimussalam Falsafa se bilkul muta'biq hain. Is dawe ki bina par in-ke liye lazim hogaya ke Masael-e-Shariyah ko Mubahis-e-Falsafah se muta'biq karei is-kaam ke-liye unhuine Shara'ye Ilahiyah mein Hazaraun Taweelein kari padein Deedar ke bare mein "Mo'tzilah" waghairah ke Ikhtelaf ki bhi yahi wajhe hai ke Sharayat-e-Ru'yat jo Falsafeh mein mazkoor hain un-ke lehaaz se Ru'yat-e-Bari Ta-aala ko agar mumkin wa jaez qaraar diya jaye to Allahu Ta-aala ke liye jis aor lawazim hona lazim aayega jo sahih nahin. Is-liye unhuin-ne Kamal-e-Tanziya karte Imkaan-e-Ru'yat-e-Bari se inkaar kiya. Aor Ru'yat se mutalliqa Aayataun ke alfaz mein Taaveelaat ki takleef uttaee. Agar che "Ashaaerah ne Mo'tzilah" ke rad-ki koshish ki hai. Laikin un-ke Ba'az Isted-laalaat bhi laghzish se bari nahin hain. In sab kharabiyaun ki Illat wahi Falsafe se mutaabiq karne ki kooshi hai.

Allahu Ta-aala ne apni Zaath ko Noor se Mausoof kiya hai aor yeh farmata hai ke اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ **aor Noor aisa hai ke adnaa wa Aalaa us-ko mahsoos samjhte hain. Aor is-ko Ashraf-e-Mahsoosaat jante hain balke Noor ki wahje se dosri cheezaun ka bhi Idraak karte hain. Jab Allahu Ta-aala ne apna naam Noor rakha hai aor Noor kijahet se sab qism ki ashyaa ki Ru'yat hoti hai to usi-Noor hone ki jahet se Allahu Ta-aala ki zaath bhi Jaezur-Ru'yat hogi aor jo Jaezur-Ru'yat hogi ho us-ki Talab muhaal nahin. Pas Mo'tezilah ke sare aeterazaat jin ki bina' Osool-e-Aqliyah par hai aor jin ka mansha' kamaal-e-tanziya hai is-taqreer se ot-h-gaye aor Ashae'rah ke un-Taaveelaat ki bhi zaroorat na rahi jo taujeeh wa Taaweel-e-Aayat "** لَنْ تَرَانِیْ **" mein paish karte hain. (Tanveerul Hidaya Safah 138)**

Is-ke ilawah jab ke tamaam Filasifah is-amr mein muttafiq hain ke Allahu Ta'ala ki Zaath "Maaddi Jism aor Lawazim" se bari hai to Ru'yat-e-Bari Ta-aala ke bare mein Ru'yat ki in-sharayat ki bahes hi be-sud hai jo Maddi-Jism aur us-ke lawazim se-ta'luq rakhti hain warna yeh qiyas

Ma'ul Fariq ke Hukm mein hoga jis ka nateejah-e-saboot kabhi Sahi nahin hosakta. Is-se zahir hai ke "لقاء LIQA'" ke laqhwi ma'ni "Deedar" ko chod dena aor mahez Maddi Jism ki Sharayat-e-Ru'yat ko paish-e-nazar rakh kar be-jaa Taaweelaat mein mubtela hona durust nahin. Isi liye Imam Raazi RA ne Zaraar bin Umr-ul-Koofi ka bayan naql kiya hai ke:-
وانما برى بحاسة مادمة يخلقها الله تعالٰى بالبصر (تفسير كبير الرابع 171) **Translation: Be-shak aik chati Quwat-e-Hassah ke zarye (Allahu Ta-aala ki) Ru'yat hasil hogi jise Allah Basr mein paida farmadega.**

Aage chal-kar Imam Raazi RA ne ba'az logaun ke is-khiyal ki ke "Ah-le-Jannat" qurbat ki wajhe Deedar se Musharraf aor Ah-le-Naar doori ki wajhe mahroom rahte hain, tardeed karte huwe likha hai ke:-

بل لا ته يخلق الروية فى عيون اهل الجنة ولا يخلقها فى عيون اهل النار (جلد رابع 173) **Translation:**
Balke is-ki wajhe yeh hai ke Allahu Ta-aala Ah-le-Jannat ki Aankhaun mein Ru'yat ki salahiyat paida farmata hai aor Ah-le-Dozakh ki aakhaun mein nahin paida farmata. Farz jo Hukm-e-Qur'aan-e-Majeed aur Hadees-e-Mutawatir se sabit ho aam azein ke woh Tanzeehi ho-ya Tashbeehi is par Iman lana Farz hai khwa' hamari aql is-ke ma'ni daryaaf karsake ya daryaft se qasir rahe.

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں ☆☆☆ عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ (اقبالؔ)

Pas ishq ka iqteza' Ahkaam ki Taqleed ke siwaye kuch nahin.

Hasil kalam yeh ke "Liqaa' لقاء" ke ma'ni "Deedaar" hain is-ke siwaye dosre mua'ni bayan karna Taaweelaat-e-Baeedah hain isi liye Aayaat-e-Mazkurah ki Tafseer mein Imam Fakhruddin Raazi RA likhte hain:-
واصحابنا حملو القاء الرب على روية (تفسير كبير جلد 5 صفحه 761)

Translation:- Yani hamare sathiyaun ne Liqaa'-e-Rabb ko Ru'yat par muhmil kiya hai. Sahib Baizavi ne likha hai ke:(يامل حسن لقاءله (جلد 1 صفحه 55)
Translation:- Yani Allah ka Husn Liqaa' ka Aarzooman hai.

Is ke ilawah aisi Aayat bhi milti hai jis mein Deedar ki Aarzoo na karne walay ka thikana Dozakh qaraar diya gaya hai.

اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوۡا بِالۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَاطۡمَاَنُّوۡا بِہَا وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوۡنَ ۙ﴿۷﴾ اُولٰٓئِکَ مَاۡوٰىہُمُ النَّارُ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۸﴾ (سورۃ یونس)

Translation:- Jo log hamare Liqaa' (Deedar) ki ummeed nahin rakhte aor Hayat-e-Duniya se khush hogaye aor usi-par mutma'in hogaye aor jo log hamari Nishaniyaun se gafil hain un-sab ka thikana ua-ke a'amaal ki wajhe se Dozakh hai. Imam Fakharuddin Raazi RA ne is Aayat ki Tafseer mein likha hai ke:-

واعلم ان حل فرجا علی الخوف بعید لان تفسیر الغد بالهند غیر جالزولا مقع هیا من حل ارجفاء علیٰ ظاہرہ الجۃ
(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 502)

Translation:- Wazeh ho ke Raja' ka khawf par mahmool karna baeed hai kuin-ke Zid ki Tafseer Zid se karna jaez nahin hai aor is-mein shak nahin ke yahan Raja' ko us-ke zahiri ma'ani par mahmool karne mein koi maane' nahin hai. Hasil yeh ke Deedar-e-Ilahi ki umeed na rakhne aur Hayat-e-Duniya se khush wa mutma'in ho-jane ki saza Dozakh qaraar di-gaee hai lehaza Talab-e-Deedar-e-Khuda ko Farz tasleem karna hoga. Is-bahes ke qata'-e-nazar jab ke Mahdi-e-Mau'ood Khalif-atullah, Mamoor Minallah hain aur Kitabullah wa Sunnat-e-Rasoolullah ki pairawi Ta'aleem-e-Bilawasitah se karte hain jis ka bayan Riwayat 9 aur 10 ki tauzih mein kiya jachuka hai mulahezah ho. Is lehaz se Aap AHS jis Amr ko Farz qaraar deinge Wajibul Aeteqaad wal Amal hoga.

Riwayaat (3)(227) mulahezah ho ke Hazrat Imamuna AHS ne farmaya

Banda Hazrat Rasoolullah SAWS ke qadam ba-qadam chalta aayaa hai aur Binaaee-e-Chasm-e-Sar wa Binaaee-e-Chasm-e-Dil mein Aan-Hazrat SAWS ki poori mutabe'at rakhta hai aor Chasm-e-Sar wa Chasm-e-Chasm-e-Dil ki Itlaaqiyat is-darjah par phunch chuki hai ke aik Raungta Aaena wa Chasm ban chuka hai. Aor Aap AHS ke Sahabi Hazrat Syed

Khundmir RZ ne aik dafa' farmaya:- Allhahu Ta-aala ne Bandae ko aik baal ko do aankhein inaayat kein jin se mein ne Khuda ko dekha. Isi liye Imamuna AHS ne Aap RZ ko yeh Basharat bhi di ke:-

"برادرم سید خوندمیر فنا فی اللہ شدہ بہ بقا باللہ رسیدند" **Translation:- "Biradaram Syed Khundmir Fana-Fillah shuda ba-Baqa-Billah Raseedand." Fana-Fillah Ru'yat-e-Chasm-e-Sar hai aur Baqa-Billah "Moo-ba-Moo daraye Moo-ba-Moo" is se zahir hai ke Ru'yat ki do qism hain. Agar Bila-Wasitah ho to who Ru'yat-e-Mutlaqah hai agar Bil-Wasitah ho to Muqaiy-yadah. Ru'yat-e-Mutlaqah, Nazi-e-Tajalli-e-Zaat ko hasi hoti hai aor wahi Musalman-e-Taam hai. Isi liye Mahdavia ke pas sabit hai ke Naziraan-e-Tajalli-e-Zaat aor Musalmanaan-e-Taam Khatimain Alaihimas-Salam hain. Allhu Ta-aala ne jo farmaya :-**

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿108﴾ (سورۃ یوسف)

Translation:- "Kahde (Aey Muhammad!) yeh mera rasta hai, Allah ki taraf Baseerat (Deedaar) par mein bulata huin aor woh Shakhs bhi bulayega jo mera Taabay (Taam) hai aor Subhan Allah hum dono Mushrik nahin hain." Is-Aayat mein lafz-e-Ana se muraad Zaat-e-Rasoolullah SAWS aor "مَنِ اتَّبَعَنِیْ" se muraad Zaat-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS hai chunke in-Hazraat AHS ki Ru'yat mein Istelaahi Shirk ka bhi Shaebah nahin raha hai is-liye "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" ke alfaz istemaal huwe hai jo Musalmaan-e-Taam hone par hidayatan dalalat kar rahe hain. Khatimain Alaihimas-Salam ke siwaye jin Sahaba RZ ke haq mein Musalmanaan-e-Taam, Fanaa-e-Taam, Nazi-e-Tajalli-e-Zaat ki Basharat paee jaye woh Basharat, Ba-Sadqa-e-Khatim-e-Vilayat-e-Muhammadiya Khas martabeh ki hamil hogi. Baqi jitne Nazireen-e-Sifati hain un-par Ru'yat-e-Muqaiya-dah ka itlaaq hoga jo Bil-Wasita huwa karti hai. Imamuna AHS ne yeh jo farmaya: "ہر کہ خدائے را مقید بیند مشرک است" Yaha Shirk-e-Sharaee nahi balke Istelaahi Shirk muraad hai. Sufiya-e-Muhaqqiqeen ke pas bhi yeh nau'yat

Musallam hai in-ki istelah mein yeh aisa Shirk hai jise Sharf-e-Ru'yat-e-Baari-Ta-aala hasil rahta hai. Magar yeh Ru'yat ki Khusoosiyat hai.

سیدِ کل صاحبِ اُم الکتاب☆☆☆پرد گیہا بر ضمیرش بے حجاب

گرچہ عینِ ذات را بے پردہ دید☆☆☆رَبِّ زِدنی از زبانِ اُو چکید (اقبالؔ)

☆☆☆☆☆

Desire for Allah's Vision

The desire to see Allah Most High is naturally kindled in one who reposes faith in His Existence and Unity. The people well versed in the psychology of man would not deny that man naturally possesses the urge and inquisitiveness/eagerness, which lead him to thousands of objectives that he achieves throughout his life, but his eagerness/curiosity to desire and demand does not diminish. He is not content satisfy. He puts efforts and strives with hard work, focusing with concentration and hard labor to win educational degrees/qualifications. His eagerness does not end when he achieves his objectives. Then he craves for higher positions, pomp and pageantry, wealth and affluence and family and progeny. When all this is achieved, he develops other desires. He achieves thousands and thousands of his desires and wishes, yet his insatiable hunger is never satisfied. His desires persist but his peace of mind vanishes.

One should ponder over this irrefutable/undeniable reality as to what is the objective/goal, which, if achieved, satisfies him so fully that he may not desire anything more and achieves peace and contentment of the heart and mind. One needs to ponder over the Quranic passage wherein it is explained that in the Sempiternity/Eternity/Azal itself, Allah had extracted a promise from us Human Beings/Mankind.

اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰى ۛۚ (سورۃ الاعراف۔ 172)

Allah asked the Children of Adam AHS, " Am I not your Rabb/Lord? They said, Yea, Verily." We testify that "You are our Rabb/Lord". This shows that we have confessed to the Lordliness/Rububiyat of Allah in the Sempiternity/Eternity itself.

The kindling of the desire after coming into this world and, despite winning the greatest benefit, not becoming content and not being destined to winning the peace and contentment of heart is an incontrovertible (indisputable) proof that this desire is really related to the same Rububiyat/Lordliness, which we have promised. But the misleading by the human intellect or wisdom and the misguiding of the environment (Maahole) has largely turned the Human Beings into the worshippers of things other than Allah. Consequently, thousands of motives for worship came into being. Even if they were inclined to worship anything, the natural inclination for the desire and demand for the Only Existence that needs to be worshipped is manifested. Even if you discuss with the people, who deny the very existence of God, the causes of the system of the universe, they appear to be compelled to admit the reality that there is essentially a force, which maintains that system. They disavow God/Allah but are compel-ed to admit the connotation of the term God/Allah. This by implication, means that there is none in the world who disavows God/Allah. The difference is only of the technical terms and the perceptions, which largely affect the beliefs and deeds. Hence, the Qur'aan says, "And if you ask them who created them, they will surely say: Allah. How then are they turned away?" (Qur'aan, S. 7: 172). In short, the urge is present in the Human Being. This urge/desire should be directed towards Allah/the God, the One without partners, which will give him such peace and contentment that he would be compelled to abhor/anchor everything other than Allah.

Allah says, "To the righteous soul will be said: O soul at peace (in complete rest and satisfaction!) Come back to your Lord/Rabb, well pleased, and well pleasing unto Him (Allah). Then enter among My Devotees! (My Servants!), and then enter in My Heaven/Paradise of Vision!"

As, a human being loves the feelings of profit and pleasure, he loves things beyond feelings, which he comes to know or experience. One has not seen "Rustom" but even today one comes to know of his superhuman strength and bravery. One is inclined to love and respect him. And this is nothing new. Everyone will accept that he would be disposed to praise a person whose perfection (in any field) he is informed of. Similarly, when one comes to know of the manifestations of the Omnipotence of the Zaat, the One without partners and His Eternal Perfection, it will create Love and Respect for Him. That is why we have said that, after one reposes faith in His Existence and Unity, the emergence of the desire in him for Him is a natural consequence. Every person's love and desire are related to the nature of his aims. Everyone's ranks of love go on improving in proportion to his courage and certainty (Iqaan). Some people are content at making a show of their love and obedience in the system of worship and other affairs. And a revolution in the emotional elements of some others is created to so great an extent that they yearn to go and cross these limits and endeavor to reach higher ranks.

The zaat of Allah Most High is above comparison and there is none to compare with Him. Just to make the reader comprehend the matter, we give an example below: "The people of a country are leading their lives peacefully under the government of a ruler. They are obedient to the law, rules and regulations, rewards and chastisements under that system of governance. From this point of view, they are the loyal subjects. Among them, there are some people, in whose hearts a passion is kindled that they should come very close to the ruler and be the cynosure (one who attracts attention and admiration) of his eyes. To achieve this status, they have to adopt other methods that would facilitate attaining the closeness to the

ruler, in addition to the ordinary obedience to the normal peace keeping and other political laws of the land. They need to be in search of finding ways and means of inching closer to the ruler. Having overcome all these hurdles, they are yet in need of and wait for the acceptance and sanction of their request for a position of proximity (closer) to the ruler."

The belief in and deeds implementing the Testification of Divine Unity (Kalima-e-Tawheed), the daily ritual prayers, fasting during the month of Ramazan, payment of poor-money, the commands and the interdictions, will no doubt be sufficient to make one obedient to Allah and His Apostle Muhammad SAWS. Despite this, there would be some faithful (Mo'mineen) who develop a desire of knowing and meeting (Irfan-wo-Visal) of the Matloob (Desired). For this, the concomitants of the Divine Love, the bounty of the company of the Perfect and the Truthful (Kaamileen-wa-Saadiqeen, and a sincere effort on the part of the seeker to implement their teachings and instructions is necessary. And after fulfilling all the conditions and obedience, the achievement of the objective entirely depends of the Divine Pleasure. And that is all. "That will be the Grace of Allah that He bestows on whomsoever He wills, and unbounded is the Grace of Allah." Qur'aan, S. 5: 54 SAL. 2, Quran, S. 2: 105 SAL. Allah has bestowed the power of thinking on human beings. Hence, man realizes images. The manifest senses realize whatever is in front of them. But if what is not before him is mentioned and its signs and specialties are explained, the developing of an image (in the mind of the listener) is a necessary consequence. We have not seen a battlefield, but when the conditions of a battlefield and the weapons used are described, an image of the situation there develops in our mind. But when the pictures of the battlefield come before our eyes, the new image will be more reliable than the first that had developed in our mind. But the real image of the battlefield will come only when we go there and see it with our own eyes. After this short discussion about imagination, it would become easy to understand the attributes and specialties of the Existence of Allah Most

High through the Divine Books and the Messengers of God/Allah. The manifestations of many hues of the Omnipotence of the Creator seen in the world lend a certainty about His Existence. This affirmation (Iqraar) is the first stipulation for entering Islam. It is but natural that an image of the existence of God/Allah is formed in the mind of the person who makes the affirmation. The person, whose mental image is nearest the Reality, will be the foremost on the road to the destination of affirming the Unity of Allah. Allamah Syed Ashraf Shamsi RA writes, "Since the existence and the attributes of Allah Most High are the very essence of Allah in the views of the Sufis and Philosophers, it is impossible to imagine, comprehensively or incomprehensively, the God/Allah, but imagining Him, with or without a reason, is not impossible, because, ponder -ing over the Creation and its signs, it is possible to imagine Him with or without a cause. It is for this reason that Allah Most High has ordered to think over the Created (Makhlooq]."

By reciting the Testification of Divine Unity by word of mouth, reposing faith in Prophet Muhammad SAWS and Qura'n and following the Islamic Laws to the extent possible, one enters the domain of Islam, but this is the rank of the common people. The other rank is that of the scholars, the scholastic theologians (Mutakallimeen) and the philosophers who prove the zaath of Allah Most High by cogent/powerful arguments. The third rank is that of the A'rifeen Kamileen (Mystics who possess the knowledge of God and who consider the system of argument as imperfect and unsound and demand the Vision (Deedar) of Allah). In other words, they progress from the Knowledge of Certainty (Ilm-ul-Yaqeen) to the Certainty of Belief at sight only (Ain-ul-yaqeen). The latter is a higher rank. The next higher rank is that of the Haq-ul-Yaqeen (Truth of Certainty). Imam Fakhruddin Razi RA writes, "Verily, pure hearts are naturally inclined to achieve perfect knowledge of Allah Most High and the most perfect method of gaining complete knowledge is Vision (Tafseer-e-Kabeer vol 3 page 243). Two couplets from Iqbal:- He said: "What is this

knowledge and art? I said: "It is skin." He asked: "What is the argument?" I said: "The vision of the Friend." He asked, "What is the religion of the common people?" I said: "They have heard." He asked: "What is the religion of the knowledgeable (A'arifan? I said: "Seeing." We will discuss in detail the question of "Ishq and Ilm and Ilm-e-Mukashifa and Uloom-e-Shariya (Love and knowledge, revealed knowledge and the knowledge of Shariyat) in the Chapter relating to Ilm (knowledge), Allah Willing. Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ has written in his book, Aqida-e-Sharifa, that "Hazrat Imam Mahdi AHS has said, "The desire to see Allah was obligatory (Farz) on every man and woman; one would not be a Mo'min (Believer) until he or she had seen Allah through physical eyes, spiritual eyes (the eyes of the heart) or in a dream; however, a true seeker who had given up his or her ungodly desires, who had devoted himself or herself heartily to Allah, who always remembered Allah, who kept himself or herself aloof from the world and (His) Creation and who had the courage to come out of himself or herself too was blessed with Faith (Iman)."

The readers would themselves feel that this is a false allegation, because Hazrat Imam Mahdi AHS has not said that the vision of Allah is Obligatory. All that he has said is that the desire to see Allah is Obligatory. Further, it is not said that Iman depended on the vision of Allah. The words, Talib-e-Sadiq (True Seeker) stand witness to it.

Besides, there is a similar, but more lucid and unambiguous parable in the book, Naqliyat-e-Miyan Abdur-Rashid RZ: it says, "Hazrat Imam Mahdi AHS is narrated to have said, "The real believer Mo'min is he who has seen Allah through his physical eyes or the eyes of the heart or in a dream. Even if one has not seen Allah through these three media, one should have profound desire that he should see Allah. Such a person too is a believer (Riwayat 188)."

There is another explanatory parable on the same subject . In it, the Quranic terms, Zaalimun-Naf-sih, Minhum-Muqtasid and Saabiqumbil-

Khayraati have been explained (Tafseer). Their ranks have been explained as Jabarooti, Malakooti and lahooti and then it has been said: "The person who has not achieved any of these three stations/ranks, who does not even try to achieve them and does not grieve at his deprivation, verily he does not belong to the group of Hazrat Imam Mahdi AHS." (Aqeeda-e-Sharifa, by Hazrat Bandagi Miyan Syed Khundmir RZ). "He should be deemed to belong to the group, which claims and belies." This shows that the people who have not at all achieved the Vision of Allah (Deedar-e-Khuda) have not been denied the essence of Faith (Nafase-Iman). But alas! The author of Hadiya-e-Mahdavia has wrongly alleged that the Mahdavis who have not achieved the Vision of Allah are all Kaafir. There are Quranic Verses and Traditions of the Prophet SAWS that contain similar commands (as in the parables mentioned above). For instance, Allah has said, "Whosoever judge not by that, which Allah has revealed; such are disbelievers." Some Traditions of Prophet Muhammad SAWS:

(1) "The person who has no Amanat/Trust, Honesty, has no Faith/ Iman.
(2) He, who does not keep his word, has no religion/Deen."

(3) "He alone is a Muslim from whose hand and tongue other Muslims are safe."

(4) "He, who deliberately gives up Namaz, becomes Kafir."

(5) The person, whose neighbor is starving, and who eats bellyful and spends his night, is not a believer/Mo'min." There are many such examples. The question now is: "Whether the Muslim, who do not observe these commands, cannot be called Muslim or Mo'min? Our answer is what this question elicits as an answer from the critic (the author of Hadiya-e-Mahdavia).

The Maslak (Path/Method/Procedure) of the Mahdavis in respect of the Vision of Allah through the physical eyes, the eye of the heart or in a dream is not contrary to the accepted principles of the Ahl-e-Sunnat. We will make a summary explication of that too. Sharah-e-Muaqif is a famous

book of Ilm-e-Kalam (Scholastic Theology). It says in respect of the vision of Allah: "Our Imams unanimously hold that, having a vision of Allah in this world and in the Hereafter is rationally lawful. From the point of view of the narrative (Naql) there is difference of opinion on its being lawful in this world. Some have proved the Vision in this world, while others have denied it." In Sharah-e-Aqayed, it is stated, "This is an indication that Vision of Allah is possible in this world." Allamah Tuftazani RA writes in his book, Sharah-e-Maqasid, "Before the opponents emerged, the Ummah of Muhammad SAWS was unanimously agreed upon the happening of the Vision of Allah." Again he has said, "The Tradition of Prophet Muhammad SAWS on the Vision of Allah has been reported by twenty-one of his eminent Companions RZ." We would discuss only one of the many Quranic Verses dealing with the Vision of Allah. This is the one Verse on which very controversial debates have taken place in the past.

Allah says, "No vision can grasp Him, but His grasp is over all vision; He is above all comprehension, yet is acquainted with all things." (S-6,A-103)

Some groups have argued that this Verse denies the Vision of Allah. And the Commentators (Mufassireen) of the Ahl-e-Sunnat have argued that it proves the Vision of Allah. Imam Fakhruddin Raazi RA has dealt with the subject at length and proved with convincing arguments that this Verse does not deny but supports the Vision of Allah. Be it known that there are two ways of seeing a thing. One, only that portion of a thing can be seen that is in front of the eyes. Two, the whole thing can be seen from all sides in one glance. The first is called La ma'al-Ahaatah (Seeing Without Environment) and the second is Ma'al-Ahata (Seeing from all sides). The second is called Idraak (Perception, Awareness, Comprehension). This explication shows that Idraak has been denied, which is perfectly correct, because the zath of Allah is extremely expansive without a limit or boundary and, hence, its Idraak or seeing Him from all sides comprehensively in one glance is impossible. Hence, Idraak has been denied. But the denial of this Idraak does not prove the essence of His

Vision of Allah. Apart from this, there is no Verse in Qur'aan that clearly denies the Vision. The

argument of Imam Fakhruddin Raazi RA is as follows: "Our argument is that when a thing is confined to limits or Boundaries (Mahdood) and our power of seeing and comprehension has covered all its limits, boundaries, sides and dimensions, our Basr (vision) has encircled or encompassed Him. Such vision is called Idraak (Comprehension). But if our vision has not completely seen a thing from all sides, it is not called Idraak. In short, Ru'yat (Appearance/ vision) is an Article (Jins). It has two aspects: seeing from all sides and seeing from one side or in part. Seeing from all sides is called Idraak. Thus in denial of Idraak, only one aspect has been denied. And the rule is that by denying one aspect, the whole Article (Jins) is not denied. The denial of the Idraak of Allah is not necessarily the denial of the Ru'yat (Appearance) Vision of Allah. And this argument is good, valid and acceptable in reply to the contention/argument of the critic."

The scholars know that all the eminent authorities of the Ahl-e-Sunnat acquiesce/agree in the question of the essence of the Divine/Allah's Vision, and all of them are unanimous and believe on the Vision of Allah in the Hereafter. But if there is some difference of opinion, it is about the Vision of Allah in this world. But even this is not a very difficult issue because the Omnipotent Almighty Allah/God, who has the power to bestow His Vision on the Day of Resurrection on the people competent to receive His grace, is not powerless to bestow the same grace and Vision in this world. Imam Mohiuddin Ibn Arabi RA says, "This shows that when the Vision is lawful in a dream and on the Day of Resurrection, the manifestation of the Vision is lawful for the person, whom Allah wills, to see Allah in a state of wakefulness in the life of this world." Hazrat Ba-yazeed RA writes, "As Allah Most High is hidden from the eyes, He is hidden from the heart, but when He throws his Tajalli (Manifestation), both the eyes and the heart are one and the same." Hazrat Jaami RA says: "We have not seen

Muhammad SAWS with a different eye. But with the same eye of the head."

Hazrat Khwaja Banda Nawaz RA has written a commentary on a book of Hazrat Sheikh Suhrawardi RA. Its title is Aadab-al-Murideen. In it he writes about the Vision of Allah: "The Sufis are unanimous that one can see Allah through the same eyes that are on the face and through the same pupils, which have light. I, who am Muhammad Husaini, say that there are such Buzrug servants of Allah who have seen Allah with the eyes of their heart in this world." Later, he again says that, "It is proved that a true seeker and a strongly desirous person can see the beauty (Jamal) of Allah Most High in this world."

Maulana Rum RA; آدمی دید است باقی پوست است ☆☆☆ دیدآں باشد کہ دید دوست است

From this short discussion, it is obvious that the efforts the author of Hadiya-e-Mahdavia to prove the Mahdavia concept of the Vision of Allah as violating the accepted principles of Ahl-e-Sunnat is wrong from every point of view. But of course, the matter is only this: the Ahl-e-Sunnat were not acquainted with the concept of the desire for the Vision of Allah as an Obligation earlier. Hazrat Imam Mahdi AHS introduced it as an Obligation at the Command-ment of Allah Most High. In further proof of it, . Hazrat Imam Mahdi AHS also explained the relevant/ supporting Quranic Verses. It is enough to keep in mind a Rule of Sharia at this stage. When Allah commands the performance of some act, and interdicts the performance of another act, and says that the violation of His command or interdiction attracts the retribution of Hell, Obeying the command or Refraining from what is interdicted becomes a Farz (Obligation). Allamah Shamsi RA has discussed this question in his book Tanvir-al-Hedaya. Allah says: "Whoever expects to meet his Lord, let him work righteousness, and, in the worship of his Lord/Allah admit no one as partner." Qur'an (S-18, Aya-110). The Ulama/Scholars have discussed the meaning of the Arabic word, Liqaa' at some length. Some have taken it to mean Sawab

(Reward/Benefit) while according to others it means Ruju'(Return) to Allah. However, the reality is that during the days of the scholars of the past/yore and the Muslim scholastic theologians, Greek Philosophy had become popular in the world of Islam and the Non-Muslim Scholars used to criticize Islam on the basis of the principles of that Philosophy. Hence, much of the time of our Ulama was spent in those debates. And, since this philosophy had been commonly accepted, the rationalist Ulama declared that the Sharia (The Rules/Codes of Laws) of the prophets were perfectly in accordance with the Greek Philosophy. Because of this claim, it became necessary for them to conform the issues of the Sharia to the discussions of that philosophy. For this, they had to resort to thousands of Explanations (Taveelaat) of the Divine Sharia. The basis of the differences of the Mo'tazilah and others in respect of the Vision of Allah is the same that, if the conditions of the Vision are made subservient/submissive (Tabae') to the Greek Philosophy, and they are accepted as possible, valid and lawful, it becomes necessary, under them, for Allah Most High to have a (Material "Naoozu-Billah") body and its concomitants/attendents. And this is not correct. Hence, they disavowed the Vision of Allah itself in view of perfect tanzih (sanctity) and took the trouble of explaining (Taaveelaat of) the words of the Quranic Verses concerning the Vision of Allah. Although the Asha'ira (the followers of Imam Asha'ri RA) tried to refute the contentions of the Mo'tazila, but some of their arguments are not free of errors. In short, the basis of all these defects is the effort to conform (the Islamic norms) to the Greek Philosophy. The famous philosopher Ibn-e-Rushd RA is among the rationalist Ulama. His opinions about the Vision of Allah Most High may be noted.

Allah Most High has named himself as light (Noor)." He says, "Allah is the Light of the heavens and the earth." And this Light is such that the high and the low feel that it can be sensed. They know that it is the noblest feeling. They Idraak (comprehend) other things because of light. When Allah Most High calls Himself Noor (Light) and from the side of Noor

(Light), all kinds of things can be seen (Ru'yat). Then the seeing (Ru'yat) of the zaath of Allah Most High is lawful from the side (Jahath) of Noor. And the demand of what can legally be seen is not impossible. Hence, all the objections of the Mo'tazila whose arguments are based on the principles of rationality and whose intention is Tanzih (the elimination of anthropomorphic/human characteristic elements from the concept of deity) have failed. And now there is no need of the elucidations/illuminate (Taavilaat) of the Asha'ira that they had offered in respect of the Quranic Verse, "Thou shalt not see Me.." This apart, all the philosophers are unanimous that the zath of Allah Most High is free from a material body and its concomitants/accompaniment. Then any discussion on the question of the conditions (Sharia) of seeing Allah vis-à-vis the material body and its concomitants is useless. Otherwise, it will be subject to deduction by analogy with discrimination (Qiyaas ma'-al-faariq), any conclusion drawn from it will not be correct. This shows that giving up the Deedaar as the meaning of Liqaa' and indulging in uncalled for explanations (Taavilaat) based only on the conditions of a material body would not be correct. It is for this reason that Imam Razi RA has quoted the statement of Zaraar bin Umar al-Kufi. It is as follows: "Verily, the Vision of Allah will be achieved through a sixth sense, which Allah will create in the sense of seeing (Basr)." Subsequently, Imam Razi RA has contradicted the thinking of some.

"People of Paradise will be seeing Allah because of their proximity/being close to Allah and the people of Hell will be deprived of seeing Allah because of their distance from Him" and said: "But it is because Allah will create the capacity of seeing Him in the eyes of the people of Paradise and He will not create that capacity in the eyes of the people of the Hell.

Believing or reposing faith in a Farz (obligation) which is proved by a command-ment in Qur'aan or a Tradition of Constancy (Tawatur), whether it is Tashbeehi (allegoric or of comparison) or Tanzeehi (of elimination of anthropomorphic elements from the conception of deity), is

also a Farz (Obligation) irrespective of whether our intellect is capable of comprehending it or not. Iqbal says: "Intellect has no time from criticizing to spare. Lay the foundation of your deeds on Ishq (Divine Love)." Hence, the compulsion of the command-ments of Ishq is Taqlid (unquestioning adoption of concepts or ideas).

In short, Liqaa' means Deedar (Seeing). Assigning any other meaning to it is making Taaveelaat-e-baeedah (Inviting distraction) by awkward or cumbersome explanations. Hence, Imam Fakhruddin Razi RA has written in the exegesis/critical analysis of the above Quranic Verse: "Our friends have substituted Ru'yat for Liqaa'." Sahib-e-Baizavi RA has written, "(He) is desirous of the Beauty of Liqaa'." Further, there is a Quranic Verse, in which the abode of a person who does not desire the Deedaar (Vision) of Allah is shown as Hell. Allah says, "Indeed, those who do not expect the meeting (Liqaa' or seeing) with Us and are pleased and satisfied with the life of this world, and are heedless of Our Signs/Aayaat, those, their abode will be Hell Fire, because of what they used to earn." (Tafseer-e-Kabir, Volume 4, page 502. The Arabic word for meeting used in this, Verse is Liqaa', which means Our seeing or Our deedar, and those who are neglectful of Our revelations, Their home will be the Fire because of what they used to earn." Imam Fakhruddin Razi RA writes in the exegesis/analysis of this Verse, "Be it known that interpreting Raja'(hope or expectation) as fear is doubtful /farfetched because the explication of zid (opposite) by zid is not permitted. And there is no doubt that in this context there is no hindrance/obstruct in using manifest meaning of Raja'." In short, the punishment for not desiring the Vision of Allah and remaining happy and content with the life of the world has been fixed as Hell. Hence, the seeking of the Vision of Allah has to be accepted as Obligatory. Apart from this discussion, Hazrat Imam Mahdi AHS is the Viceregent/Caliph of Allah. Allah has appointed him Ma'moor-Min-Allah). He follows the Book of Allah and the Sunnat of Prophet SAWS through Divine Teaching without a medium. (We have dealt with the

subject exhaustively in our explications about Parables 9 and 10, above). From this point of view, whatever Hazrat Imam Mahdi AHS says is Farz (Obligatory) and it has to be believed, obeyed and acted upon as such.

Parable 227, 3 may be noted that quotes Hazrat Imam Mahdi AHS as saying, "This Servant of Allah has been following in the footsteps of Prophet SAWS and perfectly emulates him in seeing Allah through the physical eyes and the eyes of the heart but the application (Itlaaqiyat) of the physical eyes and the eyes of the heart has reached a stage where every hair of the body has become a mirror and an eye." And the Companion of Hazrat Imam Mahdi AHS, Hazrat Syed Khundmir RZ once said, "Allah Most High has bestowed two eyes on every hair of this servant of Allah. This servant has seen Allah through them." It is for this reason that Hazrat Imam Mahdi AHS has given the glad tidings that, "Brother Syed Khundmir RZ has perished in Allah and has reached the stage/height of Baqa-Billah/ Surviving with Allah. Fana-Fillah is seeing Allah with the eyes of the head; and Baqa-Billah is seeing Him through every hair or even beyond it. This shows that there are two kinds of Ru'yat. If it is without a medium, it is Ru'yat-e-Mutlaqa; and if it is through a medium, it is Ru'yat-e-Muqaee-yada. Ru'yat-e-Mutlaqa is achieved by a Nazir-e-Tajalli-e-Zaat (seer of the Manifestation of the Essence of Allah) and he is a Perfect Muslim. Hence, it is valid and confirmed that the Naziraan-e-Tajalli-e-zaat and Musalmanan-e-Taam are the two Seals of Prophet-Hood and Sainthood, as Allah has said, "Say (O' Muhammad!) "This is my way: I call (Mandkind) to Allah on Baseerat, and that person too will call, who will be my (Perfect) follower. Glory be to Allah, and the two of us are not the Idolaters (Mushrikeen)." (Qur'aan, S.10: A.108) In this Quranic Verse, the Arabic word ANA means Prophet Muhammad SAWS and Manittaba'-ani purports to mean the zaat of Mahdi-e-Mau'ood AHS. And since there is no shade even of the technical Polytheism (Istilahi Shirk) in the two Seals (Prophet Muhammad SAWS and Imam Mahdi-e-Mau'ood AHS), the words, "Glory be to Allah---and the two of us are not the Idolaters, have

been used. These words spontaneously prove their (the two Seals) being Musalmanan-e-Taam. In addition to the Seals, if anyone of the companions is given the Glad Tidings of being Musalman-e-Taam, Fana-e-Taam (Perfectly Perished in Allah) and Nazir-e-Tajalli-e-Zaat, the tidings will be of special rank as a gift of the Seal of the Sainthood of Prophet Muhammad SAWS. On all other Nazirin-e-Sifaati, the term Ru'yat-e-Muqaee-yada (Captive Vision of Allah) will apply. This Ru'yat will be through a medium. Hazrat Imam Mahdi AHS has said, "He, who has seen Allah Confined (Muqaee-yad) is a Mushrik (Polytheist)." But this shirk is not the Polytheism under the Shariyat, what it connotes is Istilahi Shirk (Technical Polytheism). Even the Sufia Muhaqqiqeen (Sufi Researchers) accept this technical term. According to their technical terms, this is a kind of Polytheism where the kind of Ru'yat (Vision) that a person achieves through a medium but not without a medium. Vision of Allah without a medium is available only to the Seals of Prophet-Hood and Saint-Hood.

Two couplets of Iqbal: If Prophet Muhammad SAWS is the lord of the whole universe, the lord of the Mother of the Book (the Qur'aan and Divine Revelation) and there is no veil between him and Allah, he is also been gifted with the favour of the Vision of Allah without a medium, why are the words "O Allah! Increase my knowledge" were on his tongue (or lips)?

and 9 MMP. 2 Tafsir-e-Kabir, Volume 4, page 502. Parable 3, 227

☆☆☆☆☆

توضیح در رموزِ حقیقت

توضیح روایت(226)دربیانِ رموزِ حقیقت:- "آنچه دربیان می آید ہمہ شریعت است وحقیقت دربیان نمی آید" اِس فرمانِ مبارک میں "حقیقت کا لفظ ذات وصفاتِ باری تعالیٰ کے حقایق کے بارے میں استعمال ہوا ہے۔اِس لیے یہاں آنچہ سے عمومیت مراد

نہیں لی جاسکتی۔ کیونکہ تجربات و مشاہدات سے ثابت ہے کہ بہت سارے مسائل اور اشیاء کی حقیقتیں دیکھنے اور بیان کرنے میں آسکتی ہیں چونکہ حضرت مہدی علیہ السلام کی تعلیماتِ عشق و محبت اور طلبِ دیدارِ خدائے تعالیٰ اور اُسی کے لوازمِ ضروریہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اِس لیے یہاں لفظِ "آنچہ در حقیقت" سے وہی خاص مفہوم مراد ہے۔

ذات وصفاتِ باری تعالیٰ کی حقیقت کے بارے میں عجز بیان کوئی حیرت و تعجب کی بات نہیں جب کہ بہت سارے محسوسات اور ماورائے محسوسات کی حقیقت کے بیان کرنے میں نطقِ انسانی عاجز پایا جاتا ہے۔ مثلاً لفظِ "درد" پر ہی غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ کسی کو مار لگ جائے تو اِس اذیت کی کیفیت کو عرفِ عام کی بناء پر صرف لفظِ "درد" سے ظاہر کر سکے گا۔ دنیا کی جس جس زبان میں اِس کیفیت کے اظہار کے لیے جو لفظ مستعمل ہوں وہی استعمال کیے جاسکیں گے اور بس۔ کوئی بلیغ ترین انسان اِس کیفیتِ درد کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔ اور نہ اِس کو آنکھوں ہی سے دکھایا جاسکتا ہے۔ حالانکہ کیفیتِ درد محسوسات میں سے ہے۔ اور اِس کا وجود ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ اِس کے باوجود یہ حقیقت بیان میں نہیں آسکتی۔ اسے صرف محسوس کیا جاسکتا ہے۔ فی الحقیقت جس کا درد اُسی کو معلوم!!! اِس کے علاوہ اور بھی نظیریں ہیں۔ مثلاً "برق" اور "اثیر" کے مظاہر ان کے وجود پر بداہتہً دلالت کر رہے ہیں۔ روشنی۔ مشنری وغیرہ دنیا کے اہم ترین ایجادات و کاروبار اِسی برق کی نعمت پر چل رہے ہیں۔ حتیٰ کہ انسان کے اعضائے باطنیہ اور اُن کے حرکات کو اِسی برقی رو کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے، اور اُن کی تصویر لی جاسکتی ہے۔ اِسی طرح "اثیر" کے بھی عجیب کرشمے ہیں۔ علماء کا بیان ہے کہ اِس کی رفتار فی ثانیہ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل ہوتی ہے۔ اِس کی ایسی مسلسل رفتار کی وجہ سے یہ کہنا غلط نہیں ہو سکتا کہ یہ ساری دنیا میں دائر و سائر ہے۔ ریڈیو کی تمام نوعیتوں کا تعلق اِسی سے ہے جس کی وجہ دنیا کے ایک حصہ کی تقریر دوسرے حصہ میں بلا کسی قابلِ لحاظ وقفہ کے سن لی جاسکتی ہے۔ بلکہ تقریر کرنے والے کی تصویر بھی سامنے آموجود ہوتی ہے۔ برق و اثیر کے وجود پر دلالت کرنے والے اِن تمام بدہیات و مسلمات کے باوجود اُن کو صرف اُن کے متعارف نام سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ اُن کے خواص و کیفیات پر تجربات کیے جاسکتے ہیں اور اُن سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اُن کی حقیقت نہ تو بیان کی جاسکتی ہے اور نہ اُس کو آنکھوں ہی سے دکھایا جاسکتا ہے۔

اِسی طرح اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، منزہ عن التشبیہات کے بارے میں صرف وہ متعارف الفاظ جو اسماء و تعریفات سے تعلق رکھتے ہوں اور کتاب اللہ و احادیثِ رسول اللہ و فرامینِ مہدیٔ موعودؑ، مراد اللہ سے ثابت ہوں بیان کر سکتے ہیں۔ لیکن اُس ذات اور اُس کی صفات کی حقیقت الفاظ کی حدود میں نہیں آسکتی۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿109﴾

(سورة الکھف)

ترجمہ:-میرے رب کے کلمات کے لئے سمندر بھی سیاہی بن جائے تو میرے رب کے کلمات کا بیان پورا ہونے سے قبل سمندر خشک ہو جائے گا جو ایسے اور سمندر کی مدد بھی حاصل کر لیں۔

1۔ آ نحضرت ﷺ 2۔ عشق 3۔ ذاتِ باری تعالیٰ

تواں در بلاغت بسبحاں رسید ☆☆ نہ در کہنہ بے چوں سبحاں رسید

(حضرت سعدیؒ)

یہاں سوال یہ ہو سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اکثر مخلوقات ایسی ہیں کہ اُن کی حقیقت بیان نہیں کی جاسکتی اور اُن کو آنکھوں سے بلکہ قوی ترین خردبینوں کے ذریعہ بھی نہیں دیکھا جاسکتا تو خالقِ تعالیٰ جو منزہ عن التشبیہات ہے اُس کا دیدار کیسے ہو سکے گا۔؟

اِس کا مختصر جواب یہی ہے کہ وہ اشیاء جن کا ذکر کیا گیا اپنی اپنی فطری خواص و کیفیات میں محدود و مجبور ہیں۔ انسان چاہتا ہے کہ رسائی کرے اُن کو دیکھے، جانچے، لیکن اِن اشیاء میں اُس مطالبہ کو محسوس کرنے یا اُس کو منظور و نامنظور کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔

بر خلاف اِس کے اللہ جل شانہٗ قادرِ مطلق ہے۔" فقال لمایرید" اس کی شان ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے انسان کی طلبِ صادق اور صحیح فکر و عمل اور اُس کے درجاتِ شوق و عشق کے لحاظ سے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اُس کی ذات میں اُس کی آنکھوں میں ایسی صلاحیت عطا فرما سکتا ہے کہ اُس انسان کی طلب و مراد پوری ہو جائے۔ پس لطیف و ماورائے محسوسات اشیاء کی حقیقت و خصوصیت بجائے خود ہے اور اِس منزہ عن التشبیہات ہستی کی حقیقت و خصوصیت بجائے خود۔ اِس لیے اِن اشیاء کے نظر نہ آسکنے پر قیاس کر کے رویت اللہ کی نفی نہیں کی جاسکتی ہے۔ چونکہ "ولایت" بھی اللہ تعالیٰ کی ذات کی ایک خصوصیت ہے اِس لیے اِس کے متعلق بھی جتنے متعارف الفاظ مل سکتے ہیں اِسی حد تک اِس کی توضیح کی جاسکتی ہے لیکن اِس کی حقیقت کے بارے میں عجز بیان تسلیم کر لینے پر ہر شخص مجبور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات یا اُس کی ولایت کی حقیقت بیان میں نہ آسکنا اور ہے، دیدارِ الٰہی اور سیر ولایت حاصل ہونا اور۔!! اِسی لیے حضرت مہدی علیہ السلام نے ذات و صفاتِ باری تعالیٰ کے حقایق کے بارے میں فرمایا کہ:-آنچہ دربیان می آید ہمہ شریعت است و حقیقت دربیان نمی آید۔"

☆☆☆☆☆

Roman

Tauzih Riwayat 226 dar Bayan-e-Rumooz-e-Haqeeqat

"آنچه دربیان می آید ہمه شریعت است وحقیقت دربیان نمی آید" **Is Farman-e-Mubarak mein "Haqeeqat ka lafz Zaat wa Sifaat-e-Bari Ta'aala ke Haqayaq ke bare mein istema'l huwa hai. Is liye yahan Aanche se omoomiyat murad nahin li ja sakti. Kuin ke tajrabaat wa Mushahidaat se sabit hai ki bahut sare masael aor ashiyaa ki Haqeeqat-ein dekh ne aor bayan karne mein aa sakti hain chun ke Hazrat Mahdi AHS ki Ta'alimaat-e-Ishq wa Muhabbat aor Talab-e-Deedar-e-Khuda-e-Ta'aala aor usi ke lawazim-e-zaroori-ya se Ta'luq rakhti hai. Is liye yaha lafz-e-"Aanche dar Haqeeqat" se wahi khaas mafhoom murad hai.**

Zaat wa Sifaat-e-Bari Ta'aala ki haqeeqat ke bare mein Ijz-e-bayan koi hairat wa ta'jub ki baat nahin jab ke bahut sare mahsoosaat aor ma-wara-e-Mahsoosaat ki haqeeqat ke bayan karne mein Nutq-e-Insani Aajiz paya jata hai. Maslan Lafz-e-"Dard" par hi ghaor kiya jaye to ma'loom hoga ke kisi ko mar lag jaye to is aziyat ki kaifiyat ko urf-e-aam ki bina par sirf lafz-e-Dard se zahir kar sake ga. Duniya ki jis jis zaban mein is kaifiyat ke izhar ke liye jo lafz musta'mil hon wahi iste'mal kiye ja sakein ge aor bas. Koi baleeqh tareen insan is kaifiyat-e-dard ko lafz-aun mein bayan nahin kar sakta. Aor na is ko aakhaun hi se dikhaya ja sakta. Halanke kaifiyat-e-dard mahsoosaat mein se hai. aor is ka wujood na-qabil-e-inkar haqeeqat hai. Is ke ba-wajood yeh haqeeqat bayan mein nahin aa sakti. Ise sirf mahsoos kiya ja sakta hai. "Fil haqeeqat jis ka dard usi ko ma'loom"!! Is ke ilawa aor bhi nazeerein hain. Maslan "Barq" aor "A-seer" ke muzahir is ke wujood par badeehatan dalalat kar rahe hain. Roshni, Machinery

Waghaira duniya ke ahem tareen Ijaad-aat wa Karo-bar isi barq ki ne'mat par chal rahe hain. Hatta ke Insan ke a'za-e-batiniya aor un ke harakaat ko isi barqi Rao ke zarye dekha ja sakta hai. Aor us ki tasweer li ja sakti hai. Isi tarha "A-seer" ke bhi ajeeb karish-may hain. Ulama ka

bayan hai ke is ki raftaar fi Saniya, 1,86,000 hazaar mile hoti hai. Is ki aisi Musal-sal raftaar ki wajhe se yeh kahna ghalat nahin ho sakta ke yeh sari duniya mein dair wa sair hai. Radio ki tamaam nauwiyataun ke ta'luq isi se hai jis ki wajhe duniya ke aik hisse ki taqreer dosre hisse bila kisi qabil-e-lehaaz waqfe ke sun li ja sakti hai. balke Taqeer karne wale ki tasweer bhi samne aa maujood hoti hai. Barq wa A-seer ke wujood par dalalat karne wale in tamaam badi-haat wa musallimaat ke ba wujood um ko sirf un ke muta'aruf naam se bayan kiya ja sakta hai. Un ke Khawas wa Kaifiyaat pr tajrabaat kiye ja sakte hain aor un se istefada kiya ja sakta hai. Laikin un ki haqeeqat na to bayan ki ja sakti hai aor na us ko aankhaun hi se dikha ya ja sakta hai.

Isi tarha Allahu Ta'aala ki Zaat wa Sifaat, Munazzah-anal-Tash-bihaat ke bare mein sir who muta'rif alfaz jo Asma' wa tahreefaat se- ta'luq rakhte hon aor Kitabullah wa Ahaadis-e-Rasoolullah wa Farameen-e-Mahdi-e-Mau'ood AHS, Muradullah se sabit hon bayan kar sakte hain laikin us zaat aor us ki Sifaat ki haqeeqat alfaz ki hudood mein nahin aa sakti.

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿109﴾

(سورة الكهف)

Translation:- Mere Rabb ke Kalimaat ke liye samandar bhi siyahi (raushnaaee) ban jaye to mere Rabb ke Kalimaat ka bayan poora hone se qabl samandar khushk ho jaye ga jo aise aor samandar ki madad bhi hasil karlein.

1۔ آ نحضرت ﷺ 2۔ عشق 3۔ ذاتِ باری تعالیٰ

تواں در بلاغت بسبحاں رسید ☆☆ نہ در کہنہ بے چوں سبحاں رسید (حضرت سعدیؒ)

Yaha Suwal yeh ho sakta hai jab Allahu Ta'aala ki paida ki huwi aksar Makhlooqaat aisi hain ke un ki haqeeqat bayan nahin ki ja sakti aor un ko aankhaun e balke qawi tareen khurd been-aun ke zarye bhi nahin dikha ja

sakta to Khaliq-e-Ta'aala jo Munazzah-anal-Tash-bihaat hai us ka deedar kaise ho sake ga?

Is ka mukhtesar jawab yahi hai ke who ashiyaa jin ka zikr kiya gaya apni apni fitri Khawas wa kaifiyaat mein mahdood wa majboor hain, Insan chahta hai ke rasaee kare, un ko dekhe, janchne, laikin in ashiyaa mein us mutalliba ko mahsoor karne ya us ko Manzoor wa na Manzoor karne ki salahiyat hi nahin hai.

Bar khilaf is ke Allahu Jalla Shanahu, Qadir-e-Mutlaq hai. "Fa Qaal lama-Yu reed" is ki shan hai woh jo chahe kar sakta hai Insan ki Talb-e-Sadiq aor Sahin fikr wa amal aor us ke Darajaat-e-Shauq wa Ishq ke lehaz se agar Allahu Ta'aala chahe to us ki Zaat mein us ki Aankhaun mein aisi salahiyat ata farma sakta hai ke us Insan ki Talab wa Murad poori ho jaye. Pas Lateef wa Mawaraye Mahsoosaat ashiyaa ki haqeeqat wa khusoosiyat bajaye khud hai aor us Munazzah-anal-Tash-bihaat hasti ki haqeeqat wa khusoosiyat bajaye khud. Is liye in ashiyaa ke nazar na aa sak ne par Qiyaas kar ke Ruyat-ullah ki nafi nahin ki ja sakti hai. chun ke "Vilayat" bhi Allahu Ta'aala ki zaat ki aik khusoosiyat hai is liye is ke muta'leq bhi jitne muta'rif alfaaz mil sakte hain isi had-tak is ki tauzih ki ja sakti hai laikin is ki haqeeqat ke bare mein Ijz-e-Bayan tasleem kar lene par har shakhs majboor hai. Allahu Ta'aala ki zaat ya us ki Vilayat ki haqeeqat bayan mein na aa sak na aor hai, Deedar-e-Ilahi aor Sair-e-Vilayat hasil karna aor!!! Isi liye Hazrat Mahdi AHS ne Zaat wa Sifaat-e-Bari Ta'aala ke Haqaeq ke bare mein farmaya ke:-

آنچه دربیان می آید ہمہ شریعت است وحقیقت دربیان نمی آید۔"

☆☆☆☆☆

Riddles of Reality

Parable 226 Hazrat Imam Mahdi AHS has also said, "Whatever can be explained is Shariyat (Islamic Code of Law); Haqeeqat (Divine Reality) cannot be explained." The word, Haqeeqat, in this saying of Hazrat Imam Mahdi AHS is used to connote the realities of zaat/nature and essence, and sifaat/attributes of Allah Most High. The word, whatever, does not indicate commonness, because the experiences and observations prove that the reality of most of the issues and things can be seen and explained. But since the teachings of Hazrat Imam Mahdi AHS are related to Divine Love and Vision, the words, whatever and Haqeeqat', purport to mean the same specifics. The incapability to explain the zaat and sifaat is nothing to be astonished about, as the skill of speech is incapable of explaining some of the feelings and things beyond feelings. Take, for instance, the word pain. Think over it. If someone gets a blow, the feeling of hurt that results is commonly called pain. In the languages of the world, the specific words that are used for this feeling alone can be used. And that is all. The most eloquent person cannot explain this feeling in words. Nor can it be shown from the eyes too, although the nature of pain is a feeling. And its existence is an irrefutable reality. Despite this, its nature cannot be explained. It can only be felt. In reality, only he, who has the pain, can know it. There are other examples like electricity or ether/Asir. Their manifestations are the proof of their existence. Light, the working of machinery, the most important inventions of the world and businesses run on electric current, so much so that even the interior organs of the human body and their movements are seen through this very electricity. Even their pictures are made and preserved. Similarly, ether too has its own wonders. The scholars say that its speed is 186,000 miles per second. In view of its speed, it would not be wrong to say that it moves around the whole world. All the specialties of the radio are specific to it. It is because of this, that a speech from one part of the world can be heard in another part of the world without any reasonable delay. Even the speaker's picture appears alongside. Electricity and ether can be described only by their known names, despite all their self-evident truths and accepted principles. One